بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام القرآن

محمد جلال الدین قادری

دارِ سعادت
محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

جلد اوّل (سورۃ البقرۃ)

محمد جلال الدین قادری

ناشر

حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی

محلہ لطیف شاہ غازی، کھاریاں ضلع گجرات

نام کتاب	احکام القرآن
مولف	مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
نظرثانی	مولانا مفتی محمد رفیق نقشبندی واحدی
کمپوزنگ	مفتی محمد محمود احمد
پروف ریڈنگ	مولانا قاری محمد حبیب احمد' مولانا غازی محمد مسعود احمد
صفحات	۵۶۸
ھدیہ	
ناشر	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی محلہ بابا لطیف شاہ غازی' کھاریاں ضلع گجرات

ملنے کے پتے

☆ حافظ محمد سعید احمد نقشبندی محلہ بابا لطیف شاہ غازی کھاریاں' ضلع گجرات

☆ عثمان غنی سٹیشنری مارٹ' مین بازار کھاریاں' ضلع گجرات

☆ اور اس کے علاوہ ہر اچھے بک سٹال سے طلب فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَام

یَااِمَامَ الرُّسُلِ وَیَاسَنَدِیْ

اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَمُعْتَمَدِیْ

فَبِدُنْیَایَ وَبِاٰخِرَتِیْ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْبِیَدِیْ

☆☆☆☆☆

فہرست احکام القرآن

اظہار تشکر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ...... نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

احکام القرآن کی ترتیب وتدوین میں بہت سے واجب الاحترام حضرات نے علمی تعاون فرمایا' یہ حقیقت ہے کہ اگر ان حضرات کا علمی تعاون اور حوصلہ افزائی نہ ہوتی تو احکام القرآن کی موجودہ صورت مشکل تھی۔ ان حضرات نے خالص لوجہ اللہ تعالیٰ تعاون فرمایا ہے' تاہم یہ فقیر ان میں سے چند کا ذکر کرنا لازمی جانتا ہے۔

☆ اعلم العلماء حضرت مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ' صدر مدرس مدرسہ سلطانیہ کالا دیو' ضلع جہلم۔

☆ جامع شریعت وطریقت حضرت پیر محمد عبدالواحد صدیقی مجددی مدظلہ' دربار سلطانیہ کالا دیو' ضلع جہلم۔

☆ فخر الاماثل' مفتی اعظم پاکستان' مولانا محمد عبدالقیوم ہزاروی' مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ جناب صوفی محمد رفیق مجاہد نقشبندی' بانی ومہتمم جامعہ بستان العلوم' مجاہد آباد' کڈھالہ' ضلع بھمبر' آزاد کشمیر۔

☆ حضرت مولانا حافظ محمد اقبال جلالی مدظلہ' خطیب جامع مسجد عیدگاہ سرائے عالم گیر۔

☆ حضرت مولانا مفتی محمد رفیق واحدی مجددی مدظلہ' صدر المدرسین جامعہ حنفیہ رضویہ سرائے عالم گیر

خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں' جنہوں نے احکام القرآن کے مسودہ کو بنظر عمیق مطالعہ فرمایا اور مفید مشوروں سے سرفراز فرمایا

☆ عزیزان محترم جناب محمد الیاس ومحترم جناب حمید فاروق سلمہما بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔

عزیزان گرامی قدر ☆ مولانا حافظ قاضی محمد سعید احمد مولانا حافظ قاری محمد حبیب احمد

☆ مولانا حافظ مفتی محمد محمود احمد ☆ مولانا حافظ غازی محمد مسعود احمد سلمہم ربہم

...... اس مجموعہ ﴿احکام القرآن﴾ کی کمپوزنگ' تصحیح اور طباعت کے دیگر مراحل بڑی جانفشانی' محبت اور محنت سے طے کرنے کے بعد آپ تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے' فقیر کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

علاوہ ازیں بہت سے حضرات نے مفید علمی مشوروں' دعاؤں اور کلمات تحسین سے حوصلہ افزائی فرمائی' یہ فقیر پُرتقصیر غفرلہ ان تمام حضرت کے لئے دعا گو ہے اور صمیم قلب سے ان کا شکر گزار ہے۔

اے رب العالمین! اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل ان کو جزائے خیر فی الدارین عطا فرما۔ آمین۔

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

تقریظ

از فخر الاماثل، استاذ الاساتذہ، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری علمی ذوق رکھتے ہیں اور ہر صاحب ذوق اپنے ذوق کے حصول کے لئے متحرک رہتا ہے، چنانچہ مولانا صاحب بھی اپنے ذوق کی وجہ سے علمی حرکت میں مبتلا ہیں۔

فقہ چونکہ انسان کے اقوال واعمال کے متعلق ادلہ شرعیہ سے مستنبط شدہ احکام کو جاننے کا نام ہے اور ادلہ شرعیہ میں سے تمام احکام کے لئے شارع کی طرف سے بیان کردہ دلیل قرآن ہے اور پھر سنت، اجماع اگرچہ دلیل قطعی ہے مگر وہ عام احکام کے لئے نہیں بلکہ جو حکم اجماع کے لئے داعی بنے، اس کے لئے وہ دلیل ہے۔

موجودہ دور کے حالات کے پیش نظر مولانا موصوف نے فقہ کو قرآن اور سنت کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش فرمائی ہے، چنانچہ آپ نے تعارفی خط میں لکھا ہے:

"بعض طبائع فقہ کے نام سے نفور ہیں، حالانکہ فقہ قرآن وحدیث کا ہی بیان ہے، ان طبائع کو احکام پر عمل پیرا کرنے کے لئے صرف تفسیر اور حدیث کا حوالہ دیا ہے"۔

غرضیکہ مولانا موصوف نے احکام القرآن اور حدیث کو فقہ القرآن والحدیث کے انداز پر بیان کرنا مناسب خیال فرمایا ہے، جو کہ بہت قابل ستائش ہے، امید ہے کہ قارئین حضرات مولانا کی ان مساعی جمیلہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں گے۔

مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

عرض مولف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین والصلوٰۃ والسلام علٰی افضل الخلائق المبعوث الٰی الخلق کافۃ نبینا رحمۃ للعالمین شفیعنا الٰی رب العالمین سیدنا ومولٰنا محمد المصطفٰی وعلٰی الہ واصحابہ واولادہ وازواجہ وعترتہ وعلماء ملتہ اجمعین الٰی یوم الدین

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم وعز شانہ العظیم اپنی ذات میں، صفات میں، افعال میں، اسماء میں کمالات میں بے مثال ہے، اس کی کلام قرآن مجید بھی بے مثال ہے، قرآن مجید باقی تمام کتب منزلہ میں سے ممتاز ترین ہے،

یہ کتاب مبین دین اور دنیا کے تمام علوم کی جامع ہے، دنیاوعقبیٰ کی تمام بھلائیوں کی ضامن ہے، اس کتاب مجید میں ہرشیٔ کا علم اور بیان ہے،

خود اس کا ارشاد کریم ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ☆

اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں، ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں، (سورۃ الانعام آیت ۳۸)

رب جلیل نے امین السمٰوات حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے اپنے محبوب طالب ومطلوب امین الارض والسمٰوات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وبارک وسلم پر جو کتاب نازل فرمائی اس میں اپنے محبوب سے ارشاد فرمایا:

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ☆

اور جس دن ہم ہرگروہ میں ایک گروہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو (سورۃ النحل آیت ۸۹)

کتاب عزیز قرآن مجید اولین وآخرین کے علوم اور اخبار کی جامع ہے، حضور سید الانبیاء ﷺ نے اس کی جامعیت میں

ارشاد فرمایا؛

اَلا اِنَّھا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ فَقُلْتُ مَاالْمَخْرَجُ مِنْھَایَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ؛ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ نَبأُ مَا قَبْلَکُمْ وَ خَبْرُ مَابَعْدَکُمْ وَ حُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ ......الحدیث (رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ، ج ۲: ص ۱۳۴)

خبردار! عنقریب فتنے برپا ہوں گے، حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ان سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا؛ کتاب اللہ، اس میں پہلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے لیے احکام ہیں،

یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ قرآن مجید میں دینی و دنیوی تمام امور و مسائل کا حل موجود ہے، عبادات، معاملات، اخلاق، سیرت، معاشرت، معیشت، صنعت، حرفت، زراعت، سیاست، مملکت، تہذیب، تمدن، علوم، فنون، اشارات، اسرار اور دیگر بے شمار علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے، دین و دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کا حل قرآن مجید میں موجود نہ ہو،

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں برسر عام یہ فرمایا......

"تم لوگ جس چیز کو چاہو مجھ سے دریافت کرو میں تم کو اس چیز کا جواب کتاب اللہ سے دوں گا"

لوگوں نے سوال کیا......

"اس احرام والے کے لیے آپ کیا حکم فرماتے ہیں جو زنبور (بھڑ) کو مار ڈالے؟"

امام موصوف نے جواب میں ارشاد فرمایا......

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَمَآاٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا سفیان بن عیینہ بواسطہ عبدالملک بن عمیر کے عن ربعی بن حراش عن حذیفہ بن الیمان نے مجھ سے حدیث بیان کی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اِقْتَدُوْابِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ، اور ہم سے حدیث بیان کی سفیان نے عن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب، اور طارق نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ......

"انہوں نے مُحرِم کو زنبور کے مار ڈالنے کا حکم دیا" (الاتقان جلد دوم: ص ۳۱۳)

نحو، تفسیر، علم اصول، علم الخطاب، اصول فقہ، علم الفروع والفقہ، تاریخ، قصص، خطابت، وعظ، تعبیر الرؤیاء، علم للفقہ وعلم المیراث، مواقیت، معانی، بیان، بلاغت، اشارات، تصوف، طب، ہندسہ، جدل، جبر و مقابلہ، نجوم، صنعت و حرفت اور دیگر متعدد علوم کے ماہرین نے قرآن مجید سے اپنے اپنے علوم و فنون اخذ کیے اور اپنے اپنے فن میں کثیر تصانیف فرمائیں۔

قرآن مجید چونکہ کتاب ہدایت ہے، ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کچھ کرنے کو ارشاد فرمایا، بعض چیزوں سے منع فرما دیا، بعض اشیاء کے بارے میں اپنی رضا کا اظہار فرمایا اور بعض سے اپنی ناراضی بیان فرمائی، لہٰذا بندہ مومن پر فرض

ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو بصدق دل حتی الامکان بجالائے، ممنوعات سے رک جائے، اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کو حاصل کرے، اور ناراضی سے بچے، اس لیے لازم ٹھہرا کہ ان احکام، اوامر، نواہی، زواجر، ممدوح اور مذموم کو معلوم کرے، اگر چہ یہ تمام امور قرآن مجید میں بیان ہو چکے ہیں اور ان کی تفسیر، توضیح احادیث طیبہ میں موجود ہے مگر ہر بندہ مومن ان سے براہ راست اخذ نہیں کرسکتا، اس کے لیے توفیق الٰہی کے ساتھ ساتھ اجتہاد اور تفقہ فی الدین درکار ہے جو ائمہ کرام اور مجتہدین عظام رحمھم اللہ تعالیٰ اجمعین کو حاصل ہوا، امت مرحومہ کی سہولت کے لیے انہوں نے یہ مشکل حل فرمادی اور واجب العمل احکام کو قرآن مجید سے احادیث طیبہ کی روشنی میں استنباط فرمائے (شکر اللہ سعیھم)

ائمہ کرام اور علمائے اعلام نے اپنی تصانیف میں سے بعض احکام کے بیان کے لئے وقف فرمائیں، ان میں سے چند یہ ہیں.....

﴿۱﴾ احکام القرآن — مصنفہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

﴿۲﴾ احکام القرآن للشافعی — مصنفہ امام محدث بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

﴿۳﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ ابوالحسن علی بن حجر البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۲۴۴ھ

﴿۴﴾ احکام القرآن — مصنفہ قاضی ابواسحاق اسمٰعیل بن اسحٰق الازدی البصری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۸۲ھ

﴿۵﴾ مختصر احکام القرآن — مصنفہ الشیخ بکر بن العلاء القشیری رحمۃ اللہ علیہ

﴿۶﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ ابوالحسن علی بن موسیٰ بن یزداد القمی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۰۵ھ

﴿۷﴾ احکام القرآن — مصنفہ امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۲۱ھ

﴿۸﴾ الجامع لاحکام القرآن — مصنفہ الشیخ ابومحمد القاسم بن اصبغ القرطبی النحوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۴۰ھ

﴿۹﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ المنذر بن سعد البلوطی القرطبی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۵۵ھ

﴿۱۰﴾ احکام القرآن — مصنفہ امام ابوبکر احمد بن علی المعروف بالجصاص الرازی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۷۰ھ

﴿۱۱﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ امام ابوالحسن علی بن محمد المعروف بالکیا الھراسی الشافعی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۰۴ھ

﴿۱۲﴾ احکام القرآن — مصنفہ قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی المالکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۴۳ھ

﴿۱۳﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ عبدالمنعم بن محمد فرس الغرناطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۹۷ھ

﴿۱۴﴾ مختصر احکام القرآن — مصنفہ الشیخ ابومحمد مالکی بن ابوطالب القیسی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۳۷ھ

﴿۱۵﴾ تلخیص احکام القرآن — مصنفہ الشیخ جمال الدین محمود بن احمد المعروف بابن السراج القونوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۷۰ھ

﴿۱۶﴾ **الجامع لاحکام القرآن والمبین لما تضمنہ من السنۃ وای الفرقان**
مصنفہ الشیخ ابوعبد محمد بن احمد بن ابوبکر بن فرح الانصاری الاندلسی القرطبی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۷۱ھ

﴿۱۷﴾ **الاکلیل فی اسباب التنزیل** مصنفہ الشیخ امام جلال الدین السیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ التوفی ۹۱۱ھ

﴿۱۸﴾ **التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ**

مصنفہ الشیخ احمد المعروف بملا جیون جونپوری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

حوادثات اور مرور زمانہ کے باعث ان تصانیف رائقہ میں سے ہم تک چند پہنچ سکیں، اکثر ناپید ہیں؛

احکام شرعیہ کا اصل مآخذ کتاب اللہ قرآن مجید ہے، سنت رسول اللہ ﷺ میں اس کا بیان ہے، سنت نے کتاب اللہ کے مجمل احکام کو بیان فرمایا، مشکل کی تفسیر اور محتمل کی تحقیق فرمادی، یہی فریضہ تبلیغ رسالت ہے۔

اللہ تعالی نے تبلیغ رسالت اور اس کے مقاصد کو یوں بیان فرمایا:

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ☆

روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر اور اے محبوب، ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کرو جو ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں،

(سورۃ النحل آیت ۴۴)

نیز ارشاد ہوا:

وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ☆

اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری مگر اس لیے کہ تم لوگوں پر روشن کردو جس بات میں اختلاف کریں اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے،

(سورۃ النحل آیت ۶۴)

ائمہ مجتہدین اور علماء ربانیین نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے جو احکام استنباط فرمائے اس کی تائید قرآن مجید فرماتا ہے،

ارشاد ربانی ہے:

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ☆ (سورۃ النساء آیت ۸۳)

اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اس حقیقت کو جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تھوڑے۔

علمائے ربانیین نے کاوشیں اس لیے فرمائیں تا کہ احکام الہی اور منشاء ربانی ممتاز ہو جائے، اس سے ابہام دور ہو جائے اور وہ نکھر کر بندوں کے لیے صراط مستقیم بن جائے، الحمد للہ رب العالمین اب ایسا ہو چکا ہے، کوئی حکم مخفی نہ رہا، کہیں ابہام نہ رہا،

تمام منفی احتمالات ختم ہو گئے اور راہ مستقیم واضح ہو گئی، عمل کے لیے کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی، اللہ تعالیٰ ائمہ مجتہدین اور علمائے کرام کو بہتر جزا عطا فرمائے،

ہمارے سامنے احکام القرآن کی جتنی تصانیف علمائے کرام کی موجود ہیں وہ عربی میں ہیں، تمام مباحث علمیہ کو مالہ وماعلیہ کے ساتھ بیان کیا گیا، مختلف ائمہ کرام کے اقوال درج ہوئے ہیں۔

ہر قول کے دلائل اور کسی ایک قول کی ترجیح کی وجوہ بیان ہوئے علمی ذوق، استعداد اور جذبہ تحقیق والوں کے لیے اس میں عدیم النظیر ابحاث ہیں، مگر ابحاث کریمہ کو سمجھنے کی استعداد نہ رکھنے والوں کے لیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جس میں قرآن مجید کے احکام سادہ اور عام فہم زبان میں بیان کیے جائیں تا کہ عمل میں تردد نہ رہے، فقیر غفرلہ القدیر، راقم الحروف کی نظر سے کوئی ایسی کتاب نہ گذری جو موجودہ ضرورت کو پورا کرتی ہو۔

راقم الحروف، فقیر غفرلہ نے اپنی کم علمی اور عوارض جسمانی کے پیش نظر کبھی نہ سوچا کہ وہ کوئی ایسی کتاب لکھ دے جو موجودہ ضرورت کو پورا کر سکے، مگر توفیق الٰہی نے تائید فرمائی، اپنے محبوب آقا و مولیٰ نبی مکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نظر عنایت اور اساتذہ کرام کی توجہات کریمانہ شامل حال ہوئیں کہ بعض احباب علمائے کرام نے اس طرف نہ صرف متوجہ کیا بلکہ اصرار کے ساتھ تاکیدی حکم فرمایا، سو اللہ تعالیٰ کی توفیق، نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی عنایت اور اساتذہ کرام کی رحمت کا سہارا لے کر کمر ہمت باندھی اور حضور مخدومی و مربی قبلہ والد ماجد حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی قدس سرہ کے سالانہ ختم مبارک کے بعد ۲۳/محرم الحرام ۱۴۱۹ھ/۲۰/مئی ۱۹۹۸ء/ بروز بدھ اس کا آغاز کیا، اور آج بحمدہ تعالیٰ ۲۶/رجب المرجب ۱۴۲۱ھ (شب معراج مصطفیٰ ﷺ) ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۰ء بروز بدھ سورۃ البقرہ کے متعلق احکام کے اختتامی کلمات لکھ رہا ہوں، اس درمیانی عرصہ میں پہلے سے موجود عوارض جسمانی کے علاوہ عارضہ قلب کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے چند ماہ تو محض معطل رہا، اس عارضہ کا اثر ہنوز باقی ہے، مولیٰ کریم جل وعلا اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے خیر و عافیت فرمائے۔

راقم الحروف فقیر قادری غفرلہ اپنی علمی بے بضاعتی، کم فہمی اور عدم استعداد کا اعتراف کرتے ہوئے عرض گذار ہے کہ احکام القرآن جمع کرنے میں صرف اتنا حصہ فقیر کا ہے کہ ائمہ اعلام، علمائے کرام نے جو احکام مستنبط فرمائے اور اپنی مبارک کتابوں میں درج فرمایا یا دیگر مصنفین نے ان کو نقل فرمایا ان کو جمع کر کے ترتیب دے دی ہے، نقل کی ذمہ داری فقیر غفرلہ نے پوری کرنے کی کوشش کی ہے، اگر کوئی مسئلہ نقل کرنے میں خطا ہو تو فقیر غفرلہ کی طرف سے سمجھا جائے اگر آپ اس غلطی کی نشاندہی فرما دیں تو فقیر کو اصلاح کرنے میں مسرت اور سہولت ہوگی، اور اگر جو مسائل صحیح درج ہوئے تو ان میں متقدمین و متأخرین علمائے کرام کی خوبی و کمال شامل ہے۔

چونکہ فقیر غفرلہ ایک غیر علمی ماحول میں رہائش پذیر ہے' مطلوبہ کتب بھی اکثر پاس نہ تھیں' اس لیے ابتدائی آیات کریمہ سے جو احکام جمع کر سکا ان میں انتہائی اختصار ہے، جوں جوں احباب نے کتابیں مستعار دیں بیان میں ذرا تفصیل ہوتی گئی اور حوالہ جات میں اضافہ ہوتا گیا، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حالِ فقیر رہی تو ان مختصر احکام کو از سرنو ذرا وضاحت سے لکھ دیا جائے گا۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم ،

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ الکریم شفیع المذنبین رحمۃللعالمین قائد الغرالمحجلین سید نا ومولانا محمد وعلی الہ واصحابہ وعلماء ملتہ اجمعین وبارک وسلم.

اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم

اے اکرم الاکرمین: رب العالمین:

اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت عطا فرما، اس میں اپنی رضا شامل فرما۔ اسے فقیر پر تقصیر غفرلہ القدیر کے لیے توشہ آخرت بنا اور میری اولاد، احباب اور امت مسلمہ کے لیے نافع اور مفید فرما، آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ

خاک پائے صاحبدلاں

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں
ضلع گجرات' پاکستان

توثیق ذریعہ ۲۰۰۱ء

ذریعہ رضوی ۲۰۰۱ء

ذریعہ راضیہ ۲۰۰۱ء

خضر عرفان ۲۰۰۱/۰ء
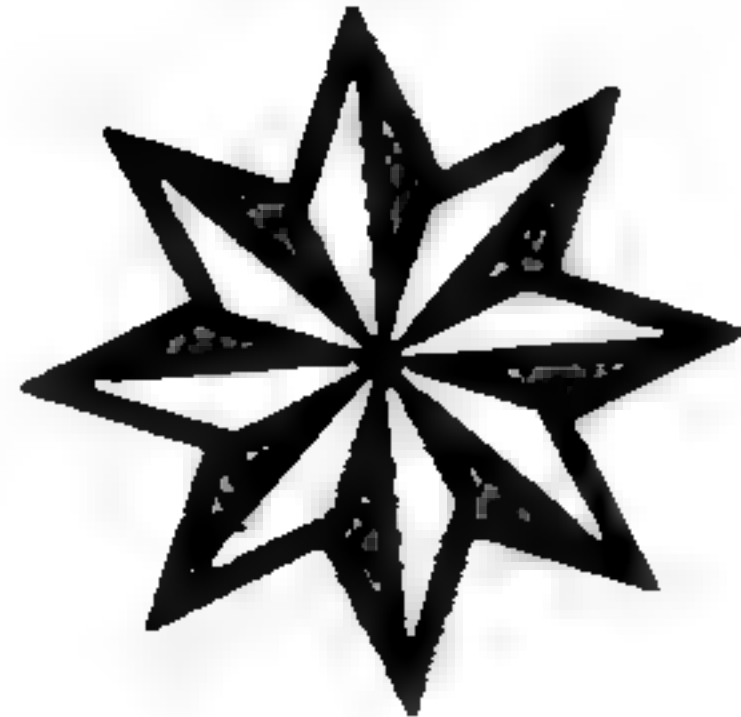
باب(۱) :

اباحت اصلیہ

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ۗ ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ ھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ☆ (سورہ بقرہ آیت: ۲۹)

وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف استواء (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے وہ سب کچھ جانتا ہے۔

حل لغات :

"خَلَقَ": بمعنی قدر کے ہے۔ (مفردات امام راغب)

اس رب نے تمہارے لیے زمین کی ساری نعمتوں کو مقرر فرمایا ہے' جو کچھ پیدا فرما چکا' وہ تمہارے لیے تھا اور جو کچھ پیدا کیا ہے اور کرے گا وہ سب تمہاری ہی خاطر ہے۔

"لَکُمۡ" : اس میں لام انتفاع کے معنوں میں ہے۔

(تفسیر بیضاوی' تفسیر کبیر از امام رازی' تفسیر خازن' تفسیر مدارک' تفسیر عزیزی' تفسیر مظہری)

لام نفع کا فائدہ یہ ہے کہ ان سب چیزوں کا نفع اپنے استعمال میں لاؤ، نہ ضرر اپنے میں، یعنی جس وجہ سے شئی نافع ہو اس وجہ سے استعمال میں لاؤ اور جس وجہ سے اس میں دینی یا دنیوی ضرر ہو، اس سے بچو۔

زمین کی بعض اشیاء کھانے ، پینے ، پہننے اور دیگر استعمال میں آتی ہیں یہ دنیوی نفع ہے، بعض چیزوں سے بچ کر ثواب حاصل کرنا، ان سب چیزوں کو دیکھ کر خالق کی معرفت، زمین کے عجائبات دیکھ کر اللہ تعالی کی حکمت وقدرت پر ایمان لانا دینی نفع ہے۔

"مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا": زمین اور زمین کی ساری چیزیں، خواہ زمین پر ہوں یا زمین میں، سب تمہارے نفع کے لیے پیدا کی گئی ہیں بلکہ زمین کے اوپر، فضا، خلا، ہوا، آسمان، چاند، سورج، ستارے اور دیگر اجرام فلکی سب تمہارے نفع کے لیے پیدا کئے گئے ہیں۔

مسائل شرعیہ:

(۱) شریعت مطہرہ میں اشیاء میں اباحت اصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء آدمی کے فائدہ کے لیے پیدا فرمائی ہیں، اباحت کا ثبوت خود حاصل ہے یہ اپنے ثبوت میں کسی خاص دلیل کی محتاج نہیں، جو شے حرام ہے اس کے لیے حرمت کی دلیل موجود ہوگی، بغیر کسی خاص دلیل کے کسی شئی کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ **(احکام القرآن ازامام جصاص، تفسیرات احمدیہ، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن، تفسیر مدارک التنزیل، تفسیر مظہری وغیرہ)**

آیت مذکورہ کے علاوہ دیگر متعدد آیات مقدسہ واحادیث مطہرہ سے اباحت اصلیہ کا مسئلہ واضح ہوتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ☆ (سورہ اعراف آیت ۳۲)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق، تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے۔

یعنی جس شئ کی حرمت پر کوئی دلیل وارد نہ ہو وہ مباح اور جائز ہے۔ **(تفسیر خازن)**

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے:

" اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ "

حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا، حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام بیان کر دیا اور جس شئ کے بارے کوئی حکم وارد نہیں وہ ان میں سے ہے جن کو اللہ نے حلال کیا، ان کا استعمال جائز ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

یعنی جن اشیاء کے بارے میں کوئی واضح حکم وارد نہیں نہ حلت کا نہ حرمت کا، ان اشیاء کا حکم یہ ہے کہ وہ حلال و جائز ہیں، حلال اشیاء دو نوع پر ہیں۔

(۱) جن کی حلت کا حکم بیان ہوا،

(۲) جن کی حلت وحرمت کا بیان وارد نہیں،

حرام اشیاء صرف وہ ہیں جن کی حرمت کا واضح طور پر بیان ہوا۔

(۲) جن اشیاء کی حرمت منصوص ہے ان کا استعمال جائز نہیں مثلاً خونریزی، بیوی اور باندی کے علاوہ کسی اور عورت سے مجامعت اور نقصان دہ اشیاء کا استعمال۔

(الاحلی من السکر لطلبۃ سکر روسر ازامام احمد رضا)

ان اشیاء کے بارے میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ نص حرمت نے ان اشیاء کی حلت واباحت کو منسوخ کر دیا ہے، بعض علماء کا قول ہے کہ ان اشیاء میں اصل حرمت ہے۔

(۳) جو اشیاء مباح اور جائز ہیں ان کو بغیر کسی دلیل شرعی کے حرام یا ناجائز نہیں کہا جا سکتا، حکم حرمت کا منصوص ہونا لازم ہے، کسی کے محض کہنے، وہم، شک یا ظن کی بنا پر وہ حرام نہیں ہو سکتیں۔

حرمت کا اصول اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت ۳۳)

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں، جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے۔

اس لیے علماء کرام نے فیصلہ دیا ہے:......

جو لوگ توشہ، گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی، سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت وضلالت ہے۔

(۴) جس طرح مباح اشیاء کی اباحت یقینی ہے اور اس کا زوال بھی اس کے مثل یقین ہی سے متصور ہے، نرا ظن لاحق یقین سابق کے حکم کو رفع نہیں کرتا، یہ شرع شریف کا ضابطہ عظیمہ ہے جس پر ہزار ہا احکام متفرع ہیں، یہاں تک کہ کہتے ہیں تین چوتھائی فقہ سے زائد اس پر مبنی ہے۔ (الاحلی من السکر لطلبۃ سکر وسر از امام احمد رضا)

(۵) جو کسی شے کو منع، حرام یا مکروہ کہے بار ثبوت اس کے ذمہ ہے جب تک دلیل واضح شرعی سے ثابت نہ کرے اس کا دعویٰ باطل ہے، مباح و جائز کہنے والا متمسک باصل ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔ (طریقہ محمدیہ)

(۶) رب تعالیٰ کی ساری نعمتیں سارے انسانوں کے لیے پیدا کی گئیں نہ کہ تمام نعمتیں تمہارے ایک کے لیے، دنیا کی تمام نعمتوں میں سے تمہیں بقدر حصہ مل گیا اسی سے تم نفع لے سکتے ہو اسی طرح تمام نعمتیں تمہارے نفع کے لیے ہیں اور ہر شئی کا نفع یکساں نہیں، بعض اشیاء کھانے کے کام آتی ہیں بعض پینے کے، بعض پہننے کے، بعض دیگر استعمال کے، ہر شے کا نفع الگ ہے، پانی اور آگ تمہارے نفع کے لیے ہے مگر ان دونوں کا نفع الگ الگ ہے، پانی پیا جاتا ہے، آگ سے کھانا تیار ہوتا ہے، جس طرح ہر چیز کا طریقہ استعمال سکھانے والے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیم کے بغیر کسی شئ کو استعمال کرنا مفید نہیں، انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیم سے کوئی انسان بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ (تفسیر بیضاوی)

باب (۲) :

نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ☆

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(سورہ بقرہ آیت: ۴۳)

حل لغات :

"وَاَقِیۡمُوۡا" : اقامت کا لغوی معنی ہے قائم کرنا، یعنی نماز کو پابندی سے ادا کرو، اس کے حقوق اور شرائط کے ساتھ ادا کرو نماز کے ادا کرنے کا جہاں بھی حکم دیا گیا یا نماز کی ادائیگی کرنے والوں کی جہاں بھی مدح ہوئی ہے وہاں لفظ اقامت استعمال ہوا ہے، جس سے مقصود یہ ہے کہ نماز کو شرائط اور اس کے حقوق سمیت ادا کرو، صرف چند حرکات کا نام نماز نہیں، مثلاً "اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ"......اور......"وَالۡمُقِیۡمِیۡنَ الصَّلٰوۃَ" قرآن مجید میں کثیر مقام پر وارد ہوا ہے، وہاں یہی مراد ہے۔

(مفردات امام راغب ۸ص ۲۱)

"اَلصَّلٰوۃَ" : کا لغوی معنی دعا ہے مجازی طور پر اس کا اطلاق شرعی نماز پر ہوتا ہے۔

شیخ احمد معروف بہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اَلصَّلٰوۃَ" کا لفظ حقیقت لغویہ کے اعتبار سے دعا کے معنوں میں ہے اور ارکان مخصوصہ پر اس کا اطلاق مجازاً ہے لیکن الصلوۃ حقیقت شرعیہ کے اعتبار سے ارکان مخصوصہ کو اور مجازاً دعا کو کہتے ہیں۔ (تفسیرات احمدیہ)

"اَلزَّکٰوۃَ" : لغوی معنی طہارت اور بڑھنا ہے، اصطلاح شرع میں اپنے مال سے مقرر حصہ غربا و مساکین کو دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

(تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر، تفسیرات احمدیہ وغیرہ)

"وَارۡکَعُوۡا" : رکوع کا لغوی معنی جھکنا ہے۔

اصطلاح شریعت میں نماز میں مخصوص انداز میں جھکنا مراد ہے، بعض اوقات اس سے مراد نماز ہوتا ہے۔

مسائل شرعیہ:

(۱) نماز اور زکوٰۃ اسلام کے قطعی فرائض سے ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر اور تارک فاسق ہے۔

(۲) رکوع نماز کے فرائض میں سے ہے اس کے ترک سے نماز ادا نہیں ہوتی۔

(۳) نماز باجماعت شعائر اسلام سے ہے، اسی طرح آذان اور بعض سنتیں شعائر اسلام سے ہیں۔

(۴) نماز کا جب بھی حکم دیا جائے تو اس کی ادائیگی سے پہلے طہارت اور وضو وغیرہ فرض ادا کرنا ضروری ہوتے ہیں، اس آیت میں نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا خطاب اگرچہ اہل کتاب کو ہے مگر اس سے مراد یہ ہے نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے پہلے ایمان لاؤ بغیر ایمان کے نماز اور زکوٰۃ قبول نہیں۔ **(تفسیر مدارک التنزیل)**

(۵) الصَّلٰوۃَ......اور......الزَّکٰوۃ میں الف لام عہد خارجی ہے یعنی اے اہل کتاب مسلمانوں جیسی نماز اور زکوٰۃ ادا کرو۔

(۶) اہل کتاب کی نماز میں رکوع نہ تھا اس لیے انہیں رکوع کا خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، تفسیر بیضاوی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر احکام القرآن از جصاص)

...... بلکہ رکوع کے علاوہ سجدہ بھی نہ کرتے تھے انہیں سجدہ کا بھی خاص طور پر حکم دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ☆

اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو۔

(سورۃ الحج آیت ۷۷)

(۷) قیام، رکوع اور سجدہ کو اطمینان سے ادا کرنا تعدیل ارکان کہلاتا ہے، تعدیل ارکان واجب ہے، صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث متعلقہ تعدیل ارکان خبر واحد ہے اس سے واجب ثابت ہوتا ہے (تفسیرات احمدیہ)

(۸) عاقل بالغ آزاد قادر پر جماعت واجب ہے بلا عذر ایک بار چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود الشہادت ہے۔ **(در مختار، رد المختار)**

(۹) جمعہ اور عیدین میں جماعت شرط ہے، تراویح میں جماعت سنت کفایہ، اگر پورے محلّہ والوں نے ترک کی تو سب نے برا کیا، اگر کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں سے جماعت ساقط ہوگئی، رمضان میں وتر کی جماعت مستحب ہے، نوافل میں اگر تداعی کے ساتھ جماعت ہو تو جماعت مکروہ ہے۔

(۱۰) سورج گہن میں جماعت سنت ہے، چاند گہن میں تداعی کے ساتھ جماعت مکروہ ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، در مختار، رد المختار)

باب (۳) :

﴿ناسخ اور منسوخ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَۃٍ اَوۡ نُنۡسِہَا نَاۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡہَاۤ اَوۡ مِثۡلِہَا اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ☆

(سورہ بقرہ آیت ۱۰۶)

جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلادیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے، کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

حل لغات :

"نَنۡسَخۡ" : نسخ کے دو معنٰی ہیں:

(۱) نقل کرنا۔ (۲) کسی حکم کا ازالہ۔

شریعت میں کسی آیت یا حکم کی مدت کی انتہا بیان کرنے کو نسخ کہتے ہیں۔

(مفردات امام راغب اصفہانی، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن)

یہاں دوسرے معنٰی مراد ہیں۔ (تفسیر مظہری، تفسیر خازن، تفسیر مدارک التنزیل، تفسیرات احمدیہ)

نسخ بظاہر کسی حکم کی تبدیلی کا نام ہے درحقیقت کسی حکم کی مدتِ انتہا کا بیان ہے یعنی یہ منسوخ حکم ہمیشہ کے لیے نہ تھا اس پر عمل ایک وقت تک تھا، نسخ سے سابقہ حکم موقوف ہوا۔

"نُنۡسِہَا" : اگر یہ "نسأ" سے ہو تو اس کے معنی ہیں تاخیر کرنا۔ اور اگر "نسیان" سے ہو تو اس کا معنی ہوگا بھول جانا۔

یعنی آیت اتارنے میں ہم دیر لگاتے ہیں یا جس آیت کو ہم بھلادیتے ہیں، یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔

(تفسیرات احمدیہ)

"بِخَیۡرٍ مِّنۡہَا" : خیر سے مراد اس مقام پر آسان تر، ثواب میں زیادہ یا مصلحت حال کے مطابق ہے۔

(احکام القرآن از جصاص، مظہری)

"مِثۡلِہَا" : منسوخ حکم ثواب میں یا آسانی میں یا مصلحت حال کے اعتبار سے ناسخ جیسا ہے۔

احکام شرعیہ :

(۱) احکام میں نسخ جائز ہے اور یہ حکمت کے عین مطابق ہے۔

(۲) واجب لذاتہ مثلاً وجوب ایمان اور ممتنع لذاتہ مثلاً حرمت کفر، میں نسخ جائز نہیں۔ (تفسیرات احمدیہ)

(۳) قرآن مجید پہلی تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں کا ناسخ ہے۔ لہٰذا اب ان کے احکام پر عمل کرنا جائز نہیں، اسی طرح حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شریعت پہلی تمام شریعتوں کی ناسخ ہے، پہلی شریعتوں کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں۔

(۴) احکام تکوینی میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے، گرمی، سردی، دن، رات، بچپن، جوانی، بڑھاپا، بیماری، تندرستی، غمی، خوشی، غریبی، امیری کی تبدیلی کا مشاہدہ ہر کسی کو ہے یہی حال تشریعی احکام کا ہے، تکوینی امور کی تبدیلی کے ساتھ تشریعی احکام نہ بدلیں تو زندگی دشوار ہو کر رہ جائے۔ بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہو جائے، امارت کی حالت میں زکوٰۃ فرض ہے اور امارت کے جاتے رہنے سے زکوٰۃ کو فرض رکھا جائے تو کیسا ظلم ہوگا؟ جوانی اور طاقت کی صورت میں جو احکام ہیں اگر انہیں بڑھاپے اور بیماری کی حالت میں باقی رکھا جائے تو زندگی محال ہو جائے، اس لیے نسخ کا جواز بلکہ وقوع عین فطرت ہے۔ (تفسیر عزیزی)

(۵) تلاوت کے اعتبار سے نسخ کی تین قسمیں ہیں:

(ا) آیت کی تلاوت منسوخ ہو جائے مگر حکم باقی رہے جیسے یہ آیت:

اَلشَّیۡخُ وَالشَّیۡخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارۡجُمُوۡھُمَا نَکَالًا مِّنَ اللہِ ....الآیۃ

بڈھا اور بڈھی جب زنا کر بیٹھیں تو ان کو سنگسار کیا جائے۔

(ب) آیت قرآن مجید میں موجود ہے مگر اس کا حکم منسوخ ہو جائے مثلاً :

وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا ۚۖ وَّصِیَّۃً لِّاَزۡوَاجِھِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ ۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡ مَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِھِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَاللہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ☆

اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورہ بقرہ آیت: ۲۴۰)

عدت وفات ایک سال منسوخ ہو چکی، اب عدت وفات چار ماہ دس دن ہے۔

(ج) تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہو جائیں جیسے ایک آیت تھی۔ "عَشۡرِ رَضَعَاتٍ مَعۡلُوۡمَاتٍ" یعنی دس گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی تھی۔ اب اس آیت کی تلاوت بھی منسوخ ہے اور حکم بھی۔ رضاعت کا اب حکم یہ ہے کہ ایک گھونٹ سے بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ (تفسیرات احمدیہ، تفسیر عزیزی)

ان تینوں قسم کے نسخ کو آیت "مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَۃٍ اَوۡنُنۡسِهَا" نے بیان کر دیا۔

(۶) حکم کے اعتبار سے نسخ کی تین قسمیں ہیں:

(ا) مشکل حکم منسوخ کر کے آسان حکم دیا جائے جیسے عدت وفات ایک سال منسوخ کر کے چار ماہ دس دن مقرر کی گئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ اَرۡبَعَۃَ اَشۡهُرٍ وَّعَشۡرًا ۚ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ☆ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۴)

اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(ب) آسان حکم کو منسوخ کر کے مشکل حکم دیا جائے مگر اس مشکل حکم کا ثواب زیادہ ہو جیسے ترک جہاد کا حکم منسوخ کر کے جہاد کا حکم دیا گیا۔ اگرچہ حکم جہاد مشکل ہے مگر اس کا نفع اور ثواب زیادہ ہے۔

(ج) منسوخ اور ناسخ آسانی اور ثواب میں برابر ہوں جیسے تبدیلی قبلہ، کہ بیت المقدس کا قبلہ منسوخ ہو کر بیت اللہ کا قبلہ مقرر ہونا۔ ایسا نسخ کسی حکمت کے لیے ہوتا ہے۔

آیت کے حصہ "نَاۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا" سے یہی مراد ہے۔

(۷) قرآن مجید کی تمام آیات ایک دوسرے سے افضل نہیں ہو سکتیں۔ ہاں بعض آیات کے احکام نفع، سہولت یا مصلحت کے اعتبار سے دوسرے احکام سے بہتر ہوتے ہیں۔ **(تفسیر عزیزی' تفسیرات احمدیہ' احکام القرآن از جصاص)**

(۸) قابل نسخ آیات اور احادیث میں نسخ جائز ہے۔

(۹) قیاس اور اجماع نہ تو منسوخ ہو سکتے ہیں اور نہ ناسخ۔ (تفسیرات احمدیہ، تفسیر احکام القرآن از جصاص)

(۱۰) حق تعالیٰ کی ذات و صفات کی آیات و احادیث نسخ کے قابل نہیں۔

(۱۱) قرآن مجید کی خبریں منسوخ نہیں ہو سکتیں۔

(۱۲) وہ احکام جو خبری صورت میں وارد ہوئے قابل نسخ ہیں، مثلاً یہ آیت......

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ یُحَاسِبۡکُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ☆ (سورہ بقرۃ آیت ۲۸۴)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

......منسوخ ہے۔اس کی ناسخ یہ آیت ہے:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَ اعۡفُ عَنَّا وَ اغۡفِرۡ لَنَا وَ ارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ☆ (سورہ بقرہ آیت ۲۸۶)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا کہ تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا' اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ (تفسیر عزیزی)

اسی طرح آیت:

قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَ لَا بِکُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ☆ (سورہ احقاف آیت ۹)

تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا میں اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔

آیت: لِیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ☆

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھائے۔ (سورہ فتح آیت ۲)

(اتقان، تفسیرات احمدیہ، تفسیر روح البیان)

غرضیکہ جس خبر کے نسخ سے جھوٹ لازم آئے اس کا نسخ منع ہے، اس کے علاوہ جائز ہے۔

(۱۳) جن خبروں کو قرآن نے دائمی فرمایا وہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتیں جیسے خَالِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا

(۱۴) نسخ کی چار صورتیں ہیں:

(ا) آیت کا نسخ آیت سے: جیسے......

قرآن مجید میں ہے:

لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ☆ تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین۔ (سورۃ الکافرون آیت:۶)

اس آیت کی ناسخ آیت:

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولاتعتدوا، ان اللہ لایحب المعتدین ☆

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۰)

(ب) حدیث کا نسخ حدیث سے: جیسے مثلہ کرنے کی اجازت، مثلہ کرنے کی ممانعت والی حدیث سے:

نهی عن المثلة

(حاکم، طبرانی)

یاد رہے کہ مقتول کے اعضا کو کاٹنا مثلہ کہلاتا ہے۔

اسی طرح نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی قرأت یا رفع یدین کی احادیث منسوخ ہیں ان کی ناسخ وہ احادیث ہیں جن میں امام کے پیچھے قرأت اور رفع یدین سے روک دیا گیا ہے۔

(طحاوی شریف)

(ج) آیت کا نسخ حدیث سے: جیسے غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی کا جواز قرآن سے ثابت ہے......

ارشاد رب العالمین ہے:

واذقلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس، ابی واستکبر، وکان من الکفرین ☆

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

(سورہ بقرہ آیت ۳۴)

......مگر حدیث میں غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی کرنے سے منع کر دیا گیا ہے جیسے حدیث شریف:

" قال لو کان ینبغی لبشر ان یسجد لبشر لامرت المراۃ ان تسجد لزوجھا "

(جامع ترمذی، صحیح ابن حبان، صحیح مستدرک، مسندبزار، سنن بیہقی)

فرمایا اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔

(احکام القرآن از جصاص)

امام احمد رضا قدس سرہ نے " **الزبدة الزكيه لحرمة سجدة التحية** " میں اس مسئلہ پر چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ماں باپ اور اہل قرابت کے لیے اپنے مال میں سے وصیت کرنا قرآن مجید میں جائز ہے:......

ارشاد ربانی ہے:

کتب علیکم اذاحضر احدکم الموت ان ترک خیر، الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف، حقا علی المتقین ☆

(سورہ بقرۃ آیت ۱۸۰)

تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیز گاروں پر۔ (سورہ بقرۃ آیت ۱۸۰)

......مگر حدیث نے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے: "لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ" (دار قطنی، جامع صغیر)

وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔

ظاہر ہے کہ والدین اور قریبی رشتہ دار وراثت کے حق دار ہیں لہٰذا ان کے لیے کوئی مالی وصیت جائز نہیں۔

آیت میں ماں، بہن اور چند عورتوں کی حرمت بیان فرما کر فرمایا گیا......

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّاوَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ☆

اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے تو اس میں گناہ نہیں، بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (سورہ نساء آیت ۲۴)

......مگر حدیث نے پھوپھی، بھتیجی اور خالہ بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنے سے منع فرما دیا:

لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَعَلٰى خَالَتِهَا (نسائی، کنوز الحقائق)

پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو نکاح میں جمع نہ کرو۔

یاد رہے کہ حدیث بھی بالواسطہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو ناسخ آیت سے یا حضور اکرم ﷺ کی زبانی منسوخ کر دیتا ہے۔

(د) حدیث کا نسخ قرآن سے: مثلاً بیت المقدس کا قبلہ ہونا حدیث سے ثابت ہوا اور اس حکم کی ناسخ یہ آیت ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ☆ (سورہ بقرہ آیت ۱۴۴)

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے

ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

اسی طرح رمضان کی راتوں میں بیوی سے مجامعت کی حرمت حدیث سے ثابت ہوئی مگر اس آیت سے یہ حرمت منسوخ ہوئی:

اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ ۔ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ ۔ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۔ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ۔ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ☆

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یونہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۸۷)

یاد رہے قرآن یا حدیث میں جو نسخ ہونا تھا وہ حضور اکرم ﷺ کے وصال سے پہلے ہو چکا ہے، وصال کے بعد اب ممکن نہیں، کیونکہ اب نہ وحی آسکتی ہے اور نہ نئی حدیث۔ (مرزا قادیانی کا جہاد کو منسوخ کرنا کس طرح ممکن ہوسکتا ہے)

(۱۵) قرآن مجید کی بعض آیات کو اگر منسوخ نہ مانا جائے تو آیات میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے، لیکن قرآن مجید کے احکام و آیات میں تعارض ممکن نہیں، نسخ کے جواز اور وقوع کو تسلیم کر لینے سے یہ تعارض رفع ہوسکتا ہے، یہی حال احادیث میں بظاہر تعارض کے رفع کی صورت ہے، یہاں بھی بعض احادیث کو منسوخ ماننا ضروری ہے، بعض احادیث میں نسخ کی وضاحت موجود ہے، مثلاً:

کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ

میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا تو اب زیارت قبور کیا کرو۔ (ابن ماجہ)

کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِیْ ظُرُوْفِ الْاُدُمِ فَاشْرَبُوْا فِیْ کُلِّ وِعَاءٍ

میں تمہیں چمڑے کے برتنوں کے علاوہ پانی پینے سے روکتا تھا تو اب ہر برتن میں پانی پیو۔ (مسلم)

ان احادیث میں حضور اکرم ﷺ نے خود منسوخ اور ناسخ احکام بیان فرما دیئے ہیں۔

ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

اسی طرح رمضان کی راتوں میں بیوی سے مجامعت کی حرمت حدیث سے ثابت ہوئی، مگر اس آیت سے یہ حرمت منسوخ ہوئی:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ☆

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یونہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۸۷)

یاد رہے قرآن یا حدیث میں جو نسخ ہونا تھا وہ حضور اکرم ﷺ کے وصال سے پہلے ہو چکا ہے، وصال کے بعد اب ممکن نہیں، کیونکہ اب نہ وحی آسکتی ہے اور نہ نئی حدیث۔ (مرزا قادیانی کا جہاد کو منسوخ کرنا کس طرح ممکن ہوسکتا ہے)

(۱۵) قرآن مجید کی بعض آیات کو اگر منسوخ نہ مانا جائے تو آیات میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے، لیکن قرآن مجید کے احکام و آیات میں تعارض ممکن نہیں، نسخ کے جواز اور وقوع کو تسلیم کر لینے سے یہ تعارض رفع ہو سکتا ہے، یہی حال احادیث میں بظاہر تعارض کے رفع کی صورت ہے، یہاں بھی بعض احادیث کو منسوخ ماننا ضروری ہے، بعض احادیث میں نسخ کی وضاحت موجود ہے، مثلاً: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ

میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا تو اب زیارت قبور کیا کرو۔ (ابن ماجہ)

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِىْ ظُرُوْفِ الْاُدُمِ فَاشْرَبُوْا فِىْ كُلِّ وِعَاءٍ

میں تمہیں چمڑے کے برتنوں کے علاوہ پانی پینے سے روکتا تھا تو اب ہر برتن میں پانی پیو۔ (مسلم)

ان احادیث میں حضور اکرم ﷺ نے خود منسوخ اور ناسخ احکام بیان فرما دیئے ہیں۔

باب (۴):

﴿مساجد کے احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ وَسَعٰی فِیۡ خَرَابِہَا ؕ اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَہُمۡ اَنۡ یَّدۡخُلُوۡہَاۤ اِلَّا خَآئِفِیۡنَ ۬ؕ لَہُمۡ فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ وَّلَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ☆

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون، جو اللہ کی مسجدوں کو روکے، ان میں نام خدا لیے جانے سے، اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے، ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۱۴)

حل لغات:

"اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ": مسجدوں کو روکے کہ ان میں نام خدا ذکر کیا جائے۔

بجائے نماز کے یہاں ذکر خدا بیان ہوا کیونکہ ذکر اللہ میں بہت سی چیزیں داخل ہیں۔ نماز، درود شریف، تلاوت قرآن مجید، مجلس وعظ، محفل میلاد، دینی تعلیم، محبوبان خدا کا ذکر وغیرہ سب ذکر اللہ میں شامل ہیں بلکہ اللہ کے دشمنوں کا ذکر عبرت وحقارت کے طور پر، یہ بھی اللہ کے ذکر میں شامل ہے۔

"وَسَعٰی فِیۡ خَرَابِہَا": اور اس کی ویرانی میں کوشش کرے۔

"خَرَاب": ویرانی کو کہتے ہیں اس کی ضد عمارت اور تعمیر ہے جس کا معنی ہے آبادی۔

ویرانی دو طرح سے ہے: (۱) ہدم اور گرا دینا، مسجد کی عمارت کو گرا دیا جائے۔

(۲) تعطیل: مسجدوں کو ذکر الٰہی سے روک دینا اور مقاصد مسجد کو پورا نہ کرنا۔

(مفردات امام راغب، تفسیر بیضاوی، تفسیر احکام القرآن از جصاص، جامع احکام القرآن از ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی)

"خِزۡیٌ": رسوائی، شکست، ذلت۔

مسائل شرعیہ:

(۱) ہر قطعہ زمین جس میں سجدہ کیا جا سکے لغوی طور پر مسجد کہلاتا ہے۔ اصطلاح شرع میں زمین کا وہ ٹکڑا جسے نماز اور عبادت کے لیے مسلمان وقف کر دیں مسجد کہلاتا ہے۔
(احکام القرآن از ابوبکر محمد بن عبد اللہ ابن العربی ،جامع احکام القرآن از قرطبی)

(۲) مسجد بن جانے سے وہ قطعہ اراضی مالک کی ملک سے خارج ہو جاتا ہے، اس میں عبادت ہر مسلمان کے لیے جائز ہے۔ **(جامع احکام القرآن از قرطبی،احکام القرآن از ابن العربی)**

(۳) مسجد اور توابع مسجد کی خرید و فروخت، ہبہ، اجارہ، عاریۃً دینا، رہن کرنا اور دیگر تصرفات جائز نہیں۔
(فتاوی رضویہ جلدسوم)

(۴) صحن مسجد، جزو مسجد ہے اس کے لیے تمام احکام مسجد ثابت ہیں۔
(التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد از امام احمد رضا محدث بریلوی)

(۵) مسجد کی ویرانی بہت بڑا گناہ ہے اس لیے مسجد کی تعمیر اور اس کی آبادی بڑے ثواب اور اجر والے کاموں سے ہے
(احکام القرآن از ابن العربی ،جامع احکام القرآن از قرطبی

(۶) ہر شہر میں ایک مسجد بنانا واجب ہے اور ہر محلہ میں ایک مسجد بنانے کا حکم ہے، وہ ستھری رکھی جائیں اور ان کی آبادی میں کوشش کی جائے۔ **(فتاوی رضویہ جلدسوم)**

(۷) مسجد کا قطعہ اراضی قیامت تک مسجد رہے گا، اس پر عمارت، مینار، منبر، دیوار، چھت اور فرش وغیرہ ضروری نہیں

(۸) مسجد کی ویرانی کا باعث بننے والے امور سے مسجد کو پاک رکھنا لازمی ہے، مثلاً مسجد کا انہدام، نماز کے وقت مسجد کا بند کر دینا، موجودہ مسجد کو ویران کرنے کی نیت سے اس کے قریب دوسری مسجد تعمیر کرنا، جاہل سخت مزاج امام مقرر کرنا، بدبودار اشیاء، کچا لہسن، پیاز، تمباکو، اسپرٹ وغیرہ لے جانا۔
(تفسیرات احمدیہ،احکام القرآن از جصاص ،جامع احکام القرآن از قرطبی

(۹) ظالمین کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے، جو شخص موذی ہو نمازیوں کو تکلیف دیتا ہو، بہکاتا ہو، اپنے ناپاک مذہب کی طرف بلاتا ہو، جس کے بدن پر بدبو ہو، گندا دہن، گندہ بغل، خارش کے باعث گندھک وغیرہ ملی ہو، اسے مسجد میں آنے سے روک دیا جائے۔ (تفسیرات احمدیہ،عینی شرح بخاری، در مختار ،فتاوی رضویہ)

(۱۰) آیت کا ورود اگرچہ ایک خاص واقعہ سے متعلق ہے مگر اس کا حکم عام ہے، تمام مساجد کی آبادی فرض ہے اور ان کی ویرانی گناہ کبیرہ ہے۔ (تفسیرات احمدیہ،تفسیر بیضاوی،تفسیر خازن ،احکام القرآن از جصاص)

(۱۱) ایک نبی کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے، ایک مسجد کی ویرانی تمام مساجد کی ویرانی ہے، اس لیے آیت میں اللہ تعالیٰ نے "مساجد" جمع کا صیغہ ارشاد فرمایا۔

(۱۲) مسجد کی تعمیر اور آبادی اعلیٰ درجے کے ثواب کے کام ہیں، مسجد کی آبادی میں کئی امور داخل ہیں مثلاً عمارت بنانا، اسے صاف ستھرا رکھنا، اس میں نماز پڑھنا، نماز باجماعت کا اہتمام کرنا، صف، چٹائی، دری وغیرہ عمدہ فرش بچھانا، روشنی کا اہتمام کرنا، امام، مدرس، موذن وغیرہ مقرر کرنا، درس وتدریس، وعظ ونصیحت کی محافل قائم کرنا' خطبہ، تسبیح وتہلیل، درود شریف، نعت خوانی، حلقہ ذکر وفکر وغیرہ امور حسنہ کا قائم کرنا (تفسیر عزیزی)

(۱۳) مسجد کی عمارت کو اپنے مکانات سے عمدہ بنانا چاہیئے۔

سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو عمدہ طور سے بنایا۔ **(جامع احکام القرآن ازقرطبی)**

(۱۴) عبادت میں ثواب کے اعتبار سے مساجد کے درجات ہیں، سب سے افضل مسجد مسجدِ حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر بیت المقدس، پھر مسجد قبا، پھر ہر شہر کی سب سے پرانی مسجد، پھر بڑی مسجد، پھر قریب والی مسجد، پھر استاد کی مسجد، پھر محلّہ والی مسجد، پھر بازار کی مسجد، پھر گھروں کی مساجد۔ **(رد المحتار، تفسیر روح البیان)**

(۱۵) مسجد کی خدمت، صفائی کرنا، جھاڑو دینا، حوران بہشتی کا مہر ہے۔ **(تفسیر عزیزی)**

(۱۶) ذمّی کافر اور مستامن کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے بشرطیکہ خشیت اور خشوع سے داخل ہوں، اعزاز و اکرام کے ساتھ ان کو مسجدوں میں داخل کرنا جائز نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلہ کے وفد کو (کفر کی حالت کے باوجود) مسجد نبوی میں ٹھہرایا، اسی طرح فتح مکہ کے روز فرمایا: جو کعبہ میں داخل ہوگا امان پائے گا، مسجد نبوی اور کعبہ میں کافروں کا داخلہ خشیت اور مغلوبی کفر کی حالت میں تھا۔

(احکام القرآن از ابوبکر جصاص، المحجة المؤتمنه از امام احمد رضا محدث بریلوی)

☆☆☆☆☆

باب (۵) :

مشرق ومغرب سب اللہ کا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ☆

اور مشرق مغرب سب اللہ ہی کا ہے، تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے، بے شک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت: ۱۱۵)

حل لغات :

"المشرق": شرق کا معنی ہے چمکنا، پورب کو مشرق اس لیے کہتے ہیں اس طرف سے سورج اور تمام تارے چمکتے اور طلوع کرتے ہیں۔

"المغرب": غروب کا معنی ہے ڈوبنا، سورج اور دیگر سیارے پچھّم کی طرف ڈوبتے ہیں اس لیے اسے مغرب کہتے ہیں۔

"للّٰہ": لام ملکیت کا ہے، معنی یہ ہے کہ مشرق ومغرب اور ان جہتوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب اللہ کی ملک ہے، مخلوق کا کوئی ذرہ اس کی ملک سے خارج نہیں۔ (تفسیرات احمدیہ، تفسیر مظہری)

"فاینما": اَین کا معنی ہے جگہ۔ اَینما ظرف کو ظاہر کرتا ہے۔

اینما اگر تولّوا کا مفعول بہ ہو تو آیت کا معنی ہوگا تمام بلاد مشرق ومغرب اللہ کے لیے ہیں تو جس مکان کی طرف منہ کرو گے ادھر ہی اللہ کی ذات ہے اس صورت میں آیت منسوخ ہے کہ نماز کا قبلہ متعین کر دیا گیا ہے یا آیت سے مراد ہوگا کہ سواری پر نفل نماز میں جدھر منہ کرو یا قبلہ کی جہت میں اشتباہ آگیا تو اب جدھر کو تحری کرو گے نماز درست ہوگی، ان معنوں میں آیت مأوّل ہوگی۔

اور اگر اینما مفعول فیہ ہو تو معنی ہوگا جہاں سے بھی تم قبلہ رخ کرو گے وہیں اللہ کی ذات ہے، اس معنی میں آیت نہ منسوخ ہے نہ مأوّل، بلکہ تائید قبلہ میں اپنے حقیقی معنوں پر ہے۔ (تفسیرات احمدیہ)

وَجْهُ اللّٰه " : اَلْوَجْهُ کا معنی ہے جہت، قبلہ، رضا، چہرے کو بھی وجہ کہتے ہیں چونکہ اللہ تعالی جسم وجسمانیات سے منزہ ہے۔ اس لیے یہاں اللہ کی رضا مراد ہے۔ بعض اوقات وجہ سے مراد ذات ہوتی ہے۔ یہاں ذات باری کا وجود بھی مراد ہوسکتا ہے۔ **(تفسیرات احمدیہ،قرطبی، مفردات امام راغب)**

مسائل شرعیہ:

(۱) ساری زمین، مشرق ومغرب، بلکہ زمین وآسمان، تمام مخلوقات اسی کی ایک ذات مقدس کی ملک ہے جو اس کا خالق ہے، تمام مخلوقات اس کے وجود کے مظاہر اور اس کے نور کے جلوہ گاہ ہیں، وہی آسمانوں اور زمینوں کا نور اور تمام اشیاء کو قائم رکھنے والا ہے، اس لیے وہ کسی جگہ کے ساتھ نہیں۔ **(تفسیر مظھری)**

(۲) اللہ تعالی جہت اور مکان سے منزہ ہے اس کی وسعت ذاتی اور بلا کیف ہے، اس کی کنہہ معلوم نہیں۔
(تفسیر مظھری، تفسیرات احمدیہ، تفسیر کبیر از امام رازی، تفسیر بیضاوی، احکام القرآن از ابن العربی)

(۳) قبلہ کا مسئلہ تعبدی ہے اس میں قیاس یا رائے کو دخل نہیں۔

(۴) ہر تکلیف شرعی بقدر وسعت ہے اگر کسی اشتباہ یا خوف کی وجہ سے قبلہ کے تعین کے لیے تحری کرتے وقت غلطی ہو جائے تو وہ غلطی معاف ہے اور پڑھی ہوئی نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں بشرطیکہ نمازی نے امر قبلہ میں اپنی وسعت بھر کوشش کرلی ہو۔ **(احکام القرآن از جصاص، تفسر مظھری، عامہ کتب فقہ)**

(۵) نفل نماز سواری پر جائز ہے اگرچہ نماز میں رخ قبلہ کو نہ ہو۔
(تفسیر قرطبی، احکام القرآن از ابن العربی، تفسیر بیضاوی)

(۶) اندھیری رات میں اگر قبلہ بتانے والا قریب نہ ہو اس صورت میں تحری کر کے جس سمت کو منہ کر کے نماز پڑھے جائز ہے۔ **(تفسیرات احمدیہ)**

(۷) شدت جنگ یا خوف کی حالت میں نماز میں اگر قبلہ رخ نہ ہو سکے تو بھی نماز جائز ہے۔ **(تفسیر ابن کثیر)**

(۸) دار الحرب، جنگل میں اگر کوئی سمت قبلہ بتانے والا نہ ہو تو تحری کر کے نماز پڑھ لینا جائز ہے، اسی طرح غرق ہونے والا بھی تحری کرسکتا ہے۔ **(تفسیر خازن)**

(۹) علم الٰہی جمیع مخلوقات کو محیط ہے۔ اس کی ذات کسی سے محصور نہیں۔ **(تفسیر ابن کثیر)**

(۱۰) دعا کے لیے سمت قبلہ ضروری نہیں، امام کے لیے فرض کے بعد دائیں یا بائیں مڑ کر دعا مانگنا بہتر ہے۔
(تفسیر مدارک التنزیل)

☆☆☆☆☆

باب (٦) :

بعض صفات باری تعالیٰ

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ☆

(سورۃ البقرہ آیت ١١٦)

اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی، پاکی ہے اسے، بلکہ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں۔

حل لغات :

"سُبْحَانَ" : ہر عیب سے کامل پاکیزگی، یہی وجہ ہے اس لفظ کا اطلاق سوائے خالق باری تعالیٰ کے کسی اور پر نہیں ہوسکتا۔

(تفسیر عزیزی)

"قٰنِتُوْنَ" : قنوت چار معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) طاعت

(۲) طول قیام

(۳) سکوت

(۴) دوام

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی)

امام راغب نے اس کے معنی میں لکھا:

"لَزُوْمُ الطَّاعَةِ مَعَ الْخُضُوْعِ"

انکساری اور عاجزی سے اطاعت کرنا

(مفردات امام راغب اصفہانی)

ایسا ہی علامہ بیضاوی، خازن اور دیگر مفسرین نے بیان کیا۔

مسائل شرعیہ:

(۱) اللہ تعالیٰ خالق، متصرف، رازق، بے نظیر و بے مثل ہے، اولاد اور بیوی سے بے نیاز ہے، اس کی عظمت، کبریائی میں کوئی شریک نہیں، وہ واجب، غنی اور مستقل ہے، اس کی تمام مخلوق ممکن اور محتاج ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن)

(۲) ولادت اور ابنیت اس امر کی مقتضی ہے کہ مولود اور والد میں مشابہت ہو، ولد والد کا جزو ہوتا ہے، چونکہ ولدیت جنسیت اور حدوث کا تقاضا کرتی ہے اور قِدم وحدانیت اور ثبوت کا تقاضا کرتا ہے اس لیے مخلوق کا کوئی فرد خالق کی نہ جنسیت سے ہے (بلکہ وہ جنسیت سے بھی مبرا ہے) نہ اس کی نظیر و مثل۔

(تفسیر مظہری، جامع احکام القرآن از قرطبی، احکام القرآن از جصاص، تفسیر ابن کثیر)

(۳) اگر کوئی شخص ایسے غلام کو خریدے جو اس کا بیٹا ہو یا باپ تو غلام از خود آزاد ہو جائے گا۔

(احکام القرآن از جصاص، تفسیر قرطبی، تفسیر مظہری وغیرہ)

اس سلسلہ میں حضور اکرم ﷺ کی ایک حدیث ہے:

" مَنْ مَلَکَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ "

جو اپنے محرم رشتہ دار کا مالک بنے تو وہ (غلام) آزاد ہو جائے گا۔

(مسند امام احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

(۴) تمام مخلوق اپنے خالق کی مطیع و فرمانبردار ہے، اس کی اطاعت خواہ خوش دلی سے کرے یا ناخوشی سے، خوش دلی سے کی ہوئی اطاعت پر اجر ہے۔

☆☆☆☆☆

باب (۷) :

ملت ابراہیم علیہ السلام

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَاِذِابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں، فرمایا، میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں، عرض کی، اور میری اولاد سے، فرمایا، میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔
(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۴)

حل لغات :

''اِبْتَلَا'' : کسی امر شاق کی تکلیف دینا، تکلیف دینا آزمائش کو مستلزم ہوتا ہے، جانچنے والا کبھی کسی کو خود اپنی واقفیت کے لیے آزماتا ہے اور کبھی دوسروں پر اس کی برائی بھلائی ظاہر کرنے کے لیے، حق تعالیٰ کا آزمانا اور کسی کو مشقت میں ڈالنا دوسرے معنوں کے اعتبار سے ہوتا ہے، کیونکہ وہ خود تو ہر ایک کے تمام احوال کو جانتا ہے۔
(تفسیرات احمدیہ، مفردات امام راغب، تفسیر بیضاوی، احکام القرآن از ابن العربی، احکام القرآن از جصاص)

''کَلِمٰتٍ'' : کلمۃ کی جمع ہے، لفظی معنی ہیں ایک بات، لیکن یہاں مضمون اور احکام مراد ہیں۔
(تفسیر مظہری)

کلمٰت کی تفسیر میں مفسرین کے چند اقوال ہیں۔

(۱) چند دعائیں: یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی رحمت کو چند دعاؤں سے آزمایا، جیسے جنگل حرم کو شہر بنادے، یہاں کے باشندوں کو قسم قسم کے پھل دے، نبی آخر الزمان کو ان کی اولاد میں پیدا فرما۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی)

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سات بڑی آزمائشیں آئیں: آفتاب اور چاند سے آزمائش، نمرود کی سلطنت سے مقابلہ، بڑی عمر میں ختنہ، آگ میں ڈالا جانا، پیارے بیٹے کا ذبح کرنا، فی سبیل اللہ ترک وطن، اپنی بیوی اور اکلوتے بیٹے کو بحکم الٰہی جنگل میں چھوڑ آنا۔

(۳) احکام ومناسک حج ۔

(۴) دس احکام۔جن میں سے پانچ سر سے متعلق ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، سر کی مانگ نکالنا، مونچھیں کٹوانا، مسواک کرنا، بعض روایات میں مانگ نکالنے کی بجائے داڑھی بڑھانا ہے۔

پانچ دیگر جو تمام بدن سے متعلق ہیں: ختنہ، موئے زیر ناف کی صفائی، بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن کٹوانا، اور ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔

(۵) بعض نے تیس احکام بتائے، جن کی تفصیل یہ ہے:

دس سورہ توبہ میں بیان ہوئے:

توبہ، عبادت، حمد الٰہی، سیاحت، رکوع، سجدہ، اچھی باتوں کا حکم، بری باتوں سے روکنا، حدود الٰہی کی نگہبانی، مسلمانوں کو مژدہ سنانے والے۔

ارشاد ربانی ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ☆

توبہ والے عبادت والے سراہنے والے روزے والے رکوع والے سجدہ والے بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو۔ (سورہ توبہ آیت ۱۱۲)

دس سورہ احزاب میں بیان ہوئے:

اسلام، ایمان، طاعت، صبر، عاجزی، صدقہ، روزہ، شرمگاہ کی حفاظت، نظر کی حفاظت، ہر وقت ذکر الٰہی کرنا۔

ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ☆

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرماں برداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۳۵)

دس سورۃ مؤمنون اور معارج میں بیان ہوئے:

قیامت کی تصدیق، نماز میں حضور قلبی، مستحبات کی پابندی، بیکار باتوں سے پرہیز، بخوشی زکوۃ ادا کرنا، بیوی اور کنیز کے سوا اوروں سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا، وعدہ پورا کرنا، امانت کا پورا کرنا' مذاق ودل لگی سے پرہیز، سچی گواہی نہ چھپانا۔

ارشاد ربانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ☆ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ☆ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ☆ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ☆ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ☆ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ☆

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک میں ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (سورۃ المؤمنون آیات' ۱......۱۱)

نیز ارشاد رب العالمین ہے:

اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ☆ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ☆ وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ☆ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ☆ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ☆ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ☆ اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ☆

(سورۃ المعارج آیات' ۲۳......۳۵)

جو اپنی نماز کے پابند ہیں اور جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے اس کے لئے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں بے شک رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ

(۲) تمام انبیائے کرام، نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد، صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں۔ ان کی عصمت پر امت کا اجماع ہے۔

(شرح فقہ اکبر از ملا علی قاری، شفا بتعریف حقوق المصطفیٰ از قاضی عیاض
تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی، تفسیرات احمدیہ)

(۳) انبیائے کرام علیہم السلام سے بعض اوقات وہ امور مروی ہوئے ہیں جو ان کی شانِ رفیع کے لائق نہیں۔ ان امور کے بارے میں تفصیل یوں ہے کہ جو امور بطریق خبر واحد وارد ہیں وہ خبر قابل توجہ نہیں مردود ہے اور جو خبر بطریق متواتر منقول ہے وہ امور اپنے حقیقی معنوں پر نہیں ان کی تاویل لازم ہے، اور اگر ان امور کی تاویل ممکن نہ ہو تو ان سے مراد خلاف اولیٰ ہے حقیقی گناہ مراد نہیں۔ (تفسیرات احمدیہ)

(۴) امت کا اس پر اجماع ہے اس میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں کہ ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک آن بھر کے لیے بھی کسی صغیرہ یا کبیرہ کے مرتکب نہیں ہوئے۔

الحمد للّٰہ علی احسانہ وکرمہ وفضلہ

(فقہ اکبر از امام اعظم ابو حنیفہ، تفسیرات احمدیہ)

(۵) دس چیزیں فطرت ہیں اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں۔
ملت ابراہیمی کے یہ امور ہمارے لئے سنت ہیں:
''مونچھیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کٹوانا، ختنہ کروانا، ناف کے نیچے بال صاف کرنا، پانی سے استنجا کرنا، بغل کے بال اکھیڑنا، سر کی مانگ نکالنا''۔
''بعض روایات میں، بجائے داڑھی بڑھانے کے انگلیوں کی گرہوں کو صاف کرنا ہے''۔

(مسند امام احمد، صحیح مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی
بحوالہ جامع صغیر، تفسیر ابن کثیر، مظہری، احمدی)

(۶) فطرت کی یہ دس اشیاء اسلام کا نشانِ امتیاز ہیں، ان کا ترک اسلام سے بیزاری ظاہر کرتا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، احکام القرآن از جصاص وغیرہ)

(۷) مسواک کرنا سنت ہے، مسواک پیلو یا کسی کڑوے درخت کی ہو، پھل دار یا پھول والے درخت کی نہ ہو، ایک بالشت سے زیادہ نہ ہو۔ (عامہ کتب فقہ)

(۸) ناک میں پانی ڈالنا وضو میں سنت اور غسل میں فرض ہے۔

(۹) اس قدر مونچھ کٹوانا سنت ہے جس سے ہونٹ کا پورا کنارہ کھل جائے، مونچھ منڈوانا منع ہے، مونچھ کے کنارے کاٹنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۰) داڑھی ایک مشت بھر رکھنا واجب ہے، مشت سے زائد کاٹنا بہتر ہے، اس سے کم رکھنا فسق اور حرام ہے۔
یاد رہے کہ بعض علماء نے داڑھی کو سنت بیان کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ داڑھی رکھنے کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، فتاوی الحامدیه، لمعة الضحی، از امام احمد رضا)

(۱۱) ناخن کٹوانا سنت ہے، جو شخص جمعرات کے دن عصر کے بعد ناخن اس طرح کاٹے کہ داھنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے اس کے بعد دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹ لے، اسی ترتیب سے پاؤں کے ناخن کاٹے، ان شاء اللہ تنگ دستی، دنیوی پریشانی اور آنکھ کی خرابی سے محفوظ رہے گا۔ (تفسیر روح البیان، فتاوی شامی)

(۱۲) ختنہ کرنا سنت ہے، بہتر ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کے ساتھ ختنہ بھی کر دیا جائے، سات (۷) اور دس (۱۰) سال کی عمر میں ضرور ختنہ کرا دیا جائے۔ ﴿جامع احکام القرآن از قرطبی﴾

(۱۳) بچہ ختنہ شدہ پیدا ہو تو اب ختنہ کی حاجت نہیں۔ ﴿جامع احکام القرآن از قرطبی﴾

(۱۴) تیرہ انبیائے کرام علیہم السلام مختون پیدا ہوئے۔

''آدم، شیث، ادریس، نوح، سام، لوط، یوسف، موسیٰ، شعیب، سلیمان، یحیٰ، عیسیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین''

اور ایک اور روایت میں چودہ اسماء آئے ہیں:

''آدم، شیث، نوح، ہود، صالح، لوط، شعیب، یوسف، موسیٰ، سلیمان، زکریا، عیسیٰ، حنظلہ بن صفوان (نبی اصحاب الرس)، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہم وسلم ابداابدا'' ﴿جامع احکام القرآن از قرطبی﴾

(۱۵) ہر ہفتہ موئے زیر ناف صاف کرنا سنت ہے، چالیس دن سے زیادہ ان بالوں کا ترک کرنا حرام ہے۔
(جامع احکام القرآن از قرطبی، عامه کتب فقه)

(۱۶) سر کے بالوں میں مانگ نکالنا سنت ہے، یہ مانگ درمیان سر ہونی چاہیئے، بعض مرد یا عورتیں وسط سر سے دائیں یا بائیں مانگ نکالتی ہیں خلاف سنت، یہود و نصاری کا طریقہ ہے۔

(۱۷) مرد کے لئے سر کے بالوں کا کانوں کی لو تک یا کندھے تک رکھنا سنت ہے، انہیں مونڈنا بھی جائز ہے، مگر سر کے اطراف سے مونڈنا اور درمیان میں گپھا کی طرح بڑھے رکھنا خلاف سنت، یہود و نصاری کا طریقہ ہے۔

(۱۸) بغل کے بال اکھیڑنا سنت ہے، انہیں مونڈنا بھی جائز ہے۔

(۱۹) اگر نجاست مقدار ایک درہم مخرج نجاست سے پھیلی نہ ہو تو ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے

اور اگر مخرج سے قدر درہم تجاوز کر جائے تو پانی سے استنجا کرنا فرض ہے۔

یاد رہے ہاتھ کی ہتھیلی کے گڑھے کی مقدار مساحت میں اور ساڑھے چار ماشہ وزن میں مقدار درہم ہے، پتلی نجاست میں مساحت کا اور ٹھوس نجاست میں وزن کا اعتبار ہے۔

(۲۰) امام بمعنی دینی پیشوا کا معصوم ہونا شرط نہیں۔

(احکام القرآن از جصاص 'جامع احکام القرآن از قرطبی 'تفسیرات احمدیہ 'تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی)

(۲۱) کافر مسلمانوں کا امام یا پیشوا نہیں ہو سکتا' اس کی قیادت مسلمانوں کے لئے جائز نہیں' نہ اس کا اتباع جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ)

(۲۲) خلفائے راشدین کی خلافت علی منہاج نبوت ہے' اس کے حق ہونے میں کسی مسلمان کو کلام نہیں، روافض کا اس سلسلہ میں اعتراض بالکل بے جا ہے۔ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی 'احکام القرآن از جصاص)

(۲۳) حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی امامت قیامت تک قائم ہے' آپ کی ملت کا اتباع ہم مسلمانوں پر لازم ہے' قرآن مجید اور حضور اکرم ﷺ نے بار ہا اس کا واضح بیان فرمادیا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ)

(۲۴) اپنی اولاد کے لئے دعائے خیر و برکت کرنا سنت انبیاء ہے۔

(۲۵) فاسق اگر امیر مقرر ہو جائے تو ظلم اور معصیت میں اس کی اطاعت جائز نہیں۔ (تفسیر مظهری)

(۲۶) امام اہل عدل' اہل احسان اور اہل فضل ہونا چاہیئے' اسے عدل قائم کرنے پر قدرت حاصل ہونا ضروری ہے' اہل فسق' جابر و ظالم امامت کا اہل نہیں' یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ' ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر امت نے یزید کی اطاعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ (احکام القرآن از قرطبی)

(۲۷) نماز کا امام صالح، صحیح العقیدہ، صحیح الطہارۃ اور غیر فاسق ہونا ضروری ہے، فاسق امام کی اقتدا میں پڑھی ہوئی نماز واجب الاعادہ ہے۔ (درمختار، جصاص، فتاوی رضویہ)

(۲۸) بدن اور کپڑوں کی طہارت اور نفاست مامور بہ ہے، اسی طرح جمعہ کے روز غسل کرنا، خوشبو کا استعمال امور مستحبہ اور مسنون ہے۔ (احکام القرآن از جصاص)

(۲۹) ثواب اور اجر بقدر مشقت ہوتا ہے، چونکہ حضور اکرم ﷺ نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات سے بڑھ کر مشقت اٹھائی، آپ کی آزمائش سب سے بڑھی ہوئی تھی اس لیے آپ کا اجر بھی تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین علیہم الصلوات والتسلیمات سے زائد ہے۔ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی)

(۳۰) حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جن امور سے آزمایا گیا آپ ان میں پورے اترے، بلکہ ان امور میں آپ کی اولیت ثابت ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

باب (۸) :

بیت اللہ اور مقام ابراہیم

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰھٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَھِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰھٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَھِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡعٰکِفِیۡنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ☆

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم اور اسمٰعیل کو، کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع وسجود والوں کے لیے۔ ﴿سورہ بقرہ آیت ۱۲۵﴾

حل لغات :

"مَثَابَۃً": ثَوۡبٌ سے ظرف ہے جس کا معنی ہے رجوع کرنا، مَثَابَۃٌ کا معنی ہے لوٹ کر آنے یا متفرق ہو کر ملنے کی جگہ، مرجع اور جائے پناہ کو بھی مَثَابَۃٌ کہا جاتا ہے۔ ﴿تفسیرات احمدیہ، تفسیر بیضاوی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر مظھری، مفردات امام راغب، جامع احکام القرآن از قرطبی﴾

ثواب کی جگہ بھی مراد ہے، یعنی بیت اللہ ثواب کی ایسی جگہ ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے، بیت اللہ کی مثال اس آشیانہ کی ہے جس کی طرف پرندے شام کے وقت لوٹ کر آتے ہیں۔ ﴿تفسیر عزیزی﴾

"اَمۡنًا": امن دینے والا یا امن پانے کی جگہ۔

یہاں جنون، جذام، برص اور متعدی امراض سے امن ہے، یا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کو عذاب آخرت سے ان شاء اللہ امن ہوگا، یا جو مجرم وہاں داخل ہو جائے قانونی سزا سے امن میں رہے گا، یا یہ جگہ ظالموں، جابروں کے قبضہ سے امن میں رہے گی۔

جو بے دین اسے ویران کرنے کا ارادہ کرے وہ خود ہی تباہ و برباد ہوگا، جیسے اصحاب فیل ، یا یہ جگہ شکاری انسانوں، جانوروں سے امن دینے والی ہے کہ اس مقام پر بھیڑیا اور شیر بھی ہرن اور بکری پر حملہ نہیں کرتا۔
(تفسیرات احمدیہ،تفسیر بیضاوی ،جامع احکام القرآن ازقرطبی،تفسیر مظہری

ممکن ہے جملہ مذکورہ اشیاء سے بیت اللہ میں امن ہو۔
(جامع احکام القرآن ازقرطبی)

"واتخذوا" : اس کی دو قرأتیں ہیں:

(۱) خ کے فتح کے ساتھ، اس صورت میں معنی ہوگا لوگوں نے ہمارے الہام سے مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیا۔

(۲) خ کے کسرہ کے ساتھ، امر کا صیغہ، اس صورت میں یہاں لفظ **قُلْنَا** پوشیدہ ہوگا، معنی ہوگا کہ ہم نے فرمایا کہ تم مقام ابراہیم کو مصلٰی بناؤ۔

"مقام ابراھم" : حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

اس آیت کے شانِ نزول اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام ابراہیم......

(۱) وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر آپ نے عمارت کعبہ بنائی۔

(۲) وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر آپ نے سارے جہاں کو حج کے لیے پکارا۔

(۳) وہ پتھر ہے کہ اس پر قدم رکھ کر اپنی بہو (حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیوی) سے اپنا سر دھلوایا۔
(احکام القرآن ازجصاص،جامع احکام القرآن ازقرطبی، تفسیر بیضاوی

"مُصَلًّی" : اس کے لغوی معنی ہیں جائے نماز، مگر اس سے مراد مجازاً قبلہ ہے، یعنی مقام ابراہیم کے اردگرد یا پیچھے نماز پڑھو۔

"عَهِدْنَا" : عہد کے معنی وعدہ کے ہیں مگر اس سے مراد تاکیدی حکم ہے۔ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین رازی)

"اَنْ طَهِّرَا" : یہ کلمہ تطہیر سے بنا ہے، جس کا معنی ہے پاک کرنا اور پاک رکھنا۔

یعنی میرے گھر کو نجاستوں اور گھناؤنی چیزوں سے پاک وصاف رکھو، یہ معنی کہ پہلے ناپاک تھا اب پاک کرو، درست نہیں، کیونکہ بیت اللہ (خانہ کعبہ) رب کی عبادت کے لیے بنایا گیا تھا، اس پر کسی انسان کا قبضہ وملکیت نہیں اس لیے رب نے اسے اپنی طرف نسبت کرکے فرمایا: بَیْتِیَ (میرا گھر) یہ اضافت اس کے شرف وعظمت کی وجہ سے ہے۔

"لِلطَّآئِفِيْنَ" : طواف سے بنا ہے، جس کا معنی ہے کسی کے اردگرد گھومنا۔

اس سے مراد وہ پردیسی لوگ ہیں جو خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں، یا عام طواف کرنے والا خواہ مکی ہو یا آفاقی۔
(احکام القرآن ازجصاص،تفسیرات احمدیہ،تفسیر خازن،تفسیر مدارک التنزیل،جامع احکام القرآن ازقرطبی،تفسیر روح المعانی)

"اَلْعٰکِفِیْنَ" : عکوف سے بنا ہے جس کے معنی ہیں متوجہ ہونا یا کسی کے ساتھ تعظیماً تعلق پیدا کرنا یا ٹھہرنا۔

(مفردات امام راغب)

اسی سے اعتکاف بنا ہے جو رمضان کے آخری عشرہ میں سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ عاکفین سے مراد یا مکہ معظمہ کے باشندے ہیں یا وہاں اعتکاف کرنے والے یا نمازی یا مسجد حرام میں بیٹھنے والے۔

(جامع احکام القرآن ازقرطبی، احکام القرآن ازجصاص، تفسیر روح المعانی)

"اَلرُّکَّعِ" : رَاکِعٌ کی جمع ہے، رکوع کرنے والے۔

"اَلسُّجُوْدُ" : سَاجِدٌ کی جمع ہے، سجدہ کرنے والے۔

ان دونوں صفات سے مراد نمازی ہیں، خواہ مکی ہوں یا آفاقی، اعتکاف کرنے والے ہوں، یا طواف کرنے والے یا مسجد حرام میں ذکر الٰہی کے لیے بیٹھنے والے۔

(تفسیر خازن، تفسیرات احمدیہ)

مسائل شرعیہ:

(۱) مکہ معظمہ، بیت اللہ، مسجد حرام اور حرم مکی شریف امن کی جگہیں ہیں اور ان کی تعظیم لازمی ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، احکام القرآن از ابن العربی، احکام القرآن از جصاص)

(۲) بیت اللہ کی تعظیم میں تمام حدود حرم کے احکام برابر ہیں، حدود حرم میں قتل، ظلم، شکار، درخت کاٹنا، کانٹا توڑنا وغیرہ ناجائز ہے۔

(احکام القرآن ازجصاص، تفسیرات احمدیہ، جامع احکام القرآن ازقرطبی)

(۳) حرم مکی کی طرح مدینہ طیبہ کا حرم بھی قابل تعظیم ہے، حرم مدنی کا بیان احادیث طیبہ میں ہے، اس سلسلہ میں بکثرت احادیث وارد ہیں جو کم از کم درجہ شہرت کو پہنچی ہیں از اں جملہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

" اِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِیْمُ مَكَّةَ "

میں نے مدینہ کی دو وادیوں کے درمیانی خطہ کو حرم بنا دیا ہے جس طرح ابراہیم نے مکہ کو حرم بنا دیا ہے۔

(مسلم عن ابی سعید)

شارح مشکوۃ شیخ تورپشتی نے، پھر سید شریف جرجانی نے، پھر شیخ ملاجیون نے فرمایا ہے کہ......

"حرم مدینہ حرمت اور تعظیم میں حرم مکی کی طرح ہے، اس کے علاوہ باقی احکام میں برابری نہیں، وہاں شکار کرنا، درخت کاٹنا وغیرہ پر پابندی نہیں"۔

(تفسیرات احمدیہ)

(۴) جو شخص جرم کر کے حدود حرم میں داخل ہو جائے اسے وہاں سزا نہ دی جائے گی نہ اسے گرفتار کیا جائے گا۔ البتہ اس تک رزق وغیرہ نہ پہنچنے دیں تا کہ وہ مجبور ہو کر خود بخود وہاں سے نکل جائے۔ حرم امن کی جگہ ہے وہاں اس سے تعرض نہ کیا جائے۔

(جامع احکام القرآن ازقرطبی، احکام القرآن ازجصاص، تفسیر بیضاوی، تفسیر روح المعانی، تفسیر مدارک التنزیل وغیرہ)

(۵) مقام ابراہیم، حجر اسود، صفا و مروہ کی تعظیم ضروری ہے چونکہ ان اشیاء کو محبوبان خدا سے نسبت ہے اور محبوبان خدا سے نسبت رکھنے والی ہر شئ قابل تعظیم ہے، کئی آیات اور متعدد احادیث سے یہ مسئلہ واضح ہے۔ (تفسیر ابن کثیر،)

(۶) بزرگان دین کے طریقوں پر عمل کرنا واجب ہے، طواف میں رمل کرنا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا، جمرات کو رمی کرنا اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ (احکام القرآن از جصاص)

(۷) بیت اللہ، مسجد حرام، مسجد نبوی کی طرح ہر مسجد کو نجاستوں، بتوں کی ناپاکی، خبائث، گناہوں، خون، گوبر اور اس طرح کی ہر ناپاک شئ سے پاک رکھنا فرض ہے، ایسے ہی مسجد کے ماحول کو دنیوی علائق اور ناپسندیدہ اشیاء سے پاک رکھنا لازم ہے، مسجد کے ماحول کو معطر اور خوشبودار رکھنا شرعاً محمود ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، تفسیر خازن، تفسیر کبیر از امام رازی، احکام القرآن از جصاص، جامع احکام القرآن از قرطبی، تفسیر روح المعانی)

(۸) اسی طرح مسجد میں داخل ہونے والوں کے لئے لازم ہے کہ ان کا بدن، کپڑے وغیرہ پاک وصاف ہوں، ان کے منہ یا جسم سے کوئی بدبو نہ آرہی ہو۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی)

(۹) مسجد کی تعمیر اور اس کی صفائی کے لئے متولی ہونا لازم ہے، متولی کا صالح متقی ہونا ضروری ہے، کیونکہ کعبہ مبارکہ کو پاک رکھنے کا حکم حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام جیسے اولوالعزم رسولوں کو ہوا۔

(۱۰) عمرہ، حج یا صرف طواف کے بعد دو رکعت نفل واجب ہیں ان کو مقام ابراہیم کے قریب ادا کرنا مستحب ہے، مقام ابراہیم پر بھیڑ کی وجہ سے اگر نماز ادا کرنا آسان نہ ہو تو مسجد حرام میں یہ نفل ادا کئے جاسکتے ہیں۔

(احکام القرآن از جصاص' تفسیر خازن)

(۱۱) مقام ابراہیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت اور معجزہ اور اللہ تعالی کی وحدانیت پر روشن دلیل ہے، اسی طرح صفا و مروہ، حجر اسود، منٰی، عرفات، مزدلفہ وغیرہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ محبوبان بارگاہ قدس سے منسوب دیگر اشیاء بھی شعائر اللہ میں سے ہیں۔ (تفسیر عزیزی)

(۱۲) مسجد میں سوائے مسافر اور معتکف کے کسی اور کو کھانا کھانا اور سونا جائز نہیں۔ (عامہ کتب فقہ)

(۱۳) خانہ کعبہ کے اندر فرض اور سنت ونفل نمازیں پڑھنا جائز ہے، جس طرح بیت اللہ کے گرد چاروں طرف کھڑے ہوکر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے، اسی طرح بیت اللہ شریف کے اندر ہر سمت منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ (احکام القرآن از جصاص، جامع احکام القرآن از قرطبی، تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی وغیرہ)

(۱۴) طواف تین طرح کا ہے، فرض، واجب، سنت:

(ا) طواف زیارت فرض ہے (ب) طواف صدر واجب ہے

(ج) طواف وداع سنت ہے، اس کا ثبوت حدیث شریف سے ہے۔ (احکام القرآن جصاص)

(۱۵) جس طواف کے بعد سعی ہے اس میں رمل کرنا سنت ہے۔ (احکام القرآن از جصاص)

(۱۶) طواف میں رمل کرنا سنت ہے، رمل پہلے تین چکروں میں ہوگا۔ (احکام القرآن از جصاص)

(۱۷) مکہ معظمہ کے قرب وجوار میں سکونت اختیار کرنا جائز ہے۔ (احکام القرآن از جصاص)

(۱۸) حطیم چونکہ بیت اللہ کا حصہ ہے اس لیے طواف میں اسے شامل کیا جائے، اگر طواف میں اسے شامل نہ کیا گیا تو طواف ادا نہ ہوگا۔ (احکام القرآن از جصاص)

(۱۹) مقام ابراہیم، ملتزم، میزاب رحمت کے نیچے، رکن یمانی کے پاس، صفاو مروہ کے درمیان، حجر اسود، خانہ کعبہ کے اندر، منٰی شریف میں، مزدلفہ، عرفات میں، تینوں جمرات کے پاس، چاہ زمزم اور زمزم شریف پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

(تفسیر عزیزی)

(۲۰) روئے زمین پر جو نمازی نماز پڑھے اسے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا لازم ہے۔ کیونکہ بیت اللہ شریف تمام مسلمانوں کا مرجع ہے۔

(۲۱) مقام ابراہیم کی تعظیم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت کی وجہ سے ہے اسی طرح امہات المومنین صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت حضور خاتم المرسلین ﷺ کی طرف ہے اس لیے یہ حضرات بھی قابل تعظیم ہیں'

(۲۲) مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنا اس کی عظمت اور شرف کی وجہ سے ہے، اس کی عظمت اور شرف کا لحاظ عین نماز میں ہے، ظاہر ہے کہ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی عظمت اور شرف سب عظمتوں سے بڑھ کر ہے اس لیے نماز کی حالت میں حضور سید الاکرمین ﷺ کی عظمت کا لحاظ نماز کو مزید محبوب تر اور کامل تر بنا دے گا، قرآن واحادیث کے دیگر دلائل اس کی تائید کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

باب (۹) :

افضل امت

﴿بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم﴾

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۔ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ☆

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ اور اے محبوب ! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری تھی مگران پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳)

حل لغات :

"اُمّۃ" : حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں موجود اور قیامت تک آنے والے سب افراد امت ہیں۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱ ،ص ۹۰)

"وَسَط" : ایسا مکان جس کے تمام اطراف برابر ہوں، اس لغوی معنی سے استعارہ کرتے ہوئے خصال محمودہ کو وسط کہا گیا ہے اور پھر اس کا اطلاق اخلاق محمودہ کے موصوف پر کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۲۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴)

"وَسَطً": عدل کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اسی لئے بہترین اشیاء ان میں سے درمیانی ہوتی ہے۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۵۳۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۹۰)
(تفسیر خازن، ج ۱، ص ۹۷۔ تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۰۹)

افراط وتفریط سے پاک شئ کو وسط کہا جاتا ہے۔ (مفردات امام راغب، ص ۵۲۲۔
احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۰۔ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۸۸۔ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۹۷)

امام رازی، امام ترمذی کی ایک حدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں، اوسط الامم سے مراد افضل الامم ہے۔
(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۰۹)

"شُهَدَآءَ": شہید کی جمع ہے۔

شہود، شہادۃ، شاہد، مشاہدہ اسی سے بنے ہیں۔ آنکھ یا بصیرت سے حاصل ہونے والے مشاہدہ اور علم کے مطابق قول صادق کو شہادۃ کہتے ہیں۔ (مفردات امام راغب، ص ۲۶۸۔ تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۱۴)

گواہ کو شہید اور شاہد اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ موقع پر موجود ہوتا ہے اور واقعہ اس کے سامنے ہوا ہے، مطلع اور نگہبان کو بھی کہتے ہیں کہ اشیاء ان سے مخفی نہیں ہوتیں۔

مسائل شرعیہ:

(۱) حضور اکرم سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت اجابت اگرچہ تمام امتوں کے بعد آئی ہے مگر درجہ میں سب سے افضل اور بہتر ہے، حضور پر ایمان لانے کے باعث اسے خیر الامم ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۰۔ تفسیرات احمدیہ ص ۳۶)

(۲) اجماع امت حجت ہے اس کا خلاف کرنے والا بے دین جہنمی ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص ۳۶۔
احکام القرآن از جصاص، ج ۲، ص ۸۸، ۸۹۔ تفسیر مدارک التنزیل، ص ۹۷۔ تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۲۔ تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۱۵۶)

(۳) جس طرح حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کا اجماع حجت اور لازم القبول، واجب العمل ہے اسی طرح بعد کے زمانہ کے صالح مومنوں کا اجماع قابل حجت ہے۔ (تفسیر احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۸۹۔ تفسیر کبیر، ۴، ص ۱۱۰)

(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۳۸۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۰)

(۴) مومن عادل کی شہادت مومن اور کافر سب کے حق میں شرعاً معتبر ہے، البتہ کافر کی شہادت مسلمانوں پر معتبر نہیں۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۸۹)

(۵) خوارج، روافض اور جن کا کفر یا فسق اعتقادی واضح اور ظاہر ہو چکا ہے، اجماع میں ان کا شمار نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر یہ لوگ کسی مسئلہ شرعیہ میں خلاف کریں تو یہ اختلاف اجماع میں مانع نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۱۵۔ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۰)

(۶) خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ پر مسلمانوں کا اجماع واقع ہو چکا ہے، لہٰذا یہ خلفاء برحق ہیں، ان سے بغض وعناد رکھنے والا بد دین ہے۔

باب (۱۰) :

﴿تحویل قبلہ﴾

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَيَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُوۡنَ ☆

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا، تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف، جس میں تمہاری خوشی ہے، ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف، اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴)

حل لغات :

"**قَدۡ نَرٰی**": قَدۡ تحقیق کے لئے یا کمی بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

"**نَرٰی**": رویت سے ہے، معنی یوں ہوگا: بے شک ہم دیکھ رہے ہیں یا کبھی کبھی دیکھا کرتے ہیں، رب کریم جل وعلا شانہ اپنے محبوب کریم ﷺ کی محبوبانہ اداؤں کو دیکھ رہے ہیں۔

"**تَقَلُّبَ**": بار بار پھرنا۔

(احکام القرآن از جصاص، ص۹۰)

"**وَجۡهَكَ**": چہرہ، ذات اور بدن پر اس کا اطلاق ہوتا ہے،

اس آیت میں چہرہ یا بدن مراد ہے۔

(تفسیر کبیر، ج۴، ص۱۲۵۔ تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۹)

یعنی اے محبوب! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے چہرہ انور کا بار بار آسمان کی طرف پھرنا، اس سے ہم آپ کی مرضی سمجھتے

ہیں آپ کی تمنا اور آرزو قبول ہونے کے قابل ہے۔

"فَلَنُوَلِّيَنَّكَ": تولّی سے بنا ہے، اس کا معنٰی ہے والی بنا دینا، پھیرنا اور قریب کر دینا۔

(تفسیر کبیر، ج۴، ص ۱۲۵۔ تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۸۔ تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۳۔ مفردات امام راغب، ص ۵۳۳)

"تَرْضٰهَا": خوشی اور محبت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے، ناراضی کا مقابل نہیں۔ (تفسیر کبیر، ج۴، ص۱۲۵)

اس کا یہ معنٰی نہیں کہ آپ بیت المقدس سے ناراض تھے، رب کے حکم سے ناراضگی محبوبانِ خدا سے متصور نہیں، بلکہ معنٰی یہ ہے کہ آپ اگرچہ بحکم خدا بیت المقدس سے بھی راضی تھے مگر آپ بیت الحرام سے زیادہ راضی تھے' آپ کی خواہش تھی کہ یہ قبلہ بن جائے۔

"شَطْرَ": شطر کے دو معنٰی ہیں:

(۱) نصف یا آدھا،

(۲) جانب اور طرف،

یہاں شطر بمعنی جانب اور طرف استعمال ہوا ہے۔ (احکام القرآن از ابن العربی، ج۱، ص ۴۲)

(احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص ۹۱۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص ۱۵۹۔ تفسیر کبیر از رازی، ج۴، ص ۱۲۵)

مسجد حرام: یہ وہ مسجد ہے جو مکہ معظمہ میں واقع ہے اس کے درمیان کعبہ ہے، اس مسجد کی حرمت اور تعظیم یہ ہے کہ اس میں یا اس کے آس پاس شکار کرنا حرام ہے، بے ادبی حرام ہے۔

حضور اکرم ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے چونکہ آپ کی رضا یہ ہے کہ کعبہ قبلہ بن جائے سو ہم حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنا رخِ اقدس نمازوں میں اس قبلہ کی طرف کر لیجئے جو آپ کو محبوب ہے اور وہ کعبہ ہے، کعبہ کو بیت الحرام اور مسجد حرام سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

"وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ": تم جہاں کہیں بھی ہو، دریا میں یا خشکی پر، فضا میں یا غار میں، مشرق میں یا مغرب میں، شمال میں یا جنوب میں، آبادی یا صحرا میں، غرضیکہ جہاں کہیں ہو نماز میں اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کر لو، کیونکہ یہ میرے محبوب نبی (ﷺ) کا محبوب قبلہ ہے، تم پر لازم ہے کہ اس کو محبوب جانو۔

"فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ": سو تم بھی اسی جانب منہ کر کے نماز پڑھو۔

بیت اللہ کو قبلہ بنانا ہمارے محبوب نبی ﷺ کو محبوب ہے صرف وہی اس کو قبلہ نہ بنائے بلکہ تم پر بھی لازم ہے کہ اسی کو قبلہ بنا لو اگرچہ جہلاء اس پر اعتراض کریں کہ بیت المقدس کو ہٹا کر رب نے بیت اللہ (کعبہ) کو قبلہ کیوں بنا دیا سو ان کا یہ اعتراض بالکل بے جا ہے، اہل کتاب کے علماء یہ جانتے ہیں نبی آخر الزمان ﷺ کی علامت یہ ہے کہ وہ دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے، "امام القبلتین" حضور اکرم ﷺ کا وصف پہلی کتابوں میں لکھا گیا ہے گذشتہ انبیائے کرام علیھم الصلوۃ والسلام نے اس کی خبر دی ہے۔

مسائل شرعیہ:

(۱) نمازی کے لئے لازم ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو، سفر وحضر میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، کعبہ تمام آفاق کا قبلہ ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص۳۸۔ تفسیر جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۱۶۰)

(۲) بیت اللہ شریف کی کسی ایک جانب رخ کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔

(احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱۔ تفسیر قرطبی، ج۲، ص۱۶۰۔ تفسیر کبیر از رازی، ج۴، ص۱۲۵)

(۳) جو شخص کعبہ کا مشاہدہ کر رہا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنا رخ نماز میں کعبہ کی طرف کرے اور جو شخص کعبہ سے دور ہو کعبہ اس سے غائب ہو اس کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کا رخ کعبہ کی سمت ہو، یعنی اس کا رخ اگر عینِ کعبہ سے دائیں اور بائیں (۴۵) درجے کے اندر ہو، یہ سمت قبلہ ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص۳۹۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج۱، ص۴۳ تفسیر کبیر، ج۴، ص۱۳۶
(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۱۶۰ احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱۔ تفسیر مدارک، ج۱، ص۹۹۔ فتاوی رضویہ)

(۴) کعبہ، بیت اللہ شریف کی فضا اور مخصوص رقبہ کا نام ہے، تحت الثریٰ سے لے کر آسمان کی بلندیوں تک یہ فضا اور ہوا کعبہ ہے، بیت اللہ کی دیواروں، پتھروں، غلاف، دروازہ وغیرہ کا نام کعبہ نہیں، اگر کسی وجہ سے کعبہ کی تعمیر میں استعمال ہونے والے پتھر، دروازہ، غلاف وغیرہ وہاں سے علیٰحدہ کر لئے جائیں اور کسی دوسرے مقام پر انہیں رکھا جائے کعبہ نہیں کہلائیں گے اور اگر کعبہ کی موجودہ عمارت کو ہٹا دیا جائے تو بھی وہ فضا کعبہ ہی رہے گی۔

(تفسیرات احمدیہ، ص۳۹۔ تفسیر کبیر --- فخر الدین رازی، ج۴، ص۳۶

لہٰذا فضا میں ہوائی جہاز پر اور زمین کی گہرائی میں نماز پڑھنے والا اس فضا کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے، اگرچہ کعبہ مقدسہ کی عمارت اس کے محاذات میں نہ ہوگی۔

(۵) اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں سمت قبلہ معلوم نہ ہو سکے تو اس کے لئے لازم ہے جس جانب کے بارے میں وہ گمان کرے کہ یہ سمت کعبہ ہے اسی سمت رخ کر کے نماز پڑھے اور اگر نماز کے دوران ہی اسے معلوم ہو گیا کہ جس سمت رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہے وہ سمت قبلہ نہیں تو اس سمت پھر جائے جس سمت کو اب وہ سمت کعبہ سمجھتا ہے، نماز کو از سر نو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۱۶۰)

(تفسیرات احمدیہ از شیخ احمد معروف بہ ملاجیون، ص۳۸۔ ہدایہ اور دیگر کتب فقہ

(۶) سمت کعبہ کا علم فرض ہے، اگر سمت قبلہ معلوم نہ ہو تو کسی سے پوچھے، اگر بتانے والے قریب نہیں تو اس علاقہ میں بنی مسجدوں کے محراب وغیرہ سے معلوم کرے، محراب وغیرہ علامات سمت کعبہ ہوتے ہوئے وہ خود تحری نہیں کر سکتا، ستاروں، ہواؤں، پہاڑوں وغیرہ سے تحری کر سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر از رازی، ج۴، ص۱۳۲۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۱۶۰، احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱)

(۷) نئے نئے پیش آنے والے واقعات اور حوادثات میں تحری اور اجتہاد مطلوب ہے، مجتہد کے لئے لازم ہے کہ غلبہ ظن کی بنا پر حکم کرے، اس حکم میں غلطی اور درستی دونوں پہلو ممکن ہیں، چونکہ اس نے مقدور بھر کوشش کی ہوتی ہے اس لئے اس حکم میں اگر وہ غلطی بھی کر بیٹھے پھر بھی اسے ثواب ملے گا۔ (احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱)

(۸) ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں حضور اکرم ﷺ کی نمازوں کا قبلہ بیت اللہ تھا، ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سترہ ماہ تک بیت المقدس قبلہ رہا، اس کے بعد پھر بیت اللہ قبلہ بنا، بیت المقدس کے قبلہ کا بیان قرآن مجید میں نہیں بلکہ حدیث سے ثابت ہے، اس سے علماء نے یہ اصول استنباط کیا ہے کہ کتاب اللہ سے سنت منسوخ ہو سکتی ہے، اور سنت سے کتاب اللہ کا منسوخ ہونا جائز ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص۳۹، اتقان)

(۹) جسے مسجد حرام میں بیٹھنے کا موقعہ نصیب ہو اسے چاہیئے کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے کیونکہ اس کی طرف منہ کر کے بیٹھنا بھی عبادت ہے۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۱۶۰)

(۱۰) مسجد حرام میں جماعت کے وقت امام کو مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑا ہونا بہتر ہے، مقتدی اس طرح قطار باندھیں کہ بیت اللہ ان کے سامنے رہے، اس طرح بیت اللہ کے گرد جو صف بنے گی (یا زیادہ صفیں ہوں گی) وہ مستدیر ہوگی، مستدیر صف صرف بیت اللہ میں ہوگی، دنیا کی باقی مسجدوں میں مقتدی خطِ مستقیم میں صفیں بنائیں گے۔

(تفسیر کبیر، ج۴، ص۱۲۸. تفسیر بیضاوی، ص۱۰۰)

(۱۱) نمازی کو چاہیئے کہ قیام کی حالت میں اس کی نظر موضع سجدہ پر رہے، رکوع میں اس کی نظر قدم کی پشت پر، سجدہ میں اس کی نظر ناک پر اور قعدہ میں اس کی نظر گود میں رہے۔ (تفسیر قرطبی، ج۲، ص۱۶۰. تفسیر ابن کثیر، ج۱، ص۱۹۳)

(۱۲) نماز کے علاوہ قبلہ رخ بیٹھنا مستحب ہے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے:

"خَیْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةَ" بہتر مجلس وہ ہے جس میں قبلہ کو رخ ہو۔ (تفسیر کبیر، ج۴، ص۱۳۳)

(۱۳) جانور ذبح کرتے وقت، تلاوت قرآن مجید کے وقت اور مرتے وقت مرنے والے کا رخ کعبہ کو کرنا مستحب ہے

(۱۴) نئی مسجد کی تعمیر کے وقت پرانی بنی ہوئی مسجدوں کے مطابق ستاروں کی مدد سے سمت قبلہ معلوم کریں، سمت قبلہ کے تعین کے لئے مہندس کا ہونا لازم نہیں، پرانی بنی ہوئی مسجدوں کو ہی معیار قرار دیا جائے۔ (تفسیر کبیر، ج۴، ص۱۲۹)

(۱۵) جس طرح خانہ کعبہ کے گرد چاروں جانب نماز جائز ہے اسی طرح خانہ کعبہ کے اندر ہر جہت نماز پڑھنا جائز ہے۔

(تفسیر کبیر، ج۴، ص۱۳۵)

(۱۶) دشمن، درندے وغیرہ کے خوف کے باعث نماز میں استقبال قبلہ کا فرض ساقط ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر، ج۴، ص۱۳۷)

(۱۷) نماز میں آسمان کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے، حضور اکرم ﷺ وحی کے انتظار میں آسمان کی طرف منہ کر رہے تھے اور یہ بھی اطاعت الٰہی ہے۔

(۱۸) عذر کی وجہ سے اگر کوئی نماز لیٹ کر پڑھے تو اس کا رخ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے چت لیٹے تو اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں تا کہ اس کا رخ بیت اللہ کو رہے، اس کا رکوع اور سجدہ فضاء کعبہ کو ہو۔ اور اگر پہلو پر لیٹے تو بھی اس کا رخ قبلہ کو رہے، اسی طرح میت کو غسل دیتے وقت اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں تا کہ اس کا رخ قبلہ کو ہو، یوں ہی میت کو لے جاتے ہوئے اس کا سر آگے کی سمت ہو اگر چہ اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں۔ (عامہ کتب فقہ)

(۱۹) پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ کے علاقوں میں مغرب میں قبلہ ہے۔ (تفسیرات احمدیہ)

(۲۰) انبیائے کرام علیہم السلام رب کے اذن کے بعد ہی رب سے سوال کرتے ہیں، اذن کے بغیر دعا نہیں، حضور سید المرسلین ﷺ چونکہ مقام قرب فرائض پر فائز تھے۔ بلکہ مقام قرب پر متمکن ہونے والوں کے سید و سردار ہیں، اس لئے آپ نے قبلہ کے تحویل کے لئے رب کے اذن کے بعد ہی دعا کی۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۸)

(۲۱) دنیا میں ہر شئ قانون کی پابند ہے اور قانون مرضئ مصطفٰی ﷺ کا محتاج ہے۔

(۲۲) کعبہ حضور اکرم ﷺ کی رضا کے لئے قبلہ بنا، تمام مخلوق رحمت الٰہی حاصل کرنے میں حضور انور ﷺ کی محتاج ہے۔

☆☆☆☆☆

باب (۱۱) :

﴿حیاتِ شہداء﴾

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ☆

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (سورۃ البقرۃ آیت:۱۵۴)

حل لغات :

"فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" : لغت میں سبیل اس راہ کو کہتے ہیں جس میں سہولت ہو، اس کا استعمال ہر اس راہ پر ہوتا ہے جو مقصود شئی تک پہنچا دے وہ مقصود خیر ہو یا شر۔ (مفردات امام راغب، ص ۲۲۳)

"فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" کا معنی ہے اس کی اطاعت میں، اور کلمہ حق کی بلندی کے لئے، یہ حضرات شہداء ہیں، اولیاء ہیں اور ہر وہ جو اعلائے کلمۃ الحق میں اپنی جان صرف کر دے۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۰)

"اَمْوَاتٌ" : میت کی جمع ہے بمعنی مردہ، وہ ذات جو جاندار تھی مگر اس کی روح اس سے جدا ہوگئی۔

"اَحْیَاءٌ" : حیّ کی جمع ہے بمعنی زندہ۔

"لَاتَشْعُرُوْنَ" : شعور سے بنا ہے جس کا معنی ہے حواس سے، ظاہر اعضا سے احساس کرنا، عدم شعور سے عدم علم لازم نہیں آتا۔ اکثر اشیاء ہمارے حواس سے خارج ہوتی ہیں مگر ان کا علم ہمیں ہوتا ہے۔ مثلاً جنت، دوزخ، فرشتے وغیرہ ہمارے حواس سے خارج ہیں ہم ان کا شعور نہیں رکھتے مگر ان کا علم ہمیں اور ذرائع سے حاصل ہے۔ (مفردات ص ۲۶۲)

مسائل شرعیہ :

(۱) شہید شہادت کے بعد زندہ ہوتا ہے اس کی زندگی پر دلیل قطعی وارد ہے، قبر میں، برزخ میں انہیں رزق پہنچایا

جاتا ہے، اس سے وہ فرحت حاصل کرتا ہے، بلکہ انہیں مردہ کہنا منع ہے، ان کی زندگی کا علم ہمیں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ علی صاحبھا افضل الصلوۃ واکمل السلام سے حاصل ہے، اگرچہ ہمارے حواس ان کی زندگی کا احساس نہیں کر سکتے، ان کی زندگی جسم اور روح دونوں کے ساتھ ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۳۹. تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۰۳ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۰ تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۲۶۲)
(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۶۳. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۳. تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۷. تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۲) شہید کی زندگی کا مفہوم یہ ہے کہ......

ان کی ارواح کو اپنے جسم کی سی قوت عطا فرما دیتے ہیں کہ اس کے ذریعے سے وہ زمین، آسمان ہر جگہ سیر کرتے ہیں، اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں، دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں اس حیات کی وجہ سے زمین ان کے بدن اور کفن کو نہیں کھاتی۔

(تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۲۶۱)

(۳) ہر نبی تمام مخلوقات غیر نبی سے افضل ہوتا ہے اس لئے نبی شہید سے بھی افضل ہوتا ہے، جب شہید زندہ ہے تو نبی کی حیات بطریق اولی ثابت ہے۔

خود حدیث شریف میں آیا: **"نَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ فِیْ قَبْرِہٖ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ"**

(عبد الرزاق فی الجامع بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۱۲)

انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز ادا کرتے ہیں۔

احکام القرآن از علامہ ظفر احمد عثمانی، ج ۱/۱: ص ۹۲

(۴) شہید کی زندگی عام مومن کی زندگی سے افضل اور قوی ہوتی ہے۔ **(تفسیرات احمدیہ، ج ۱، ص ۴۰)**

(۵) اطاعت گذار بندوں کو قبر میں ثواب اور راحت ملتی ہے اور گناہگاروں کو عذاب پیش کیا جاتا ہے، آل فرعون کو صبح و شام آگ پیش کی جاتی ہے، اس سے انہیں ایذا ہوتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ ۟ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ☆

آگ جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔

(سورہ مومن آیت ۴۶)

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۰. تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۰۳)

(۶) صالح مومن کو قبر میں انعام دیا جاتا ہے، اسے ثواب ملتا ہے، زندہ لوگوں کی طرف سے اعمال خیر اور دعوات صالحہ سے اسے فرحت حاصل ہوتی ہے، ایصالِ ثواب کا یہی مفہوم ہے اور یہ قرآن وحدیث اور اقوال سلف سے ثابت ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۰. تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۶۳. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۳)

(۷) شہادت کے فوراً بعد شہید کو زندگی عطا کر دی جاتی ہے، تا کہ اسے رزق اور فرحت حاصل ہو، اسی طرح کفار کو موت کے بعد برزخ میں ایک نوع حیات حاصل ہوتی ہے جس سے اسے عذاب دیا جاتا ہے اور وہ اس کا احساس کرتا ہے۔

(تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۱۷۳۔ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۳۔ تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۶۳)

(۸) شہید دو قسم کے ہوتے ہیں،

(۱) شہید فقہی (۲) شہید حکمی

(ا) **شہید فقہی** وہ ہے جو مسلمان عاقل بالغ اور طاہر ہو، پھر ظلماً ہتھیار سے مارا جائے یا زخمی ہو کر بغیر دنیوی آرام لئے مر جائے۔

شہید فقہی کا حکم یہ ہے کہ اس کو نہ غسل دیا جائے نہ کفن، بلکہ اسے خون آلودہ کپڑوں میں نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔

(البحر الرائق، ج ۲، ص ۱۹۷۔ فتاویٰ سراجیہ، ج ۱، ص ۱۳۳۔ نقایہ شرح وقایہ، ج ۱، ص ۳۳۳)
(طحطاوی علی الدر المختار، ج ۱، ص ۳۸۴۔ تفسیر احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۶)

(ب) **شہید حکمی** وہ ہے جس پر اگرچہ یہ احکام جاری نہیں ہوتے مگر آخرت میں ان کو درجہ شہادت ملے گا۔ ان کا حکم یہ ہے کہ ان کو غسل دیا جائے گا کفن دیا جائے گا، نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (در مختار، ج ۱، ص ۳۸۷)

شہید حکمی بہت سے ہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

طاعون سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، ذات الجنب سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، جل کر مرنے والا، جس کے اوپر دیوار وغیرہ گر جائے اور وہ دب کر مر جائے، عورت کہ بچہ جننے کے باعث مر جائے یا کنوارے پن میں مر جائے، سفر میں مرنے والا، سل کی بیماری سے مرنے والا، سواری سے گر کر مرنے والا، مرگی سے مرنے والا، بخار میں مرنے والا، مال یا جان یا اہل یا کسی حق کو بچانے میں قتل کیا گیا، عشق میں مرا بشرطیکہ پاک دامن ہو اور عشق کو چھپایا ہو، کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو، بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا مارا اور وہ مر گیا، کسی موذی کے کاٹنے سے مرا، علم دین کی طلب میں مرا، موذن کہ طلب ثواب کے لئے آذان کہتا ہو، تاجر راست گو، جسے سمندر کے سفر میں متلی اور قے آئی ہو، جو اپنے بال بچوں کے لئے سعی کرے ان میں امر الٰہی قائم کرے اور انہیں حلال کھلائے، جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے، **"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ"** چاشت کی نماز پڑھنے والا، ایام بیض کے روزے رکھنے والا، سفر و حضر میں وتر کو نہ چھوڑنے والا۔ فساد امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا سو شہید کا ثواب پائے گا، جو مرض الموت میں چالیس بار پڑھے: **"لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ"** کفار سے مقابلہ کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا، ہر رات میں سورہ یٰسین شریف پڑھے، جو باطہارت سویا اور مر گیا، جو نبی کریم ﷺ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے، جو سچے دل سے سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، جمعہ کے دن

مرے، جو صبح کو تین بار پڑھے: "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" اور پھر سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن مرا تو شہید ہوا اور جو شام کو پڑھے صبح تک کے لئے یہی بات ہے۔

(موطا امام مالک، ابو داؤد، نسائی، مسند امام احمد عن جابر، مسند امام احمد ونسائی عن عرباض بن ساریہ، امام سیوطی وغیرہ ائمہ، درمختار، ج ۱، ص ۳۸۷، البحر الرائق، ج ۲، ص ۱۹۷. فتاوی سراجیہ، ج ۱، ص ۱۳۳، نقایہ شرح وقایہ، ج ۱، ص ۳۳۳ تفسیرات احمدیہ)

(۹) غیر شہید بھی اپنے اعمال کی مقدار برابر قبر میں انعام پاتے ہیں یا گناہوں کے باعث عذاب پاتے ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۰. احکام القرآن ارجصاص، ج ۱، ص ۹۳)

(۱۰) شہید اگرچہ اپنی قبر میں جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہوتا ہے مگر اس کا ترکہ وارثوں میں تقسیم ہوگا، اس کی بیوی عدت گذارنے کے بعد نکاح کرسکتی ہے، مگر انبیائے کرام کا نہ ترکہ تقسیم ہوگا نہ ان کی بیبیوں سے کوئی امتی نکاح کرسکتا ہے۔

(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۲)

(۱۱) اولیاء اللہ قبروں میں زندہ ہیں اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں۔ **(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۳)**

(۱۲) جہاد قیامت تک جاری ہے اس لئے شہادت بھی قیامت تک جاری ہے، دین کی رکاوٹ دور کرنے والا اگر اس راہ میں جان دے دے تو شہید ہوگا، اسی طرح اگر دشمنان اسلام آذان، نماز، قربانی، تلاوت قرآن مجید، درود پاک وغیرہ پڑھنے سے روکیں اور مسلمان ان کے جاری کرنے کی کوشش کرتا ہوا جان دے دے تو شہید ہے۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے یا اس میں تصرف کرے، یہ اپنے مزارات میں زندہ ہیں۔

(حاکم فی المستدرک، سنن ابوداؤد، ج ۱، ص ۱۵۷)

اسی طرح ان کی اتباع میں ان کے وارثین اولیاء، علماء، شہداء کے جسموں کی حفاظت فرمائی ہے زمین ان کے جسموں کو متاثر نہیں کرسکتی، بارہا اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ **(مرقات شرح مشکوۃ بحوالہ حاشیہ ابوداؤد، ج ۱، ص ۱۵۷)**

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں کہ نبوت کے کمالات وراثۃً چلے آتے ہیں، جن لوگوں کو کمالات نبوت میں سے حصہ وراثۃً مرحمت ہوتا ہے اصطلاح شرع میں صدیق اور مقرب کہلاتے ہیں، ان کے بدن بھی زمین سے محفوظ رہتے ہیں، اپنی قبور میں ان کے جسم قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے، حضرت عمرو بن الجموح اور حضرت عبداللہ بن جبیر انصاری احد کے روز شہید ہوئے تھے، دونوں کو ایک قبر میں دفن کیا گیا تھا، چھیالیس برس بعد سیلاب کی وجہ سے ان کی قبر کھل گئی دیکھا گیا کہ ان کے بدنوں میں تغیر نہیں آیا تھا، معلوم ہوتا تھا کہ گویا کل دفن کئے گئے ہوں۔ (تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۱۴) میت جہاں فوت ہو وہیں دفن کرنا مستحب ہے۔ **(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۳)**

(۱۵) دفن کرنے کے بعد میت کو قبر سے نہ نکالا جائے، کیونکہ قبر میں مردہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مخفی معاملات ہوتے ہیں۔

(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۱۶) چند عذر ایسے ہیں جن کی وجہ سے مردہ کو قبر سے نکال کر دوسرے مقام تک لے جاسکتے ہیں وہ عذر یہ ہیں:
زمین غصب کی ہو، زمین شفعہ کی ہو، پانی یا دریا کے قرب کے باعث میت خراب ہونے کا اندیشہ ہو، دارالحرب میں دفن کیا ہو، مقبرہ آبادی میں آکر پرانا ہوگیا ہو اور وہاں آنے جانے میں قبروں کا خیال نہ کیا جاتا ہو، اونٹوں وغیرہ کا گھر بنالیا گیا ہو۔
ان صورتوں میں مردہ کو قبر سے منتقل کیا جاسکتا ہے، اسی پر فتوی ہے۔ (ترمذی شریف بحوالہ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۱۷) احکام دنیا اور احکام آخرت کے اعتبار سے میت چند طرح کی ہوتی ہے:

(ا) **شہید حقیقی:**

اس پر احکام دنیا یوں جاری ہوں گے کہ شہید حقیقی کو غسل نہ دیا جائے گا، اسے کفن نہ دیا جائے گا، بلکہ خون آلودہ کپڑوں میں دفن کیا جائے گا، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، احکام آخرت اس پر یوں جاری ہوں گے کہ آخرت میں اس کا درجہ انتہائی اعلی ہوگا۔

(ب) **شہید حکمی:**

اس پر احکام دنیا جاری نہیں ہوں گے، یعنی اسے غسل دیا جائے گا، اسے کفن دیا جائے گا، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، البتہ احکام آخرت یوں جاری ہوں گے کہ اس کا مرتبہ آخرت میں بڑھا دیا جائے گا۔

(ج) بعض میتیں وہ ہیں کہ ان پر احکام دنیا جاری ہوں گے مگر ان پر احکام آخرت جاری نہ ہوں گے، مثلاً وہ جو اخلاص نیت سے جہاد میں شامل نہ ہوا بلکہ اپنی بہادری کے اظہار کے لئے یا اجرت لے کر لڑا۔ اسے غسل نہ دیا جائے گا نہ کفن، بلکہ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا، البتہ آخرت میں اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔

(د) بعض میتوں پر نہ احکام دنیا جاری ہوں گے نہ احکام آخرت، مثلاً باغی، ڈاکو وغیرہ۔ احکام دنیا میں سے نہ اسے غسل دیا جائے نہ کفن نہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی، آخرت میں اسے درجہ شہداء نصیب نہ ہوگا۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱)

☆☆☆☆☆

باب (۱۲) :

شعائر اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ☆

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۸)

حل لغات :

"اَلصَّفَا" : صفا کا معنی ہے صاف اور مضبوط پتھر۔

"اَلْمَرْوَةَ" : چھوٹے چھوٹے سفید کنکروں کو کہتے ہیں۔

صفا اور مروہ دو پہاڑوں کے نام ہیں جو خانہ کعبہ کے مقابل شرقی جانب ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱. تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۷۷)

کہا گیا ہے کہ صفا پر حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کا قیام ہوا، اور مروہ پر حضرت حوا علیہا السلام (حضرت آدم کی بیوی) کا قیام ہوا، صفی اللہ کی نسبت سے یہ صفا کہلایا اور اِمْرَأَةٌ (عورت) کے باعث وہ مروہ کہلایا۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۷۹. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵)

جمہور مفسرین کا قول یہ ہے صفا پر ایک بت اساف تھا اور مروہ پر نائلہ۔ مشرکین طواف اور سعی کے درمیان انہیں ہاتھوں سے مس کرتے تھے، مسلمانوں نے ان بتوں کی وجہ سے صفا و مروہ کی سعی کو گناہ سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۷۹. تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۹۹. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵. تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۰۶. تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۸. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۵)

صفا جنوبی جانب جبل ابوقبیس کی جڑ میں واقع ہے اور مروہ شمالی جانب جبل قعیقعان کے آگے واقع ہے، ان میں قریباً (۷۷۰) گز کا فاصلہ ہے، حجر اسود سے صفا کا فاصلہ (۲۶۲) گز ہے۔ (تفسیر عزیزی)

"شعائر" : جمع ہے شعیرہ کی یا شعارہ کی، جس کا مادہ ہے شعر، بمعنی باریک نشانی، اس شعائر سے مراد ہر وہ شئ ہے جو رب کی عبادت کی نشانی ہو، یا وہ نشان جن کے قیام کا رب نے حکم دیا ہو۔ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی، ج ۴، ص ۱۷۷)
احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۸ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۰۵ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۸۰
احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۶۔ تفسیر مظہری، ج ۲، ص ۲۶۸۔ تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱)

شعائر تین قسم کے ہیں:

(۱) **جگہ** : مثلاً کعبہ، عرفات، صفا، مروہ، مزدلفہ، منا، مسجد، مقابر اولیاء۔

(۲) **وقت** : مثلاً رمضان، جمعہ، عید۔

(۳) **علامات** : مثلاً اذان، تکبیر، جماعت نماز، ختنہ، داڑھی، وغیرہ یہ سب دین کی علامات ہیں اور دین میں ہیں۔

"اَلحَجّ" : حج لغوی طور پر تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

(۱) کسی کے پاس کثرت سے آنا جانا (۲) حلق یعنی سر منڈانا (۳) قصد اور ارادہ

شریعت مطہرہ میں خاص ارکان کا نام حج ہے، کیونکہ اس میں بیت اللہ کا ارادہ بھی ہے، اس کے ارکان میں سر کا منڈانا بھی ہے اور وہاں کی بار بار حاضری بھی اور بار بار طواف بھی، حج سے گناہ اس طرح معاف ہو جاتے ہیں جس طرح حلق سے بال دور ہو جاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۸۷)

"اِعتَمَرَ" : عمرہ سے بنا ہے، عمرہ کا معنی ہے زیارت۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۸۱۔ تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱۔)
احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۶۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵۔ احکام القرآن از ابن العربی، ص ۴۶)

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں کہ ایسی زیارت جس میں محبت کی علامت پائی جائے۔ (مفردات امام راغب، ص ۳۴۷)

شریعت میں مخصوص ارکان کی ادائیگی کا نام عمرہ ہے۔

حج اور عمرہ ایسی عبادتیں ہیں جن کی ادائیگی بیت اللہ، صفا و مروہ، منا، مزدلفہ، عرفات وغیرہ میں ہوتی ہے۔

"جُنَاحَ" : جُناح اور جَناح بمعنی میلان ہے، بازو، پرندے کے پر کو بھی جناح کہتے ہیں کہ اس سے وہ دوسری سمت مڑ جاتا ہے، گناہ کو بھی کہتے ہیں کہ اس میں حق سے باطل کی جانب میلان ہوتا ہے، اس آیت میں گناہ مراد ہے۔ (تفسیر کبیر، از امام فخر الدین رازی ج ۴، ص ۱۷۹۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۸۱۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۲)

"يَطَّوَّفَ" : طواف سے بنا ہے اس کا معنی ہے ارد گرد گھومنا۔

بیت اللہ کے گرد نیت عبادت سے سات چکر لگانا طواف کہلاتا ہے، اس جگہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا مراد ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱۔ تفسیر مدارک التنزیل، ص ۱۰۰)

صفا اور مروہ پر بتوں کی وجہ سے لوگوں نے اس سعی کو گناہ سمجھ لیا تھا، انہیں بتایا گیا یہ سعی گناہ نہیں، بلکہ اس کا نہ کرنا گناہ ہے۔

(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۷۱۔ تفسیرات احمدیہ، ص ۴۲۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۷۹)

مسائل شرعیہ:

(۱) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی مشروعیت اور اباحت پر امت کا اجماع ہے۔
(تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۲۵)

(۲) حج اور عمرہ کی ادائیگی میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی واجب ہے، حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے اس سعی کو کبھی ترک نہ فرمایا، یہی علامت وجوب ہے، اس کے ترک کرنے پر دم واجب ہوتا ہے۔
(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۲. تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۱۷۲. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۶. تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۷۲. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵)

(۳) سعی کی ابتدا صفا سے کی جائے یہی سنت ہے۔
(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۸۳. تفسیرات احمدیہ، ص ۴۲)

(۴) طواف سے فارغ ہونے اور دو رکعت نفل مقام ابراہیم کے قریب ادا کرنے کے بعد حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد سعی کو شروع کرے، سعی کی ابتدا کے لئے صفا پر آئے وہاں بیت اللہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگے اتنی دیر دعا مانگنا مسنون ہے جتنی دیر میں بیس آیات کی تلاوت ہو سکے اب مروہ کی جانب چلے، جب وادی میں پہنچے تو ہلکی رفتار سے مردوں کے لئے دوڑنا سنت ہے، ...... (یاد رہے آج کل وادی کو ہموار کرکے دونوں جانب سبز ستونوں کے نشان لگا دیئے گئے ہیں)
......وادی سے گذر کر پھر آہستہ چال چلے، یہاں تک کہ مروہ آجائے، مروہ پر بھی بیت اللہ کی سمت رخ کرکے ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے، دعا کے بعد صفا کی جانب چل پڑے، وادی میں (دو سبز ستونوں کے درمیان) ہلکی رفتار سے دوڑ کر گذرے، یہ سعی صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کو دوڑنا جائز نہیں، وادی سے پار صفا تک آہستہ چل کر جائے، صفا پر پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگے، اس طرح صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔
یاد رہے صفا سے مروہ تک ایک چکر ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہے، سات چکروں کو صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے۔
(تفسیرات احمدیہ از ملاجیون، ص ۴۲، تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۱۷۲)

(۵) سعی کے دوران اپنے فقر و ذلت، قلب و قالب کی ہدایت، اصلاح احوال اور مغفرت کی دعائیں کرتا رہے، صراط مستقیم پر استقامت اور نقائص کو دور کرنے کی طرف متوجہ رہے، اس کے سامنے سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی فروتنی، عاجزی اور انکساری ملحوظ رہے، اپنی نیت کو درست رکھے۔
(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۰)

(۶) سعی علامات دین سے ہے اسے معمولی نہ جانے۔
(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۷۸، تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵)

(۷) صفا و مروہ کے درمیان سعی فی نفسہ عبادت تامہ نہیں بلکہ طواف کے تابع ہے، طواف کے اتباع میں سعی عبادت ہوگی، لہٰذا طواف کئے بغیر سعی کرنا عبث ہے۔
(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۷۸)

(۸) وقوف عرفہ فرض ہے یہ کسی کے تابع نہیں، البتہ اس کے لئے دو شرطیں ہیں:
احرام اور وقت (یوم عرفہ، بعد زوال تا مغرب) اسی طرح طواف زیارت بھی کسی کے تابع نہیں۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۸)

(۹) طواف بیت اللہ اور سعی بین الصفاوالمروہ قربت (عبادت) ہیں اور دین کی علامات ہیں، لہٰذا دعا کی قبولیت کا محل ہیں۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۸)

(۱۰) بطن وادی میں سعی (دوڑنا) مسنون ہے اسی طرح طواف بیت اللہ میں رمل مسنون ہے۔ رمل اس طواف میں مسنون ہے کہ جس کے بعد سعی ہے۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۸)

آج کل وادی کی گہرائی کو پاٹ کر دو سبز ستون بطور نشان دونوں جانب قائم کر دیئے گئے ہیں۔

(۱۱) جس طرح رمل میں اظہار قوت اور شوکت کرنا سنت ہے اسی طرح دو ستونوں کے درمیان دوڑ کر اظہار قوت وشوکت کرنا مسنون ہے۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۹)

(۱۲) سعی سوار ہو کر کرنا خلاف سنت ہے، صرف معذور کے لئے سوار ہونا جائز ہے، اگر چہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے سوار ہو کر سعی فرمائی، آپ کا یہ فعل تعلیم مناسک کے لئے تھا۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۹)

(۱۳) مقربان بارگاہ الٰہی اور محبوبان دربار خداوندی دار دنیا میں مختلف مشکلات سے دو چار ہوں گے، ان کے امتحانات ہوں گے، صبر اور دعا سے ان کی یہ مشکلات آسان کر دی جاتی ہیں، ان صابرین کے یہی افعال مکلفین کے لئے قیامت تک عبادت بنا دیئے جاتے ہیں، ان کے آثار جمیع خلائق کے لئے اسوہ حسنہ ہوتے ہیں، جیسا کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور ان کے صغرالسن بیٹے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو مختلف امتحانوں سے آزمایا گیا، پانی کی تلاش میں وہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی پیش کی بیٹے کی قربانی پیش کرنے میں شیطان کے وسوسوں کو پتھر مار کر دور ہٹایا۔ صبر اور دعاؤں سے ان آزمائشوں میں پورے اترے، رب کریم نے ان کے آثار کو قیامت تک دین اور عبادت کے نشان بنا دیئے۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین بن ضیاء الدین رازی، ج ۴، ص ۱۷۸)

(۱۴) معظم مقامات اور مزارات اولیاء اللہ پر اگر کوئی برائی آجائے تو اس برائی کو دور کرو، معظم مقامات اور مزارات و مساجد کی حاضری ترک نہ کرو، جیسا کہ بتوں کے باعث صفا اور مروہ کا طواف ناروا نہ ہوا، برائی کو ختم کرنا اور معظم مقام کی تعظیم جاری رکھنا منشاء شریعت ہے۔

(۱۵) کفار کی ہر تشبیہ ناجائز نہیں، ان کے برے کام میں نیت نقل کے ساتھ فعل برا ہوگا، مثلاً داڑھی رکھنا شرعاً مسنون ہے، اگر کافر بھی داڑھی رکھیں تو مسلمانوں کو داڑھی رکھنا ممنوع نہ ہوگا، اگر چہ اس میں کفار سے تشبیہ ہے۔

(۱۶) نفل کام کرنے والا ثواب پاتا ہے۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ شاکر بندوں کے شکر کی جزاء دیتا ہے، ان کے قلیل اعمال کی کثیر جزاء دیتا ہے، اس کا شاکر نام اسی وجہ سے ہے

☆☆☆☆☆

باب (۱۴) :

﴿کسبِ حلال﴾

﴿بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم﴾

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لِلّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ ☆

اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۲)

حل لغات :

"**طَیِّبٰت**" : **طَیِّب** سے بنا ہے، جس کے معنی ہیں عمدگی، پاکیزگی، وہ شئ جس کو حواس اور دل چاہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۰۸)

مدینہ منورہ کو "طیبہ" اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جگہ کفر کی گندگیوں، وبائی بیماریوں، جسمانی بلاؤں سے پاک ہے اور دجال کے داخلہ سے محفوظ رہے گی۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب' از علامہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی (م ۱۰۵۲ھ)

شرع میں وہ کھانا طیب ہے جس کا کھانا جائز ہے، وہ انسان طیب ہے جو جہل، فسق اور قبیح اعمال کی نجاستوں سے پاک ہو اور علم، ایمان اور محاسن اعمال کے زیور سے آراستہ ہو، اسی لئے کہا گیا ہے، "اَلۡمُؤۡمِنُ اَطۡیَبُ مِنۡ عَمَلِہٖ" یعنی مومن اعمال سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ اسی مناسبت سے مدینہ منورہ کی ایک قسم کی کھجور کو **طَاب** کہا جاتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۳۰۸، ۳۰۹)

"**رَزَقۡنٰکُمۡ**" : **رِ زِ ق** سے بنا ہے **رِزۡق** کا معنی ہے باقی رہنے والا اعطیہ، خواہ دنیوی ہو یا دینی، کبھی نصیب اور حصہ کو بھی رزق کہتے ہیں، ہر غذا جو پیٹ میں پہنچتی ہے اور اس سے بھوک مٹانا ممکن ہو، رزق کہلاتی ہے، اس کا اطلاق غذا، مال، علم، جاہ، سلطنت، نعمت، ماکول، مشروب، ملبوس، زمین کی پیداوار، فیضان وغیرہ پر بھی ہوتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۱۹۴)

ہمارے عطیات میں سے وہ چیزیں کھاؤ جو حلال پاکیزہ بھی ہوں، اور جو چیزیں حلال پاکیزہ نہیں انہیں استعمال میں نہ لاؤ

"**وَاشۡکُرُوۡا لِلّٰہِ**" : اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

مسائل شرعیه:

(۱) بعض غذائیں حلال ہیں بعض حرام، بعض مکروہ، ایسے ہی کھانا کبھی فرض ہوتا ہے، کبھی واجب، کبھی مستحب، کبھی مکروہ اور کبھی حرام، اتنا کھانا کہ جان بچ جائے فرض ہے، مہمان کی خاطر یا عبادت میں تقویت حاصل کرنے کے لئے کھانا مستحب، ایسے ہی روزہ، نوافل اور تعلیم دین کے لئے مقوی غذائیں کھانا مستحب، پیٹ سے زیادہ کھانا مکروہ، حرام غذاؤں کا کھانا حرام ہے، سنت یہ ہے کہ تہائی پیٹ غذا سے بھرے، تہائی پانی سے بھرے اور تہائی پیٹ سانس کے لئے خالی رکھے۔

(تفسیرات احمدیه معه حاشیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)، ص ۴۳، مطبوعه مکتبه حقانیه پشاور)
انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به تفسیربیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بیضاوی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۳
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمدخازن شافعی، ج ۱، ص ۱۱۲)

(۲) مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے حال میں اعتدال رکھے، نہ تو لذیذ نعمتوں سے مکمل اجتناب کرے نہ تمام نعمتوں کو پیٹ میں بھرلے بلکہ نعمتوں کا بعض حصہ استعمال کرے۔

(۳) حرام بھی خدا کا رزق ہے، خنزیر، سود، رشوت وغیرہ حرام چیزوں کا کھانے والا خدا کا رزق کھاتا ہے، چونکہ وہ بے اجازت کھاتا ہے اور ممنوع اشیاء استعمال کرتا ہے لہٰذا گناہگار ہے، اسی لئے عطیات الٰہی میں حلال کھانے کا حکم دیا۔

(تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری، ص ۴۳. تفسیرروح المعانی علامه سیدمحمودآلوسی، ج ۱، ص ۱۱۷)

(۴) رب کی نعمتوں کا شکر واجب ہے۔

(تفسیرات احمدیه معه حاشیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)، ص ۴۳، مطبوعه مکتبه حقانیه پشاور)
انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به تفسیربیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۳
تفسیرروح المعانی ازابوالفضل علامه سیدمحمودآلوسی رحمه الله تعالی، ج ۲، ص ۴۱، مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان)

(۵) مومن کی غذا، مشروب، لباس بلکہ ہر دنیوی کام بہ نیت رضائے الٰہی عبادت ہے۔

(۶) رزاق حقیقی رب تعالی ہے، خواہ وہ کسی ذریعہ سے رزق دے، تجارت، زراعت، صناعت، ملازمت، حرفت وغیرہ اس کی عطا کے ذریعے ہیں، لہٰذا حقیقی شکر رب تعالی کا چاہیئے اور ظاہری شکر مخلوق کا بھی۔

حضور اکرم سید المرسلین وسید الشاکرین ﷺ فرماتے ہیں کہ ......

"جس نے بندوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے رب کا شکر ادا نہ کیا"۔

(ترمذی عن ابی هریرة بحواله جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۲۰)

اسی طرح اپنے محسنوں، اساتذہ، والدین، مرشدان طریقت کا شکر ادا کرنا لازمی ہے۔

(۷) بہترین کمائی جہاد ہے، پھر تجارت، پھر زراعت، پھر ہنر یعنی صنعت وحرفت، پیشوں میں بھی ترتیب ہے، بعض پیشے بعض سے اعلیٰ ہیں، جن پیشوں سے دین و دنیا کی بقا ہے وہ دوسروں سے افضل ہیں، جیسے کتابت کہ اس سے قرآن وحدیث اور سارے علوم دینیہ کی بقا ہے، پھر وہ کہ جس سے انسانی بقا ممکن ہو جیسے آٹے کی پسائی، چاول وغیرہ کی صاف کرائی، پھر روئی دھننا، کاتنا، کپڑا بننا کہ اس سے ستر پوشی ہوتی ہے، پھر کپڑا سینا کہ اس سے بھی یہی ستر پوشی کا کام لیا جاتا ہے، پھر روشنی کا سامان بنانا کہ اس سے زندگی کی سہولت کے لئے روشنی حاصل کی جاتی ہے، پھر معماری، اینٹ سازی، چونا کی تیاری کہ اس سے آبادی ممکن اور آسان ہے، رہی زرگری، نقاشی، کارچوبی، حلوہ سازی، عطر کا سامان بنانا، یہ پیشے نہ ناجائز ہیں اور نہ کوئی ان کا خاص درجہ، کیونکہ یہ صرف زینت کے لئے ہیں، مضر اور بے مروتی کے پیشے جیسے غلہ روکنا، مردہ کا غسل اور کفن سینے کا پیشہ، دلالی اور وکالت وغیرہ مکروہ ہیں، ہاں بوقت ضرورت ان میں حرج نہیں، بشرطیکہ حرام باتوں سے بچے۔ علمائے متقدمین نے امامت، اذان، خدمت مسجد، علم دین کی تعلیم پر اجرت لینے کو مکروہ فرمایا ہے، دینی ضرورتوں اور حالات حاضرہ کی دین سے بے رغبتی دیکھ کر متأخرین علماء نے اسے بلا کراہیت جائز بتایا ہے، مگر جس کو اللہ تعالیٰ دنیوی وسعت دے اور وہ ان کی اجرت سے بچے تو افضل ہے فی سبیل اللہ یہ خدمت انجام دے۔ ناجائز پیشے حرام ہیں جیسے ناچنا گانا، شکرے وغیرہ سے کھیلنا، جھوٹی گواہی دینا۔

(فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی' از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی (م ۱۲۳۹ھ)

(۸) تمام اشیاء میں اصل حکم اباحت کا ہے، جب حرمت کا کوئی حکم کسی خاص شئ کے لئے وارد ہوگا صرف وہی شئ حرام ہوگی، باقی سب حلال اور مباح ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ از علامہ شیخ احمدجیون جونپوری، ص ۴۴. جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۱۶)

☆☆☆☆☆

باب (۱۴) :

حرام اشیاء

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆

اس نے یہ ہی تم پر حرام کئے ہیں مرداراور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا، تو جو ناچار ہوں نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳)

حل لغات :

" انما ": انــــمــــا حصر کے لئے آتا ہے یہاں حصر اضافی ہے، یعنی اے مشرکو! جسے تم حرام سمجھتے ہو وہ حرام نہیں، تمہارے حرام کہہ دینے سے کوئی شئ حرام نہیں ہوتی، اللہ نے اشیاء کو حلال پیدا فرمایا ہے حرام صرف یہ چیزیں ہیں جن کا بیان اس آیت میں ہے، بعض حرام اشیاء کا بیان اس آیت میں ہے' بعض دوسری اشیاء کا بیان دوسری آیت میں ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۚ ذٰلِکُمْ فِسْقٌ ۚ اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆

(سورۃ المائدۃ آیت ۳)

تم پر حرام ہے مرداراور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو، اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے' آج تمہارے

دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(تفسیر مظہری ازقاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج ۱، ص ۲۹۰ .تفسیرروح المعانی، ج ۲، ص ۴۳ تفسیرات احمدیہ، ص ۴۲)

کچھ اشیاء کو حدیث میں حرام بتایا گیا۔

اس حصر کا یہ معنی بھی لیا گیا کہ تم نے اپنے اوپر بہت سی چیزیں حرام کر لی تھی جن کی وجہ سے تم پر تنگی تھی ہم نے وہ تنگی تم سے دور کر دی ہے، صرف یہ مذکورہ اشیاء حرام ہیں باقی میں رخصت ہے۔ (تفسیرروح المعانی، ج ۲، ص ۴۳)

"المیتۃ" : موت سے بنا ہے، اصطلاح شرع میں میتہ وہ جانور ہے جو قابل ذبح ہو مگر بغیر ذبح شرعی اس کی جان نکل جائے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴ .تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۹۰ تفسیر کبیر ازامام رازی، ج ۵، ص ۱۲)

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۱۷ .مفردات، ص ۴۷۷ .احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۵۲.)

لغت میں قوت حیوانیہ کا زوال اور روح کا جسد سے جدا ہونا موت ہے، اس کے مختلف انواع ہیں۔ (مفردات ص ۴۷۷)

"والدم" : حرام اشیاء میں سے اس آیت میں دم (خون) کا ذکر ہے مگر سورہ انعام میں اسے "مسفوحاً" کی شرط سے مقید کیا گیا، یعنی بہتا ہوا خون، اجماع امت اس پر واقع ہے کہ بہتا ہوا خون حرام ہے اور جو خون گوشت سے ملا ہے وہ حرام نہیں۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۲۲ .تفسیرات احمدیہ ازملاجیون، ص ۴۴ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۲۱)

"وما اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ": اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔

اُهِلَّ": ہلال سے بنا ہے جس کا معنی ہے پہلی یا دوسری رات کا چاند، بلکہ تیسری رات کے چاند کو بھی ہلال کہتے ہیں۔

(صراح، ازابو الفضل محمدبن عمربن خالد ص ۴۵۶ .مفردات اما راغب اصفہانی، ص ۵۴۴ .مصباح اللغات، ص ۹۹۹)

اھلال اور **استھلال** کا معنی ہے چاند دکھانا، چونکہ اس وقت شور مچتا ہے کہ چاند وہ ہے اسی مناسبت سے ہر پکارنے والے کو اہلال اور استہلال کہہ دیتے ہیں۔ بچے کے چیخنے چلانے کو استہلال اور احرام باندھتے وقت تلبیہ بلند کرنے کو اہلال کہتے ہیں۔ عرف اور شرع میں اہلال سے مراد ذبح کے وقت کی آواز کو اہلال کہتے ہیں، یہی معنی آیت سے مراد ہیں۔

(مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۵۴۴ صراح، ص ۴۵۶ .مصباح اللغات، ص ۹۹۹ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۲ تفسیرات احمدیہ ازشیخ احمدمعروف بہ ملاجیون، ص ۴۴ . تفسیر کبیرازرازی، ج ۵، ص ۱۲ .تفسیر مظہری، ج ۲، ص ۲۹۴ جامع احکام القرآن ازقرطبی ج ۲ ص ۲۲۳ .احکام القرآن از شبیر احمد عثمانی دیو بندی، ج ۱، ص ۱۱۶ احکام القرآن از حصاص، ج ۱، ص ۱۲۵ .تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۵ .تفسیربیضاوی، ص ۱۲۳ تفسیر حازن، ج ۱، ص ۱۱۳ تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۱۱۲ .فتح الرحمان (ترجمہ قرآن) از شاہ ولی اللہ دہلوی، ۴۱ تفسیر حسینی، ص ۴۱ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی، ص ۷۸ .تفسیر صاوی حاشیہ جلالین، ج ۱، ص ۷۸ مختصر تفسیر طبری، ج ۱، ص ۵۵ .تفسیر فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی ازعلامہ عبدالحق حقانی دہلوی ج ۲، ص ۲۱)

گویا جمہور مفسرین کا اس پر اجماع ہے" وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ " سے مراد بوقت ذبح آواز بلند کرنا ہے۔

ایسا ہی قرآن مجید میں دوسرے مقامات..........

(۱) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورۃ المائدۃ آیت ۳)

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو، اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے' آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورہ انعام آیت ۱۴۵)

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا ہوا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورہ نحل آیت ۱۱۵)

تم پر یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لاچار ہو نہ خواہش کرتا نہ حد سے بڑھتا تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

میں بوقت ذبح آواز بلند کرنا مراد ہے، مطلق آواز بلند کرنا یا نامزد کرنا مراد نہیں،

فقہائے کرام نے وضاحت فرمائی ہے کہ ذبح کے وقت اگر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیا گیا ہو وہ جانور حلال ہے اور اگر بوقت ذبح اللہ کے سوا کسی اور کا نام مثلاً بت وغیرہ کا نام لیا گیا ہو تو وہ جانور حلال نہیں۔

(تفصیل ردالمحتار جلد دوم، ص ۳۰۲ ومابعد میں ملاحظہ فرمائیں)

اس زمانہ میں بعض نام نہاد مفسرین نے اس کا ترجمہ کیا "وہ جانور جو غیر خدا کے نام پر نامزد کیا گیا ہو" یہ ترجمہ مفسرین کرام کی تفسیر کے خلاف اور عقلاً وشرعاً غلط ہے۔ اگر بوقت ذبح کی شرط کو حذف کر دیا جائے تو قربانی کے جانور، عقیقہ اور صدقہ وغیرہ جانور سب حرام ٹھہریں گے جو شریعت پر افتراء ہے۔

"اضْطُرَّ": **ضَرٌّ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے تنگی، اضطرار، تنگی میں پھنس جانا۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۲۹۴)

ضرر وہ الم ہے جس کے مقابلے میں کوئی نفع نہ ہو۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ج ۱، ص ۵۲)

اضطرار شرعی کی چند صورتیں ہیں:

(۱) بھوک اور پیاس سے جان نکل رہی ہو کوئی حلال چیز موجود نہ ہو۔

(۲) کسی کو حرام کھانے پر مجبور کر دیا گیا کہ اگر حرام نہ کھائے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

ان صورتوں میں حرام اشیاء کی حرمت اس کے حق میں اٹھالی جاتی ہے، اس کا کھانا جائز ہو جاتا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۵، احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۲۶ ومابعد)

"غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ": **بَاغِی بَغْیٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے خواہش، میانہ روی سے بڑھ جانے کی طلب، اگر **بَغَاوَة** سے ہو تو اس کا معنی ہے زیادتی کرنا، ظلم کرنا، دونوں معنی یہاں درست ہیں، یعنی اضطرار کی حالت میں حرام چیزوں کو لذت اور خواہش سے نہ کھائے یا بھوک مٹائے اس سے زیادہ نہ کھائے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۵، احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۲۹)

"عَادٍ": **عَدْوٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے زیادتی، حد سے بڑھنا۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۵۷۳)

مسائل شرعیہ:

(۱) وہ حلال جانور جسے بطور شرعی ذبح نہ کیا جائے اور مر جائے، خواہ خود بخود مر جائے یا شرعی ذبح سے نہ مرا ہو بلکہ غیر شرعی طور پر ذبح ہوا ہو جیسے بتوں کے نام پر ذبح شدہ جانور، یا ذبح شرعی صحیح طور واقع نہ ہو جیسے حلقوم نہ کاٹا گیا، یا حلقوم (اہل کتاب کے علاوہ) مشرک نے کاٹا ہو، یا پہاڑ، درخت، دیوار وغیرہ اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو، یا اسے درندہ نے پھاڑ کھایا، یا اس کا گلا گھونٹ کر مارا ہو، ان سب صورتوں میں وہ جانور مردار کہلاتا ہے اس کا کھانا حرام ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَاذَكَّيْتُمْ وَمَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورۃ المائدۃ آیہ ۳)

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو، اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے' آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورہ انعام آیت ۱۴۵)

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا ہوا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورہ نحل آیت ۱۱۵)

تم پر یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لاچار ہو نہ خواہش کرتا نہ حد سے بڑھتا تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) ذکاۃ شرعی جس سے حلال جانور کا گوشت کھانا حلال ہو جائے اسے نحر یا ذبح کہتے ہیں۔

ذکاۃ شرعی دو قسم پر ہے : (ا) اختیاری (ب) غیر اختیاری

(ا) ذکاۃ اختیاری کی دو قسمیں ہیں، ذبح اور نحر۔

(ب) ذکاۃ غیر اختیاری یہ ہے جانور کے بدن میں کسی جگہ نیزہ یا تیر وغیرہ جھونک کر خون نکال دیا جائے یا شکاری جانور کے ذریعے اسے شکار کیا جائے، اس سے مخصوص صورتوں میں جانور حلال ہوتا ہے۔ حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ جھونک کر رگیں کاٹنا نحر کہلاتا ہے، اور ذبح اختیاری میں حلق اور سینہ کے بالائی حصہ میں چار رگیں اللہ کے نام پر کاٹنا ذبح شرعی ہے، حلقوم (سانس کی نالی) مری (جس نالی سے کھانا اترتا ہے) ان دونوں کے اطراف میں دو رگیں اور ہیں جن میں خون کی روانی ہوتی ہے ان کو ودجین کہتے ہیں۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''ذکاۃ (ذبح شرعی) حلق اور لبہ کے درمیان ہے''۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع مولفہ امام علاؤ الدین ابی بکر بن مسعود کاسانی (متوفی ۵۸۷ھ) جلد ۵، صفحہ ۲۰ ومابعد
در مختار معہ ردالمحتار جلد ۵، ص ۲۹۴۔ فتاوی قاضی خان، ج ۴، ص ۳۴۲ تفسیر مظہری، ج ۳، ص ۳۵۷
احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۱۰، ۱۱۱)

(۳) ذبح کرتے وقت بسم اللہ کے ساتھ غیر خدا کا نام بھی لیا، اس کی دو صورتیں ہیں۔

(ا) اگر غیر خدا کا نام بغیر عطف ذکر کیا مثلاً یوں کہا: ''بِسْمِ اللّٰہِ مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللّٰہِ''...... یا...... ''بِسْمِ اللّٰہُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ'' ایسا کرنا مکروہ ہے مگر جانور حرام نہیں ہوگا۔

(ب) اور اگر غیر خدا کا نام عطف کے ساتھ ذکر کیا مثلاً: بِسْمِ اللّٰہِ واسم فُلَانٍ اس صورت میں جانور حرام ہوگا کہ یہ جانور غیر خدا کے نام پر ذبح ہوا۔

ذبح کی ایک تیسری صورت یہ ہے کہ ذبح سے پہلے (مثلاً جانور کو لٹانے سے پہلے) اس نے کسی کا نام لیا یا ذبح کرنے کے بعد نام لیا تو اس میں حرج نہیں، جس طرح قربانی اور عقیقہ میں دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور قربانی میں ان لوگوں کے نام لئے جاتے ہیں جن کی طرف سے قربانی ہے اور حضور اقدس ﷺ اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے نام بھی لئے جاتے ہیں، ایسا کرنا جائز ہے اور ذبیحہ حلال ہے۔

(ہدایہ آخرین کتاب الذبائح (قلمی)۔ در مختار معہ رد المحتار، ج ۶، ص ۲۹۹ ومابعد
حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، ج ۵، ص ۱۵۴۔ فتاوی قاضی خان، ج ۴، ص ۳۴۳
احکام القرآن از جصاص، ج ۲، ص ۳۰۶، ۳۰۷۔ تفسیرات احمدیہ از علامہ جیون، ص ۴۴، ۴۵
البحر الرائق شرح کنز الدقائق 'از علامہ زین الدین بن نجیم (م ۹۷۵ھ) ج ۸، ص ۱۶۹ ومابعد۔)

خود حضور اکرم ﷺ نے قربانی کرتے وقت اپنا نام مبارک، اپنی اہل بیت کا، اور اپنی امت کے غرباء کا ذکر کیا۔

چنانچہ ارشاد ہوا: ''**بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ**''

اللہ کے نام پر (ذبح کرتا ہوں) اے اللہ! مجھ محمد (ﷺ)، میری آل اور میری امت کی طرف سے قبول فرما۔

(رواہ مسلم عن عائشۃ بحوالہ مشکوۃ باب الاضحیہ)

ایک اور حدیث میں یوں ارشاد ہوا: (معروف دعا مانگنے کے بعد آپ نے کہا)

''اَللّٰھُمَّ مِنکَ ولَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ''

اے اللہ یہ تجھ ہی سے ہے اور تیرے لئے ہی ہے (مجھ) محمد (ﷺ) اور میری امت کی طرف سے قبول فرما۔

(رواہ احمد وابو دائود وابن ماجہ والدارمی وفی روایۃ لاحمد وابی داؤد والترمذی عن جابر بحوالہ مشکوۃ باب الاضحیہ)

ان احادیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ ذبح سے پہلے جانور پر اگر کسی عزیز یا بچے یا اولیاء اللہ کا نام لیا جائے اور کہا جائے یہ فلاں کی طرف سے قربانی ہے یا فلاں بچے کا عقیقہ ہے یا فلاں ولی اللہ کی نذر ہے اور بوقت ذبح اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے تو جانور حلال ہے اس کا کھانا جائز ہے، بلکہ بعض فقہائے کرام تو فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ مطلوب ہے۔ ملاحظہ ہو: ''لا باس بہ بل ھو مطلوب'' (حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، ج۵، ص ۱۵۴)

(۴) مردار جانور کا گوشت نجس ہے اس پر اجماع امت ہے۔ **(حاشیہ تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴)**

(۵) حلال زندہ جانور سے اگر کوئی عضو کاٹ لیا جائے تو وہ بھی حرام اور مردار میں شامل ہے۔

اس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''مَااُبِیْنَ مِنَ الْحَیِّ فَھُوَ مَیِّتٌ'' (رواہ الترمذی وابو داؤد)

زندہ جانور سے جو عضو جدا کر لیا گیا ہو وہ مردار ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴. تفسیر کبیر، ج۵، ص ۲۰. تفسیر روح المعانی، ج۲، ص ۴۱.
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج۵، ص ۶۶. در مختار معہ ردالمحتار، ج ۶، ص ۳۱۰)

(۶) مردار جانور کا چمڑا اور کھال نجس ہے البتہ دباغت سے کھال پاک ہو جائے گی، دباغت کے بعد چمڑا اور کھال سے نفع لینا، استعمال کرنا، اس کا بیچنا جائز ہے، اس پر نماز پڑھنا، بچھا کر اس پر بیٹھنا جائز ہے، ماسوا خنزیر اور آدمی کی کھال کے، کہ خنزیر کی کھال اس کے نجس العین ہونے کی بنا پر حرام اور نجس ہے اور آدمی کے احترام کی خاطر اس کی جلد کو حرام کیا گیا ہے۔

حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

''دِبَاغُ الْاَدِیْمِ طَھُوْرُہٗ'' چمڑے کی دباغت ہی اس کی طہارت ہے۔

(رواہ الامام احمد فی مسندہ ومسلم عن ابن عباس وابو داؤد عن سلمہ بن المحبق والنسائی عن عائشۃ
وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی عن ابی امامۃ وعن المغیرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۲۰)

ایک اور حدیث میں ہے:

''دِبَاغُ جُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ طُھُوْرُھَا'' مردار کے چمڑے کی دباغت ہی سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

(رواہ الدارقطنی عن زید بن ثابت، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۲۱)

ایک حدیث میں یوں الفاظ ہیں: ''دِبَاغُ کُلِّ اِھَابٍ طُھُوْرُھَا'' ہر چمڑے کی دباغت اس کی پاکیزگی ہے۔

(رواہ الدار قطنی عن ابن عباس، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۲۱. احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص ۱۱۵)

حدیث صحیح میں ہے: " اَیّماَاھابٍ دُبِغَ فقدْطھُر " ہر مردار کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔
(رواہ الامام احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ)

(۷) مردار کے بالوں، اُون، سینگ، ہڈی، پٹھے، کُھر وغیرہ سے انتفاع جائز ہے بشرطیکہ ان پر چکناہٹ نہ ہو۔
(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۱۶، ۱۲۱ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۱۶ درمختار معہ ردالمحتار، ج ۶، ص ۳۰۸. جامع احکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۱۹ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۹۲

(۸) مکڑی اور مچھلی ذبح کے بغیر بھی حلال ہیں ان کا کھانا جائز وحلال ہے، اسی طرح تلی اور جگر بھی کھانا حلال ہے، مچھلی جو ازخود مر کر تیرنے لگے اس کا کھانا مکروہ ہے۔
(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴. تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۱۸ جامع احکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۲۳ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۳۶ احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۲۳ احکام القرآن ابن العربی، ج ۱، ص ۲۰

(۹) مچھلی کا خون طاہر اور حلال ہے، درحقیقت یہ خون نہیں۔ (احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۲۲۔ احکام القرآن از ابن العربی)

(۱۰) مردار کے گوشت سے انتفاع جائز نہیں، اس کی خرید وفروخت ممنوع اور حرام ہے، حتی کہ اپنے کتوں اور شکاری جانوروں کو بھی نہ کھلائے کہ یہ بھی یک گونہ انتفاع ہے۔ (جامع احکام القرآن ازقرطبی۔ احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۰۷)

(۱۱) حدیث صحیح کے ساتھ قرآن مجید کے حکم عام کی تخصیص جائز ہے، قرآن مجید نے مردار اور خون حرام کیا ہے مگر حدیث میں دو مردار (بغیر ذبح کئے ہوئے جانور) مکڑی اور مچھلی اور دو خون تلی اور جگر کا استثناء فرمایا ہے۔
حدیث صحیح میں ارشاد ہوا:

"اُحلّتْ لنَامَیْتتَانِ وَ دَمَانِ فامّاالْمَیْتتَانِ فَالْحُوْتُ وَ الْجَرَادُ وَاَمّاالدّمَان فَالْکبد ُ وَالطّحالُ "
(رواہ الحاکم و البیھقی و ابن ماجہ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۹)

ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کئے گئے، دو مردار مچھلی اور مکڑی ہے اور دو خون جگر اور تلی ہے۔
(جامع لاحکام لقرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۱۷. احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۰۸، ۱۱۰

ہاں اس پر اجماع امت ہے کہ ضعیف حدیث سے قرآن کے عام کی تخصیص جائز نہیں (جامع احکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۱۷)

(۱۲) ذبح کے بعد جانور کے پیٹ سے جو بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے تو اسے ذبح کر کے کھا سکتے ہیں ورنہ نہیں۔
(احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۱۱. تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۱۹. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۳۶ جامع احکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۱۸

(۱۳) کسی ضعیف حدیث کو فقہاء قبول کر لیں اور اس سے استناد کریں تو وہ حدیث درجہ صحت کو پہنچ جاتی ہے۔
(احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۱۶. منیر العین فی تقبیل الابہامین از امام احمد رضا

(۱۴) حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام کا کوئی کام نہ کرنا اور ہے اور آپ کا کسی کام کو منع فرمانا اور ہے، عدم فعل سے ممانعت ثابت نہیں ہوتی، حجۃ الاسلام امام ابوبکر بن علی الرازی الجصاص (م ۳۷۰ھ) نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان فرمائی:

" انّ النّبیّ ﷺ سُئِل عنِ الْجَرَادِ قَال اَکثَرُ جُنُودِاللہِ لا اٰکلُہٗ وَلااُحرِّمُہٗ "

اللہ کے بہت لشکر (جانور) ایسے ہیں کہ میں انہیں نہیں کھاتا اور نہ حرام کرتا ہوں۔ (احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۱۰)

امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت (م ۱۵۰ھ) اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو یوں روایت فرماتے ہیں:

" اَکْثَرُ جُنْدِ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ الْجَرَادُ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ " (جامع المسانید، ج ۱، ص ۷۹، ۸۰)

اس حدیث سے امام ابوبکر جصاص نے قانون اخذ فرمایا:

" وَمَالَمْ یُحَرِّمْہُ النَّبِیُّ ﷺ فَھُوَ مُبَاحٌ وَتَرْکُہٗ اَکْلَہٗ لَا یُوْجِبُ حَظْرَہٗ اِذْجَائِزٌ تَرْکُ اَکْلِ الْمُبَاحِ وَغَیْرُ جَائِزٍ نَفْیُ التَّحْرِیْمِ عَمَّا ھُوَ مُحَرَّمٌ "

جسے حضور اکرم ﷺ نے حرام نہیں کیا وہ مباح ہے، آپ کا نہ کھانا ممانعت کو واجب نہیں کرتا، کیونکہ مباح چیز کو نہ کھانا جائز ہے مگر یہ جائز نہیں کہ حرام کی حرمت بیان نہ کی جائے۔ (احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۱۰)

لہٰذا ترک فعل اور منع فعل میں زمین وآسمان سے زیادہ کا فرق ہے، اس سے اکثر لوگ غافل ہیں، مسلمانوں میں رائج بعض امور خیر مثلاً فاتحہ، ایصال ثواب کی محافل، تیجہ، دسواں، چالیسواں، سالانہ ختم شریف، عرس، میلاد، محافل ذکر، نعت خوانی، مزارات اولیاء اللہ کو پختہ بنانا، ان پر گنبد بنانا، جلسے، جلوس، مدارس، مکاتب، بزرگان دین کے آستانے وغیرہ جو حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ تھے، نہ حضور نے منع فرمایا، بلکہ اتنا کہا جا سکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں نہیں کیا، یہ امور خیر اور افعال مستحبہ مباح اور جائز ہیں ان کے کرنے میں ثواب اور اجر ہے، انہیں منع، بدعت، یا شرک کہنا شریعت مطہرہ پر افترا ہے۔

(۱۵) مردار جانور مثلاً بکری، بھیڑ، بھینس، گائے کے تھنوں سے اگر دودھ نکلے تو وہ طاہر اور حلال ہے، دودھ کی خلقت اللہ تعالیٰ نے گوبر اور خون کے درمیان سے فرمائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ☆

اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے، ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے (سورہ نحل آیت ۶۶)

مفسرین اور فقہاء فرماتے ہیں کہ دودھ زندہ جانور کے تھنوں میں سے اترتا ہے وہ گوبر اور خون کے درمیان میں سے ہو کر گذرتا ہے اور یہ دونوں چیزیں نجس اور حرام ہیں اس کے باوجود دودھ حلال اور طیب ہے، اسی طرح ......

(۱) جانور کے مرنے سے دودھ نہیں مرتا

(۲) جانور کی موت اسے حرام نہیں کرتی

(۳) جانور کی موت اسے نجس نہیں کرتی

لہٰذا مردہ کے تھنوں سے نکلنے والا دودھ (حلال جانوروں میں سے) حلال اور طیب رہتا ہے، اس کا پینا اور استعمال کرنا جائز وحلال ہے۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۲۰)

(۱۶) خنزیر نجس العین ہے، اس کا گوشت، پوست، ہڈی، چمڑا، بال، چربی وغیرہ سب حرام ہیں، ان کا استعمال جائز نہیں، صرف بوقت ضرورت اس کے بالوں سے کھال کو سینے کی اجازت ہے، اس کے بدن کے تمام اجزاء نجس اور حرام ہیں، اس کے نجس العین ہونے پر آیت کریمہ **فَاِنَّه رِجْسٌ** (انعام، آیت ۱۴۵) دال ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۲۳ احکام القرآن از حصاص، ج ۱ ص ۱۲۴
احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۵۴۔ تفسیر روح المعانی از علامہ سید ابو الفضل محمود الوسی ج ۲، ص ۴۲
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ج ۱، ص ۲۹۴ تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۳)

سنا گیا ہے کہ دانت کو صاف کرنے والے بعض برش خنزیر کے بالوں کے بنے ہوتے ہیں، اگر یہ صحیح ہے تو ایسے برش کا استعمال حرام ہے، کیونکہ اس کے بالوں سے بوقت ضرورت صرف کھال یا جوتے سینے جائز ہے۔ اس کے علاوہ اس سے دیگر کسی طرح انتفاع جائز نہیں۔

(۱۷) آیت مذکورہ میں جن حرام اشیاء کو شمار کیا گیا صرف وہی حرام نہیں، اس کے علاوہ بھی حرام اشیاء ہیں، ان میں سے بعض کا بیان قرآن مجید میں ہے، مثلاً ''گلا گھونٹ کر مرنے والا جانور، بلندی سے گر کر مرنے والا وغیرہ''۔

بعض اشیاء کو حضور سید عالم ﷺ نے حرام فرمایا، کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام شارع ہیں، اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کرنے کا اختیار آپ کو عطا فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

(سورہ اعراف، آیت ۱۵۷)

حلال اور حرام کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب و مختار نبی ﷺ کی طرف فرمائی، چنانچہ حضور نے بہت سی چیزیں حرام فرمائی ہیں، مثلاً کتا، بلی، حشرات الارض وغیرہ۔

(۱۸) حرام جانور کی پہچان کا قاعدہ:

فتاویٰ عالمگیری میں حرام جانور کی پہچان کا عجیب قاعدہ بیان فرمایا گیا، وہ یہ کہ جانور دو قسم کے ہیں:

(ا) دریائی جانور (ب) خشکی کے جانور

دریائی جانور سب حرام ہیں سوائے مچھلی کے۔ خشکی والے پھر دو قسم ہیں:

پرندے اور چرندے یعنی ہوائی اور زمینی۔

پرندے پھر دو قسم کے ہیں، ایک خون والے، دوسرے بے خون۔ بغیر خون سب حرام ہیں سوائے ٹڈی کے۔

خون والے، جو پنجے سے پکڑ کر چیز کھائیں وہ حرام، باقی حلال۔

زمینی جانور (چرندے) دو قسم کے ہیں، خون والے اور بے خون۔

بے خون سب حرام ہیں، خون والے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) اور جو کیل والے ہوں جیسے کتا، بلی وغیرہ وہ حرام ہیں باقی حلال۔ .... اس قاعدے سے صرف تین جانور خارج ہیں، اونٹ، گھوڑا، طوطا۔

(۱۹) حلال جانور کے یہ اعضاء حرام ہیں:

''خون، پتہ، مثانہ، نر کا ذکر، مادہ کی فرج، دبر، فوتہ، تلی وگردہ حضور کو ناپسند تھے، ایسے ہی اوجھری وغیرہ''۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

'' كَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ مِنَ الشَّاةِ الذَّكَرِ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالْقُبُلِ وَالْغُدَّةِ وَالْمَرَارَةِ وَالْمَثَانَةِ وَالدَّمِ''

(بدائع الصنائع، ج۵، ص۹۰)

(۲۰) جو حلال جانور بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے یا بوقت ذبح اس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے وہ حرام ہے۔

ذبح سے پہلے یا بعد میں اگر اس پر کوئی اور نام لیا جائے تو اس نام لینے سے حرام نہیں ہو جاتا، جیسے عقیقہ، قربانی یا مہمان کے لئے ذبح کرنا، بادشاہ یا کسی اور معزز دینی و دنیوی شخصیت کی آمد کی خوشی میں ذبح کرنا، یہ ذبیحہ حلال ہے اس کا کھانا جائز حلال اور طیب ہے۔

امام اجل امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں:

'' قَالَ الرَّافِعِيُّ هٰذَا اِنَّمَا يَذْبَحُوْنَهُ اِسْتِبْشَاراً بِقُدُوْمِهٖ فَهُوَ كَذَبْحِ الْعَقِيْقَةِ لِوَلَادَةِ الْمَوْلُوْدِ وَمِثْلُ هٰذَا لَايُوْجِبُ التَّحْرِيْمَ''

امام رافعی فرماتے ہیں کہ بادشاہ کی آمد پر جانور اس لئے ذبح کرتے ہیں کہ اس کی آمد کی خوشی کا اظہار ہے، یہ ذبح تو عقیقہ کے ذبح کی مانند ہے جو بچے کی پیدائش کی خوشی میں ذبح کیا جاتا ہے، یہ خوشی تو اس جانور کو حرام نہیں کرتی۔

(مسلم شریف معه شرح امام نووی، ج۲، ص۱۶۱)

اسی طرح اگر کوئی شخص نذر مانے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں گائے یا بکری فلاں اولیاء اللہ کے لئے ذبح کروں گا۔ نذر پوری ہونے پر وہ جانور اللہ کے نام پر ذبح کر کے اس کا ثواب اس ولی اللہ کو پیش کرے تو یہ ذبیحہ حلال ہے اس کا کھانا حلال ہے۔

(تفسیرات احمدیه، ص۴۵)

علامہ شبیر احمد دیوبندی نے اپنی کتاب احکام القرآن، ج ۱/ ۱، ص ۱۱۷ پر تفسیرات احمدیہ کے حوالہ سے اس جزیہ کو لکھا اور ثابت رکھا ہے:

" لہٰذا اولیاء اللہ کے لئے ذبح ہونے والے جانوریا ان کی دیگر نذر کا کھانا حلال ہے، اسے **وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ** میں داخل کرنا تعصب وعناد اور اولیاء اللہ سے بغض وحسد کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے"۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر عزیزی میں **وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ** کی تفسیر میں اس قسم کی عبارت پائی جاتی ہے جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ اس کا معنی ہے، "غیر خدا کے نام منسوب کرنا"

یہ عبارت آپ کی تفسیر میں الحاقی ہے، کسی نے آپ کی تفسیر میں تحریف کرتے ہوئے یہ جملہ اضافہ کر دیا ہے، کیونکہ آپ کی دیگر تحریرات اس کی نفی کرتی ہیں، چنانچہ آپ کے شاگرد عزیز شاہ عبدالرؤف اپنی تفسیر تفسیر رؤفی میں اس کی صراحت فرماتے ہیں کہ کسی نے یہ عبارت آپ کی تفسیر میں الحاق کر دی ہے، یہ آپ کا موقف نہیں۔

(۲۱) اگر کوئی شخص حرام کھانے پر مجبور ہو جائے، شدت بھوک کی وجہ سے یا کسی نے اسے حرام کھانے پر یوں مجبور کیا کہ نہ کھائے گا تو اسے وہ قتل کر دے گا، ایسے مجبور کو حرام شئ کھانا جائز ہو جاتا ہے، اشیاء کی حرمت اس کے حق میں مجبوری اور ضرورت کی حد تک ساقط ہو جاتی ہے، اضطرار کی حالت میں اگر نہ کھائے گا اور مر جائے گا تو گناہگار ہوگا۔

(تفسیرات احمدیہ 'از ملاجیون، ص ۴۵۔ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۲۶ و مابعد۔ تفسیر کبیر از امام رازی، ج ۵، ص ۲۴۔ تفسیر مظہری از علامہ پانی پتی، ج ۱، ص ۱۹۵)

دوا کے طور پر شراب اور دیگر حرام اشیاء جائز نہیں کیونکہ مردار کا گوشت کھانے اور شراب پینے میں یقینی طور پر بھوک، پیاس کا دفعیہ ہے مگر دوا کے طور پر حرام کے کھانے پینے یا استعمال میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ مرض کا ازالہ ہو جائے گا، اس لئے دوا کو کھانے پینے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ (ردالمحتار، ج ۶، ص ۳۳۸)

☆☆☆☆☆

باب (۱۵) :

نیکی کا مفہوم

﴿ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَکُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِکَةِ وَالۡکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَالسَّآئِلِیۡنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ ۚ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَالصّٰبِرِیۡنَ فِی الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ☆

کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو، ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت، یہی ہیں جنہوں نے بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔ ﴿سورۃ البقرہ آیت ۱۷۷﴾

حل لغات :

"اَلْبِرّ" : نیکی کے کاموں میں توسع، اَلْبِـر دو قسم پر ہے، اعتقاد میں نیکی، اعمال میں نیکی، آیت مذکورہ بالا ان سب کو جامع ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۴۰)

علمائے تفسیر کے مطابق **اَلْبِرُّ** تمام طاعات اور اعمال خیر مقرب الی اللہ کا جامع ہے، ثواب اور جنت میں داخلہ کا موجب ہے، اطاعت الٰہی کا جو جذبہ دلوں میں راسخ ہو جائے اور ہر عمل جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہو **اَلْبِرّ** میں داخل ہے۔

(تفسیر مظھری ازعلامہ پانی پتی، ج ۱،ص ۲۹۸. انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی،ص ۱۲۴
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمدخازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱،ص ۱۱۴
تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۱۴. تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۷
تفسیر کبیر ازامام فخرالدین رازی، ج ۵،ص ۴۰. تفسیر روح المعانی ازابوالفضل سیدمحمود آلوسی، ج ۲،ص ۴۴)

"النَّبِیِّن": **نَبِیٌّ** کی جمع ہے، لفظ نبی یا تو **نَبَاءٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے ایسی خبر جو عظیم ہو اور فائدہ والی ہو، یعنی نبی وہ ہے جو عظیم فائدہ والی خبر دینے والا ہے، یا **نَبْوَةٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے، رفعت، بلندی، شرف، نبی کو نبی اس لئے کہتے ہیں کہ تمام لوگوں سے اعلی اور رفیع ہوتا ہے، اس لئے اس کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والا کیا جاتا ہے۔

(مفردات فی غریب القرآن از امام راغب اصفھانی،ص ۴۸۱،۴۸۲)

نبوت بندوں اور رب کے درمیان ایک ایسی سفارت ہے جس سے بندوں کے امر معاد اور معاش میں رب کی ہدایت کا ظہور ہو۔

(مفردات امام راغب اصفھانی،ص ۴۸۲)

"عَلٰی حُبِّہٖ": اس کی محبت پر، **حُبِّہٖ** کی ضمیر کے مرجع میں تین اقوال ہیں۔

(۱) ضمیر کا مرجع مال ہے، اس صورت میں معنی ہوگا وہ مال خرچ کرے باوجود اس کی محبت کے، یعنی خود بھی حاجت مند، تندرست اور صاحب اولاد ہو اور پھر فقراء کو دے۔

(۲) ضمیر کا مرجع رب ہے، معنی ہوگا، رب کی محبت میں مال خرچ کرے اور کسی کو دے۔

(۳) ضمیر کا مرجع صاحب مال ہے، معنی ہوگا، خوش ہو کر خیرات کرے نہ کہ بوجھ سمجھ کر۔

(تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون، ص ۴۸. تفسیر مظھری، ج ۱،ص ۳۰۰)
(جامع احکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، ج ۲،ص ۲۴۲)

"ذَوِی الْقُرْبٰی": قرابت دار، قرابت نسبی ہو یا رشتہ دار کی، سب قریبی مراد ہیں۔

(تفسیر مظھری ازقاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱،ص ۳۰۲. تفسیر روح المعانی ازعلامہ محمود آلوسی، ج ۲،ص ۴۶)

"الْیَتٰمٰی": یتیم کی جمع ہے، ایسا نابالغ بچہ جس کا باپ فوت یا گم ہو گیا ہو۔

(جامع احکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، ج ۲،ص ۲۴۱. احکام القرآن از جصاص، ج ۱،ص ۱۳۲)
(تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل، ج ۱،ص ۲۰۸. انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی،ص ۱۲۴
تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۲۲۵ھ)، ج ۱،ص ۳۰۳ مطبوعہ دھلی، ج ۱،ص ۳۰۲)

"الْمَسٰکِیْن" مسکین کی جمع ہے، جس کی آمدنی اس کے خرچ سے کم ہو، مسکین کہلاتا ہے۔ اس سے مراد وہ صابر فقیر ہیں جو کسی سے سوال نہیں کرتے، بعض نے کہا کہ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام راغب، ص ۲۳۷. انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی،ص ۱۲۴
تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی محددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۲۲۵ھ)، ج ۱،ص ۳۰۳ مطبوعہ دھلی)

"**اِبنِ السَّبِیلِ**": ایسا مسافر جو اپنے اہل قرابت سے دور ہو اور اس کا زادِ راہ ختم ہو گیا ہو، بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد مہمان ہے، حجاج اور طالب علم بھی **ابن السبیل** میں شامل ہیں۔

(تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۲۲۵ھ) ج ۱، ص ۳۰۳)
(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۱۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۸۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۶)
(تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۵۔ تفسیر مدارک التنزیل، ج ۱، ص ۱۱۵۔ ردالمحتار، ج ۲، ص ۳۴۳)

"**اَلسَّائِلِینَ**": مانگنے والے، سوال سے سائل بنا، سوال کا معنی ہے دریافت کرنا، مانگنا، مسئلہ پوچھنا، فتویٰ لینا، طالب علم چونکہ اپنے استاد سے سوال کرتا ہے اس لئے وہ بھی سائلین میں داخل ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۲۵۰)
(تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۴۔ تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۳۰۳۔ تفسیرات احمدیہ از ملاجیون، ص ۴۶ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۵)
(تفسیر مدارک التنزیل، ج ۱، ۱۱۵۔ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی، ج ۵، ص ۴۶۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۶)

"**فِی الرِّقَابِ**": **رَقَبَۃ** کا معنی ہے گردن، اس سے مراد انسان ہے، **فِی الرِّقَاب** کا معنی ہے مکاتب غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرنا، یا غلام خرید کر آزاد کرنا' یا قیدیوں کی آزادی میں معاونت کرنا۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۲۰۱۔
تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی حنفی، ج ۲، ص ۴۷۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۶۰۔ تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۳۰۳۔
(تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۰۸)

"**اَقَامَ الصَّلٰوۃَ**": نماز کے ارکان، شرائط، واجبات، مستحبات اس طرح ادا کرنا جیسا شریعت مطہرہ کا تقاضا ہے، اسے ہمیشہ پابندی کے ساتھ ادا کرنا کہ کوئی نماز تو کیا اس کا کوئی استحباب بھی ضائع نہ ہو، ظاہری اور باطنی اعضا کا اس میں مشغول کرنا اقامت نماز کہلاتا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۰۸۔
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۶ھ)، ج ۱، ص ۱۱۵۔
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی، ج ۱، ص ۱۰۔ تفسیر بیضاوی از علامہ بیضاوی، ص ۱۹)

"**اَلْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ**": **مُوْفُوْنَ** **اِیْفَاءٌ** سے بنا ہے جس کا مادہ **وَفَا** ہے، **وَفَا** کا معنی ہے پورا ہونا، تمام ہونا، وفات کا اطلاق موت پر یوں ہوتا ہے کہ اس سے زندگی کی مدت پوری ہو جاتی ہے۔

"**عَھْد**": اس وعدہ کو کہتے ہیں جس کو پورا کرنے کا خیال رہے، لغت میں اس کا معنی حفاظت کے ہیں۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۳۵۱)

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ نیک لوگ اپنے وعدوں کی حفاظت کرتے ہیں ان کے پورا کرنے میں دل و جان سے کوشاں رہتے ہیں۔

"**اِذَا عٰھَدُوْا**": نے بتایا کہ وعدہ کرتے وقت ان کی نیت میں ان کو پورا کرنے کا خیال جم جاتا ہے، وہ جبر سے وعدہ نہیں کرتے، بلکہ حسن نیت سے کرتے ہیں تاکہ انہیں ثواب ملے، جبر سے کئے ہوئے کام پر ثواب مرتب نہیں ہوتا'

الصبرین "صَابِرٌ" کی جمع ہے، صبر کا معنی ہے روکنا۔

اصطلاحِ شرع میں مصیبت کے وقت نفس کو بے قراری سے روکنا تاکہ کامیابی اور ثواب ملے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص ۲-۳)

صبر کی کئی قسمیں ہیں:

(۱) مصیبت پر صبر کرنا۔

(۲) عبادت کی مشقتوں اور اطاعت کی مشکلوں پر صبر کرنا اور ان کی ادائیگی میں سستی نہ کرنا۔

(۳) نفس کو خواہشات کی طرف مائل ہونے سے روکنا۔

لفظ **صَبْرٌ** عام ہے، اختلاف مواقع کی وجہ سے اس کے اسماء میں اختلاف پایا جاتا ہے، مصیبت پر نفس کو بے قراری سے روکنا صبر کہلاتا ہے اس کا مقابل جزع ہے، جنگ میں صبر شجاعت کہلاتا ہے، اس کا مقابل بزدلی ہے، حالات کی پیچیدگی اور پریشانی پر بے قراری سے باز رہنا خندہ پیشانی اور دلی فراخی کہلاتا ہے۔ (مفردات، ص ۲۷۲)

اس مقام پر تمام قسم کے صابر مراد ہیں، آیت میں ان کی تفصیل بتائی جارہی ہے۔

اَلصّٰبِرِیْنَ کو منصوب پڑھنے کی کئی وجہیں ہیں۔

(ا) اس کا عطف **ذَوِی الْقُرْبٰی** پر ہے جو منصوب ہے لہٰذا یہ بھی منصوب ہے، اس کا عطف **اَلْمُوْفُوْنَ** پر نہیں، **اَقَامَ الصَّلٰوةَ** کا جملہ معترضہ ہے، اس صورت میں معنی ہوگا اپنا مال قرابت والوں کو اور صابروں کو دے، امام کسائی نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین بن ضیاء الدین رازی رحمة الله تعالی علیه (م ۶۰۶ھ) ج۵ ص ۸۴ مطبوعه بیروت لبنان)
(تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی مجددی رحمة الله تعالی علیه (م ۱۲۲۵ھ) ج۵، ص ۴۸ مطبوعه دهلی)

(ب) امام ابوعبیدہ نے کہا کہ **اَلصّٰبِرِیْنَ** کے منصوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا عطف **مَنْ اٰمَنَ** پر ہے اور درمیان میں کلام طویل ہے، کلام طویل فاصل ہونے کی وجہ سے عرب منصوب پڑھتے ہیں، جیسا کہ سورہ مائدہ میں **وَالصّٰبِئُوْنَ** اور سورہ نساء میں **وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ** ہے۔

(تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی مجددی رحمة الله تعالی علیه (م ۱۲۲۵ھ) ج ۱، ص ۳۰۵ مطبوعه دهلی)

(ج) امام خلیل کہتے ہیں **اَلصّٰبِرِیْنَ** مدح کی بنا پر منصوب ہے، عطف نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ صبر دیگر اعمال سے زیادہ افضل ہے کیونکہ اعمال میں افضل وہ ہے جس پر مداومت ہو اور صبر میں مداومت سب سے زیادہ ہے اس صورت میں معنی یہ ہوگا، "میں مدح کرتا ہوں یا میں خاص کرتا ہوں نیکی کی زیادتی کے ساتھ صابرین کی"

(تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی مجددی رحمة الله تعالی علیه (م ۱۲۲۵ھ) ج ۱، ص ۳۰۵ مطبوعه دهلی)
(تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۴ تفسیرات احمدیه ازشیخ احمد معروف به ملاجیون، ص ۴۹ تفسیر مدارک التنزیل، ج ۱، ص ۱۱۵)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین بن ضیاء الدین رازی رحمة الله تعالی علیه (م ۶۰۶ھ) ج۵ ص ۱۰ مطبوعه بیروت لبنان)

یہ بھی معنی بیان کیا گیا ہے کہ اے نبی آپ ان نمازیوں اور شاکرین کے ساتھ خصوصیت سے صبر والوں کا بھی ذکر کرو، کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں۔ (فتح العزیز المعروف به تفسیر عزیزی از شیخ عبدالحق محدث دهلوی)

"اَلْبَاْسَآءَ": بَاْسَآءِ، بَاْس" اور بُؤْسٌ تینوں کے معنٰی ہیں سختی اور ناپسندیدہ چیز، یہاں بَاْسَآءِ سے فقیری یا فاقہ مراد ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص،۶۶، الجامع لاحکام القرآن ازعلامه محمد قرطبی، ج۲،ص ۲۴۳. انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی،ص ۱۲۵)

"اَلضَّرَّآءَ": ضَرٌّ سے بنا ہے جس کا معنٰی ہے بدحالی، خواہ نفسانی ہو جیسے کمیٔ علم و فضل، اور عفت یا جسمانی، جیسے اعضاء میں نقص، یہاں مرض، رنج و غم بلکہ ہر مصیبت مراد ہے۔ بَاْسَآء کا مقابل نَعْمَآء اور ضَرَّاء کا مقابل سَرَّاء ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص،۲۹۳، الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی، ج۲،ص ۲۴۳ مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان) (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ص ۱۲۵. تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی، ج ۱،ص ۳۰۵) (تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی رحمة الله تعالی رحمة واسعة، ج۲،ص ۳۸)

"حِیْنَ الْبَاْسِ": جنگ کے وقت۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ....

"صبر کرنے والے فقیری، بیماری، قحط سالی، جنگ اور دشمنوں کے ہجوم میں"۔

اہل کتاب اس صفت سے محروم تھے، ان کے علماء رشوت لے کر احکام بدل دیتے ہیں، ان کے عوام قحط سالی میں کہنے لگتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ بندھ گئے ہیں، جنگ کے وقت انہوں نے حضرت موسٰی علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم اور تمہارا رب دشمنوں کے مقابل جا کر جنگ کرو، ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے، معلوم ہوا کہ بھوک، تکلیف اور جنگ کسی حال میں بھی صابر نہیں، لہٰذا دعویٰ ایمان میں جھوٹے ہیں۔

"اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا": یہی ہیں جنہوں نے بات سچی کی۔

صدق سچی بات کو کہتے ہیں اور حق سچے عقیدہ کو کہتے ہیں، یہاں صدق یا تو اپنے معنٰی پر ہے یا بمعنٰی حق ہے، کبھی کسی بات پر عمل کر دکھانے کو صدق کہا جاتا ہے، جیسے "صَدَقُوْا مَا عٰهَدُوا اللّٰهَ" معنٰی یہ ہے: ان خوبیوں کے موصوف لوگ عقیدہ میں سچے، دعوٰی ایمان میں سچے ہیں یا انہوں نے جو کہا تھا اسے کر دکھایا، لہٰذا عمل میں سچے ہیں۔

"اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ": اور یہی پرہیزگار ہیں۔

یا دنیا و آخرت میں عذاب سے بچنے والے ہیں، متقی وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو ایسی ہر چیز سے محفوظ رکھے جو آخرت میں ضرر رساں اور تکلیف دہ ثابت ہو، تقوٰی کے کئی درجات ہیں، شرک سے بچنا ادنیٰ درجہ کا تقوٰی ہے اور گناہوں سے

بچنا درمیانہ تقویٰ ہے اور لایعنی چیزوں سے بچ کر ذکر الٰہی میں مستغرق ہونا اعلیٰ درجہ کا تقویٰ ہے۔

آیت مبارکہ

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ☆ (سورہ ال عمران آیت ۱۰۲)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

میں اسی طرف اشارہ ہے، ارباب طریقت نے اس بارے میں تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے۔

(تفسیر مظھری ازقاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۲۵ .تفسیرروح المعانی، ج ۱، ص ۱۰۸
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۱، ص ۱۶۱)

شان نزول

اس آیت مبارکہ کے معانی کو سمجھنے کے لئے اس کا شان نزول جاننا ضروری ہے، اس سلسلہ میں مفسرین کے متعدد اقوال منقول ہیں:

(۱) یہود نے بیت المقدس کے مشرقی حصہ کو اور نصاری نے اس کے مغربی حصہ کو قبلہ بنا رکھا تھا، ہر فریق کا خیال تھا کہ بیت المقدس کے مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنا ہی اصل نیکی ہے، ان کے اس خیال کی تردید میں یہ آیت اتری انہیں بتایا گیا کہ صرف بیت المقدس (قبلہ) کے مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنا اصل نیکی نہیں بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ تمام ایمانیات، اعمال اور اخلاق مرضیہ کو اپناؤ۔

(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی ج ۲، ص ۲۳۸ .تفسیرمظھری، ج ۱، ص ۲۹۸ .
تفسیرروح المعانی ازسیدمحمودآلوسی، ج ۲، ص ۴۵ .لباب التاویل فی معان التنزیل المعروف بہ خازن، ص ۱۱۴ .
تفسیرمدارک التنزیل، ص ۱۱۴ .تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری، ص ۴۷)

(۲) آیت میں مسلمانوں سے خطاب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں جس وقت تک فرائض اور احکام پوری طرح نازل نہ ہوئے تھے اگر آدمی توحید و رسالت کا اقرار کر لیتا تھا اور جدھر چاہتا منہ کر کے نماز پڑھ لیتا تھا اور سوائے اس کے کوئی اور عمل نہ کرتا تھا تو جنت میں جانے کے لئے اتنا ہی کافی ہے، جب حضور اکرم ﷺ نے ہجرت فرمائی اور حدود اور احکام و فرائض نازل ہوئے اور شریعت خوب مکمل ہوگئی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر مظھری ازقاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۲۹۸ . جامع احکام القرآن ازعلامہ قرطبی، ج ۱، ص ۲۳۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ص ۱۱۴)

(۳) جب بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہوا تو اہل کتاب اس بارے میں طرح طرح کی باتیں کرنے لگے اعتراضات کی قطار لگ گئی، اس آیت میں ان کے اعتراضات کا جواب ہے۔

(انوارالتنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ص ۱۲۴)

مسائل شرعیہ:

(۱) کامل مومن وہ شخص ہے جو......!

(ا) اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے

(ب) قیامت پر ایمان لائے

(ج) سب فرشتوں پر ایمان لائے

(د) تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لائے

(ہ) تمام انبیاء پر ایمان لائے

(و) اپنے مال کو ان چھ مقامات پر صرف کرے۔

قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، بھکاریوں، غلاموں کو آزاد کرنے میں۔

(ز) نماز کو پابندی سے ادا کرے

(ح) اگر صاحب مال ہے تو زکوۃ ادا کرتا ہے

(ط) اپنا عہد پورا کرتا ہے

(ی) نفسانی، جسمانی، مالی مصیبتوں پر صابر رہے۔

(۲) ایمان مفصل اور مجمل کے جو کلمات مسلمانوں میں رائج ہیں ان کا ماخذ یہی آیت ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اصل ایمان ہے، اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک لہ ماننا، صرف اسی کو مستحق عبادت ماننا، تمام صفاتِ کمال جو اس کی شان کے لائق ہیں، سے متصف ماننا اور تمام رزائل، نقائص، عیوب وغیرہ جو اس کی شان کے لائق نہیں، سے پاک ماننا ایمان باللہ ہے' کافروں کے صدہا فرقے اللہ تعالیٰ کو جاننے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں مثلاً یہود ایسے خدا کو مانتے ہیں جو حضرت عزیر علیہ السلام کا باپ ہے، نصاریٰ ایسے کو خدا مانتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ اور حضرت مریم کا خاوند ہے۔ (استغفر اللہ) اسی طرح اہل سنت وجماعت کے علاوہ کلمہ گو دیگر فرقے جو خدا کو ماننے کا

دعوی کرتے ہیں وہ بھی اپنے دعوےٰ میں جھوٹے ہیں، مثلاً بعضوں نے ایسے کو خدا مانا جس نے حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبوت جاری رکھی، بعض نے ایسے کو خدا مانا جس نے اپنے رسولوں کو بے اختیار مجبور محض بنا کر نبی بنا کر بھیجا۔ بعض نے ایسے کو خدا مانا جس کے رسول ﷺ کے ماننے والے اس کے وصال فرماتے ہی سوائے چند کے سب مرتد ہو گئے، حقیقت میں ان میں کوئی بھی اللہ کو اس کی شان کے لائق نہیں جانتا مانتا، یہ لوگ ایمان باللہ سے عاری ہیں۔

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا خان ،ج ۱،ص ۷۳۵ومابعد)
(المعتقد المنتقد معه المستند المعتمد بنا نجاۃ الابد' شرح فقه اکبر از ملا علی قاری،ص ۹ ومابعد)
(شرح عقائد نسفی معه نبراس از علامه عبدالعزیز پرہاروی)

(۴) قیامت برحق ہے اس میں بندوں کا حساب کتاب ہوگا، اعمال تولے جائیں گے، حضور شفیع المذنبین ﷺ شفاعت کا دروازہ کھولیں گے، رب تعالی ان کی شفاعت قبول فرمائے گا، پھر اور شفاعت کرنے والے شفاعت کریں گے، ان کی شفاعت حسب مراتب درجہ بدرجہ ہوگی، نیک جنت میں اور بد جہنم میں چلے جائیں گے، مومن بدکار اپنے گناہوں کی سزا پا کر حضور ﷺ کی سفارش سے نجات پائیں گے، اس طرح حشر ونشر اور اس کی تمام تفصیل، جو قرآن وحدیث میں وارد ہے، پر ایمان لانا فرض ہے، روز جزا پر ایمان اسلام کا اہم مسئلہ ہے، قرآن مجید کی کثیر آیات اور احادیث کی کثیر نصوص میں اس کا بیان موجود ہے۔

(۵) تمام فرشتوں پر ایمان لانا فرض ہے، تمام فرشتے اللہ تعالی کے فرمانبردار بندے ہیں، کھانے، پینے اور گناہ سے پاک ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت، ان کی تعداد رب تعالی ہی جانتا ہے، ان میں سے بعض عبادت میں مشغول ہیں، بعض نظام عالم کے ذمہ دار ہیں، ان میں سے چار بڑے درجے والے ہیں، جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام۔

(۶) آسمانی کتابوں پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ اللہ تعالی نے جو کتاب یا صحیفہ جس نبی پر اتارا وہ برحق ہے، ان میں چار کتابیں بہت بڑی ہیں، توریت حضرت موسیٰ پر، زبور حضرت داؤد پر، انجیل حضرت عیسیٰ پر اور قرآن مجید ہمارے نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا، حضرت شیث پر پچاس صحیفے، حضرت ادریس پر تیس صحیفے، حضرت آدم پر دس صحیفے اور حضرت ابراہیم پر دس صحیفے نازل ہوئے۔

(تفسیرات احمدیه ،ص ۴۷ تفسیر روح المعانی از علامه سید محمود آلوسی ،ج ۲،ص ۴۵)

(۷) قرآن مجید کے علاوہ باقی کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے، اب ان کی کسی آیت کے بارے میں یقینی طور پر کچھ کہنا ممکن نہیں، اسی طرح قرآن مجید نے ان سب کتابوں کو منسوخ کر دیا، ان کتابوں کے احکام پر عمل کرنا اب جائز نہیں۔

(۸) تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا فرض ہے، انہیں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا ماننے، سب کو معصوم ماننے، تمام انبیاء مرد ہیں ان میں کوئی نبی عورت نہیں، سب سے پہلے نبی حضرت آدم اور سب سے پچھلے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں، ان کی صحیح

تعداد رب تعالیٰ ہی جانتا ہے، بعض روایات میں ان کی تعداد دولاکھ چوبیس ہزار بتائی گئی ہے، بہتر یہ ہے کہ تعداد کو یوں بیان کرے: ایک لاکھ کئی ہزار، یا اللہ کے علم میں جتنے انبیاء ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ از علامہ احمدجیون، ص ۴۷. التمہید از علامہ ابوشکور سالمی)
(تفسیر روح المعانی از سیدمحمود آلوسی، ج ۲، ص ۴۶. تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج ۱، ص ۳۰۰)

(۹) روافض کا یہ قول کہ انبیاء کی طرح ائمہ پر ایمان لانا فرض ہے، باطل ہے، اگر یہ بات درست ہوتی تو آیت میں اس کا ذکر ہوتا۔ **(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۰۰)**

(۱۰) جس طرح فرشتوں کے اعمال کا ثواب اور بدلہ جنت میں جانے پر موقوف نہیں، اسی طرح بعض برگزیدہ لوگوں کو بھی دنیا میں وہ نعمتیں اور دولتیں حاصل ہوجاتی ہیں جو جنت میں ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (سورہ عنکبوت آیت ۲۷)

اور ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ہم نے دنیا میں اس (کے نیک اعمال) کا ثواب اسے عطا فرمایا اور بے شک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے۔ **(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۲۹۹)**

(۱۱) جمہور علماء کے نزدیک رسول وہ ہے جو صاحب شریعت و کتاب ہو اور نبی وہ ہے جو تبلیغ احکام کرے۔ رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔

(تفسیرات احمدیہ از علامہ شیخ احمدجیون، ص ۴۷. تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۰۰)

(۱۲) نیکی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہے صرف مشرق و مغرب (قبلہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا نیکی نہیں، نیک آدمی کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ، انبیاء، فرشتوں، کتابوں، یوم آخرت، حشر و نشر پر ایمان رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات ادا کرتا ہے، محض اہل قبلہ ہونا نیکی نہیں۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، ج ۱، ص ۲۰۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ، ج ۵، ص ۳۸)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۱۲۴)

(۱۳) بعض لوگوں کا خیال ہے جو بھی اہل قبلہ ہے یعنی قبلہ کو منہ کر کے نماز پڑھتا ہے اسے کافر نہ کہا جائے، قرآن مجید کی مذکورہ آیت نے اس قول کی تردید فرمادی ہے، قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اسی کا معتبر ہے جو تمام ایمانیات پر ایمان لائے، فرائض و واجبات کا اعتقاد رکھے انہیں ادا کرتا ہے۔

(۱۴) متقی اور کامل مومن بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان کے بعد ہر قسم کی جانی اور مالی قربانی کرتا رہے، فرائض و واجبات، بدنی اور مالی اعمال بھی ادا کرے، کسی ایک فعل کو کافی سمجھ لینا یہود کا طریقہ ہے، بعض لوگ صرف خدمت خلق کو ہی اصل ایمان اور نیکی شمار کرتے ہیں، یہ لوگ غلط ہیں ایسا کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

(۱۵) اعمال حسنہ سے ایمان مقدم ہے، ایمان اصل ہے اور اعمال شاخیں ہیں، اگر اصل نہ ہوگی شاخیں قائم نہیں رہ سکتیں، ایمان کے بغیر اعمال بے کار ہیں، قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اور اس کے علاوہ صدہا آیات میں اعمال پر ایمان کو مقدم کیا گیا ہے۔ ایمان جاتے رہنے سے نیک اعمال اکارت جائیں گے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ☆

(سورہ الحجرات، آیت ۲)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

آیت نے بتایا کہ ایمان نہ رہے تو اعمال بے کار ہو جاتے ہیں، ان پر کوئی اجر مرتب نہیں ہوتا۔

(۱۶) کوئی شخص خواہ کتنے ہی مرتبے والا ہو اعمال حسنہ، فرائض و واجبات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، جب تک قدرت حاصل ہے فرائض و واجبات کی ادائیگی لازم ہے، بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم پہنچے ہوئے ہیں ہمیں عمل کی ضرورت نہیں، یہ شیطانی خیال ہے، انبیاء و اولیاء بھی آخر لمحہ حیات ظاہری تک مکلّف رہے۔ ماوشما کس شمار میں ہیں؟ آیت کے عموم نے فرائض و واجبات کی ادائیگی سے کسی کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔

(۱۷) زکوٰۃ کے علاوہ مال میں اور بھی حق ہیں ان کی ادئیگی لازم ہے، جیسے اولاد اور مجبور محتاج ماں باپ، ان کی پرورش پر خرچ کرنا فرض ہے، اگر کوئی شخص ان پر خرچ نہیں کرتا تو حاکم اس کے خرچ پر حکم کرے گا۔

حضور شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: **"فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ"**

زکوۃ کے علاوہ مال میں اور بھی حق ہیں۔

(رواہ الترمذی وابن ماجه والدار قطنی)

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۱. تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۸. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۷)

(تفسیر بیضاوی از علامہ قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، ۱۲۵. جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۱)

(۱۸) امت کا اجماع اس پر ہے کہ صاحب ضرورت، حاجت مند کی ضرورت بقدر استطاعت پوری کرنا فرض ہے، اگرچہ اس پر زکوۃ فرض نہ ہو۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی، ج ۲، ص ۴۷)

(۱۹) علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو اس میں مال خرچ کرنا واجب ہے اگر چہ صاحب مال زکوٰۃ ادا کر چکا ہو۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۲۴۲۔ احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۱۳۱۔ تفسیر کبیر، ج۵، ص۴۵)

(۲۰) حدیث شریف...... ''لَيْسَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ'' زکوۃ کے علاوہ مال میں اور کوئی حق نہیں۔

(رواہ ابن ماجه عن فاطمه بنت قيس، بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوی از امام مناوی، ج۲، ص۲۳۱)

...... سے قربانی اور صدقہ فطر وغیرہ کے وجوب کی نفی نہیں ہوتی ہے، اس لئے کہ زکوٰۃ کی فرضیت کا سبب مال ہے۔

ملک العلماء امام علاؤ الدین بن ابوبکر بن مسعود الکاسانی (م۵۸۷ھ) نے فرمایا ہے کہ زکوۃ کی فرضیت کا سبب مال ہے اور اس نعمت کے شکرانے کے طور پر زکوۃ فرض ہے۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ کاسانی، ج۲، ص۵)

جب کہ صدقہ فطر اور قربانی واجب ہے فرض نہیں، ان کے وجوب کا ثبوت حدیث سے ہے، اس لئے زکوۃ کی فرضیت اور صدقہ فطر اور قربانی وغیرہ کے وجوب میں منافات نہیں، اسی طرح کفارات، نذر وغیرہ کی فرضیت زکوۃ کی فرضیت کے باوجود باقی ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی (۳۷۰ھ) جصاص، ج۱، ص۱۳۲)

(۲۱) والدین، بیوی، اولاد، رشتہ داروں کی محتاجی، مجبوروں کی مجبوری جتنی شدید ہوگی اسی طرح ان پر مال خرچ کرنا واجب ہوگا۔

(تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص۱۲۴)

(۲۲) اجنبی مسکین، فقیر، یتیم وغیرہ کو صدقہ دینے کی نسبت رشتہ دار غرباء کو صدقہ دینا افضل اور دوہرے ثواب کا باعث ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

'' اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ اِثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ''

(رواہ الامام احمد والترمذی والنسائی وابن ماجه والحاکم عن سلمان بن عامر، بحواله جامع صغير، ج۲، ص۸۱)

اجنبی مسکین پر صدقہ کا اجر ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار محتاج پر صدقہ کا اجر دگنا ہے، صدقہ اور صلہ رحمی۔

رشتہ دار نسبتی تعلق دار ہو یا نسب کے علاوہ کسی وجہ سے رشتہ دار ہو، دونوں کے عطیہ میں اجر برابر ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج۱، ص۳۰۲. تفسیر روح المعانی از علامہ سید محمود آلوسی، ج۲، ص۴۶)
(تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص۱۲۴. تفسیر ابن کثیر، ج۱، ص۲۰۸)
(تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)، ص۴۸. تفسیر مدارک التنزیل واسرار التاویل، ج۱، ص۱۱۵)
(لباب التاویل فی معان التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)، ج۱، ص۱۱۵)

(۲۳) حضور رحمۃ للعالمین سید المحبوبین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'' اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ ''

پوشیدہ دشمنی رکھنے، پہلو تہی کرنے، دوری اختیار کرنے، اور اعراض کرنے والے رشتہ دار پر صدقہ کرنا بہترین صدقہ ہے۔

(رواہ الامام احمد والطبرانی عن ابی ایوب وعن حکیم بن حزام والبخاری فی الادب وابو داؤد والترمذی عن ابی سعید والطبرانی والحاکم عن ام کلثوم بنت عقبة، بحواله جامع صغير، ج۱، ص۸۲)

(۲۴) بیماری کی نسبت تندرستی کی حالت میں صدقہ وخیرات کرنا افضل ہے، اور تقویٰ کا باعث ہے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہوا :

افضل الصدقة ان تصدّق وانت صحیح شحیح تأمل الغنی وتخشی الفقر ولاتمهل حتی اذابلغت الحلقوم قلت لفلان کذاولفلان کذا وقد کان لفلان

صدقہ دینے میں زیادہ ثواب اس وقت ہے کہ صدقہ کرنے کی حالت میں تندرست ہٹا کٹا اور حاجت مند ہو، فقر سے ڈرتا ہو اور تونگری کی امید میں ہو اور ایسا نہ کرے کہ دینے میں ٹال مٹول کئے جائے جب روح حلق تک آجائے اور جان نکلنے لگے تو اس وقت دینے بیٹھے کہ فلاں کو اس قدر اور فلاں کو اس قدر، حالانکہ اس وقت تو وہ مال وارثوں کا ہی ہے۔

(رواہ الامام احمد والبخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۸۲
احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۱. تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۳۰۱ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۴۳)

(۲۵) اپنی ضرورت کے ہوتے ہوئے خرچ کرنا استغنا کی حالت میں خرچ کرنے سے زیادہ باعث ثواب اور اطاعت الٰہی پر دال ہے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ☆ (سورہ آل عمران، آیت ۹۲)

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۴۴)

(۲۶) مال و دولت کی محبت میں جیسے لوگوں کا حال متفاوت ہے اسی طرح ان کے خرچ کرنے میں ثواب بھی مختلف ہے، مثلاً غنی اور کریم کے صدقہ کرنے کی نسبت فقیر اور بخیل کا صدقہ کرنا افضل ہے۔ کیونکہ فقیر و بخیل کی مشقت زیادہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد اس سلسلہ میں اصول مہیا فرماتا ہے:

"اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُھَا" زیادہ مشقت والے عمل میں فضیلت زیادہ ہے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۳۶)

(۲۷) یتیم اگر نادار ہو تو صدقات اور زکوٰۃ کا مستحق ہے، اگر باپ ترکہ میں اس کے لئے اتنا مال چھوڑ گیا ہو کہ وہ نصاب کو پہنچ جائے تو وہ صدقات وزکوٰۃ کا مصرف نہیں۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۱. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۲. تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۸. تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۴. تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۳۰۲. تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۵. تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۱۱۵)

(۲۸) قریبی رشتہ دار اور والدین (نعوذ باللہ) اگر کافر اور مشرک بھی ہوں تو اس سے اچھا برتاؤ کرے، مگر راستہ اچھوں (مومنوں) کا اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَاتُطِعْھُمَاوَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ، وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَاکُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ☆ (سورہ لقمان ، آیت ۱۵)

اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان (مشرک والدین) کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا پھر میری ہی طرف پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں آئی اور وہ مشرکہ تھی ، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ میری ماں آئی ہے اور وہ مشرکہ ہے میں اس کے ساتھ کیا سلوک کروں ؟ فرمایا اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ فلاں قبیلہ والے میرے دوست نہیں ، میرا دوست اللہ تعالیٰ اور نیک مومن ہیں ، ہاں البتہ ان کی مجھ سے قرابت ہے ، اس کی رعایت میں کروں گا۔ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی ، ج ۱ ، ص ۲۰۲ ، ۲۰۳)

(۲۹) یتیموں کی پرورش کرنا اللہ اور اس کے رسول کے ہاں محبوب کاموں سے ہے ، مجازاً صفت ربوبیت کا مظہر بنتا ہے ، دنیا اور آخرت میں کام آنے والی نیکی ہے ، یتیموں کی پرورش کرنے والے کو بروز قیامت حضور شافع یوم النشور ﷺ کا قرب عطا ہوگا۔

ارشاد نبوی ہے :

" اَنَاوَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ ھٰکَذَا (اَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰی) "

(سبابہ اور وسطیٰ انگلی کو ملا کر اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح (اکٹھے) ہوں گے۔ (رواہ الامام احمد والبخاری وابو داؤد والترمذی عن سہل بن سعد بحوالہ جامع صغیر ، ج ۱ ، ص ۱۸۶)

(۳۰) وہ صابر فقراء جو کسی سے سوال نہیں کرتے اور صبر و سکون سے تنگدستی میں گذارہ کرتے ہیں غریب بھکاریوں کی نسبت ان کو دینا افضل ہے ، اس لئے سائلین سے ان کا مقدم ذکر ہے۔ (آیت مذکورہ)

(۳۱) مسافر کو حالت سفر میں اگر محتاجی لاحق ہو جائے تو اسے زکوٰۃ و صدقات میں سے دیا جائے اگرچہ وہ اپنے گھر میں صاحب نصاب ہو۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی ، ج ۲ ، ص ۴۶ . تفسیرات احمدیہ از ملاجیون جونپوری ، ص ۴۸ . تفسیر ابن کثیر ، ج ۱ ، ص ۳۰۸)
(تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی ، ج ۱ ، ص ۳۰۳ احکام القرآن از علامہ ابوبکر احمد رازی جصاص ، ج ۱ ، ص ۱۳۳)

(۳۲) ضرورت مند بھکاری اوران طالب علموں کو جو طلب دین کے باعث کمائی سے معذور ہوں کو صدقات وعطیات سے حصہ دیا جائے، سائل مسلمان ہو یا کافر حاجت منداس کا حق ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا" لِلسَّائِل حقٌ وَّاِنْ جآءَ علی فرسٍ " سائل کا حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

(رواہ الامام احمد وابو داؤود والضیاء عن الحسین بن علی وابو داؤد عن علی والطرانی عن الھرماس بن زیاد بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی، ج ۲، ص ۲۱۲
(تفسیر مظہری، ج ۱ ص ۳۰۳ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۷
احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳ .تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۶ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۴۶)

(۳۳) ذمی کافر کو نہ زکوٰۃ دے سکتے ہیں نہ کوئی صدقہ واجبہ، جیسے نذر وکفارہ وصدقہ فطر، اور حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں، نہ واجبہ، نہ نفل، اگر چہ وہ دارالسلام میں بادشاہ وقت سے اجازت لے کر آیا ہو۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)
معہ ردالمحتار از سید محمد امین الدین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)، ج ۲، ص ۳۵۲)

(۳۴) قیدی، مقروض اور مکاتب کو آزاد کرانے میں اپنا مال خرچ کرنا نیکی ہے، مکاتب کو زکوۃ دینا کہ اس سے بدل کتابت ادا کرے اور غلامی سے اپنی گردن کو رہا کرے، زکوۃ کے مصارف میں سے ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۖ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ☆ (سورہ توبہ آیت ۶۰)

زکوۃ تو انہی لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھڑانے میں اور قرضداروں کو اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

(عامہ کتب فقہ)

(۳۵) ایمان دار کی علامت یہ ہے کہ وہ نماز کا پابند ہے اور اسے خوبی سے ادا کرے، نمازیں کئی طرح کی ہیں:

(ا) **فرض**: جیسے نماز پنجگانہ، جمعہ، نماز جنازہ وغیرہ،

(ب) **واجب**: جیسے وتر، عیدین کی نمازیں، منت کے نوافل،

(ج) **سنت**: جیسے فجر، ظہر، مغرب، عشاء کی سنن مؤکدہ اور عصر اور عشاء سے پہلے چار چار رکعت سنن غیر مؤکدہ، نماز کسوف، نماز خسوف،

(د) **نوافل**: جیسے تہجد، چاشت، اشراق، اوابین، نماز تسبیح، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد وغیرہ، اعلیٰ ایمان داران سب نمازوں کو ان کی حیثیت کے مطابق ادا کرتا ہے، اقامت صلوۃ ان سب نمازوں کو شامل ہے، قرآن مجید میں نمازوں کی ادائیگی اور ان کی حفاظت کی تاکید میں کئی سو آیات ہیں اسی طرح احادیث طیبہ کے ذخیرہ میں بے شمار احادیث میں ان کا بیان موجود ہے، نماز کے ارکان وشرائط، واجبات ومستحبات کو پورے طور پر ادا کرنا بھی نماز قائم کرنے میں شامل ہے، نماز کے حقوق باطنہ خشوع وخضوع اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا اقامت صلوۃ کی زینت ہے۔

(جامع احکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۶۲۸ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴ ومابعد.
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی، ج ۱، ص ۱۰ .تفسیر مظہری ج ۱، ص ۳۰۴ ج ۱، ۳۰
تفسیر روح المعانی از سید محمود آلوسی، ج ۱، ص ۱۱۵ تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، ص ۱۹)

(۳۶) ہر عاقل بالغ صاحب نصاب مسلمان پر زکوۃ فرض ہے، زکوۃ کے علاوہ حسب ضرورت اور جگہ مال خرچ کرنا بھی واجب ہے، مثلاً اولاد کی تربیت، بیوی کا نان ونفقہ، ضرورت مند ماں باپ اور رشتہ داروں کی ضروریات پر، مجاہدین فی سبیل اللہ، علم دین حاصل کرنے والے ضرورت مند طلباء، مساجد ومدارس کی تعمیر وغیرہ، جتنی ضرورت اشد ہوگی ان پر خرچ کرنا بھی اتنا ہی اہم ہوگا، حضور انور ﷺ کا ارشاد ابھی گذرا کہ آپ نے فرمایا: مال میں سوا زکوۃ کے اور بھی حقوق ہیں، پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی، اس حدیث میں حق سے مراد عام حقوق ہیں، خواہ واجب ہوں یا مستحب۔

(تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، ج ا، ص ۳۰۴)

(۳۷) ایفائے عہد ایمانی صفات میں سے ہے، عہد کئی نوعیت کے ہیں، خالق اور مخلوق کے درمیان، نبی اور امتی کے درمیان، بندوں کے آپس کے عہد، دینی عہد، دنیوی عہد، تجارتی، معاشرتی، سیاسی عہد، مومن اور کافروں کے درمیان عہد، ذمی، مستأمن سے عہد وغیرہ، مومن کے لئے ہر قسم کے عہد کا پورا کرنا فرض ہے، وعدہ خلافی کرنے والا جھوٹا اور بے اعتبار ہوتا ہے، ایسا شخص دین ودنیا میں کسی مقام پر کامیاب نہیں ہوتا، ایفائے عہد میں منت اور نذر کا پورا کرنا، امانت کو بحفاظت ادا کرنا، طلب حق پر سچی گواہی دینا بھی شامل ہیں۔

(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین بن ضیاء الدین رازی، ج۵، ص ۴۸. تفسیر روح المعانی ازسید ابو الفضل محمود آلوسی، ج ۲، ۴۷.
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری، ص ۴۹. تفسیر مظہری ازعلامہ ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ا، ص ۳۰۴)

(۳۸) بدعہدی اور وعدہ خلافی کو اسلام نے منافقین کی علامتوں میں سے ایک علامت قرار دیا ہے۔

حضور صادق الوعد والامین ﷺ نے فرمایا:

"(ترجمہ) منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ کہے اور وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے" (اس حدیث کو بخاری ومسلم اور ترمذی ونسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

(المختصر الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ا، ص ۴)

مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے

"(ترجمہ) اگر چہ روزہ نماز کا پابند ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے:

"(ترجمہ) چار خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ منافق خالص ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہے اس میں اس خصلت کے چھوڑنے تک ایک خصلت نفاق کی باقی رہے گی، جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے، جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں بکے"۔

(اس حدیث کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)

(تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ا، ص ۳۰۴، ۳۰۵. تفسیر ابن کثیر ازامام رازی، ج ا، ص ۲۰۹)

(۳۹) جب کوئی مسلمان ایسی نذر مانے یا کسی سے وعدہ کرے یا قسم کھائے جس کے پورا کرنے میں حرام کا ارتکاب ہوتا ہو یا حرام کو حلال کرنا یا حلال کو حرام ٹھہرانا پڑتا ہو تو ایسا وعدہ پورا کرنا، ایسی نذر اور قسم پورا کرنا جائز نہیں، ایسی صورت میں قسم توڑ کر کفارہ دے۔

(تفسیر روح المعانی ازابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی رحمة الله تعالی علیه، ج ۲، ص ۷۴، مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان)

(۴۰) رنج والم، مرض وغم، فقر، قحط، جنگ، ہجوم دشمناں میں صبر کرنا اہل ایمان کا شیوہ ہے، مصیبت، سختی، ناپسندیدہ امور کے پیش آنے پر گھبراہٹ، جزع وفزع اور شکوہ شکایت سے دامن بچانا صالحین کا طریقہ ہے، صبر کرنے والے قرب خداوندی سے خصوصی طور بہرہ ور ہوتے ہیں۔ مصائب وشدائد میں جتنا زیادہ صبر ہوگا اس کا اجر اتنا ہی زائد ہوگا، انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات اللہ تعالی بعدد علمہ ابدا ابدا اور اولیائے عظام دامت فیوضاتھم القدسیہ کو آزمایا گیا مگر انہوں نے صبر کر کے اپنے اجر کو پالیا، ان کا اجر بے حساب ہوگا۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۚ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ☆

(سورة الزمر، آیت ۱۰)

تم فرماؤ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو جنہوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ......

ہر نیکی کرنے والے کی نیکی کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا،

اور یہ بھی مروی ہے کہ......

اصحاب مصیبت وبلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لئے دفتر کھولے جائیں، ان پر اجر وثواب کی بے حساب بارش ہوگی، یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہل مصیبت ہوتے، اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علیؒ بن محمدخازن، ج ۴، ص ۵۱. تفسیر ابن کثیر، ج ۴، ص ۴۸
تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی معه جلالین ازعلامه حافظ سیوطی وعلامه محلی، ج ۳، ص ۳۶۹.
تفسیر کبیر ازامام فخرالدین بن ضیاء الدین رازی، ج ۵، ص ۲۶، ۲۵۴)

(۴۱) آیت مذکورہ تمام کمالات انسانیہ کی جامع ہے، اگر چہ کمالات انسانیہ کثیر ہیں مگر تین امور پر مشتمل ہیں:

(ا) صحت اعتقاد (ب) حسن معاشرت (ج) تہذیب نفس

ان کی تفصیل یوں ہے :

(ا) حسن اعتقاد سے مراد یہ ہے کہ تمام ضروریات دین کا اعتقاد رکھے، ضروریات دین کا اشارہ آیت کے مذکورہ حصہ..... مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ

ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر..... میں ہے،

(ب) حسن معاشرت سے مراد حقوق العباد کا کامل طور پر ادا کرنا ہے، اس کا بیان آیت کے حصہ..... وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ

اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں..... میں ہے۔

(ج) تہذیب نفس سے مراد انفرادی طور پر اپنا حال مطابق شریعت کرنا ہے، اس کا بیان آیت کے حصہ..... وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ☆

اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت، یہی ہیں جنہوں نے بات سچی کی اور یہ ہی پرہیزگار ہیں۔ ..... میں ہے۔

مذکورہ بالا تینوں اوصاف صحت اعتقاد، حسن معاشرت اور تہذیب کا جامع صدق اور تقویٰ سے موصوف ہوگا،

اس آیت کے بارے میں حضور شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس آیت پر عمل کرے گا اس کا ایمان مکمل ہوگا''

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۵)

☆☆☆☆☆

باب (۱۶) :

قصاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ☆ وَ لَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ☆

اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا، یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت، تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے، اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے، اے عقلمندو کہ تم کہیں بچو۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۸، ۱۷۹)

حل لغات :

کُتِبَ : **کَتَبَ** سے بنا ہے جس کا معنٰی ہے جمع کرنا، ملانا۔

اسی لئے لشکر، فوج کو ''کتیبہ'' اور مختلف مضامین کے مجموعہ کو ''کتاب'' کہتے ہیں۔

اصطلاح میں ثابت کرنا، قائم کرنا، واجب اور لازم کردینا اور ارادہ کرنا بھی مراد ہے۔

اصطلاحی اور لغوی معنوں میں مناسبت ہے، غلام کی آزادی پر مال مقرر کردینے کو بھی ''کتابت'' اسی لئے کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں اس سے مراد فرض کرنا یا مقرر کر دینا ہے، لکھے ہوئے احکام بولے ہوئے احکام سے سخت تاکیدی ہوتے ہیں۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام راغب اصفہانی، ص۴۲۳
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳)
(جامع احکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۴
احکام القرآن ازعلمہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، ج ۱، ص ۶۱۔
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمدخازن، ۱۱۶۔
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۲، ص ۴۸)

"اَلْقِصَاصُ": **قصٌّ** سے بنا ہے جس کے معنی ہیں نقش قدم پر چلنا۔ قرآن مجید میں یہ معنی استعمال ہوا ہے:

ارشاد ربانی ہے: **قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصاً**☆ (سورہ کہف، آیت ۶۴)

موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ز فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ☆ (سورہ قصص، آیت ۱۱)

اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا اس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی۔

اصطلاح میں برابر آنے کو کہتے ہیں، کہانی کو بھی قصہ اسی لئے کہتے ہیں کہ واقعہ کے برابر حکایت ہوتی ہے، قینچی کو مِقَصّ کہتے ہیں کہ اس کی دونوں طرفیں برابر ہوتی ہیں، قِصاص خون کے بدلے خون بہانے کو کہتے ہیں، اس سے مقتول کا خون قاتل کے خون کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس آیت میں یہی معنی مراد ہیں۔

(مفردات فی غریب القرآن ازامام راغب اصفہانی، ۴۰۴۔ احکام القرآن ازعلامہ جصاص رحمہ اللہ تعالی، ج ۱، ص ۱۳۳)
(تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۹۔ تفسیرات احمدیہ، ص ۵۰۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۶۱ تفسیر خازن ج ۱ ص ۱۱۶)

"فِى الْقَتْلٰى": اس آیت میں فی سبب کے لئے ہے۔

قَتْلٰى، قتيل کی جمع ہے، بمعنی **مقتول** مقتولین کے سبب قصاص فرض ہے، اگر چہ یہاں **قتلى** عام ہے لیکن بعض مقتولین خاص ہیں، ان کا بیان آگے ہوگا:

"اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى":

آزاد آزاد کے عوض اور غلام غلام کے عوض اور عورت عورت کے عوض قتل کئے جائیں گے۔

زمانہ جاہلیت میں عرب عورت کے بدلے مرد، غلام کے بدلے آزاد اور ایک کے عوض چند کو قتل کرتے تھے، اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ غلام مقتول کے عوض آزاد کو قتل نہ کیا جائے، عورت مقتولہ کے عوض قاتل مرد کو یا ذمی مقتول کے عوض مسلمان قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ بلکہ ان میں جو بھی کسی کو قتل کرے اس سے قصاص لیا جائے اس لئے کہ جانیں سب برابر ہیں، اس تفسیر کی تائید دوسری آیت کر رہی ہے:

ارشاد ربانی ہے:

وَ کَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ کَفَّارَةٌ لَّهٗ ط وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ☆

(سورہ مائدہ، آیت ۴۵)

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے' پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳
تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن کثیر شافعی، ج ۱، ص ۲۰۹
تفسیر مظہری ازقاضی علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالی، ج ۱، ص ۲۰۸

"فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ": مَنْ سے مراد قاتل ہے،

"عُفِیَ": اصحاب تفسیر اور ارباب لغت نے **عَفْوٌ** کے مندرجہ ذیل معانی بیان کئے ہیں:

(۱) عطا کرنا: کہا جاتا ہے: **جَادَ بِالْمَالِ عَفْواً صَفْواً**، یعنی اس نے بغیر عوض کے مال عطا کیا۔

(۲) ساقط کرنا، آسانی پیدا کرنا، قرآن مجید میں ہے: **وَاعْفُ عَنَّا** یعنی ہم سے گناہوں کا بوجھ ساقط فرما۔ نیز کہا جاتا ہے: **عَفَوْتُ لَکُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ** میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کا صدقہ معاف کر دیا۔

(۳) کثرت: اسی معنی میں ارشاد خداوندی ہے:

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَکَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ☆

(سورہ اعراف آیت ۹۵)

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے اور بولے بے شک ہمارے باپ دادا کو رنج وراحت پہنچے تھے تو ہم نے انہیں اچانک ان کی غفلت میں پکڑ لیا۔

اسی معنی میں کہا گیا ہے: **اَعْفُوا اللُّحٰی**، داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

(۴) جاتے رہنا: اسی معنی میں یوں کہا گیا ہے: **عَفَتِ الدِّیَارُ**، شہر اجڑ گئے۔

(۵) طلب کرنا: حدیث شریف میں ہے: **مَا اَکَلَتِ الْعَافِیَةُ فَهُوَ صَدَقَةٌ**، رزق تلاش کرنے والے پرندے جو فصل کھا جائیں وہ صدقہ ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص، ج ۱، ص ۱۵۰
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، ج ۱، ص ۶۲، ۶۳

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس آیت میں عــفـوٌ سے مراد آسانی پیدا کرنا، سہولت دینا اور معاف کر دینا ہے، حدیث شریف بھی اسی معنی کی تائید کرتی ہے،

"اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَاٰخِرُہٗ عَفْوُ اللّٰہِ" (دار قطنی بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۹۳)

(نماز کے اوقات میں) اول وقت اللہ کی رضا ہے اور آخری وقت میں سہولت اور معافی ہے۔

(جامع احکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۵)

بلکہ بعض مفسرین نے فرمایا کہ عُفِی کا جو معنی بھی کیا جائے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے۔

اس صورت میں اس آیت کے یہ مفہوم ہوں گے :

(۱) قاتل سے بعض حصہ خون بہا معاف کر دیا جائے تو ولی مقتول معروف طریقہ سے مطالبہ کرے، اور قاتل خون بہا کو احسان سے ادا کرے وہ یوں کہ نہ تو ادائیگی میں تاخیر کرے اور نہ مال میں مزید کمی یا نقص پیدا کرے۔

(۲) اگر قتل کے عوض مال پر صلح ہو جائے تو ولی مقتول قاتل سے مال کو معروف طریقہ سے قبول کرے اور قاتل بغیر کمی کے ادا کر دے۔ (تسیرات احمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری رحمہ اللہ تعالی، ص ۵۲۔

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۱۷۔

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۱۶)

مسائل شرعیہ :

(۱) ہر مسلمان کا مال، جان اور عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے، اسی طرح ذمی کافروں کا مال، جان اور عزت بھی محفوظ ہیں، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کے مال کو اس کی رضامندی کے بغیر ناحق کھائے، اسی طرح کسی مسلمان کا جان بوجھ کر قتل کرنا کفر کے بعد سب سے بڑا جرم ہے۔

(ردالمحتار از علامہ سیدمحمدامین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)، ج ۶، ص ۵۲۹)

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآءُ ہٗ جَھَنَّمُ خٰلِداً فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَاباً عَظِیْماً☆

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے، اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار کر رکھا ہے بڑا عذاب۔ (سورۃ النساء، آیت ۹۳)

حدیث شریف میں ہے: " لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ"

دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔

(رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عمرو، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۰۶)

(۲) قتل عمد کا بدلہ قصاص ہے، یعنی قتل کے بدلے میں قاتل کو قتل کیا جائے گا، مقتول خواہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، مسلم ہو یا ذمی، کیونکہ **قَتْلٰی** بمعنی مقتول سب ہی کو شامل ہے۔ ہاں جس کو دلیل شرعی خاص کرے وہ مخصوص اور مستثنی ہوگا، آیت مبارکہ میں جو بیان ہوا وہ بطور مثال ہے کہ آزاد کے بدلے آزاد، غلام نے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت قتل کی جائے گی، اس سے ماسوا کی نفی نہیں ہوتی، قصاص کا مدار مساوات پر ہے، جو قتل کرے گا وہ قتل ہوگا، خواہ قاتل کوئی ہو، مرد، عورت، آزاد، غلام، صغیر، کبیر، صحیح، مریض۔

(تفسیرات احمدیہ 'ازعلامہ احمدجیون جونپوری رحمہ اللہ تعالی عزوجل ،ص ۵۰
(جامع احکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ،ج۲،ص۲۴۶، ۲۵۱
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ،ج ۱،ص ۶۱ تفسیر روح المعانی، ج۲،ص ۵۰
تفسیرابن کثیر ازعلامہ حافظ عمادالدین اسمعیل بن کثیر شافعی ،۲۱۰ احکام القرآن ازعلامہ جصاص،ج ۱،ص ۱۳۳
تفسیرمدارک التنزیل وحقائق التاویل ،ج ۱،ص ۱۱۶ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ،ج ۱،ص ۱۱۶
فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی ازعلامہ شاہ عبدالعزیزمحدث دھلوی ،ص ۹۶۳ تفسیر مظہری ،ج ۱،ص ۲۰۸

(۳) قصاص میں ذات میں مساوات معتبر ہے، وصف میں برابری ممکن نہیں، مثلاً چھوٹے کے بدلے بڑا قتل ہوگا، فاسق کے بدلے صالح قتل ہوگا، محبت، قرابت، علم وفضل، حسب ونسب، شرافت ورذالت، خوبصورتی وبدصورتی، صلاح وفسق کے باعث قصاص میں امتیاز نہیں۔

(فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی ازعلامہ شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمہ اللہ تعالی ،ص ۹۶۲.
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامہ علاؤالدین ابوبکربن مسعود کاسانی حنفی ،ج۷،ص ۳۵۱.
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ،ج ۱،ص ۶۱

(۴) حکم قصاص سے چند صورتیں مخصوص اور مستثنی ہیں،

<u>اول:</u> یہ کہ مسلمان' کافر حربی کو مار دے تو بالاجماع اس میں قصاص نہیں،

<u>دوم:</u> یہ کہ مسلمان نے دوسرے مسلمان کو خطا سے مارا ہو، خطا خواہ معرفت میں ہو کہ مسلمان کو بسبب شکل ولباس اور ہمراہ ہونے کافر کے' کافر جان کر قتل کردے یا فعل میں خطا ہو، مثلاً تیر یا گولی شکار پر چلائی اور وہ مسلمان کے لگ گئی اور وہ مرگیا، ان صورتوں میں بھی قصاص نہیں، خون بہا واجب ہوگا، جیسا کہ سورہ نساء میں مذکور ہے،

<u>تیسرے:</u> یہ کہ ماں یا باپ نے بیٹے یا بیٹی یا نواسہ یا پوتے کو مارا اس صورت میں بھی قصاص نہیں، خون بہا ہے،

<u>چوتھے:</u> یہ کہ مالک نے غلام یا لونڈی کو مار ڈالا، اس صورت میں بھی قصاص نہیں' نہ خون بہا، لیکن کفارہ دینا مالک کے ذمے لازم ہے۔

(فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی ازعلامہ شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمہ اللہ تعالی ،ص ۹۶۲)
(تفسیر کبیر ازامام فخرالدین بن ضیاء الدین رازی ،ج۵،ص ۵۲ .احکام القرآن ازجصاص،ج ۱،ص ۱۳۳، ۱۴۴، ۱۴۵)
(احکام القرآن از ابن العربی،ج ۱،ص ۶۵ . تفسیرخازن،ج ۱،ص ۱۱۶ .تفسیر مظہری ،ج ۱،ص ۲۰۹)

(۵) جمیع علماء کا اتفاق ہے کہ غلام آزاد کے بدلے اور عورت مرد کے بدلے قتل ہوگی، اسی طرح آزاد غلام کے بدلے، مسلمان ذمی کے بدلے اور مرد عورت کے بدلے قتل ہوں گے۔

(احکام القرآن از جصاص،ج ۱،ص ۱۳۴ .تفسیر ات احمدیہ، ۵۱ .جامع احکام القرآن ازعلامہ قرطبی،ج ۲،ص ۲۴۶.
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمدخازن شافعی (م ۷۲۵ھ)،ج ۱،ص ۱۱۶)
تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ،ج ۱،ص ۱۱۶
تفسیرروح المعانی ازعلامہ محمود آلوسی ،ج ۲،ص ۴۹ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن کثیر،ج ۱،ص ۲۰۹)

(٦) پہلی امتوں پر جو احکام اللہ تعالی نے اتارے ہیں ان کے ناقل اگر یہود و نصاری ہوں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر خود اللہ تعالی یا رسول اللہ ﷺ نے بلا انکار نقل فرمائے ہوں تو ان احکام کا اتباع بھی لازم ہے، کیونکہ جب حاکم یا حکم ایک، اور طریقہ ثبوت ایک ہے تو اتباع واطاعت لازم ہے۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ۔ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ ☆

یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہانوں کو۔ (سورہ انعام آیت ۹۰)

نیز ارشاد خداوندی ہے:

شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ۔ کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ ۔ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ☆

تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسی اور عیسی کو دیا کہ دین ٹھیک رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنے قریب کے لئے چن لیتا ہے جسے چاہے اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اسے جو رجوع لائے۔ (سورہ شوری آیت۱۳)

یہ اصول مسلم ہے کہ حکم جب تک منسوخ نہ ہو اس پر عمل لازم ہے، ناسخ اور منسوخ کا ایک ہی کتاب میں ہونا ضروری نہیں، اور جب تک حکم نسخ ظاہر نہ ہو حکم باقی رہتا ہے، تورات میں قصاص کا حکم اترا۔

ارشاد ربانی ہے:

وَکَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۔ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ کَفَّارَةٌ لَّهٗ ۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ☆

(سورہ مائدہ، ایت ۴۵)

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

تورات کا یہ حکم قصاص قرآن مجید میں باقی ہے لہذا ہمارے لئے اسی پر عمل لازم ہے۔

اسی لئے حضور شارع اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان آدمی جو اللہ کے ایک ہونے اور میرے رسول ہونے کا اقرار کرتا اور گواہی دیتا ہو اس کا خون ناحق گرانا بغیر تین باتوں کے جائز نہیں، یا تو اس نے کسی کو (ناحق) قتل کر دیا ہو اس کے قصاص میں وہ قتل کیا جائے گا یا باوجود نکاح ہونے کے زنا کرے یا اپنے دین اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دے۔

(اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ابن مسعود سے روایت کیاھے''

امیر المؤمنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ نے یوم محاصرہ اپنے گھر کے اوپر سے جھانک کر محاصرین سے کہا کہ ''میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کا خون بغیر تین باتوں کے حلال نہیں، یا تو احصان کے بعد زنا کرے، یا اسلام کے بعد کفر اختیار کرے، یا ناحق کسی کو مار ڈالے''

(اس حدیث کو امام شافعی، احمد، ترمذی، ابن ماجه اور دارمی نے ابو امامه سے روایت کیا)
(تفسیر مظهری، ج ۱، ص ۳۰۸، ۳۰۹. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۶، ۱۴۰)
سنن ابن ماجه ازامام ابوعبدالله محمدبن یزید ابن ماجه (م ۲۷۳ھ)، ص ۱۸۲
جامع ترمذی ازامام ابوعیسٰی محمدبن عیسٰی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۲۰۳. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۹)

(۷) ایک آدمی کے قتل میں اگر کئی آدمی شریک ہوں تو سبھی سے قصاص لیا جائے گا،

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي النَّارِ ''

اگر زمین و آسمان والے ایک مؤمن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ میں ڈال دے گا۔

(رواه الترمذی والدار قطنی عن ابی سعید و ابی هریرة، بحواله جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۱۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صنعاء میں ایک آدمی کے قتل کے جرم میں شریک سات آدمیوں کو قتل کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن خباب کے قتل میں شریک حروریہ قبیلہ سے قتال کیا۔

(جامع احکام القرآن ازعلامه قرطبی، ج ۲، ص ۲۵۱. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۹، ۱۳۶، ۱۴۵،
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی، ج ۱، ص ۱۱۶ عن المؤطا والبخاری.
احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۶۵. تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامه نسفی، ج ۱، ص ۱۱۶.
تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن کثیر شافعی، ج ۱، ص ۲۰۹. تفسیر مظهری، ج ۱، ص ۳۱۲، ۳۱۳)

(۸) اگر ایک شخص بہت سے آدمیوں کو قتل کر دے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

(تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی مجددی رحمة الله تعالی علیه، ج ۱، ص ۳۱۳)

(۹) قتل عمد یہ ہے کہ کسی کو قصداً کسی ہتھیار، دھار دار لکڑی، پتھر، آگ سے جان سے مارا جائے، ہر قسم کی گولی اور چھرا بھی اسی زمرے میں ہے۔ لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ کی کسی چیز سے قتل کرے گا اگر اس سے زخم ہوا تو قتل عمد ہے، اسی طرح چھری، خنجر، تیر، نیزہ، بلم وغیرہ کہ یہ سب آلہ جارحہ ہیں، سب کا یہی حکم ہے۔ موٹر، کار وغیرہ گاڑی کسی پر قصداً چڑھا دینا بھی اسی حکم میں ہے۔

(تفسیر مظهری ازعلامه پانی پتی، ج ۱، ص ۳۱۳.. ردالمحتار معه درمختار، ج ۶، ص ۵۲۷، ۵۲۸.
بدائع الصنائع، ج ۷، ص ۲۳۵. احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۳۳. تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۵۲)

(۱۰) مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ مقتول کے بدلے قاتل سے قتل کا مطالبہ کریں یا قاتل سے مال لے کر صلح کرلیں، جتنے مال پر صلح ہو جائز ہے، مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ بغیر مال لئے قصاص معاف کردیں، اگر مال پر صلح کرلیں تو قصاص ساقط ہو جائے گا، مال کا دینا واجب ہوگا، اگر بعض معاف کردیں یا بعض مال پر صلح کرلیں تو قصاص ساقط ہو جائے گا، باقی کے لئے دیت کا حصہ ہوگا، معاف کرنے والے کے لئے کچھ نہ ہوگا۔

یہ مسئلہ آیت کے حصہ: **فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ** سے مستنبط ہوتا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری، ص ۵۰. انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به تفسیر بیضاوی 'از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ۱۲۶. لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، ج ۱، ص ۱۱۷. تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ نسفی، ج ۱، ص ۱۱۷. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۰. تفسیر مظهری، ج ۱، ص ۲۱۷. بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، ج ۵، ص ۲۵۷. الهدایه ' از علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۸۵ھ)، ج ۴، ص ۲۳۲. در مختار معه ردالمحتار، ج ۶، ص ۵۴۱)

(۱۱) مقتول کا ولی قاتل سے دیت اس کی رضامندی سے لے سکتا ہے، قاتل کی رضامندی کے بغیر اس سے دیت کا مطالبہ جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَاتَـاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ☆

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھالو جان بوجھ کر۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۸۸)

نیز ارشاد ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَـاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَاتَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا☆

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ (سورہ نساء، آیت ۲۹)

اور ارشاد نبوی علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام میں وارد ہوا:

"لَايَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِيْبَةٍ مِّنْ نَفْسِهٖ" (رواه احمد بحواله کنوز الحقائق، ۱۵۰)

کسی مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۴۹. تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۲۵۳. احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۶۶. تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی، ج ۲، ص ۵۰. تفسیر مظهری' ج ۱' ص ۳۰۶' ۳۰۷. تفسیر ابن کثیر' ج ۱' ص ۲۱۰. بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ کاسانی، ج ۵، ص ۳۵۶. درمختار معه ردالمحتار' ج ۶' ص ۵۲۹.)

(۱۲) قاتل نے جس صورت میں قتل کیا خواہ تلوار سے گردن اڑادی، خواہ اعضاء کاٹ کاٹ کر مار ڈالا خواہ آگ میں ڈالا، غرض قاتل نے جس صورت میں قتل کیا، قصاص میں اسے صرف تلوار سے قتل کیا جائے گا، قاتل کے اعضاء وغیرہ کاٹ کر قتل نہیں کیا جائے گا، کیونکہ مثلہ حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے: " لَاقَوَدَ اِلَّابِالسَّیْفِ " قصاص صرف تلوار سے ہے۔

(رواہ ابن ماجه عن ابی بکرة و عن النعمان بن بشیر، بحواله جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۶۴)
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۶۰ . تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۶ . درمختار معه ردالمحتار، ج ۶، ص ۵۳۷)

(۱۳) گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہوتا ہے کافر نہیں، قتل عمد کے باوجود اللہ تعالیٰ نے قاتل کو مقتول کے ورثاء کا بھائی قرار دیا ہے، " فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ " میں اسی طرف اشارہ ہے۔

(تفسیرات احمدیه، ص ۵۱ تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۱۱۷ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۷ . تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۵۹ تفسیر مظهری، ج ۱، ص ۲۱۷ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۰)

(۱۴) قاتل پر فرض ہے کہ جب مقتول کے اولیاء مطالبہ قصاص کریں تو خود کو سپرد کردے اور مقتول کے اولیاء پر واجب ہے کہ قصاص میں زیادتی نہ کریں ان کی زیادتی کئی طرح ممکن ہے' مثلاً قتل کرنے میں مُثلہ کریں' اور اگر مال پر صلح کرلیں تو مطالبہ میں صلح سے تجاوز کریں۔

(جامع احکام القرآن از علامه قرطبی رحمة الله علیه' ج ۲' ص ۲۴۵ . احکام القرآن از علامه ابن العربی' ج ۱' ص ۲۶ . تفسیر کبیر از علامه فخر الدین ابن ضیاء الدین رازی رحمة الله تعالی رحمة واسعة' ج ۵' ص ۵۲)

(۱۵) قصاص صرف اولی الامر (حاکم) لے گا' ہر کسی کو قصاص لینے کا اختیار نہیں۔

(جامع احکام القرآن از علامه قرطبی رحمة الله علیه' ج ۲ ۲۴۵' ۲۴۶ . تفسیر کبیر' ج ۲' ص ۵۲)

(۱۶) قصاص مساجد میں نہیں لیا جائے گا۔

حدیث شریف میں ہے: " لَاتُقَامُ الْحُدُوْدُفِی الْمَسَاجِد " حدوں کو مسجدوں میں نافذ نہ کرو۔

(رواہ الامام احمد و الترمذی و الحاکم عن ابن عباس' بحواله جامع صغیر' ج ۱' ص ۳۶۰)

(۱۷) قتل میں قصاص جاری کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مزید قتل ہونا بند ہوجائیں گے یا کم ہوجائیں گے' کیونکہ اگر قاتل کو یقین ہو کہ قتل کرنے کے عوض وہ بھی قتل کیا جائے گا تو وہ قتل سے رک جائے گا' (مقتول قتل ہونے سے بچ گیا' اور قصاص میں خود قاتل بھی قتل ہونے سے بچ گیا' یوں دو افراد کا قتل ہونے سے بچ جانا) گویا قصاص میں زندگی ہے' اسی مفہوم کو قرآن مجید نے نہایت بلیغ انداز میں بیان فرمایا:

وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ☆
اور قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے اے عقلمندو کہ کہیں تم بچو۔ (سورة البقرة آیت' ۱۷۹)

فصاحت و بلاغت میں عرب کا کوئی کلام اس کے برابر نہیں۔

(تفسیر روح المعانی' ج ۲' ص ۵۱ . تفسیرات احمدیه' ص ۵۳ تفسیر کبیر' ج ۵' ص ۶۲ . احکام القرآن از جصاص' ج ۱' ص ۱۵۹ . تفسیر بیضاوی' ص ۱۲۶ . تفسیر خازن' ج ۱' ص ۱۱۷ . تفسیر مظهری' ج ۱' ص ۲۱۸ . تفسیر ابن کثیر' ج ۱' ص ۲۱۱)

☆☆☆☆☆

باب (۱۷) :

﴿وصیت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرَا نِ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ☆ فَمَنْ بَدَّلَہٗ بَعْدَ مَا سَمِعَہٗ فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَہٗ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ☆ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَہُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆

تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور، یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر، تو جو وصیت کو سن کر بدل دے اس کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہے، بیشک اللہ سنتا جانتا ہے، پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی، اس پر کچھ گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ البقرہ آیات ۱۸۰......۱۸۲)

حل لغات :

"اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ" : حَضَرَ کا معنی ہے آجانا، موجود ہونا، مگر اس مقام پر قریب ہونا مراد ہے، کیونکہ جب موت آموجود ہو اس وقت فرض اٹھ جاتے ہیں، موت کی موجودگی میں تمام خطاب اور تکالیف ہٹ جاتے ہیں، اس لئے یہاں یہ توجیہ کی جائے گی کہ اسباب موت اور علامات موت آموجود ہوں، جیسے قصاص، سخت بیماری، بڑھاپا وغیرہ۔ (احکام القرآن از علامہ ابن العربی، ج ۱، ص ۷۰۔ احکام القرآن از علامہ جصاص، ج ۲، ص ۲۵۸۔ تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمۃ اللہ تعالی علیہ رحمۃ واسعۃ، ج ۱، ص ۳۱۸ مطبوعہ دھلی۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۲۔ تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۷۔ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۸۔ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۶۴)

"خیراً": ہر وہ شئ جس میں ہر کوئی رغبت رکھتا ہو، مثلاً عقل، عدل، فضل، نفع دینے والی ہر شئ۔

خیر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **خیر مطلق**: وہ شئ جو ہر حال میں ہر کسی کے ہاں مرغوب ہو۔
مثلاً جنت کہ حضور اکرم ﷺ نے اسے خیر سے موصوف فرمایا۔

(۲) **خیر مقید**: ایسی شئ جو بعض کے لئے نافع ہو اور بعض کے لئے باعث نقصان، مثلاً مال، کہ راہ حق اور جائز مصرف میں خرچ کرنے والے کے لئے خیر ہے اور اسراف کرنے والے اور شیطانی کاموں میں خرچ کرنے والے کے لئے وہی مال وبال جان اور باعث ہلاکت ہے، قرآن مجید میں مال ان دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے، آیت مبارکہ **اِنْ تَرَکَ خَیْرًا** میں مال، خیر مطلق کے معنوں میں ہے۔
اور آیت مبارکہ......

اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ ☆ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ۔ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ☆
کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے مال اور بیٹوں سے، یہ جلد جلد ان کو بھلائیاں دیتے ہیں، بلکہ انہیں خبر نہیں
(سورہ مؤمنون آیات ۵۶،۵۵)

......میں مال کافروں کے حق میں محض وبال جان ہے۔ (مفردات امام راغب، ص ۱۶۰)

آیت مذکورہ میں **خَیْرًا** کا اطلاق مطلق مال کے معنوں میں ہوا ہے، قلیل ہو یا کثیر۔
(تفسیر مظهری ازقاضی ثناء الله پانی پتی، ج ۱، ص ۳۱۸. روح المعانی، ج ۲، ص ۵۲. تفسیر بیضاوی، ۱۲۷،
تفسیر ابن کثیر ازعلامه حافظ عمادالدین اسمعیل بن کثیر شافعی، ج ۱، ص ۲۱۲. تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۸)

"اَلْوَصِیَّةُ": لغت میں اس کا معنی ہے، کسی کام کا عہد لینا، کسی کام کا اشارہ کرنا، حکم دینا، مجازاً تاکیدی حکم کو بھی وصیت کہتے ہیں، جیسے **یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ** (اللہ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے)۔
(جامع احکام القرآن ازعلامه قرطبی، ج ۲، ص ۲۵۹ مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان)

اصطلاح شرع میں وصیت کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے:

" اَلْوَصِیَّةُ مَا اَوْجَبَهَا الْمُوْصِیْ فِیْ مَالِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ کما فی نتائج الافکار عن النهایة عن الایضاح "

وصیت کرنے والا اپنی موت کے بعد یا مرض الموت میں جو شئ ضروری ٹھہرائے وہ وصیت ہے، جیسا کہ الایضاح پھر نہایہ پھر نتائج الافکار میں ہے۔
(الشرعیة البهیة فی تحدید الوصیة مصنفه امام احمد رضا خان محدث بریلوی، مشموله فتاوی رضویه کتاب الوصایا، ج ۱۲، ص ۱۴۵)

اس کی دوسری تعریف یوں ہے:

" اِیْجَابٌ بَعْدَ الْمَوْتِ کما فی الوقایه و النقایه" (فتاوی رضویه، ج ۱۲، ص ۱۴۵)

موت کے بعد کچھ واجب کرنے کو وصیت کہتے ہیں، جیسا کہ وقایہ اور نقایہ میں ہے۔

وصیت کے باب میں پانچ کلمات کا استعمال عام ہوتا ہے ان کا جاننا ضروری ہے:

(۱) **وصیت:** گذشتہ سطور میں اس کا بیان ہوا

(۲) **مُوصِیْ:** وصیت کرنے والا

(۳) **مُوصٰی لَہٗ:** جس کے لئے وصیت کی گئی

(۴) **مُوصٰی بہ:** جس شیٔ کی وصیت کی گئی

(۵) **وَصِیّ:** جس کو وصیت جاری کرنے کا حکم دیا گیا

"لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ": ماں باپ اور قریبی رشتہ دار۔

چونکہ عرب میں رواج تھا (ہمارے ہاں بھی بعض جگہ رواج ہے) کہ میت کے مال اور جائیداد پر اس کی اولاد اور بیوی (یا خاوند) قبضہ کر لیتے، ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کو کچھ نہ دیتے، اس رسم کی اصلاح کے لئے فرمایا گیا کہ وصیت میں والدین اور دیگر قریبی رشتہ داروں کا بھی حصہ مقرر کیا جائے۔

"بِالْمَعْرُوْفِ": دستور شرع کے موافق۔

وصیت میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود ہو نہ کہ نمود و نمائش، جیسا کہ زمانہ جاہلیت کا رواج تھا کہ فقیر رشتہ داروں کو کم اور غنی رشتہ داروں کو زیادہ حصہ کی وصیت کرتے تھے، تم ایسا نہ کرو، بلکہ قریبی رشتہ داروں، حقیقی بھائیوں کو دور کر کے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں سے زیادہ حصہ دو۔

"حَقًّا": حق کسی شیٔ کے ثابت اور لازم کرنے کو کہتے ہیں، اس کا اطلاق فرض اور مستحب پر ہوتا ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، ج۱، ص۷۲)

"فَمَنْ بَدَّلَہٗ": مَنْ سے مراد وصی، گواہ، کاتب، قاضی، حاکم اور سارے مسلمان ہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین رازی، ج۵، ص۷۰. احکام القرآن از ابن العربی، ج۱، ص۷۳.
احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص، ج۱، ص۱۶۹. تفسیر مظھری، ج۱، ص۲۲۱.
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج۲، ص۵۵)

تبدیل کا معنی ہے بدل دینا، متغیر کر دینا۔ (المفردات فی غریب القرآن از امام راغب اصفھانی، ص۳۹)

تبدیل وصیت کی مختلف صورتیں ہیں:

(۱) میت وصیت کرنے لگے یا کر جائے تو گواہ، وصی، وارث، حاکم وصیت کو بدل دیں۔

(۲) کاتب غلط لکھ کر وصیت بدل دے،

(۳) گواہ غلط گواہی دے کر وصیت کو بدلنا چاہے،

(۴) حاکم رشوت لے کر وصیت کو غلط طور پر جاری کرنے کا حکم دے،

(۵) موصی لہ کسی کا حق کم یا زیادہ کر دے،

(۶) وارث یا موصی لہ مرنے والے کو غلط مشورہ دے کر وصیت بدلوا دے،

یہ تمام صورتیں وصیت کی تبدیلی کی ہیں، سب پر تبدیل وصیت کے احکام نافذ ہوتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی، ج۲، ص۵۵. تفسیر ابن کثیر، ج۱، ص۲۱۱)

"بعد ما سمعہ": سماع کا معنی ہے سننا، مگر یہاں مراد ہے جاننا، علم ہونا، خبر پہنچنا۔
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی، ص۱۲۷ تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۵۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جسے وصیت کی صحیح خبر پہنچے اگر چہ وہ گواہ نہ ہو پھر بھی اس پر واجب ہے کہ صحیح وصیت جاری کرانے کی کوشش کرے، اگر ایسا نہیں کرے گا گناہگار ہوگا۔

"فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوصٍ": مَن سے مراد وہ شخص ہے جو وصیت کے وقت مرنے والے کے پاس ہو۔

"خَافَ": خوف سے مراد اس مقام پر اندیشہ کرنا اور جاننا ہے، بعض مفسرین کے نزدیک خوف اور ڈر مراد ہے۔

اگر وصیت کرنے والے کی وصیت کا علم اس کے مرنے کے بعد ہوا تو اس وقت خوف بمعنی علم ہے، اور اگر وصیت سے پہلے یا وصیت کے وقت معلوم ہوا کہ مرنے والا ناجائز وصیت کرے گا یا کر رہا ہے تو یہ اندیشہ ہوا۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین رازی، ج۵، ص۲۰-۷۲ تفسیر مظہری، ج۱، ص۲۲۱)

"جَنفاً": مائل ہو جانا، یہاں مراد ہے غلطی سے برا کام کر بیٹھنا۔
(مفردات امام راغب اصفہانی، ص۱۰۱۔ تفسیر کبیر، ج۵، ۷۳۔ تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج۱، ص۲۲۱)

"اِثماً": وہ گناہ جو جان بوجھ کر کیا جائے۔
(تفسیر کبیر، ج۵، ص۷۳۔ تفسیر مظہری، ج۱، ص۲۲۱۔ تفسیر مدارک، ج۱، ص۱۱۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کو بوقت وصیت اندیشہ ہو کہ مرنے والا (قریب المرگ) خطا سے یا جان بوجھ کر خلاف شرع وصیت کر دے گا، یا جس شخص کو بعد موت میت کی غلط وصیت کا علم ہو۔

"فَاَصْلَحَ بَیْنَھُمْ": **اَصْلَحَ** کا معنی ہے صلح کرا دے اس کا فاعل **مَنْ** ہے جس کا بیان اوپر گذرا، **ھُمْ** کا مرجع وہ لوگ ہیں جن کے لئے وصیت ہوئی۔

یعنی وہ حاکم، یا گواہ، یا وصی وارثوں میں صلح کرا دے بایں طور جس کو محروم کر دیا گیا ہو اسے دلوا دے، یا جس کے لئے حق سے زیادہ وصیت کی گئی اسے مطابق حق شرع لینے پر راضی کر دے، یا مرنے والے سے مطابق حق وصیت بدلوا دے۔

اگر چہ ان سب صورتوں میں بظاہر وصیت کی تبدیلی ہے مگر در حقیقت اصلاح ہے جو مطلوب شرع ہے لہٰذا ایسا کرنے والے پر گناہ نہیں، اسی کو رب تعالیٰ نے **"فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ"** سے بیان فرما دیا۔

حضور سید عالم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو تہائی سے زیادہ وصیت کرنے سے منع فرما دیا تھا، انہوں نے ابتداء تمام مال کی وصیت کرنے کا ارادہ فرمایا تھا، حضور نے قبول نہ فرمایا، پھر نصف مال کی وصیت کا ارادہ فرمایا، آپ نے اسے بھی جائز قرار نہ دیا، جب انہوں نے تہائی مال کی وصیت کا ارادہ فرمایا تو آپ نے فرمایا:

"اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ"

ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے، اپنے بچوں کو خوش حال چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ دربدر لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔
(رواہ البخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ واحمد عن ابن عباس، جامع صغیر، ج۱، ص۲۴۵
کنز العمال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج۱۶، ح۲۱۱۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان
عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابو حنیفہ از امام سید مرتضی زبیدی، ج۲، ص۱۵۶
جامع المسانید از امام ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ)، ج۲، ص۲۳۴)

اسی طرح سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے خود حق سے بڑھ وصیت کرنے والوں کو وصیت سے روک دیا، یہ تبدیلی در حقیقت اصلاح ہے، جو مطلوب شرع ہے۔
(تفسیر مظہری، ج۱، ص۲۲۲ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر کثیر شافعی، ج۱، ص۲۱۳)

مسائل شرعیہ:

(۱) وصیت کرنا جائز ہے اس کا جواز قرآن مجید، سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے، اگر چہ قیاس اس کے جواز کو رد کرتا ہے، کیونکہ وصیت کا تعلق موت کے بعد اپنے مال میں تصرف سے ہے، حالانکہ موت تو ملک کو زائل کر دیتی ہے، پس بعد موت اپنے مال میں، جس کا ملک موت سے ختم ہو چکا ہے، کس طرح تصرف کر سکتا ہے؟ یہ قیاس کا تقاضا ہے، مگر...... قرآن مجید میں متعدد مقامات پر وصیت کے جواز کا ذکر ہے۔ مثلاً

(ا) ارشاد ربانی ہے:

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ☆

(سورۃالنسآء، آیت ۴)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے اوپر تو ان کو دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

(ب) نیز ارشاد ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَـمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ☆

(سورۃالمائدۃ، آیت ۱۰۶)

اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں سے کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگر چہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گناہ گاروں میں ہیں۔

.....ان آیات مقدسہ سے وصیت کی مشروعیت اور جواز ثابت ہوتا ہے۔

متعدد احادیث طیبہ سے وصیت کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

(ا) حضرت سعد بن ابی وقاص کی حدیث گذری کہ "اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ"

(ب) "اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ اَمْوَالِكُمْ فِىْ اٰخِرِ اَعْمَارِكُمْ زِيَادَةً عَلٰى اَعْمَالِكُمْ فَضَعُوْهُ حَيْثُ شِئْتُمْ"

بیشک اللہ تعالی نے تمہارے آخری عمر کے حصہ میں تمہارے مال کا ایک تہائی تم پر صدقہ کر دیا ہے تا کہ تم اپنے اعمال کو زیادہ کرسکو، سو اس تہائی کو جہاں چاہو خرچ کرو۔

(رواه ابن ماجه، عن ابی هریرة و الطبرانی عن الدرداء، بحواله کنز العمال ، ۱۶، ح ۶۱۵۔ جامع صغیر ، ج ۱، ص ۱۱۵)

وصیت کے جواز اور مشروعیت پر امت کا ایسا اجماع ہے کہ دور اول سے لے کر آج تک تمام علماء بغیر کسی اختلاف کے اس پر متفق ہیں۔

(بدائع الصنائع، ج۷، ص ۴۸۷۔ هدایه مع ترجمه فارسی، ج ۴، ص ۳۵۸)

(۲) موت زوال ملک کا باعث ہے، مرنے کے بعد انسان اپنی جائیداد کا مالک نہیں رہتا، تاہم موت کے بعد جس قدر مال کی اسے حاجت ہوتی ہے اتنے حصہ مال کا وہ مالک رہتا ہے، مثلاً کفن، دفن، اور قرض وغیرہ کی مقدار میں صرف ہونے والے مال کا وہ مالک رہتا ہے، ان امور میں اس کا مال، اگر ہو، تو صرف ہوگا۔ قرض کی وصیت بہر صورت نافذ ہوگی۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ، ج۷، ص ۴۸۸)

(۳) جس کے ذمے قرض یا امانت ہو یا اس کے ذمے فرائض اور واجبات کی ادائیگی ہو، جیسے حج، زکوۃ، کفارات، اسے وصیت کرنا واجب ہے۔

(جامع لأحكام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۵۹۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۷۴۔ بدائع الصنائع، ج۷، ۴۸۸)

(۴) تیسرے حصے مال سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں، اسی طرح وارثوں میں سے بعض کے لئے وصیت جائز نہیں، البتہ اگر اس کو وارث جائز رکھیں تو جائز ہوگی۔

متعدد احادیث طیبہ میں اس کی صراحت ہے، مثلاً......

"لَاتَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ"

(رواه الدارقطنی و البیهقی عن ابن عباس، بحواله کنز العمال، ج ۱۶، ح ۶۱۵)

"لَاوَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ تُجِيْزَ الْوَرَثَةُ"

(رواه الطبرانی ، بحواله کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق، ص ۵۰۰۔ کنز العمال، ج ۱۶ ، ح ۶۱۷)

دونوں احادیث کا مفہوم یہی ہے کہ وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہاں اگر بقیہ وارث اسے جائز رکھیں تو جائز ہوگی۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۶۶، ۱۶۸۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۷۲۔ تفسیر مظهری، ج ۱، ص ۲۲۰۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۶۔ تفسیر ات احمدیه، ۵۶۔ تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۲۶۱۔ عقود الجواهر المنیفه، ج ۲، ص ۱۵۶)

(۵) وصیت جب کہ ثلث کل متروکہ موصی بعد ادائے دین سے زائد نہ ہو، تو واجب النفاذ ہے، وارث بھی اسے بند نہیں کر سکتے

(فتاوی رضویه از امام احمد رضا خان قادری، ج ۱۲، ص ۱۲۴ کتاب الوصایا)

(٦) وصیت نافذہ شرعیہ اگر چہ فی نفسہ واجب نہ ہو، اسے اپنے حد نفاذ تک کہ ثلث مال بعد ادائے دین سے محدود ہے، واجب التسلیم ہے، ورثا اگر روکیں یا رد کریں تو گنا ہگار ہوں گے" (فتاوی رضویه، ازمفتی احمدرضاخان قادری، ج۱۲، ص ۱۴۵)

(٧) قرآن مجید نے ورثہ کا حق وصیت سے مؤخر رکھا ہے:

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ☆

(سورة النسآء، آیت ۱۱)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے اوپر تو ان کو دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ انمیں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

اسی آیت سے یہ مسئلہ شرعیہ ثابت ہے۔ (فتاوی رضویه ازامام احمدرضاخان قادری بریلوی، ج۱۲، ص ۱۴۵)

(٨) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے وصیت کی فرضیت منسوخ ہے، اب ان کے لئے وصیت کرنا فرض نہیں، ناسخ آیت میراث ہے:

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ☆

(سورة النسآء، آیت ۱۱)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے اوپر تو ان کو دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ انمیں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

بعض مفسرین نے فرمایا اس حکم کا ناسخ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ"

بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق بیان فرما دیا ہے، تو اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

(رواہ ابن ماجه عن انس بحواله جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۹ عقود الجواهر المنيفه، ج ۲، ص ۱۵۸)

ایک حدیث یوں ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ قَدْ قَسَمَ لِکُلِّ اِنْسَانٍ نَصِیْبَہٗ مِنَ الْمِیْرَاثِ فَلَا تَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَصِیَّةٌ"

بے شک اللہ تعالیٰ نے وراثت سے ہر انسان کا حصہ مقرر فرما دیا ہے تو اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں

(رواہ احمد وعبد ابن حمید والترمذی والنسائی وابن ماجه عن عمرو بن خارجه، بحواله تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۳، تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی، ج ۱، ص ۳۱۹ تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۷ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل، ج ۱، ص ۲۱۱، تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۸)

(۹) وارثوں کی رضامندی کے بغیر کسی وارث کے لئے وصیت ناجائز ہونے پر اجماع امت قائم ہے، اس اجماع کی دلیل احادیث طیبہ میں موجود ہے۔

(تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی، ج ۱، ص ۳۱۹)

(۱۰) غیر وارث کے لئے بھی وصیت باتفاق ائمہ اربعہ و جمہور علماء واجب نہیں، صرف جائز ہے۔

(تفسیر مظهری از قاضی ثناء الله پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۱۹)

(۱۱) متواتر کے علاوہ حدیث مشہور سے کتاب اللہ کا نسخ جائز ہے، حدیث **لَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ** کو امت کے ائمہ اور علمائے تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد والوں نے بلا اختلاف قبول کیا ہے، اس لئے یہ آیت میراث کی ناسخ ہو سکتی ہے

(تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی رحمة الله تعالی علیه، ج ۲، ص ۵۳)

(۱۲) نسخ سے مراد یہ ہے کہ منسوخ کا حکم جس وقت کے لئے تھا ناسخ نے اس متعین مدت اور حکم کی حد کو بیان کر دیا ہے، یہ بیان کتاب اللہ سے بھی ثابت ہو سکتا ہے اور حدیث متواتر اور مشہور سے بھی ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ سنت کا منجانب اللہ ہونا معلوم اور یقینی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ☆ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ☆ (سورۃ النجم آیت ۳، ۴)

اور کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو نہیں کی جاتی ہے۔

اس کی مفصل بحث شرح منظومہ جمع الجوامع میں امام جلال الدین سیوطی نے کی ہے، وصیت کی آیت بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔

(الاتقان فی علوم القرآن از علامه حافظ جلال الدین سیوطی، ج ۲، ص ۵۲، ۵۳)

(۱۳) قرآن مجید کی تفسیر، احادیث طیبہ کی تشریح اور ان سے احکام کے استنباط کے لئے بالخصوص اور وعظ و تذکیر وغیرہ دیگر علوم میں ناسخ منسوخ کا علم لازمی اور ضروری ہے، اس کے بغیر تفسیر، فقہ اور وعظ و تذکیر جائز نہیں، سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو محض اس لئے مسجد میں وعظ و تذکیر سے روک دیا اور اسے مسجد سے نکال دیا کہ وہ ناسخ و منسوخ کا علم نہیں رکھتا تھا، بلکہ فرمایا یہ شخص خود ہلاک ہے اور لوگوں کو ہلاک کرتا ہے، ایسا ہی حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۶۲ اتقان، ج ۲، ص ۵۲)

(۱۴) نسخ احکام میں بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک حکمت احکام میں آسانی پیدا کرنا ہے، یہودیوں اور روافض نے نسخ کا انکار کیا ہے ان کے نزدیک نسخ سے بداء لازم آتا ہے، بداء یہ ہے کہ اولاً ایک رائے قائم ہو پھر اسی بارے میں دوسری رائے قائم ہو جائے۔ یعنی متلون المزاجی، حالانکہ بداء اور نسخ میں زمین و آسمان کا فرق ہے، اللہ تعالی بداء سے پاک ہے۔
(الاتقان، ج۲، ص ۵۳. الجامع لاحکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۶۳)

(۱۵) وصیت کی حفاظت اور اس کا قائم رکھنا، جاری کرنا متقین کے شعار سے ہے۔ (تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۵۵)

(۱۶) مدیون نے اگر قرضہ کی ادائیگی کی وصیت کر دی تو وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا، قرضہ اس کے ذمہ سے ساقط ہو کر وصی کے ذمہ پر ہو گیا۔ (تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۵۵ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۲۶۹.
احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۷۳. ابن کثیر از حافظ عمادالدین، ج ۱، ۲۱۲)

(۱۷) تنگ دست مقروض، جو قرض کی ادائیگی کا پختہ ارادہ رکھتا ہو، مرجائے تو اس پر قبر کا عذاب نہ ہو گا، اس کے قرض خواہ کو رب کریم اپنے خزانوں سے عطا فرما کر راضی کر دے گا۔ (تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۵۵)

(۱۸) جائز وصیت کو تبدیل کرنا گناہ ہے، بدلنے والا گناہگار ہو گا، بدلنے والا خواہ کوئی ہو، وصی، شاہد، حاکم وغیرہ ہر ایک کا یہی حکم ہے۔ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی، ص۱۲۷)

(۱۹) اگر عالم، حاکم، وصی، شاہد وغیرہ معلوم کریں کہ موصی وصیت میں کسی پر زیادتی کر رہا ہے یا شرعی احکام کی پابندی نہیں کر رہا تو اسے سمجھا بجھا کر وصیت کو درست کرادیں تو گناہگار نہیں ہوں گے، یہ تبدیلِ حق نہیں بلکہ باطل کو تبدیل کر کے حق کو ثابت کرنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۱۳ تفسیر بیضاوی، ص۱۲۷)

(۲۰) غیر وارث کے لئے وصیت مستحب ہے۔ (تفسیر خازن، ج ۱، ص۱۱۸)

(۲۱) ظن غالب قائم مقام علم کے ہے، آیت مبارکہ **فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوصٍ**.....الخ اس کی دلیل ہے۔
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل، ج ۱، ص ۱۱۸)

(۲۲) وصیت کرنے والے کے پاس اگر حرام کا کمایا ہوا مال ہو مثلاً رشوت، غصب، خیانت، تجارت میں بددیانتی وغیرہ، تو اس مال میں وصیت جاری نہ ہو گی، بلکہ اس مال کا اصل مالکوں تک پہنچانا فرض ہے۔ (تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۵۲)

(۲۳) مال کے تیسرے حصے میں وصیت کو اللہ تعالی نے اس لئے جائز رکھا ہے کہ مرنے والے پر وارثوں کا کوئی احسان و منت نہ ہو، وصیت کرنے والا جو تیسرا حصہ مال کی وصیت کر رہا ہے یہ اس کا حق ہے، اس میں وارثوں پر نہ زیادتی ہے نہ وارثوں کا اس پر احسان ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ تَصَدَّقَ عَلَیْکُمْ بِثُلُثِ اَمْوَالِکُمْ عِنْدَ وَفَاتِکُمْ زِیَادَۃً لَّکُمْ فِیْ حَسَنَاتِکُمْ لِیَجْعَلَهَا لَکُمْ زَکَاۃً"
(رواہ الدار قطنی ونحوہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن معاذ وعن ابی الدرداء،
بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۵. کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۱۶، ح ۴۶۰۶۴)

بیشک اللہ تعالی نے تمہاری وفات کے وقت تمہارے مال کا تیسرا حصہ تمہیں عطا کر دیا ہے، یہ اس لئے کہ تمہارے اعمال میں نیکیاں زیادہ ہوں اور اس کو تمہارے مال کی زکوۃ بنا دیا ہے تاکہ تمہارا مال پاک ہو جائے۔
(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۱۱)

(۲۴) قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ کر اجنبی اور اغنیا کے لئے بغرض نمود و نمائش وصیت کرنا منع ہے۔
(تفسیرات احمدیہ، ص ۵۴)

(۲۵) اجانب کی نسبت اقارب کے لئے وصیت کرنا اولیٰ ہے، اس کے باوجود اگر اجانب کے لئے وصیت کرے گا تو نافذ ہوگی۔
(جامع لاحکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۶۴ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۳۲۰)

(۲۶) نابالغ کی وصیت نافذ نہ ہوگی، عاقل بالغ غیر مجوز کی وصیت نافذ ہوگی۔ (جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۶۴)

(۲۷) ایسی شئ کی وصیت کی جو ناجائز ہے مثلاً شراب، سور وغیرہ تو اس کا بدلنا ضروری ہے، کہ وصیت کی اصلاح فرض کفایہ ہے
(جامع احکام القرآن ازعلامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۷۰ احکام القرآن ازابن العربی، ج ۱، ص ۴۳)

(۲۸) صحت اور حیات کی حالت میں صدقہ دینا موت کے وقت صدقہ دینے سے افضل ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِاَةٍ عِنْدَمَوْتِهٖ"

صحت کی حالت میں ایک درھم صدقہ کرنا مرض موت کے وقت سو درھم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔
(رواہ ابوداؤد و ابن حبان عن ابی سعید، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۰۵۔ کنز العمال، ج ۱۶، ح ۴۶۰۸۴)

ایک اور حدیث میں یوں ارشاد ہوا:

"اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ: اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ: قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ حَرِیْصٌ تَاْمُلُ الْغِنٰی وَتَخْشَی الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ كَذَا"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ بہتر ہے، فرمایا، کہ تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو، اپنے مال کا خواہش مند ہو، اپنی تونگری کی فکر میں ہو محتاجی سے ڈرتا ہو، صدقہ کرنے میں تاخیر نہ کر، یہاں تک کہ جب تیری سانس آخری لمحوں پر ہو تو کہے کہ میرے مال سے فلاں کو اتنا دے دو، فلاں کو اتنا دے دو، حالانکہ اس وقت تو تیرا مال وارثوں کا ہے۔
(رواہ مسلم والائمۃ بحوالہ احکام القرآن ازابن العربی، ج ۱ ص ۱ صحیح بخاری مسلم احمد ابوداؤد نسائی بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ج ۶ ح ۱۶۲۵۱)

(۲۹) ایسی وصیت کرنا جس سے حق دار کو اپنا حق نہ ملے وہ محروم ہو جائے، کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے، وصیت کرتے وقت شرعی احکام کی پاسداری لازمی ہے ورنہ خسارے کا سودا ہے۔

اسی لئے حدیث میں ارشاد ہوا:

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ اَوِ الْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللهِ تَعَالٰی سِتِّیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ

(رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۳۵۔ کنز العمال)

بیشک مرد یا عورت (اگر) ساٹھ برس بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام کریں جب انہیں موت حاضر ہو اور وہ وصیت میں کسی کو ضرر پہنچائیں تو ان کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔
(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۱۳۔ جامع احکام القرآن ازعلامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۷۱۔ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۹)

(۳۰) حقیقی تقوی اسے حاصل ہوگا جو عبادات کے ساتھ معاملات میں بھی معیار شرع پر اترے، آیت کے حصہ **حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ** سے بخوبی واضح ہے۔

(۳۱) اگر اپنی حلال کمائی سے جمع شدہ مال سے حقوق شرعیہ ادا کرتا ہے تو وہ مال اس آدمی کے لئے خیر و برکت ہے، مال کا جمع ہونا تقویٰ کے منافی نہیں، بے شمار اولیائے کاملین کے پاس کثیر دولت تھی اور وہ تجارت کرتے تھے، مال تھوڑا ہو یا بہت، اس کی کوئی تمیز نہیں۔

قرآن مجید نے تھوڑی شئ کو بھی خیر فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ☆ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا اسے دیکھے گا۔ (سورۃ الزلزال آیت ۷)

دوسری آیت میں یوں ہے:

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ☆ (سورہ قصص، آیت ۲۴)

تو موسی نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا عرض کی اے میرے رب میں اس کھانے کا، جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں۔

ان دونوں آیتوں میں تھوڑی شئ کو بھی خیر فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر کبیر، ج۵، ص۶۴)

(۳۲) وصیت قابل میراث مال میں ہی جاری ہوسکتی ہے، حرام جمع کئے ہوئے مال میں وصیت جاری نہیں ہوسکتی، مقروض اپنے مال میں وصیت نہیں کرسکتا (سوائے ادائیگی قرضہ کے) اسی طرح انبیاء کا مال چونکہ قابل میراث نہیں کہ وہ زندہ ہوتے ہیں اور زندہ کے مال میں وصیت جاری نہیں ہوتی، اس لئے ان کے مال قابل وصیت نہیں، روافض سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ کا وصی بتاتے ہیں یہ غلط ہے، یہ مسئلہ آیت کے لفظ **خَیْر** سے ماخوذ ہے۔

(۳۳) وصیت چونکہ بڑی اہم شئ ہے اس میں تبدیلی سخت گناہ ہے، حضور علیہ الصلوۃ السلام نے ہر مسلمان کو تقویٰ کی وصیت فرمائی ہے، بے نماز اور فرائض شرعیہ سے غافل لوگوں کو اللہ تعالی کے خوف سے ڈرنا چاہئے۔

(۳۴) وصیت بدلنا یا بدلوانا جرم ہے، لہٰذا اگر حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت کی وصیت کی ہوتی تو وہ یا دیگر صحابہ کرام کیوں خاموش رہتے؟

یہ مسئلہ "**فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ**" سے ماخوذ ہے۔

(۳۵) مالی امور کے علاوہ دیگر امور خیر میں وصیت کرنا انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت اور ائمہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم کا طریقہ ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وصیت فرمائی:

وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ☆

اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۳۲)

اسی طرح امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے وصیت فرمائی کہ میرے عقیدے اور نصیحت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، ''وصایا شریف'')

باب (۱۸) :

روزہ اور اس کے احکام

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ☆ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ البقرہ آیات ۱۸۳، ۱۸۴)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے، گنتی کے دن ہیں، تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزے رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

حل لغات :

"اَلصِّیَامُ" : صَوْمٌ کی جمع ہے، لغت میں صَوْمٌ کا معنی ہے، رکنا، یہ رکنا عام ہے خواہ کھانے پینے سے ہو یا کلام کرنے سے ہو یا چلنے پھرنے سے ہو۔ ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل نہ ہونا، کہا جاتا ہے:

صَامَ الرَّجُل : آدمی کلام کرنے سے رکا رہا، خاموش رہا۔

فَرَسٌ صَائِمٌ : بے حرکت کھڑا ہونے والا گھوڑا، یا گھاس کھانا ترک کر دینے والا گھوڑا۔

صَامَتِ الرِّیْحُ : ہوا رک گئی۔

صَامَتِ الشَّمْسُ : سورج دوپہر کو آسمان پر (تصوراتی طور پر) رک گیا۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۳۔

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۵۔

بعض اہل لغت نے بتایا کہ جس شیٔ کی طرف طبیعت میلان کرے اس سے رکنا صوم ہے۔

(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به تفسیر بیضاوی
ازقاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸)

اصطلاح شرع میں صوم سے مراد طلوع فجر ثانی (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے، اس کے ملحقات اور عمل زوجیت سے نیت قربت یا ادائے فرض کے ساتھ قصداً رکا رہنا ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴۔
احکام القرآن از علامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۴۔
جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۳۔

"کَمَا": کاف حرف تشبیہ ہے، یعنی جیسا روزہ پہلی امتوں پر فرض رہا اسی طرح روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے، یہ تشبیہ مجرد فرضیت روزہ میں ہے، قدر، وصف اور زمان میں تشبیہ مراد نہیں، کیونکہ پہلی امتوں پر ہماری طرح رمضان کے روزے فرض نہ تھے، ان کے روزوں کی تعداد (قدر)، روزوں کی کیفیت (وصف) اور روزوں کا زمانہ مختلف رہا، ان پر دیگر ایام مثلاً ایام بیض (تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں چاند) یا عاشورہ کا روزہ فرض تھا، اسی طرح ان میں سے بعض کے روزے عدم تکلم (صوم مریم) اور عدم اکل من العشاء (عشاء کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا) سے مقید تھے، یہاں تشبیہ ذات روزہ کی ذات روزہ سے ہے، نہ حق اصل میں تشبیہ ہے نہ کم یا کیف میں، اس کی مثالیں قرآن وحدیث میں بکثرت ہیں، مثلاً:......

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) فَاِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ☆ (سوره بقره، آیت ۲۰۰)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

یہاں تشبیہ نفس ذکر میں ہے، وصف، قدر، کیف اور کم میں تشبیہ مراد نہیں۔

نیز ارشاد رب قدیر ہے:

(۲) اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ☆

عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

(سورہ آل عمران، آیت ۵۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اس کے باوجود ایک وجہ قدر مشترک کے ان میں تشبیہ بیان کی گئی۔

(۳) "اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ"

(جنت میں) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسا کہ چودہویں رات کے چاند کو۔

(رواه البخاری ومسلم والامام احمد والترمذی والنسائی وابو داؤد وابن ماجه عن جریر
بحواله الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴۔
بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۱۴، ح ۳۹۲۰۷۔
تفسیرات ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۵۶)

رب تعالیٰ کی بلا کیف رؤیت اور قمر کی رؤیت میں صرف معمولی سی بات پر تشبیہ دی گئی ہے، ورنہ وہ ذات تو بے مثل ہے

(۴) ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ''

درود شریف میں حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام کو حضور مصطفیٰ اور آپ کی آل صلی اللہ علیہ علیہم وسلم کے درودوں کو صرف کمال نبوت میں اشتراک کے باعث تشبیہ دی گئی ہے، ورنہ حضور سید الانبیاء امام المرسلین ﷺ کی ذات انبیاء بلکہ جمیع مخلوق میں بے مثل ہے۔

تفسیرات ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۷

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ قرطبی احمدمالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۵

احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴

احکام القرآن از علامہ ابوبکر عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۳

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۶

تفسیر کبیر ازامام فخرالدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۶

تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)

مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۲۲۳

''**لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ**'': امید ہے کہ تم پرہیزگار بن جاؤ گے، شائد تم تقویٰ اختیار کرو۔

لَعَلَّ: توقع اور خوف کا معنیٰ دیتا ہے۔

امام راغب اصفہانی نے بعض مفسرین سے نقل کیا کہ.....

''**لَعَلَّ** جب ذات باری تعالیٰ کی طرف سے ہو وجوب کے معنیٰ ہوتے ہیں''۔

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۴۵۱)

تَتَّقُوْنَ : تقویٰ کا معنیٰ ہے بچنا، پرہیزگاری اختیار کرنا،

یعنی اے مسلمانو! تم روزہ رکھو تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ اور گناہ سے محفوظ رہو، کیونکہ روزہ سے شہوات نفسانیہ ٹوٹ جاتی ہیں اور جب شہوات ٹوٹ جائیں گی گناہ پر آمادگی نہ رہے گی، نتیجۃً پرہیزگاری آجائے گی،

اس سلسہ میں حضور اکرم نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے:

''یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ''

اے جوانوں کے گروہ! جو تم میں سے نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو پست کر دیتا ہے اور فرج (شرمگاہ) کو حرام سے محفوظ بنا دیتا ہے اور جس میں نکاح کا مقدور نہ ہو اس کو روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ (یہ شہوت کو) توڑ دیتے ہیں، گناہ کی بنیاد پیٹ اور شرمگاہ کی شہوات ہیں جب یہ ٹوٹ جائیں گی تقویٰ کی بہار آجائے گی اور آثار متقین پیدا ہوں گے۔

(رواہ البخاری ومسلم والامام احمد عن ابن مسعود،

بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۱۶، ح ۴۴۴۰۸)

''تقویٰ'' کا معنی بچنا بھی کیا گیا ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ جب تم کھانے پینے اور نفس کی خواہشات سے روزہ رکھ کر رکے رہے اور تم نے یہ مشقت برداشت کر لی تو تمہارے لئے گناہوں سے بچنا آسان ہو گیا، گناہ سے بچ کر تم اللہ کے عذاب سے بچ جاؤ گے۔

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۲۳،۳۲۴
تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۷،
تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۳

''**اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ**'': گنتی کے چند دن۔

ان گنتی کے دنوں سے مراد رمضان کے مہینے کے دن ہیں، تیس یا انتیس، اس صورت میں یہ آیت محکم ہے، اس سے مراد یوم عاشورا یا ایام بیض کے روزے بھی ہیں، پہلی قوموں پر یہی روزے فرض تھے، اس صورت میں آیت کا یہ حصہ منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ ''**فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ**'' ہے یعنی عاشورہ یا ایام بیض کے روزوں کی فرضیت منسوخ ہو کر رمضان کے روزے فرض ہوئے۔

انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی
از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۲۸
جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ قرطبی احمد مالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۵
احکام القرآن از علامہ ابوبکر عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۴
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۴
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۷

بعض مفسرین نے بیان کیا کہ نصاریٰ پر رمضان کے روزے فرض تھے، رمضان کبھی سردی اور کبھی گرمی کے موسم میں آتا تھا، گرمی کے روزے ان پر بہت بھاری تھے، انہوں نے تبدیل کر کے روزوں کو موسم بہار میں قرار دے لیا، اور اس تبدیلی کے عوض بیس روزوں کو اور بڑھا دیا۔

بعض نے کہا کہ ان میں ایک بادشاہ بیمار ہو گیا اس نے منت مانی اگر میں شفا پا گیا تو دس روزے ان پر بڑھا دوں گا، شفا کے بعد دس روزوں کا اضافہ کر دیا، اسی طرح اس کے بعد آنے والوں نے بھی اضافہ کر دیا۔

بعض مفسرین نے یہ بھی فرمایا کہ رمضان شروع سے پہلے ایک دن اور ختم ہونے کے بعد ایک دن کا اضافہ کرتے رہے، یہ اپنے طور پر بطور احتیاط کے ایسا کرتے رہے، ہر سال ایسا ہوتا رہا ہے اس طرح رمضان کے تیس روزے بڑھ کر پچاس ہو گئے، اللہ تعالیٰ نے ان سب کو منسوخ فرما کر صرف رمضان کے روزے باقی رکھے۔

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۸
تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۵،
جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ قرطبی احمد مالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۴

"فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ" : سو جوتم میں بیمار ہو یا سفر پر ہو۔

بیمار اور مسافر کو روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے، افطار کئے ہوئے دنوں کی قضا فرض ہے، بیمار، جسے روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے، سے مراد ایسا شخص ہے جو روزہ رکھے تو بیماری بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہو، یا روزے سے بیماری لمبی ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو، یا فی الحال تو بیمار نہیں مگر تجربہ یا مسلمان طبیب حاذق بتائے کہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا۔

علٰی سفر: سفر پر ہو۔

''سفر'' کا لغوی معنی ہے کھلنا، ایک حال سے دوسرے حال تک نکلنا، پردہ ہٹانا، عورت کے چہرے سے پردہ ہٹ جانے کو ''**اِسْفَار**'' کہتے ہیں۔ جھاڑو کو ''**مِسْفَرۃ**'' کہتے ہیں کیونکہ اس سے زمین سے گرد و غبار ہٹایا جاتا ہے۔ صبح کی سفیدی کو اسفار اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے اندھیراہٹ کر اجالا ہو جاتا ہے۔

اسی معنی کو حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"اَسْفِرُوْابِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ" فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھو اس میں بڑا اجر ہے۔

(رواہ الترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحه عن رافع
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۶۷
رواہ ابو یعلی موصلی، بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ص ۳۸۸
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۷، ح ۱۹۲۷۴
اخرجه اصحاب السنن الاربعة وقال الترمذی حسن
بحوالہ عقود الجواہر المنیفه فی ادلة مذهب الامام ابی حنیفه از امام سید مرتضیٰ زبیدی، ص ۵۲)

کتاب کو ''**سِفر**'' اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے مضامین اور معانی کھلتے ہیں۔ ایلچی کو ''سفیر'' کہتے ہیں۔

کراماً کاتبین فرشتوں کو کہا گیا:

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ☆ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ☆ ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے۔

(سورہ عبس، آیت ۱۵،۱۶)

ان سب الفاظ میں کھلنا، واضح ہونا اور کشف کا معنی پایا گیا ہے۔

اصطلاح لغت میں ایک مقام سے نکلنا اور مسافت طے کرنا سفر کہلاتا ہے۔

المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۲۳۳
احکام القرآن از علامہ ابوبکر عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۷
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴

''سفر شرعی''، جس کے ساتھ احکام شرع متعلق ہیں تین دن کی مسافت چلنا ہے۔

روزہ افطار کرنے کے عذروں کے بیان میں آیت میں مرض اور سفر شرعی بڑے بلیغ انداز میں بیان ہوئے، چونکہ مرض پر بندہ کا اختیار نہیں اس لئے اسے **مَرِيْضًا** کہا جب کہ سفر کے بارے میں انسان کو اختیار ہے اس لئے اس کو **عَلٰى سَفَرٍ** کے کلمہ سے بیان فرمایا کہ یہ فعل اختیاری ہے اجباری نہیں، یاد رہے کلمہ **عَلٰى** میں استعلا، اختیار کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ منشاء الٰہی یہی ہے کہ جب تم بیمار ہو جاؤ یا سفر اختیار کرو تو تمہارے لئے افطار میں اجازت ہے۔

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۸
تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۳
تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹
تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۲۰

"فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ": عَدَّ يَعُدُّ کا مصدر عِدَّة ہے جس کا معنی شمار کرنا۔
اس مقام پر عِدَّة مصدری معنوں میں ہے یا مفعول ہے۔
اَيَّامٍ اُخَرَ: سے مراد بیمار کے لئے تندرست ہو جانے کا زمانہ اور مسافر کے لئے وطن آجانے یا کہیں پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی نیت سے ٹھہرنے کا زمانہ، یعنی بیماری یا سفر کے علاوہ دوسرے دنوں میں اتنے ہی گئے ہوئے روزوں کی قضا ضروری ہے، یا ان پر اس زمانہ کی شمار دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرنا فرض ہے۔
آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......
مرض یا سفر کے دنوں کے روزے بالکل ساقط نہیں ہوئے بلکہ ان دنوں کے روزوں کو مرض یا سفر کی وجہ سے مؤخر کر دیا گیا ہے۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ قرطبی احمدمالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۸۱
احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴

"وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ": اَطَاقَ يُطِيْقُ، طوق سے باب افعال ہے، طوق سے مراد گلے کا ہار، طاقت،
باب افعال بعض اوقات سلب معنی کا فائدہ بھی دیتا ہے، یعنی جولوگ طاقت نہیں رکھتے۔
بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت میں حرف لَا پوشیدہ ہے، یعنی جولوگ طاقت نہیں رکھتے۔

تفسیر جلالین ازحافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی معہ صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی ج ۱، ص ۸۳
تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۹
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹، ۶۰

اس کی مثال قرآن مجید میں موجود ہے، رب تعالی فرماتا ہے:
يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ☆
اے محبوب! تم سے فتوے پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دونوں بہنیں ہوں تو ترکہ میں دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔
(سورہ نساء، آیت ۱۷۶)

آیت مذکورہ اَنْ تَضِلُّوْا میں حرف لَا پوشیدہ ہے۔
بعض مفسرین نے یہ بھی معنی بیان فرمائے ہیں کہ جولوگ جوانی میں روزہ کی طاقت رکھتے تھے مگر بڑھاپے کی وجہ سے ان کے لئے روزہ رکھنا متعذر رہے۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۰

ان صورتوں میں آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی، نسخ کے قول سے محکم کا قول زیادہ مناسب ہے، اس آیت کے مصداق وہ لوگ ہیں جن میں اب بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہ ہو، جیسے بہت ضعیف، بوڑھا، یا مریضِ موت، آیت کے مفہوم کے پیش نظر یہ امر دلالت اجماع سے ثابت ہے۔

اصطلاح میں ایسے شخص کو "شیخ فانی" کہا جاتا ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۶

مفسرین اور ائمہ فقہاء نے حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی اسی زمرے میں شمار کیا ہے، جب کہ روزے کی مشقت سے بچے یا حاملہ کو تکلیف پہنچنے کا ظن غالب ہو۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۸۰
تفسیر کبیر ازامام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۷

"فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ" : **فِدْيَة: فِدیٰ یا فِدَاءٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے، مال وغیرہ دے کر جان چھڑانا، قربان ہونا، جرمانہ، لازم بدلہ۔

اصطلاح شرع میں فدیہ سے مراد عبادت کی ادئیگی میں جو نقصان واقع ہوا اس کو مال وغیرہ ادا کر کے پورا کرنا ہے، ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا فدیہ ہے، تفصیل آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۸۴
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، ج ۱، ص ۲۳۰

"فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا" : **تَطَوَّعَ: طَوْعٌ** سے بنا ہے جس کے لفظی معنی ہیں: شوق، خوشی، تبرع کرنا، فرماں برداری کرنا، زیادہ کرنا۔

عرف شرع میں اس سے مراد غیر لازم عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لینا ہے، نفلی عبادت کو **تَطَوُّع** اس لئے کہا جاتا ہے کہ انسان اسے بخوشی کرتا ہے نہ کہ شرعی مجبوری سے۔

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۱۰

خَيْرًا سے مراد بھلائی نیکی ہے، یہاں زیادتی فدیہ مراد ہے۔

مفہوم آیت کا یہ ہے کہ جو شخص اپنی خوشی سے مقدار فدیہ زیادہ کرے۔

تَطَوُّع کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مقدار فدیہ میں زیادتی کرے

(۲) ایک سے زیادہ مسکینوں کو کھانا کھلائے

(۳) فدیہ بھی ادا کرے اور روزہ بھی رکھ لے۔

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۹

"وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ": عذر کے باعث جن لوگوں کو رمضان کا روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے مثلاً مسافر، بیمار، ضعیف، ان کو کہا جارہا ہے کہ روزہ رکھنے میں تمہارا بھلا ہے۔

یعنی اے مسافرو! اے بیمارو! اگرچہ تمہیں رمضان میں افطار کی اجازت ہے مگر تم احترام رمضان کے پیش نظر سامنے نہ کھاپی سکو گے اور رمضان کے بعد جب اور لوگ روزہ سے نہ ہوں گے تمہیں روزہ رکھنا دشوار ہوجائے گا، اس لئے بہتر یہی ہے کہ ذرا مشقت برداشت کر کے رمضان میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ روزہ رکھ لو، اس رخصت پر عمل نہ کرو، عزیمت پر عمل کر کے رمضان شریف کے ثواب کو حاصل کرلو۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ قرطبی احمدمالکی (م سنہ ۶۶۸ھ)، ج۲، ص ۲۹۰.
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م سنہ ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج۱، ص ۳۳۱

مسائل شرعیہ:

(۱) رمضان المبارک کے روزے فرض قطعی ہیں، ارکان اسلام میں سے ہیں، ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے والا فاسق وفاجر ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م سنہ ۳۷۰ھ)، ج۱، ص ۱۷۳.
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م سنہ ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۶)

(۲) روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے، پینے، جماع سے باز رکھنا ہے، عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے، روزہ کا تمام اور کمال یہ ہے کہ محظورات سے بچا رہے اور محرمات کا ارتکاب نہ کرے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ"

(رواہ البخاری والامام احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)
(بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی(م سنہ ۱۰۰۳ھ)، ج۲، ص ۳۱۶.
(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵)، ج۳، ح ۸۲۱۴)

جو بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م سنہ ۵۴۳ھ)، ج۱، ص ۷۴).
(جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م سنہ ۶۶۸ھ)، ج۲، ص ۲۷۴).
(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م سنہ ۳۷۰ھ)، ج۱، ص ۱۷۴).

(۳) روزوں کی فرضیت اور فضیلت میں ائمہ محدثین نے کثیر صحیح، صریح اور حسن احادیث بیان فرمائی ہیں، روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف مضاف کیا اور فرمایا کہ ہر عمل کی جزاء مقرر ہے روزہ کی جزاء میں ہوں۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م سنہ ۳۷۰ھ)، ج۱، ص ۱۷۳)

(۴) روزہ باقی عبادات سے دووجہوں کے باعث ممتاز ہے:

(ا) روزہ میں تمام لذائذ سے اپنے آپ کو روکنا ہے جب کہ باقی عبادات میں اپنی خواہش کا کچھ نہ کچھ حصہ شامل ہوتا ہے۔

(ب) روزہ بندہ اور رب کے درمیان ایک ایسا بھید ہے کہ اس پر کوئی مطلع نہیں ہوتا، جب کہ باقی عبادات میں ریا کا شائبہ موجود رہتا ہے۔

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۴

(۵) روزہ کی فرضیت میں اللہ کریم جل وعلا نے پانچ درجہ رحمتیں رکھیں، موجودہ صورت میں یکبارگی فرض نہ فرمایا، بلکہ سہولت کی خاطر اسے بتدریج فرض کیا۔

(ا) ابتدائے اسلام میں صرف عاشورہ کا روزہ فرض تھا، مکہ معظمہ اور ہجرت کے ایک سال بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام خود عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور دوسروں کو رکھنے کی تاکید فرماتے تھے۔

(ب) عاشورہ کے روزے کی فرضیت منسوخ ہو کر ہر ماہ تین روزے (تیرہویں، چودھویں اور پندرھویں چاند) فرض ہوئے۔

(ج) ایام بیض کے روزوں کی فرضیت منسوخ ہو کر رمضان کے روزے فرض ہوئے مگر اس اختیار کے ساتھ کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ کے بدلے فدیہ دے دے۔

(د) روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار منسوخ ہوا اور روزہ رکھنا ہی متعین ہوا، مگر اوائل میں افطار کے بعد سونے سے پہلے تک کھانے پینے کی اجازت تھی، سونے کے بعد رات کو کھانا پینا اور بیوی سے جماع حرام ہو جاتا تھا۔

(ہ) بعد ازاں رات کو سونے کے بعد کھانے پینے وغیرہ کی اجازت دی گئی، صرف طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ رکھنا قرار پایا۔

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۷
تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۰

(۶) رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر سے ایک ماہ کچھ دن پہلے نازل ہوا

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۴۴
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن خازن شافعی، ج ۱، ص ۱۲۰

(۷) کوئی شریعت روزہ کی فرضیت سے خالی نہیں، اگرچہ روزہ کی کیفیت، تعداد اور وصف میں اختلاف رہا۔

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۶
تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۳
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸
تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۶
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن خازن شافعی، ج ۱، ص ۱۱۹
تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۱۹
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۶

(۸) چند وجوہ سے روزہ افطار کرنا جائز ہے :

(ا) حالت سفر

(ب) مرض کے بڑھ جانے یا لمبا ہونے کا ظن غالب

(ج) حیض ونفاس کا عارضہ لاحق ہو جانا

(د) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی اب نہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا۔

(ہ) حمل، ایسی حاملہ کہ جسمانی کمزوری کے باعث روزہ اسے نقصان دے۔

(و) خوف ہلاکت یا نقصان عقل کا اندیشہ بوجہ بھوک وپیاس۔

(ز) اکراہ، یعنی کسی نے اسے مجبور کیا کہ اگر وہ روزہ رکھے گا یا روزہ نہ توڑے گا تو وہ ہلاک کردے گا۔

(ح) جہاد،

(ط) سانپ وغیرہ موذی جانور کا کاٹ لینا۔

ارشاد ربانی ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ☆ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ☆ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ☆

(سورہ بقرہ آیات ۱۸۳ ۔ ۱۸۷)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے...... گنتی کے دن ہیں، تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ

دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزے رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔ ......رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور راہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اسے اتنے روزے اور دنوں میں، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے، تو انہیں چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف فرما دیا، تو اب ان سے صحبت کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو، اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

(الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤالدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معہ ردالمحتار ازعلامہ سیدامین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)
مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۴۲۱ ومابعد.
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعہ دارالفکر بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۱۴۵ ومابعد.
الشرح النقایہ ازعلامہ حافظ علی بن سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ)
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۳ ومابعد.
فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ ازعلماء عظام و کان رئیسھم ملانظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج ۱، ص ۲۹۰.
حاشیہ الطحطاوی علی الدرالمختار ازعلامہ سیداحمد طحطاوی حنفی، ج ۱، ص ۴۶۲)

(۹) سفر، جس کے ساتھ احکام شرعی متعلق ہیں مثلاً نماز میں قصر، روزہ میں افطار کی رخصت، تین دن کی راہ تک جانے کے ارادے سے بستی سے باہر ہونا ہے، دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے۔ بشرطیکہ دن رات اس جگہ معتدل ہوں، یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں، تین دن کی راہ چلنے سے مراد شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلنا ہے، اس میں بھی متواتر چلنا مراد نہیں، بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہیئے اس قدر درمیان میں ٹھہرتا جائے، اور چال سے مراد معتدل چال ہے، خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے، پہاڑی علاقے میں معتدل چال چلنے سے سفر کی مقدار کم ہو سکتی ہے، اسی طرح پانی میں کشتی کی چال کا اعتبار اس وقت کا ہے جب ہوا نہ بالکل رکی ہو نہ تیز ہو، اتنی مسافت کا سفر خواہ پیدل کرے یا سوار ہو کر، اس کا سفر خواہ جائز کام کے لئے ہو یا ناجائز کام کے لئے، احکام سفر اس کے لئے ثابت ہوں گے، یعنی فرض نمازوں میں جو چار رکعت والی نماز ہے (ظہر، عصر، عشاء) ان میں قصر ہوگی یعنی بجائے چار کے دو فرض پڑھے جائیں گے، باقی فرضوں کو پورا پڑھا جائے

گا، سنت میں قصر نہیں البتہ سنت مؤکدہ، غیر مؤکدہ کے حکم میں ہوجائیں گی، رمضان کے روزوں میں اسے افطار کرنا جائز ہے، جتنے روزے سفر کی وجہ سے افطار کرے گا رمضان کے بعد اتنے روزے رکھ لے۔ تین دن کی مسافت کا اندازہ فقہائے کرام نے ۵۸.۳/۸ میل (۹۵ کلومیٹر) مقرر فرمایا ہے۔

اس سلسلہ میں چند احادیث کا تذکرہ موجب مزید اطمینان ہوگا :

" لَاتُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ اِلَّامَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ "

محرم کے بغیر عورت تین دن (اور رات کی مسافت کا سفر) نہ کرے۔

(رواہ الشیخان البخاری ومسلم والامام احمد وابو داؤد عن ابن عمر،
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۳۵۷
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۶، ح ۱۷۵۸۴
عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید مرتضیٰ زبیدی، ص ۱۱۸)

" یَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَالْمُقِیْمُ یَوْماً وَّلَیْلَةً "

مسافر (اپنے موزوں پر) تین دن رات تک مسح کرے اور مقیم ایک دن رات تک مسح کرے۔

(رواہ الشیخان عن خزیمہ بن ثابت، بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۹، ح ۲۶۱۷۰
ونحوہ اخرجہ ابن خسرو وابن مندہ والبیہقی وابن خزیمہ والترمذی وصححہ
بحوالہ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید مرتضیٰ زبیدی، ص ۴۱)

" اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَوَضَعَ الصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰی "

بیشک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز معاف کردی ہے، مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے روزہ معاف کردیا (کہ دوسرے وقت میں ان کو قضا کرلیں)

(رواہ عبدالرزاق واحمد وعبد ابن حمید وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والبغوی وابن خزیمہ
والطحاوی وابن قانع والطبرانی والبیہقی وسعید ابن منصور فی سننہ عن انس ابن مالک الکعبی
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۱۲۳
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۷ ح ۲۰۱۸۱

ان احادیث نے تائید کی سفر شرعی تین دن کی مسافت کا سفر ہے اسی پر احکام شرع مرتب ہوتے ہیں، آئمہ مفسرین نے فرمایا کہ مسافروں کے احوال سے تین دن سے کم میں واقفیت نہیں ہوسکتی۔

(تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴
احکام القرآن از علامہ ابوبکر عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۸
تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۸
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، ج ۱، ص ۳۲۶
جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۰
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸
تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۲)

(۱۰) مسافر کو روزہ افطار کرنے کی رخصت اس صورت میں جب اس نے صبح صادق سے پہلے سفر شروع کیا، اگر کسی نے صبح صادق کے بعد سفر شروع کیا تو اس روز کا روزہ افطار نہیں کر سکتا۔

آیت کے حصہ ''اَوْ عَلٰی سَفَرٍ'' سے مسئلہ سمجھا گیا

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹

(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی

ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸)

(۱۱) مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا تجربہ یا مسلمان طبیب حاذق غیر فاسق نے اسے بتایا کہ وہ بیمار ہو جائے گا یا اس کا مرض بڑھ جائے گا، ایسے شخص کو روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے، آیت کا حصہ ''فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا'' اس کی دلیل ہے، بعض امراض میں روزہ ضرر نہیں دیتا بلکہ روزہ مفید ہے مثلاً بدہضمی وغیرہ، ایسی صورت میں روزہ افطار کرنا جائز نہیں۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۴

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۷

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۷

تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۱

(۱۲) مسافر، مریض اور جن کو رمضان مبارک کا روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے اگر وہ عزیمت پر عمل کرتے ہوئے روزہ رکھ لیں تو بہتر ہے، رمضان مبارک کے بعد اگرچہ وہ اس کی قضا کریں گے مگر رمضان مبارک کی برکتوں کو نہ پا سکیں گے۔ آیت مبارکہ ''وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ'' اسی طرف اشارہ فرماتی ہے۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۰

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۰

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)

مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۱

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۸

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۰۱ھ)، ج ۱، ص ۱۲۰

تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۵

(۱۳) فرض روزہ رکھنا، نفلی طور پر کھانا کھلانے سے بہتر ہے اور نفلی طور پر کسی کو کھانا کھلانا نفلی روزہ سے بہتر ہے۔

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۰

(۱۴) ۲۹/ شعبان کو ابر، گرد وغیرہ کی وجہ سے اگر چاند نظر نہ آئے تو اگلے روز محض شک کی بنا پر یکم رمضان گمان کر کے روزہ رکھنا مکروہ ہے، جب تک رمضان کا ہونا یقینی طور پر معلوم نہ ہو، روزہ نہ رکھے۔

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۲

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)

مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۲

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن خازن شافعی، ج ۱، ص ۱۱۹

تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۶

(۱۵) مسافر، مریض، حاملہ اور دودھ پلانے والی جو بوجہ عذر رمضان مبارک کا روزہ نہ رکھیں، رمضان کے بعد ان روزوں کی قضا لازم ہے، جب تک روزہ نہ رکھیں گے روزہ کے ذمہ سے عہدہ برآ نہ ہوں گے، ان روزوں کے بدلے فدیہ کفایت نہیں کرتا، ''فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ'' میں یہی مسئلہ بیان ہوا ہے۔

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۳۵
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۷

(۱۶) شیخ فانی، کہ ایسا ضعیف جو فی الحال روزہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ رکھنے کی امید ہے، ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو دو وقت کھانا کھلا دے یا نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت صدقہ کرے، آیت کریمہ بالا کے علاوہ اجماع امت اسی پر واقع ہے۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۹
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) 'مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۰
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۶
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۸۹
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸)
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۹

(۱۷) صدقہ فطر اور روزہ کے فدیہ کی مقدار نصف صاع گندم یا ایک صاع جو وغیرہ ہے، صاع کا وزن ہمارے پیمانوں کے مطابق تین سو اکاون تولہ (۳۵۱) اور نصف صاع ایک سو پچھتر تولہ اور نصف تولہ (۱۷۵ ½) ہے، اسی میں احتیاط اور فقراء کے لئے بہتری ہے، اعشاری نظام وزن میں نصف صاع دو کلو اور ایک سو چھہتر ملی گرام (۲.۱۷۶ کلو گرام) کے برابر ہے۔

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ازعلامہ امام احمد رضا خان قادری (م ۱۳۴۰ھ)، ج ۴، ص ۴۹۶)

(۱۸) مریض کا مرض اگر طوالت اختیار کر جائے یہاں تک کہ اس کو اپنے قضا شدہ روزوں کی ادائیگی نہ مل سکے اسی حالت میں موت آجائے تو مریض کے ذمہ روزوں کی نہ قضا ہے نہ فدیہ۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۸۵

(۱۹) شیخ فانی روزہ رکھنے کا مکلف ہے تبھی تو اس کے ذمے فدیہ ہے، فدیہ قائم مقام روزہ کے ہے، جس طرح معذور کے لئے طہارت حاصل کرنے لئے مٹی پانی کے قائم مقام ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۷

(۲۰) روزہ کے فدیہ کی مقدار نصف صاع گندم یا ایک صاع جو ہے، حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام سے ایسا ہی منقول ہے، کوئی دوسرا شخص اگر اس کی طرف سے روزہ رکھے گا تو کفایت نہ کرے گا۔

''یُطْعَمُ لِکُلِّ یَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ'' (شیخ فانی) ہر روزہ کے بدلہ نصف صاع گندم (کی مقدار) کھانا کھلائے

(رواہ البیہقی عن ابن عمر، بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۳۸۲۳)

''مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ صِیَامُ شَهْرٍ فَلْیُطْعِمْ عَنْهُ وَلِیُّهٗ مَكَانَ كُلِّ یَوْمٍ مِسْكِیْناً''

جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر رمضان کے روزوں کی قضا ہو تو اس کا ولی ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

(رواہ ابن ماجہ والترمذی وصححہ وابونعیم فی الحلیہ، بحوالہ کنز العمال ازعلامہ علی متقی، ج ۸، ح ۲۳۸۲۱)

(۲۱) رمضان کے روزوں کی قضا پورے سال میں جائز ہے ماسوا عید فطر، عید اضحیٰ اور ایام تشریق کے، رمضان شریف محل قضا نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

"اَلَا لَا تَصُوْمُوْا هٰذِهِ الْاَيَّام فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ وَالْبِعَالُ وِقَاعُ النِّسَاء"

خبردار ان دنوں میں روزہ نہ رکھو کہ یہ دن کھانے پینے اور عورتوں کے پاس جانے کے دن ہیں۔

(رواہ ابن جریر عن ابن عباس، بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۴۴۴۳)

(۲۲) رمضان کے قضا شدہ روزے اگر چاہے تو متواتر رکھے یا متفرق، قضا میں وصل اور فصل دونوں جائز ہیں، ان کی قضا کا کوئی دن معین نہیں، جب چاہے ادا کرے۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۲۰۶
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۸
تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۵
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۸
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۸۹
فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی ازعلامہ شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی (م ۱۲۳۹ھ)، ج ۲، ص ۹۷۹

(۲۳) عیدین اور ایام تشریق کا استثنا تقیید کے حکم میں ہے تخصیص نہیں، تقیید سے باقی ایام میں روزہ قضا کرنے کا حکم نص قطعی کے درجہ میں ہی رہتا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۸)

(۲۴) رمضان مبارک کے روزے جو شخص طاقت رکھنے کے باوجود نہ رکھے اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹

(۲۵) شیخ فانی کے روزوں کی قضا جس طرح فدیہ ہے اسی طرح اگر کسی کے ذمے فرض نمازیں ہوں اور وہ ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے، تو اس کے وارث ہر نماز کے بدلے صدقہ فطر کے برابر فدیہ ادا کریں، ان شاء اللہ مولا کریم اس کی قضا نمازوں کا فدیہ قبول فرما کر اس کو بری الذمہ کر دے گا۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۱

(۲۶) جہاد میں اگرچہ روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے، مگر روزہ نہ رکھنا مجاہد کے لئے اولیٰ ہے کہ افطار موجب قوت ہے اور وہ جہاد میں مطلوب ہے۔ غزوات میں حضور اکرم نبی رحمت ﷺ روزہ افطار فرماتے اور اس کا حکم فرماتے تھے۔

(مؤطا اور مسلم میں ابوسعید خدری کے حوالہ سے حدیث بیان ہوئی۔)
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۲۰۱

(۲۷) امور شاقہ جب عام ہو جائیں تو ان کی ناگواری کم ہو جاتی ہے، اسی لئے جن کو افطار کی رخصت ہے ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ عزیمت پر عمل کر کے رمضان میں دوسروں کے ساتھ ہی روزہ رکھ لیں۔

"وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ" میں یہی بیان ہے۔

تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۶
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۹
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن خازن شافعی، ج ۱، ص ۱۱۹

(۲۸) جو شخص جان بوجھ کر بغیر عذر رمضان کے روزے نہ رکھے (ایک یا زیادہ) ان کی قضاء کے ساتھ استغفار کرنا بھی بالاجماع لازم ہے، بغیر عذر روزہ نہ رکھنے کا جرم اتنا عظیم ہے کہ ایک روزہ کے بدلہ ہزار روزے بھی رکھے تو بھی گناہ معاف نہ ہوں، اور ایک روایت میں یوں بھی وارد ہوا کہ اگر چہ ساری عمر بھی روزے رکھے تو بھی گناہ معاف نہ ہوں:

"مَنْ اَفْطَرَ یَوْماً مِنْ رَمَضَانَ فِیْ غَیْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللّٰهُ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صِیَامُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ وَاِنْ صَامَ"

(رواه الامام احمد و الترمذی و النسائی و ابوداؤد و ابن ماجه عن ابی هریرة،
بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۳۷۹۶)

جس نے رمضان مبارک کا ایک روزہ بھی بغیر عذر کے افطار کیا یا نہ رکھا اس کے بدلے میں اگر عمر بھر بھی روزے رکھے تو قضا نہ ہو۔

تفسیر مظہری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه ندوة المصنفین دهلی، ج ۱، ص ۳۳۲

(۲۹) رمضان شریف کے روزوں کی فرضیت کی خبر دی گئی ہے، فرضیت کا حکم امر کے صیغہ سے نہیں دیا گیا، اس لئے کہ قاعدہ یہ ہے کہ شارع کی خبر اس کے امر یا نہی سے مؤکد تر ہوتی ہے۔

تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۵۶

(۳۰) انبیائے کرام سابقین علیہم السلام کی شریعتیں اگر بغیر انکار یا تردید کے منقول ہوں تو ہم پر ان کی پابندی لازم ہے، عاشورہ یا ایام بیض کے روزوں کی فرضیت امم سابقہ سے بغیر نکیر منقول ہوئی رمضان کی فرضیت سے پہلے شریعت میں ہم پر لازمی رہی۔

تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۸۵

(۳۱) دن کو انسان کھانے پینے، کام کاج اور مشقت میں مشغول رہتا ہے اور رات کو اللہ تعالیٰ نے آرام کے لئے بنایا، بالعموم رات میں انسان کھانے پینے اور مشقت سے بچا رہتا ہے۔

اللہ رب العزت جل مجدہ الکریم نے ارشاد فرمایا:

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتاً ☆ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاساً ☆ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً ☆ (سورة النبا، آیات ۹ ۱۱)

اور تمہاری نیند کو آرام کیا، اور رات کو پردہ پوش کیا، اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔

اس لئے روزہ کو دن میں فرض کیا، رات میں روزہ نہ رکھا تا کہ عادت اور عبادت میں فرق رہے، اسی طرح نماز تراویح، نماز تہجد، تلاوت اور مناجات کا وقت شب کو رکھا تا کہ یہ عبادت مقتضائے طبع سے ممتاز رہیں۔

فتح العزیز المعروف به تفسیر عزیزی ازعلامه شاه عبدالعزیز محدث دهلوی (م ۱۲۳۹ھ)، ج ۲، ص ۹۷۷

(۳۲) بیہقی میں روایت ہے کہ ایک شخص نے سفیان بن عیینہ سے حدیث قدسی ......

" کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ"

...... کا معنی دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ترین اور محکم ترین ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ جب روز قیامت میزان عدل رکھی جائے گی، بندہ سے اس کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور جو کچھ اس کے ذمے حقوق خلائق سے ہوں گے ان کے عوض اس کے نیک اعمال دے دیں گے یہاں تک کہ کوئی نیک عمل نہ رہے گا، جب نوبت روزہ کی

آئے گی روزہ اس کے عوض نہ دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کو چھوڑ دو کہ یہ خاص میرے لئے ہے، البتہ ظلم مابقی کا اللہ تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور اہل حقوق کو ثواب دے کر راضی کردے گا اور روزہ اپنے روزہ دار کے ہمراہ جنت میں جائے گا۔

(فتح العزیز المعروف به تفسیر عزیزی ازعلامه شاه عبدالعزیز محدث دهلوی (م ۱۲۳۹ھ)، ج ۲، ص ۹۸۱

(۳۳) بھول کر کھانے یا پینے یا جماع کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل، اور روزہ کی نیت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں، مگر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہو جائے گا، بشرطیکہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال واقع ہوئے ہوں، مگر اس صورت میں کفارہ لازم نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

"مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ"

(رواه البخاری ومسلم والامام احمد وابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه
بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۳۱۸.
كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۳۸۱۴)

جو روزہ دار بھول کر کھا، پی لے تو اسے (یاد آنے پر) روزہ پورا کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا، پلایا ہے۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامه علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان، ج ۲، ص ۱۳۵، ۱۳۶
(الدر المختار فی الشرح التنوير الابصار ازعلامه علاؤالدين علی بن حصنكی (م ۱۰۸۸ھ)،
معه ردالمحتار ازعلامه سیدامین الشهیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۳۹۴)

(۳۴) قصداً منہ بھر کر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں، اور اگر بلا اختیار قے ہوگئی تو روزہ نہ ٹوٹا، اگر لوٹا دی تو روزہ جاتا رہا۔

حدیث شریف میں ہے:

"مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ"

(رواه الترمذی والنسائی وابوداؤد وابن ماجه والحاكم عن ابی هريرة رضی الله عنه،
بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۲۹۴.
كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۳۸۱۰)

جس پر قے نے غلبہ کیا اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزہ قضا ہے۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامه علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان، ج ۲، ص ۱۳۹
(الدر المختار فی الشرح التنوير الابصار ازعلامه علاؤالدين علی بن حصنكی (م ۱۰۸۸ھ)،
معه ردالمحتار ازعلامه سیدامین الشهیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۴۱۴)

(۳۵) جن چیزوں سے بچنا عادۃً ممکن نہیں مثلاً غبار، دھواں، مکھی وغیرہ، ان کے حلق میں اتر جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ قصداً خود دھواں سونگھا یا حلق تک پہنچایا تو روزہ فاسد ہو گیا جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو، حقہ سگریٹ وغیرہ سے روزہ جاتا رہتا ہے، اسی طرح اگربتی کا دھواں ناک میں کھینچنے سے روزہ جاتا رہتا ہے۔

(الدر المختار فی الشرح التنوير الابصار ازعلامه علاؤالدين علی بن حصنكی (م ۱۰۸۸ھ)،
معه ردالمحتار ازعلامه سیدامین الشهیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۳۹۵
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامه علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان، ج ۲، ص ۱۳۶)

(۳۶) احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا، اگرچہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے، قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا: جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا، اور حدیث شریف میں فرمایا کہ غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے، البتہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

" ثَلَاثٌ لَا یُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ: اَلْقَیْءُ وَالْحِجَامَةُ وَالْاِحْتِلَامُ "

(رواہ الترمذی عن ابی سعید،
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی(م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۲۳۸)

تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، قے، پچھنے لگوانا، اور احتلام۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان،، ج ۲، ص ۱۳۷.
(الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤالدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معہ ردالمحتار ازعلامہ سیدامین الشھیر بابن عابدین شامی(م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۳۹۶)

(۲۷) دماغ یا شکم کی جھلّی تک زخم ہے، اس میں دوا ڈالی، اگر دماغ یا شکم تک پہنچ گئی روزہ جاتا رہا، خواہ وہ دوا تر ہو یا خشک، شکم کی جھلّی میں دوا پہنچنے سے کھانے پینے کا مفہوم پایا گیا، اسی طرح دماغ کے زخم کا تعلق بھی معدہ سے ہے کہ دماغ اور معدہ میں منفد ہے۔

(الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤالدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معہ ردالمحتار ازعلامہ سیدامین الشھیر بابن عابدین شامی(م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۴۰۳.
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان،، ج ۲، ص ۱۳۰)

اسی اصل کی بنا پر علماء نے ٹیکہ (انجکشن) کا حکم بتایا ہے کہ ٹیکہ لگانے سے دوا اگر جوف معدہ یا جوف دماغ میں براہ راست پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوگا، ورنہ فاسد نہیں ہوگا، کراہت تو بہرصورت باقی ہے، بیماری اگر فوراً پیدا ہوئی یا پہلی بیماری اچانک بڑھ گئی کہ ٹیکہ لگوانے کی شدید حاجت ہو، اس کے سوا چارہ نہ رہے تو روزہ کی حالت میں اگر ایسا ٹیکہ لگوا لیا جس کی دوا کا اثر براہ راست جوف معدہ یا جوف دماغ تک نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

" واللہ تعالی اعلم بالصواب "

☆☆☆☆☆

باب (۱۹):

رمضان المبارک اور قرآن مجید

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ☆

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور راہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اسے اتنے روزے اور دنوں میں، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا، اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔ (سورۃ البقرہ، آیت۱۸۵)

حل لغات:

''**شَهۡر**'': **شَهۡرٌ** کا لغوی معنی ہے ظاہر ہونا، تان لینا۔

یہ لفظ شُہرت اور اشتہار سے بنا ہے، تلوار سونت لینے کو ''**شَهۡرَ السَّیۡف**'' کہتے ہیں، چاند دیکھ کر مہینے کی شہرت ہو جاتی ہے اس لئے اسے شہر کہتے ہیں، عبادات اور معاملات (روزہ، حج، زکوۃ، تجارت، عدت وغیرہ) کی علامت چونکہ یہی مہینہ ہے اسی شہرت کی بنا پر اسے شہر کہتے ہیں۔

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج۲، ص ۲۹۰۔
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج۲، ص ۶۰
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی
از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۹۔
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۹۰ وما بعد۔
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۳

یادرہے کہ لفظ شہر صرف تین مہینوں کے ساتھ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے:

(۱) شہر رمضان (۲) شہر ربیع الاول (۳) شہر ربیع الثانی

تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج۲، ص ۶۰

"رَمَضَان": رمضان کے مادہ اشتقاق میں مختلف اقوال ہیں، سبھی کی وجہ مناسبت اس کے معنی کے اعتبار سے واضح ہے۔

(ا) یہ لفظ **رَمَضَاءٌ** سے مشتق ہے، **رَمَضَاءُ** کا معنی ہے شدت حرارتِ شمس، نماز چاشت کے بارے میں وارد حدیث شریف میں یہی معنی ملحوظ ہے۔

نورانی ارشاد یوں ہے: **"صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ"**

(رواه مسلم والامام احمدٌ عن زید ابن ارقم وعبد ابن حمید وسمویه عن عبدالله بن ابی اوفیٰ
بحواله الفضل الکبیر مختصرشرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۷۶)

اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز (چاشت) کا وقت اس وقت ہے جب شدت دھوپ سے پاؤں جلنے لگیں۔

(جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج۲، ص ۲۹۰
(المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۲۰۳

(ب) **رَمَضَان**، **رَمَضٌ** سے مشتق ہے، رمض کا معنی ہے، حرارت اور وہ بارش جو خریف سے پہلے اترتی ہے جو سطح زمین کو غبار سے پاک کردیتی ہے۔

رمضان میں اعمال صالحہ کی حرارت سے گناہ جل جاتے ہیں، وعظ ونصیحت کی حرارت اس مہینہ میں لوگوں پر اس طرح اثر کرتی ہے جس طرح ریت اور پتھروں میں دھوپ کی حرارت۔ چونکہ یہ مہینہ دل کی گرد وغبار دھودیتا ہے اس سے اعمال کی کھیتی سرسبز وشاداب ہوجاتی ہے، اس لئے بھی اسے رمضان کہتے ہیں۔

تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج۲، ص ۶۰.
تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۹۱
تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه دهلی، ج ۱، ص ۳۳
جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج۲، ص ۲۹۱.

رَمَضٌ کا ایک معنی تیر کو پتھر سے رگڑ کر تیز کرنا ہے، زمانہ جاہلیت میں لوگ اس مہینے میں اپنے تیروں کو چمکا لیتے تاکہ حرمت والے مہینوں کے آنے سے پہلے وہ شوال میں لڑائی کرسکیں اس لئے بھی اس مہینے کا نام رمضان ہوا۔

تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۹۱
جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج۲، ص ۲۹۱.

(ج) بعض علماء نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اسی سے اس کا نام ہوا، یہ مہینہ چونکہ گرمی میں واقع ہوا اس لئے اسے رمضان کہا گیا، اور جو موسم بہار میں تھا اسے ربیع الاول، اور جو سردی میں تھا کہ جب پانی جم رہا تھا اسے جمادی الاولیٰ کہا گیا، اسلام میں ہر نام میں کوئی حکمت ہوتی ہے، اسلامی نام اس کے کام کے مطابق ہوتے ہیں، دوسری اصطلاحات میں یہ امر ملحوظ نہیں۔

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به تفسیر بیضاوی
ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۹.

رمضان کا اسلامی نام مقرر ہونے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں اس کا نام ''ناتق'' تھا، سب سے پہلے جس نے اس ماہ کے روزے رکھے وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں، طوفان میں حفاظت سے رہنے کے شکرانہ میں آپ نے روزے رکھے

جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ)، ج۲، ص۲۹۱
مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان

''اَلْقُرْآن'' : **قُرْآن** دراصل **کُفْرَان** اور **رُجْحَان** کی طرح مصدر ہے، اس کا معنی ہے جمع کرنا، تلاوت کرنا اور ملنا، معنوں کا اختلاف اس کے اشتقاق کے اختلاف پر مبنی ہے۔

اس کے اشتقاق میں تین کلمات بیان ہوئے:

(ا) **قُرْءٌ** : جمع کرنا۔

اس کتاب مبین نے تمام علوم اولین و آخرین جمع فرما دیئے ہیں، تمام خشک اور تر کا علم اس میں ہے۔

(ب) **قِرَأَةٌ** : پڑھنا۔

تمام کتابیں لکھی ہوئی نازل ہوئیں مگر قرآن مجید پڑھا ہوا اترا، نیز جس قدر اس کتاب مبین کی تلاوت ہوتی ہے کوئی اور کتاب، خواہ آسمانی ہو، اتنی نہیں پڑھی گئی اور نہ پڑھی جائے گی، اس کے بار بار پڑھنے سے اس کا لطف دوبالا ہوتا ہے، جب کہ دوسری کتابوں کا یہ حال نہیں۔

(ج) **قَرْنٌ** : ملنا اور ساتھ،

حق اور ہدایت اس کے ساتھ ملی ہے، نیز اس کی صورتیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ علاوہ عبادات، معاملات، معاشیات، سیاسیات، اخلاقیات غرضیکہ ہر ایک اس کے ساتھ ملا ہے۔

تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ)، ج۵، ص۹۲
مطبوعه دارالفکر بیروت ' لبنان)

اصطلاح اسلام میں قرآن مجید وہ مقدس کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریل امین علیہ السلام کے واسطے سے حضور خاتم المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر تئیس سال کے عرصہ میں حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوئی۔
قرآن مجید کلام اللہ ہے، اس کا ایک ایک حرف بلکہ ایک ایک حرکت اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی، اس میں کمی بیشی نہ ہوئی ہے نہ اس کا امکان ہے، اس کی حفاظت اللہ کریم نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی ہے۔

''اَلْفُرْقَان'' : **سُبْحَان** کی طرح مصدر یا اسم مصدر ہے، فرق سے بنا ہے جس کا معنی ہے جدا ہونا، امتیاز ہونا، اس میں مؤمن و کافر، متقی و فاجر، دیندار و بے دین کے درمیان امتیاز کرنے کی تمام خوبیاں موجود ہیں،

اَلْفُرْقَان۔ قرآن اور رمضان دونوں کی صفت ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ٥٠٢ھ)، ص۳۷۸

"فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ": تو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے۔

شہود الشہر سے کیا مراد ہے اور اس کی کیفیت کیا ہے؟ یہ مسئلہ مفسرین، ائمہ کرام اور فقہائے عظام کے درمیان بڑا معرکۃ الاراء ہے، ان ابحاث کریمہ کا خلاصہ ہم درج کرتے ہیں،

شہود شہر کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مہینہ رمضان کے آجانے کا علم ہو جانا، کہا جاتا ہے: "شَاهَدتُ كَذَا وَكَذَا"، مجھے فلاں فلاں شئی کا علم ہوا، انہی معنوں میں یہ آیات کریمہ ہیں:

ارشاد ربانی ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ☆ (سورہ بقرہ، آیت ۸۴)

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم گواہ ہو۔

ارشاد ربانی ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ☆

اے کتابیو! اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو۔ (سورہ آل عمران، آیت ۷۰)

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۲۶۸)

(۲) جب رمضان آئے آدمی مقیم ہو، مسافر نہ ہو، انہی معنوں میں مقیم و مسافر اور شاہد و غائب استعمال ہوتا ہے۔

(۳) جب رمضان آئے آدمی اہل تکلیف سے ہو، مکلّف ہو (بالغ، عاقل، تندرست) غیر مکلّف نہ ہو (نابالغ، غیر عاقل، مجنون، بیمار)۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۰

اس کی قدرے تفصیل احکام کے ضمن میں آئے گی، ان شاء اللہ العزیز۔

"فَلْيَصُمْهُ": ضرور اس (مہینے) کے روزے رکھے۔

صوم سے بنا ہے، جس کا معنی ہے روزہ رکھنا۔

یعنی جو تم میں سے عاقل بالغ مقیم ہو اور رمضان کا چاند دیکھ لے یا چاند کی شہادت اسے پہنچ جائے یا تم میں سے جو ماہ رمضان پالے اس طرح کہ اسے اس مہینہ میں ایک لحہ کے لئے ہوش و عقل ہو تو وہ سارے رمضان کے روزے رکھے، یہ آیت بہت سے فقہی مسائل کا ماخذ ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۰، ۲۰۱

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۲ و مابعد

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۰۰

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۴ و مابعد

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۲

تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)

مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۶

"یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ":

اَلْیُسْرَ: آسانی، سہولت، اَلْعُسْرَ: تنگی، مشقت، دشواری، سختی،

دولت مندی کو یسار کہتے ہیں، بائیں ہاتھ کو "یُسْریٰ" کہتے ہیں کہ یہ دائیں ہاتھ کی مدد کرکے کام کو آسان کرتا ہے،
یُسْر جنت کا نام بھی ہے کہ وہاں ہر طرح کی سہولت ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ،ص ۵۵۲،۳۳۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

رب تعالیٰ کریم ہے وہ تم پر آسانی کا ارادہ فرماتا ہے، اسی لئے اس نے بچوں، دیوانوں پر روزہ معاف کردیا، اور مریض اور مسافر کو مہلت دی کہ صحت اور اقامت کے وقت قضا شدہ روزوں کی گنتی پوری کرلو، ماہ رمضان کو روزوں کے لئے مقرر فرمایا تاکہ گنتی اور حساب میں آسانی رہے، وہ تم پر سختی نہیں چاہتا، ورنہ نابالغوں، دیوانوں پر بھی روزے فرض کردیتا اور بیماروں اور مسافروں کو افطاری کی رخصت نہ دیتا۔

تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ۱۰۰)

"وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ":

لِتُکْمِلُوْا: اکمال سے بنا ہے جس کا معنی ہے پورا کرنا۔ اَلْعِدَّةَ: شمار، گنتی۔

یعنی رمضان کے مہینے کے روزے تم پر فرض ہوئے کہ تم گنتی پوری کرلو، ۲۹ یا ۳۰ کی، چاند دیکھ کر روزہ رکھو، چاند دیکھ کر ہی افطار کرو، اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ رمضان کا چاند خواہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا، ثواب تمہیں پورا ملے گا۔
اس کا یہ معنی بھی ہے کہ مرض یا سفر کی وجہ سے جو تم نے روزے نہ رکھے، رمضان کے بعد اتنے روزے رکھ کر مہینے کی گنتی پوری کرلو۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج۲، ص ۲۹۵
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۵)

"وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ": تُکَبِّرُوْا، تکبیر سے بنا ہے، اس سے مراد اللہ کی حمد بیان کرنا یا تکبیرات عید کہنا مراد ہے۔
جس میں زائد تکبیرات ہوتی ہیں، ادا کرو۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۵)
تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ۱۰۲)

"عَلٰی مَا هَدٰکُمْ": اس مقام پر ہدایت سے مراد یہ ہے کہ اس نے تمہیں رمضان کی طرف رہنمائی فرمائی یا روزہ رکھنے کی توفیق دی۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں روزہ رکھنے کی توفیق دی اس پر تم اللہ کی حمد بیان کرو اور زائد تکبیریں کہتے ہوئے نماز عید ادا کرو۔

"لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ": روزوں سے فارغ ہوکر اللہ کا شکر ادا کرو اور عید مناؤ عید کی خوشی مناؤ کہ اس نے تمہیں توفیق روزہ عطا کی۔

مسائل شرعیہ:

(۱) جس وقت اور جس جگہ کو نعمت الٰہی یا کسی عظیم شئ سے نسبت ہو جائے وہ جگہ اور وقت بڑی عظمت وعزت والا ہو جاتا ہے، جس درجہ کی نعمت ہوگی نسبت والی شئ، اور وقت اسی درجہ عظیم ہو جائے گا، رمضان شریف میں قرآن مجید اترا، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور عطیہ ربانی ہے اس لئے رمضان بڑی برکت والا ٹھہرا، یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنا مہینہ قرار دیا، اس میں روزہ رکھنے والے کی جزا اللہ تعالیٰ خود ہے۔

حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُاللّٰهِ فَاحْفِظُوْافِيْهِ اَنْفُسَكُمْ"

رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے، سو اس میں اپنے آپ کی حفاظت کرو...... ارتکاب گناہ سے محفوظ رہو۔

(رواه الامام احمد بحواله كنوز الحقائق فى حديث خير الخلائق ازامام عبدالرؤف مناوى شافعى (م ۱۰۰۳ھ)، ص، ۴۳۵)

حضور سید المرسلین امام المطہرین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"شَهْرُرَمَضَانَ شَهْرُاللّٰهِ وَشَهْرُشَعْبَانَ شَهْرِىْ شَعْبَانُ الْمُطَهِّرُ وَرَمَضَانُ الْمُكَفِّرُ"

رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے، شعبان گناہوں کو دھونے والا ہے، رمضان گناہوں کا کفارہ ہے۔

(رواه ابن عساكر عن عائشة، بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوى ازامام مناوى شافعى (م ۱۰۰۳ھ) ج ۲، ص ۲۶
كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۳۶۸۵)

نزول قرآن سے رمضان کو ایسی فضیلت عطا ہوئی، تو جس مہینہ، دن اور وقت صاحب قرآن ﷺ تشریف لائے اس مہینہ دن اور وقت کی عظمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے، بعض عشاق تو ربیع الاول کو رمضان سے افضل جانتے ہیں۔

اسی ضمن میں عمدۃ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ النوری فرماتے ہیں:

" ثم اذا قلنا انه (ﷺ) ولد ليلا فتلك الليلة افضل من ليلة القدر بلاشبهة لان ليلة المولد ليلة ظهوره ﷺ وليلة القدر معطاة له وماشرف بظهور الذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ماعطاه............ ولان ليلة القدر شرف بنزول الملئكة فيها وليلة المولود شرف بظهوره ﷺ............ ولان ليلة القدر وقع التفضل فيها على امة ﷺ وليلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجودات فهو الذى بعثه الله رحمة للعلمين وعمت به نعمته على جميع الخلائق من اهل السموات والارضين"

اگر ہم یہ کہیں کہ وہ رات جس میں آپ پیدا ہوئے لیلۃ القدر سے بلاشبہ افضل ہے، اس لئے کہ یہ رات تو حضور ﷺ کی رات ہے اور لیلۃ القدر حضور کو عطا ہوئی، اور جو چیز کہ ذات شریف کے ظہور کے سبب مشرف ہو، وہ اس چیز سے زیادہ مشرف ہوگی جو ان کو عطا ہونے سے مشرف بنی۔...... اور ایک وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر تو اس لئے مشرف ہے کہ اس رات میں فرشتے اترتے ہیں، اور شب ولادت تو حضور ﷺ کے ظہور کی شرافت ہے۔...... اور اس لئے بھی کہ لیلۃ القدر کی فضیلت تو حضور ﷺ کی امت پر ہے اور شب ولادت کی فضیلت تو ساری کائنات پر ہے، کیونکہ آپ کی ذات تو وہ ذات ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے لئے رحمت بنایا اور اسی ذات مقدسہ کے صدقہ میں زمین وآسمان کی تمام مخلوق پر اللہ کی نعمتیں عام ہیں۔

(ماثبت من السنة مانعم على الامة ازعلامه شاه عبدالحق محدث دهلوى، ص ۱۰۲، مطبوعه اداره معينيه رضويه لاهور)

(۲) رمضان مبارک کا روزہ رکھنے اور رمضان پورا ہونے پر افطار کا دارومدار رویت ہلال پر ہے، چاند کے ثبوت کے متعدد ذریعے ہیں، رویت (مشاہدہ)، شہادت، خبر مستفیض۔
منجم، حساب دان کے قول کا اعتبار نہیں۔
حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غم علیکم فاقدروا ثلاثین''
(رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ والنسائی عن ابن عباس والطبرانی عن البراء
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام مناوی شافعی (م سنہ ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۷۶)

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرو۔
تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م سنہ ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۱)
جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ احمد مالکی قرطبی (م سنہ ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۳
مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م سنہ ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۹
احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م سنہ ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۲
احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م سنہ ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۲)

(۳) پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے، شعبان، رمضان، شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ، شعبان کا چاند اس لئے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت ابر یا غبار ہو تو یہ تیس پورے کر کے رمضان شروع کریں اور رمضان کا روزہ رکھنے کے لئے اور شوال کا روزہ ختم کرنے کے لئے اور ذی قعدہ کا ذی الحجہ کے لئے اور ذی الحجہ کا حج اور بقرعید کے لئے۔
(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا خان قادری (م سنہ ۱۳۴۰ھ)

(۴) ثبوت ہلال کے سات طریقے ہیں:

(ا) ''**شہادت رؤیت**'' یعنی چاند دیکھنے والے کی گواہی۔

(ب) ''**شہادت علی الشہادت**'' یعنی گواہوں نے خود چاند نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا، انہوں نے اس گواہی کی گواہی دی۔

(ج) ''**شہادت علی القضا**'' دوسرے کسی شہر میں حاکم اسلام، قاضی شرع کے حضور رویت ہلال پر شہادتیں گذریں اور اس نے ثبوت ہلال کا حکم دیا، دو شاہدان عادل اس گواہی اور حکم کے وقت دار القضا حاضر تھے انہوں نے یہاں حاکم اسلام، قاضی شرع یا مفتی کے حضور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں حاکم کے حضور فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گذریں اور حاکم موصوف نے ان گواہوں پر ثبوت ہلال مذکور شام فلاں روز کا حکم دیا۔

(د) ''**کتاب القاضی الی القاضی**'' قاضی شرع کے سامنے شرعی گواہی گذری اس نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی اور اس خط میں اپنا اور مکتوب الیہ کا نام ونشان پورا لکھا جس سے امتیاز کافی واقع ہوا اور وہ خط دو گواہان عادل کے سپرد کیا کہ یہ میرا خط قاضی فلاں شہر کے نام ہے، وہ باحتیاط اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت ادا کی کہ آپ کے نام یہ خط فلاں قاضی شہر نے ہم کو دیا اور ہمیں گواہ کیا کہ یہ خط اس کا ہے۔

(ج) **"استفاضہ"** جس شہر اسلامی میں حاکم شرع، قاضی اسلام، عالم دین محقق معتمد مرجع انام متبع احکام ہو وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن بر بنائے رؤیت روزہ ہوا یا عید کی گئی، مجرد بازاری افواہ کا اعتبار نہیں،

تاریک شہر، جہاں نہ کوئی قاضی شرع نہ مفتی اسلام یا مفتی ہے مگر نا اہل جسے خود احکام شرع کی تمیز نہیں یا بعض سلیم الطبع سنی ناقص العلم ناتجربہ کار یا مفتی محقق معتمد عالم مستند ہے مگر عوام خود سر، کہ اس کے منتظر احکام نہیں، پیش خویش اپنے قیاسات فاسدہ پر جب چاہیں عید و رمضان قرار دے لیتے ہیں ایسے شہروں کی شہرت بلکہ تواتر بھی اصلاً قابل قبول نہیں۔

(د) **"اکمال عدت"** جب مہینہ کامل تیس دن کا ہو جائے تو ماہ متصل کا ہلال آپ ہی ثابت ہو جائے گا۔

(ز) اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم سے انتیس کی شام کو توپ کا فائر ہوا، حوالی شہر و مضافات کی بستیاں، جہاں توپ کی آواز پہنچی وہاں کے رہنے والوں کے لئے بھی چاند کا ثبوت ہو گیا۔

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا خان قادری (م ۱۳۴۰ھ)، ج ۴، ص ۵۴۶ و مابعد)

(۵) شعبان المعظم کی انتیس کی شام کو اگر مطلع صاف ہو تو کثیر تعداد میں لوگوں کا چاند دیکھنا لازم ہے، ایک دو کی رؤیت قابل قبول نہیں، البتہ اگر مطلع پر غبار، ابر یا دھواں ہو تو ایک مسلمان مستور الحال کی گواہی سے رمضان کا ثبوت ہو جائے گا، عید کے لئے ایسی صورت میں کم از کم دو کی گواہی لازمی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ! اَبْصَرْتُ الْھِلَالَ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَتَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَابِلَالُ! اَذِّنْ فِی النَّاسِ فَلْیَصُوْمُوْا غَداً"

(رواہ النسائی والترمذی وابو داؤد بحوالہ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی، ج ۱، ص ۸۳۔

اعرابی حضور ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا آج رات میں نے چاند دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے کہا، ہاں، آپ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ اعلان کر دو کہ کل لوگ روزہ رکھیں۔

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۳۔
جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۳۔
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۸۸۔
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، ج ۱، ص ۲۳۹

(۶) رمضان کا جب تک چاند نظر نہ آئے یا بطریق شرعی اس کا ثبوت میسر نہ ہو تو صرف شک کی بنا پر ۲۹ شعبان کو روزہ رکھنا، کہ شاید یہ رمضان کا روزہ ہو مکروہ ہے، جب تک یقین حاصل نہ ہو عبادت کا شروع کرنا اور اس کو ختم کرنا جائز نہیں۔

حدیث صحیح میں ہے۔ "لَاتَصُوْمُوْاحَتّٰی تَرَوُالْهِلَالَ وَلَاتُفْطِرُوْاحَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْالَهٗ"
روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور افطار نہ کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر (ابر یا غبار کی وجہ سے) مطلع صاف نہ ہو تو گنتی پوری کرلو۔

(رواہ النسائی والامام احمد عن ابن عمر بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی، ج۸، ص ۲۳۷۵۳)

امام جلیل ابوبکر جصاص نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا:

"نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الدَّاْدَاةِ وَهُوَالْيَوْمُ الَّذِیْ يُشَكُّ فِيْهِ لَايَدْرِیْ مِنْ شعبان هُوَ اَمْ مِنْ رَمَضَانَ"

حضور سید عالم ﷺ نے شک کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا، یوم شک وہ ہے کہ جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ شعبان سے ہے یا رمضان سے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۶
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۲
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۳
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۶۰

(۷) مطلع ابر آلود ہے تو علاوہ رمضان کے شوال وذی الحجہ بلکہ تمام مہینوں کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب عادل ہوں اور آزاد ہوں، ان میں کسی پر تہمت زنا کی حد نہ قائم کی گئی ہو، اگرچہ توبہ کرچکا ہو، اور یہ بھی شرط ہے کہ گواہ گواہی دیتے وقت یہ لفظ کہے "میں گواہی دیتا ہوں"۔

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۳
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۴
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۶
تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۸

(۸) رمضان کا چاند اگر ایک آدمی دیکھے اور قاضی اس کی گواہی قبول نہ کرے تو بھی اس پر روزہ رکھنا فرض ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۸۷

(۹) لوگ چاند دیکھنے کے مامور ہیں کہ اسی سے عبادات روزہ، حج، زکوۃ، اور دیگر معاملات طلاق، عدت، تجارت، اجارہ، قرض، عتق (غلام کی آزادی)، قسم، سِیَر، شفع، میراث وغیرہ متعلق ہیں۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۲

(۱۰) شریعت کے وہ احکام، جن کی معرفت کی لوگوں کو عام حاجت اور ضرورت ہو ان کا ثبوت استفاضہ اور خبر موجب علم سے ہی ہوگا، ان کے لئے خبر واحد کافی نہ ہوگی، مثلاً اپنی شرمگاہ کو چھو لینے سے یا عورت کو ہاتھ لگانے سے یا جس شئ کو آگ نے گرم کیا ہو اس کے استعمال کرنے سے یا بسم اللہ پڑھے بغیر وضو کرنے سے، وضو جاتا رہتا ہے یا ہوتا ہی نہیں، ان صورتوں میں وضو کے نہ رہنے کا حکم کرنا چونکہ خبر واحد سے ثابت ہے حالانکہ یہ صورتیں کثیر الوقوع ہیں، عہد رسالت مآب، دور صحابہ وتابعین سے لے کر آج تک مسلمانوں کو ان سے واسطہ پڑتا رہتا ہے، مذکورہ بالا صورتوں میں اگر وضو نہ رہتا ہو تو یہ مسئلہ ایسی خبر سے ثابت ہوتا جو موجب علم یقینی ہوتا، یا اس بارے میں استفاضہ کی حد تک احادیث ہوتیں، جو کہ نہیں ہیں، لہٰذا خبر واحد کی بنا پر ان صورتوں میں عدم وضو کا حکم کرنا درست نہیں۔

عمومی حاجت کے موقعوں پر مسائل شرعیہ عملیہ میں خبر واحد سے جب حکم ثابت کرنا جائز نہیں تو مسائل اعتقادی میں خبر واحد سے حکم ثابت کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے، حضور سید دو عالم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد مسئلہ خلافت پر ایک عمومی صورت حال پیدا ہوئی، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے مشورہ سے سیدنا صدیق اکبر کو خلیفہ رسول منتخب کرلیا، روافض کا دعویٰ ہے کہ خلافت کا حق سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تھا اور اس بارے میں بعض احادیث کا دعویٰ بھی کیا جاتا ہے، اندریں حالات اگر حضور سید المرسلین ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد بلافصل خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو اس بارے میں اتنی روایات ہوتیں جن سے علم یقینی حاصل ہوتا، یا خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں استفاضہ کی حد تک خبریں ہوتیں، جب یہ دونوں صورتیں موجود نہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا دعویٰ باطل ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۳

(۱۱) روافض کا دعویٰ یہ ہے کہ حضور نبی رحمت امام اولین وآخرین ﷺ کے وصال کے بعد سوائے پانچ یا چھ کے باقی صحابہ کرام مرتد ہوگئے تھے (نعوذ باللہ)۔ یہ دعویٰ اصولاً باطل ہے، اس کے بطلان پر بدیہی دلائل قائم ہیں، حضور انور ﷺ پر قرآن مجید جس طرح اترا وہ بغیر کسی کمی بیشی کے آج تک محفوظ ہے، حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو احکام امت کو دیئے وہ بھی بلاکم وکاست بعینہٖ متواتر منقول ہوکر محفوظ ہیں، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اور ان کے بعد ائمہ مجتہدین، علمائے کاملین، جمیع مؤمنین ومؤمنات کے واسطہ سے دینی وشرعی احکام ومسائل محفوظ ہیں۔
اگر حضور اکرم ﷺ کے بعد صرف چند صحابہ ایمان پر باقی رہے ہوتے اور باقی مرتد ہوگئے ہوتے (جیسا کہ روافض کا زعم باطل ہے) تو دین، قرآن، معتقدات، ضروریات دین اور احکام شرع، فرائض، واجبات، مستحبات، حلال وحرام وغیرہ امور کس طرح منقول اور محفوظ ہوتے، ان احکام ومسائل کی حاجت عمومی کسی سے پوشیدہ نہیں، ایسے امور عامہ کا خبر یقینی یا کم ازکم خبر استفاضہ سے ثابت ہونا لازمی ہے جو بحمدہٖ تعالیٰ ثابت اور موجود ہے، لہٰذا کسی ایک صحابی کے بارے میں ارتداد کا دعویٰ باطل ہے، حضور رحمۃ للعالمین معلم امت ﷺ نے ان نفوس قدسیہ کی جس طرح تربیت فرمائی آپ کے وصال کے بعد وہ اسی تربیت کے حامل رہے، یاد رہے کہ کسی ایک صحابی پر طعن تمام جماعت صحابہ پر طعن ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۴

(۱۲) نیا چاند عادتاً غروب آفتاب کے وقت طلوع کرتا ہے، لیکن اگر دن کے وقت چاند نظر آئے، خواہ زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد، بہرصورت وہ اگلے روز کا شمار ہوگا، اس دن کے بعد آنے والی رات چاند کی پہلی رات اور بعد والا دن پہلا دن شمار ہوگا۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۶

(۱۳) اسلامی ہجری تقویم کے بعض مہینے ۲۹ کے ہوتے ہیں یا ۳۰ کے، اس سے کم یا زیادہ نہیں ہوتے اور نہ ان مہینوں میں کسر ہوتی ہے، بخلاف رومی یا کبیسہ وغیرہ کے، کہ ان مہینوں میں کسر ہوتی ہے، ان میں بعض مہینے ۲/۲۸.۱ دن کے ہوتے ہیں۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۷
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۱

(۱۴) روزہ کی ابتدا سحری اور انتہا افطاری غروب آفتاب تک ہے، سو، جن علاقوں میں وقت سحر، طلوع فجر نہیں پایا جاتا، غروب آفتاب کے بعد شفق ابھی باقی رہتی ہے کہ آفتاب طلوع کر آتا ہے، ان علاقوں میں (ان دنوں میں) روزہ کی ابتدا نہ پائے جانے کی وجہ سے یہ دائمی مریض اور شیخ فانی کے حکم میں ہیں، کہ جب روزے کی ابتدا اور انتہا پا لینے پر قادر ہوں ان دنوں روزہ کی قضا کریں۔

اسی طرح ان علاقوں میں جب غروب شفق نہیں ہوتا، جو عشا اور وتر کے وقت کی ابتدا ہے تو عشا اور وتر کے وقت نہ پائے جانے کی بنا پر وہاں نماز عشا فرض نہیں، تاہم احتیاط کے پیش نظر علما نے ان علاقوں کے مسلمانوں کو روزہ اور نماز عشا کی قضا کا حکم دیا ہے، چونکہ ادائیگی میں ان کی طرف سے کوئی کوتاہی واقع نہیں ہوئی اس لئے وہ گناہگار نہیں۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۲۰۔
(الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤالدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)
معہ ردالمحتار از سیدامین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، ج ۲، ص ۳۶۶ ومابعد۔
جدالممتار علی ردالمحتار المعروف بہ حاشیہ شامی 'ازعلامہ امام احمدرضاخان حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲)
(اس مسئلہ کے دلائل معہ تنقیحات بطور ضمیمہ آخر میں درج ہوں گے ان شاء اللہ العزیز)

(۱۵) جو شخص پورے رمضان مبارک میں مجنون رہا، اسے رمضان کے روزوں کی قضا لازم نہیں، البتہ رمضان میں اگر کچھ وقت جنون سے افاقہ رہا تو اب پورے رمضان کے روزے اس پر فرض ہیں، جتنے روزے جنون کی بنا پر قضا ہوئے ان کا ادا کرنا لازم ہے۔

"فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ" کی ایک تفسیر کے مطابق پورے ماہ مجنون رہنے والے کے حق میں مہینہ کا آنا نہیں پایا گیا، جو اہل تکلیف نہیں گویا اس کے حق میں رمضان نہ پایا گیا، تو اس پر روزہ فرض نہ ہوا۔

بخلاف بے ہوش کے کہ یہ مریض کے حکم میں ہے، اور مریض خطاب کا اہل اور محل ہے اور اسے روزہ رکھنا لازم تھا اگر بے ہوشی کی وجہ سے نہ رکھ سکا اس کی قضا لازم ہے۔ حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

" رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتّٰی يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰی يَضِيقَ (وَفِي رِوَايَةٍ) عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلٰی عَقْلِهٖ حَتّٰی يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰی يَحْتَلِمَ "

(رواہ الامام احمد وابوداؤد
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۳۹۔
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۱۴، ح ۳۹۲۰۷۔

" (وفی روایۃ) وَعَنِ الْمُبْتَلٰی حَتّٰی يَبْرَأَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰی يَكْبَرَ"

(رواہ الامام احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۳۸
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۴، ح ۱۰۲۰۸، ۱۰۲۲۲، ۱۰۲۰۹)

تین آدمیوں سے تکلیف اٹھالی گئی ہے (یہ احکام شرعیہ کے مکلف نہیں) سونے والا، جب تک بیدار نہ ہو، نابالغ بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے، مجنون، جب تک افاقہ میں نہ ہو۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۰۰۔
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۸۴۔
تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۷،
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۳)

(۱۶) اگر نابالغ رمضان میں بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اس پر رمضان کے باقی روزے رکھنا فرض ہیں، جو روزے گذر چکے ان کی قضا لازم نہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ☆

تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے (کفر سے) تو جو ہو گذرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے۔ (سورہ انفال، آیت ۳۸)

حالت کفر کے معاصی معاف کر دیئے جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ روزہ نہ رکھنا بھی گناہ ہے، لہٰذا وہ بھی معاف ہو گیا، بلوغ اور اسلام کے روز کا روزہ رکھنا فرض نہیں، البتہ اس روز بقیہ وقت کھانے پینے سے باز رہنا مستحب ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۸۶

(۱۷) مسافر اور مریض کو اجازت ہے کہ جتنے دن سفر اور مرض رہے اتنے دن روزہ نہ رکھیں، رمضان کے بعد اتنے دنوں کے روزے رکھ کر تعداد پوری کرلیں، مسافر کے لئے ضروری ہے کہ سحری سے پہلے سفر میں ہو، اگر دن کے کسی وقت سفر شروع کیا تو اس روز کا روزہ افطار نہیں کرسکتا، جب کئی دنوں کا سفر ہو تو دوران سفر کے دنوں میں افطار کرسکتا ہے، اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ سحری سے پہلے سفر کرے، منزل پر پہنچنے تک وہ مسافر ہے، اسے افطار کی رخصت ہے۔

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۵
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۳
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۰۲
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۴
تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۷

(۱۸) رمضان کے جتنے روزے سفر، مرض، حیض، نفاس، وغیرہ عذر کے باعث نہ رکھ سکے، اتنے دن رمضان کے بعد، جب عذر جاتا رہے روزہ رکھ کر تعداد پوری کرے، اگر شہر والوں نے انتیس روزے رکھے ہیں تو یہ بھی انتیس کی تعداد پوری کرے، ورنہ تیس کی تعداد پوری کرے، قضا روزوں کی ادائیگی میں متواتر روزہ رکھنا شرط نہیں، جس طرح ممکن ہو تعداد پوری کرلے، "فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ" سے یہی ثابت ہوتا ہے، ایام حیض ونفاس کی نمازوں کی قضا نہیں ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۸
تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۷
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۵
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۶

(۱۹) حائضہ اور نفاس والی اگر دن میں حیض ونفاس سے پاک ہوئی یا مسافر نے دن کو سفر ختم کیا تو یہ طہارت اور اقامت کے بقیہ حصہ دن کو کھانے پینے سے باز رہیں۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۸۷)

(۲۰) مسافر اور مریض کے لئے روزہ افطار کرنا رخصت ہے عزیمت نہیں، اللہ تعالی نے بندوں پر آسانی کی خاطر یہ رخصت دی ہے، مسافر اور مریض اگر سفر اور مرض میں روزہ رکھ لیں تو ان کے لئے بہتر ہے کہ جماعت مسلمین کی موافقت میں روزہ رکھنا آسان ہے، انفرادی طور پر روزہ رکھنا دشوار ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا دونوں طرح سے ثابت ہے،

حضرت درداؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ وَابْنِ رَوَاحَةَ"

(صحیح بخاری ازامام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، ج ۱، ص ۲۶۱
صحیح مسلم ازامام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ج ۱، ص ۳۵۷)

انہوں نے فرمایا کہ شدید گرمی میں ہم ایک روز حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ اپنے ہاتھوں کو سروں پر رکھے ہوئے تھے اس روز میں ہم میں صرف حضور ﷺ اور ابن رواحہ روزہ دار تھے۔

ایک اور روایت میں ہے:

"سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان میں حضور سرور عالم ﷺ کے ساتھ سفر کیا، آپ نے افطار کرنے والے پر ملامت نہ فرمائی اور نہ روزہ رکھنے والے پر۔

(صحیح مسلم ازامام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ج ۱، ص ۳۵۶)
تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۱۷
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۵، ۲۱۳، ۱۸۹
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۵۴
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۸

(۲۱) روزہ کی قضا کا فدیہ وارث کے ذمہ واجب نہیں، البتہ اگر مرنے والا اپنے فدیہ کی وصیت کر جائے تو تیسرے حصہ مال متروکہ میں وصیت جاری ہوگی۔

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۶

(۲۲) دوسرے کے قضا شدہ روزہ کے بدلے کوئی اور روزہ نہیں رکھ سکتا، جس نے قضا کئے وہ خود رکھے کہ طاعات میں نیابت نہیں ہوتی۔ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ☆

تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ تمہیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے۔

(سورہ انعام، آیت ۱۶۴)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ☆

جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰی حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰی لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ☆

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو اے محبوب! تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔ (سورہ فاطر آیت ۱۸)

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ☆

اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تم سے اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

(سورہ زمر آیت ۷)

تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه ندوة المصنفین دهلی، ج ۱، ص ۳۳۷

(۲۳) انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی عبادت کا ثواب دوسرے کے لئے کردے، عبادت نماز ہو یا روزہ یا صدقہ وغیرہ، ایصال ثواب اور نیابت کے بارے میں علمائے کرام نے ایک اصول بیان فرمایا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

عبادت تین قسم ہے:

(ا) بدنی (ب) مالی (ج) مرکب (بدنی اور مالی)

(ا) **بدنی عبادت** میں نیابت نہیں ہوسکتی، یعنی ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کرسکتا، جیسے نماز اور روزہ، ان عبادات کا مقصد جسم کو مشقت میں ڈالنا ہے، ظاہر ہے کہ دوسرے کی مشقت سے اس کے جسم کو مشقت نہ اٹھانا ہوگی، اس طرح مقصود عبادت حاصل نہ ہوگا۔

(ب) **مالی عبادت** میں عجز اور قدرت ہر صورت میں نیابت جاری ہوسکتی ہے، جیسے زکوۃ اور صدقہ۔ان عبادات میں مقصود مال کا خرچ کرنا ہے جو بہر صورت حاصل ہو جائے،خود خرچ کرے یا دوسرا اس کی نیابت میں خرچ کرے۔

(ج) **مرکب عبادت** میں عجز کی صورت میں نیابت ہوسکتی ہے ورنہ نہیں، جیسے حج۔

رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اس کا ثواب فلاں کو پہنچے،اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں، ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے،نماز،روزہ،زکوۃ،صدقہ،حج،تلاوت قرآن مجید،ذکر،زیارت قبور،عمرہ،طواف،زیارت صالحین،میت کی تجہیز وتکفین اور جمیع انوع خیر،فرض اور نفل،سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے،ایک کو،یا متعدد کو،بلکہ جمیع مؤمنین ومؤمنات اولین وآخرین کو......اس سے یوں نہ سمجھنا چاہیئے کہ فرض یا نفل کا ثواب پہنچادیا تو اپنے پاس کیا رہا؟ کیونکہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا ثواب تو اللہ تعالی نے عطا کیا،لہذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا،اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ہے۔

(الهدايه ازعلامه ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۹۳ھ)، ج ۱، ص ۲۷۶، ۲۷۷
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامه علاؤ الدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معه ردالمحتار از علامه سیدامین الشهیر بابن عابدین شامی(م ۱۲۵۲ھ)
مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۵۹۵ ومابعد
فتاوی عالمگیریه فی الفروع الحنفیه ازعلماء عظام و کان رئیسهم ملانظام (م ۱۱۶۱ھ) ، ج ۱، ص ۳۶۲)

اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ فاتحہ مروجہ جائز ہے کہ وہ ایصال ثواب ہے اور ایصال ثواب جائز، بلکہ محمود،البتہ کسی معاوضہ پر ایصال ثواب کرنا جائز نہیں۔

(۲۴) تمام اوامر ونواہی جو شریعت نے مقرر کر رکھے ہیں ان پر عمل کرنا ممکن ہے،اگر چہ ان میں مشقت ہے مگر مؤمن کے لئے رب نے آسان فرمادیا ہے،

رب تعالی ارشاد فرماتا ہے :

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ **یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ** ؗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں' اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

(سورہ بقرہ، آیت ۱۸۵)

نیز ارشاد رب کریم جل وعلا ہے:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَ اعۡفُ عَنَّا ٝ وَ اغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَ ارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ☆

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی' اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چُوکیں' اے رب ہمارے ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا کہ تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا' اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولی ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ (سورہ بقرہ، آیت ۲۸۶)

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:

لِیُنۡفِقۡ ذُوۡ سَعَۃٍ مِّنۡ سَعَتِہٖ ؕ وَ مَنۡ قُدِرَ عَلَیۡہِ رِزۡقُہٗ فَلۡیُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰىہُ اللّٰہُ ؕ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىہَا ؕ سَیَجۡعَلُ اللّٰہُ بَعۡدَ عُسۡرٍ یُّسۡرًا☆

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا' اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے' قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔ (سورہ طلاق، آیت ۷)

جو مؤمن عزم و یقین کے ساتھ شریعت مقدسہ کے احکام پر عمل پیرا ہو جائے اور نواہی سے حتی الامکان پرہیز کرے رب تعالی اس کے کام آسان فرما دیتا ہے۔

رب تعالی کی بشارت سن لیجیے:

وَ الِّٰٓیۡٔ یَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِیۡضِ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُہُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشۡہُرٍ ۙ وَّ الِّٰٓیۡٔ لَمۡ یَحِضۡنَ ؕ وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُہُنَّ اَنۡ یَّضَعۡنَ حَمۡلَہُنَّ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ اَمۡرِہٖ یُسۡرًا☆

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔ (سورۃ الطلاق آیت ۴)

فرائض و واجبات اور نواہی میں انسانی وسعت کا لحاظ رکھا گیا ہے، کوئی فرض، واجب ایسا نہیں کہ اس پر عمل ناممکن ہو، ہر زمانہ میں اور ہر جگہ ان پر عمل آسان ہے، جس شخص کے حق میں دشواری پیدا ہوئی وہیں اس کے لئے آسانی پیدا کر دی گئی، مثلاً نماز میں قیام فرض ہے، بیمار اور معذور سے قیام کی فرضیت اٹھالی گئی، اب بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز ادا کرے، رمضان کا روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے، مگر بیمار اور مسافر کو رخصت دے دی کہ آسانی کے دنوں میں روزہ رکھ لے، شیخ فانی روزوں کا فدیہ دے لے، غریب اور نادار پر زکوۃ اور حج کی فرضیت نہ رکھی گئی، حتی کہ جو مسلمان کلمہ کفر کہنے پر مجبور کر دیا جائے بایں طور کہ اگر ایسا نہ کرے تو اسے جان سے مار دینے کی دھمکی دی گئی تو تصدیق قلبی کی شرط پر کلمہ کفر کہہ سکتا ہے۔

یہ آسانیاں اس لئے پیدا کی گئیں تاکہ وہ جنت کی راہ آسانی سے طے کرلے اور یہ بھی رب کی طرف سے سہولت ہے کہ معمولی سے نیک عمل کے بدلے جنت جیسا عظیم انعام پالیتا ہے، دنیوی آسائشوں کے حصول کے لئے لوگ کتنی محنت مشقت اٹھاتے ہیں، جان گداز مشقت کے باوجود ان آسائشوں کا ملنا یقینی نہیں، دنیا کی تمام نعمتیں فانی ہیں جب کہ رب تعالیٰ کا انعام جنت لازوال ہے، یہ سب رب تعالیٰ کے اس ارادہ سے متعلق ہیں کہ وہ اپنے بندوں پر آسانی چاہتا ہے، دشواری نہیں چاہتا۔

علماء نے بیان فرمایا ہے کہ جنت کی راہ چلنے والوں کی دو علامتیں ہیں :

(ا) اسے نیک اعمال آسان ہوں (ب) اسے نیک لوگوں سے محبت ہو

" اللھم ارزقنا حبک وحب حبیبک الاکرم وحب عبادک الصالحین وحب عمل یقربنا الیک آمین ثم آمین بجاہ طه ویٰس صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم"

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ا، ص ۱۹۲

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۹۸، وما بعد

(۲۵) قرآن مجید رمضان میں اترا، رمضان شریف کی شان قرآن مجید نے بتائی اس طرح رمضان اور قرآن کا آپس میں گہرا تعلق ہے، دوسرے مہینوں کی نسبت رمضان میں قرآن مجید زیادہ تلاوت ہوتا ہے، دن کو بھی اور راتوں کو بھی، نماز میں بھی اور نماز کے بغیر بھی، اسی لئے شریعت نے مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کو قرآن مجید کی تلاوت سے زندہ رکھا جائے، اس کے لئے تراویح مسنون ہوئی۔

صحابہ کرام، ائمہ عظام، علمائے عرب وعجم کا اس پر اجماع ہوا ہے کہ رمضان شریف کی راتوں میں ہر روز بیس رکعت تراویح ادا کی جائیں، حضور سید عالم ﷺ نے دو روز تراویح پڑھا کر موقوف فرمادی تاکہ امت پر فرض نہ ہوجائے، سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور خلافت کے ابتدائی ایام میں لوگ انفرادی طور پر تراویح پڑھتے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حسنِ ترتیب کے لئے تمام لوگوں کو حضرت ابی ابن کعب کی امامت میں تراویح باجماعت پڑھنے کا حکم دیا، اس کے بعد سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں بھی یہی دستور رہا، اس وقت سے لے کر آج تک عرب وعجم کے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی فقہا بیس رکعت تراویح پڑھتے آرہے ہیں اور یہی مسنون ہے۔

نماز تراویح کی جماعت سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔

ترمذی شریف میں حدیث ہے:

" وَاَکْثَرُ اَھْلِ الْعِلْمِ عَلٰی مَارُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَّعُمَرَ وَغَیْرِھِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَھُوَقَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ ھٰکَذَا اَدْرَکْتُ بِبَلَدِ مَکَّةَ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً "

اکثر اہل علم کا عمل اس پر ہے جو حضرت علی وعمر و دیگر صحابہ کرام سے مروی ہے، یعنی بیس رکعت، یہی فرمان سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا ہے اور امام شافعی نے فرمایا کہ ہم نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں یہی عمل پایا کہ مسلمان بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔

(جامع ترمذی 'از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)' ج ا ص ۹۹)

ابن ابی شیبہ، طبرانی کبیر، بیہقی، عبد ابن حمید اور بغوی نے روایت کیا:

" عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً سِوَی الْوِتْرِ "

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعت پڑھتے تھے۔

(مسند ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۳۹۴. بیہقی، ج ۲، ص ۴۹۶)

محدث بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی نے ایک امام مقرر فرمایا تا کہ وہ بیس رکعت تراویح پڑھائے،

" عَنْ اَبِی الْخَنْسَاءِ اَنَّ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَمَرَ رَجُلاً یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَاتٍ "

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵)، ج ۱، ح ۲۳۴۸۴

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو :عمدۃ القاری شرح بخاری. نقایہ شرح ہدایہ. صحیح البہاری وغیرہ)

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۱

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۴

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۸

(۲۶) نماز تراویح کی بیس رکعت ہیں، احادیث طیبہ، تعامل صحابہ وامت کے علاوہ اس پر قرآن مجید کی داخلی شہادت موجود ہے، حضرت عمر وعثمان رضی اللہ عنہما کے دور میں جس قدر قرآن مجید پڑھ کر نماز میں رکوع کرتے تھے اتنے حصہ قرآن کا نام رکوع ہوا اور چونکہ تراویح بیس رکعت پڑھی جاتی تھیں اور ستائیسویں رات کو قرآن مجید ختم کیا جاتا تھا، اس طرح قرآن مجید کے پانچ سو چالیس (۵۴۰) رکوع ہونے چاہئیں، لیکن قرآن مجید کے آخر میں چھوٹی چھوٹی سورتیں بعض رکعتوں میں دو، دو بھی پڑھی جاتی تھیں (اور اب بھی ایسا ہی ہے) اس طرح قرآن مجید کے رکوع (۵۵۷) ہوئے۔ قرآن مجید کے رکوعات کی تعداد ہی بتا رہی ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں۔

(۲۷) لیلۃ القدر رمضان مبارک میں ہے اور یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک ہے، امام اعظم ابوحنیفہ اور دیگر جلیل القدر صاحبان کشف کے تجربات ومشاہدات کے مطابق ستائیسویں شب ہے، بعض مفسرین نے قرآن مجید کی داخلی شہادت سے بھی یہی ثابت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ لفظ " **لیلۃ القدر** " کے نو حروف ہیں اور یہ حروف سورۃ القدر میں تین بار تکرار سے آیا ہے، اس طرح نو کو تین سے ضرب دینے سے ستائیس حاصل ہوتا ہے۔

تفسیرات ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۲

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۶۱

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۵

تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۳

فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی ازعلامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ)، سورۃ القدر

(۲۸) نزول قرآن اور شب قدر کے علاوہ رمضان مبارک کی ایک اور فضیلت یہ بھی ہے کہ دیگر آسمانی کتب اور صحیفے رمضان میں ہی اترے، چنانچہ یکم رمضان کو صحف ابراہیم، سات رمضان کو تورات، تیرہ کو انجیل اور اٹھارہ کو زبور شریف نازل ہوئی۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۸

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۶۱

تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۲

انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۲۹

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، ج ۱، ص ۳۳

تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۱۶

(۲۹) انقضائے مناسک کے بعد اظہار تشکر کے لئے تسبیح تحمید اور تکبیر کہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کی طرف راہنمائی فرمائی، گمراہی سے بچالیا، اسی لئے فرض نمازوں کے بعد ذکر الٰہی مسنون ہوا، یہ ذکر خواہ جہری کرے یا سری، دونوں حالتوں میں جائز ہے، زمانہ جاہلیت میں حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد لوگ اپنے آباواجداد کا ذکر بطور تفاخر کے کرتے تھے، اپنے حسب ونسب پر فخر کرتے، اپنے آباواجداد کے مناقب بیان کرتے، اس کی بجائے رب نے فرمایا کہ میرا ذکر کرو، ظاہر ہے کہ تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل اور درود وسلام اللہ کے ذکر ہیں۔

اس سلسلہ میں مانعین ذکر کے مستند مفسر علامہ ابن کثیر کا موقف سنیئے:

" وَلِهٰذَا جَاءَتِ السُّنَّةُ بِاسْتِحْبَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ بَعْدَالصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَاكُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بِالتَّكْبِيرِ "

فرض نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کے استحباب کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ وارد ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کی خبر ہم کو آپ کی تکبیر سے ہوتی تھی۔

تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشر کاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۷، ۲۱۸
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۸

(۳۰) عیدین کی نمازوں میں چھ تکبیریں زائد کرنا واجب ہے، اسی طرح ایام تشریق (نویں ذی الحجہ کی ظہر سے لے کر تیرہویں کی عصر تک) ہر نماز کے بعد ایک بار تکبیر کہنا واجب اور تین بار مستحب ہے، یہ تکبیر سلام کے فوراً بلند آواز سے کہے:

" اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ "

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۸
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۴

(۳۱) چاند دیکھ کر دعا مانگنا سنت ہے، حدیث شریف میں اس بارے میں متعدد دعائیں وارد ہیں، ایک دعا یہ ہے:

" اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ "

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۶

(۳۲) روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانا روزہ کو نہیں توڑتا، اس پر امت کا اتفاق ہے، علماء نے فرمایا ہے کہ پچھنے لگوانے سے جسم سے خون خارج ہوتا ہے اور یہ ایسا ہے جیسا پیشاب وبراز، پسینہ، آنسو، ان اشیاء کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

حدیث شریف میں وارد ہے:

" ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ وَالْحِجَامَةُ "

(رواہ الترمذی عن ابی سعید بحوالہ
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۲۳۸
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۸، ح ۲۳۸۱۶)

تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، قے کرنا، احتلام، پچھنے لگوانا۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۳

(۳۳) اگر کسی نے جان بوجھ کر قے کی اور وہ قے منہ بھر ہو تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اسی طرح اگر قے خود بخود ہوئی مگر اس نے لوٹا دی، اگر نہ لوٹاتا تو روزہ فاسد نہ ہوتا، یہاں اگر قے جسم سے خارج ہونی اشیاء میں ہے قیاس تو یہی چاہتا ہے کہ اس سے روزہ نہ جاتا مگر یہاں موجود نص کی وجہ سے قیاس متروک ہے۔

نص پاک میں یوں ہے:

" مَنْ ذَرَعَهُ الْقَئُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ "

(رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجه والنسائی والحاکم عن ابی ہریرة
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۲، ص ۲۹۴
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، کنز العمال، ج ۸ ح ۲۳۸۱۰)

روزہ کی حالت میں اگر قے ہوئی تو قضا نہیں اگر قصداً قے کی تو روزہ کی قضا لازم ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲

(۳۴) جو دوا براہ راست جوف معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے وہ روزہ توڑ دیتی ہے اور جو براہ راست جوف معدہ یا دماغ میں نہ پہنچے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسے سرمہ لگانا، اگرچہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہو۔

حدیث نے یہ اصول واضح کیا ہے:

" اِذَاتَوَضَّأتَ فَابْلِغْ فِی الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مَالَمْ تَكُنْ صَائِماً "

جب تو وضو کرے تو کلی اور ناک میں خوب پانی ڈال کر جب تک تو روزہ سے نہ ہو۔

(رواہ ابوبشر الدولابی فیماجمع من حدیث النووی عن صائم
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۹ ح ۲۶۱۲۱)

دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں:

"بَالِغْ فِی الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّااَنْ تَكُوْنَ صَائِماً"

کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کر جب تک تو روزہ دار نہ ہو۔

(عن لقیط بن صبرة بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۴۰
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲

حجۃ الاسلام ابوبکر بن احمد بن علی الرازی (م ۳۷۰ھ) اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

" فَاَمَرَه بِالْمُبَالَغَةِ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ وَنَهَاعَنْهَالِاَجْلِ الصَّوْمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَاوَصَلَ بِالْاِسْتِنْشَاقِ اِلَی الْحَلْقِ اَوِالدِّمَاغِ اَنَّهُ يُفَطِّرُ لَوْلَاذٰلِكَ لَمَاكَانَ نَهْيُه عَنْهَالِاَجْلِ الصَّوْمِ مَعْنًى مَعَ اَمْرِهٖ بِهَا فِی غَيْرِالصَّوْمِ وَصَارَذٰلِكَ اَصْلًاعِنْدَاَبِی حَنِيْفَةَ فِیْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ فِیْ كُلِّ مَاوَصَلَ اِلَی الْجَوْفِ وَاسْتَقَرَّ فِيْهِ مِمَّايُسْتَطَاعُ الْاِمْتِنَاعُ مِنْهُ سَوَاءٌ كَانَ وُصُوْلُهٗ مِنْ مَجْرَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اَوْمِنْ مَخَارِقِ الْبَدَنِ الَّتِیْ هِیَ فِیْ بُنْيَانِ الْاِنْسَانِ اَوْمِنْ غَيْرِهَالِاَنَّ الْمَعْنٰی فِی الْجَمِيْعِ وُصُوْلُهٗ اِلَی الْجَوْفِ وَاسْتِقْرَارُهٗ فِيْهِ مَعَ اِمْكَانِ الْاِمْتِنَاعِ مِنْهُ فِی الْعَادَةِ وَلَايَلْزَمُ عَلٰی ذٰلِكَ الذُّبَابُ وَالدُّخَانُ وَالْغُبَارُيَدْخُلُ حَلْقَه لِاَنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ لَايُسْتَطَاعُ الْاِمْتِنَاعُ مِنْهُ فِی الْعَادَةِ وَلَايُمْكِنُ التَّحَفُّظُ مِنْهُ بِاِطْبَاقِ الْفَمِ "

ناک میں پانی چڑھانے کے بارے میں مبالغہ کا حکم دینا اور روزہ کی صورت میں اس سے منع کرنا حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے، یہ اس امر کی دلیل ہے کہ ناک میں پانی چڑھانے میں حلق یا دماغ تک پہنچنے سے روزہ جاتا رہتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو مبالغہ سے نہ منع فرماتے، روزہ نہ ہونے کی صورت میں آپ نے مبالغہ کا ارشاد فرمایا، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ اصول ٹھہرا کہ جو شئ معدہ تک پہنچ کر ٹھہر جائے اور اس سے بچنا ممکن ہو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جوف معدہ یا دماغ میں کسی شئ کا پہنچنا خواہ کھانے پینے کے ذریعہ ہو یا بدن کے ان مساموں سے جو بدن انسانی میں خلقی طور پر ہوتے ہیں یا کسی اور ذریعہ سے، کیونکہ ان سب صورتوں میں ان اشیاء کا جوف معدہ تک پہنچ کر قرار پاتا ہے جن سے عادۃً بچنا ممکن ہو۔

مکھی، دھواں اور غبار کے حلق میں داخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ان سے عادۃً بچنا ممکن نہیں اور نہ یہ ممکن ہے کہ ان عادی اشیاء سے بچنے کے لئے منہ کو ہمیشہ بند رکھا جائے، انجکشن (ٹیکہ) خواہ شریان میں لگایا جائے یا گوشت میں، جب تک اس کی دوا براہ راست معدہ یا دماغ تک نہ پہنچے مفسد روزہ نہیں، البتہ حتی الامکان روزہ کی حالت میں اس سے اجتناب ضروری ہے، بلاوجہ اضطرارا سے معمول بنانا جائز نہیں۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲)

(۳۵) رمضان شریف میں نفل یا نذر کی نیت کے باوجود رمضان کا فرض روزہ ادا ہوگا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۷)

(۳۶) دانت میں غذا کا جو ذرہ رہ گیا تھا اس کے نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ غبار، مکھی کی مانند اس سے بچنا ممکن نہیں، مثلاً کسی نے ستو کھائے اور اس کا ذرہ دانت میں رہ گیا تھا اس کے نگلنے سے روزہ نہ گیا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۴)

(۳۷) جنابت مانع روزہ نہیں، یعنی صبح دیر سے اٹھا اور اسے غسل کی حاجت ہے اگر غسل کرتا ہے تو سحری نہیں کر سکتا تو سحری سے فارغ ہو کر غسل کر لے، اسی طرح اگر دن کو سوتے میں احتلام ہو گیا تو بھی روزہ نہ گیا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۴)

(۳۸) ہر روزہ کی نیت کرنا فرض ہے، بلا نیت روزہ ادا نہ ہوگا، نیت زبان سے کرنا لازمی نہیں بلکہ دلی ارادہ کا نام نیت ہے، روزہ رکھنے کے ارادہ سے سحری کو کھانا پینا نیت ہے، البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۷)

(۳۹) رب کریم کی نعمت ملنے پر تکبیر کہنا اور خوشی منانا بہت بہتر ہے، رمضان اور قرآن کے ملنے پر شکر کا حکم رب کریم نے دیا:
"لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ" اور کہیں تم حق گزار ہو۔

رمضان کی آمد پر حضور اکرم ﷺ خوشخبری دیتے، مبارک باد دیتے تھے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ صِیَامَہٗ ...... الخ"

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آ گیا ہے یہ بابرکت مہینہ ہے اللہ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں۔

(رواہ احمد والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۳۶۶۱)

بعض احادیث کے کلمات یوں ہیں :

" اتاکُم شَهرُ رَمضَانَ شَهرُ بَرکَةٍ فِیهِ خَیرٌ "

کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۸، ح ۲۳۶۹۲

" اتاکُم شَهرُ رَمضَانَ شَهرُ خَیرٍ وَّبَرکَةٍ "

کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۸، ح ۲۳۶۹۱

حضرت انس سے روایت ہے:

" دَخَلَ رَمضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ هٰذَا الشَّهرَ قَدْ حَضَرَکُم وَفِیهِ لَیلَةٌ خَیرٌ مِنَ اَلْفِ شَهرٍ ...... الخ "

(رواہ ابن ماجه بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۸، ح ۲۴۰۲۸)

حضرت انس کی دوسری روایت میں یوں ہے:

" اِنَّ هٰذَا الشَّهرَ دَخَلَ عَلَیکُم وَهُوَ شَهرُ اللهِ الْمُبَارَکُ ...... الخ "

(رواہ ابن النجار بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۸، ح ۲۴۲۹۸)

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک مبارک خطبہ کی روایت فرماتے ہیں جس میں اس مقدس مہینہ کی عظمت کو تفصیل سے بیان فرمایا:

"خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِی آخِرِ یَومٍ مِنْ شَعبَانَ یَاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُم شَهرٌ عَظِیمٌ شَهرٌ مُبَارَکٌ شَهرٌ فِیهِ لَیلَةٌ خَیرٌ مِنَ اَلْفِ شَهرٍ ...... الخ"

(رواہ البیهقی بحواله مشکوۃ المصابیح از امام ولی الدین محمد بن عبدالله (م ۷۴۲ھ)
معه اشعة اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دهلوی (م ۱۰۵۲ھ)، ج ۲، ص ۷۵)

رمضان، روزہ اور لیلۃ القدر کی آمد پر جان رحمت حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو مبارک باد دی، رمضان کی آمد کی خوشخبری سنائی، لہٰذا شب ولادت مصطفیٰ میں ہر جائز خوشی منانا، مبارک باد دینا جائز و مستحسن ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا وجود مسعود تمام انعامات کا باعث ہے، عید میلاد کی خوشی مسلمان اسی لئے مناتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ضمیمہ باب (۱۹):

قطبین میں نماز پنجگانہ

اور

روزہ رمضان کے احکام

اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جو ہر دور، ہر علاقہ اور ہر فرد انسانی کے متنوع مسائل کا حل بتاتا ہے، دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں جو اپنے حالات کے پیش نظر اس سے استفادہ نہ کر سکے، شمال، جنوب، مشرق ومغرب کے، گرمی و سردی کے رہنے والوں کے اختلاف مزاج اور اختلاف حالات کے باوجود سبھی کو اس کے اصول وقوانین کافی ہیں، زندگی کا کوئی حصہ، پہلو ایسا خلا نہیں پاتا جس میں اسلام کی ہدایت موجود نہ ہو اور پھر اسلام کا کوئی قانون ایسا نہیں جو انسانی عمل کے دائرہ اختیار میں نہ ہو، "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" کا واضح اعلان عام موجود ہے یہ ایک ایسا چیلنج ہے جس کی صداقت روز بروز افزوں تر ہو رہی ہے، صدہا جدید مسائل پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں مگر اسلام نے ان کی پیدائش سے قبل ہی ان کا قابل عمل حل عطا فرما دیا ہے، قرآن وحدیث نے اصول اساسیہ بتا دیئے، فقہ واجتہاد نے ان اصولوں سے قوانین وضع فرمائے اور ان گنت جزئیات ترتیب دے دی ہیں، نو پید کسی مسئلہ میں اگر کوئی واضح جزئی موجود نہیں ہوتی تو علماء راسخین اصول وقوانین سے اس کا حل تلاش کر لیتے ہیں، گویا اسلام نے کسی دور کے، کسی علاقے کے، کسی مسلمان کو بے یار ومددگار نہیں چھوڑا، یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل محدود نہیں۔

موسموں کا تغیر وتبدل اور دن رات کی کمی بیشی تو ہر جگہ ہوتی رہتی ہے، مگر بعض علاقوں میں یہ اختلاف غیر معمولی ہوتا ہے، کرہ ارض کے شمالی علاقوں میں شدید سردی اور دن رات کے غیر معمولی اختلاف نے نماز اور روزہ کے مسائل میں نئی صورت حال پیدا کر دی، نماز اور روزے کے عمومی مسائل پر ان علاقوں میں عمل مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن بنا دیا، لیکن فقہائے کرام شکر اللہ سعیہم نے اصول وقواعد شرعیہ سے ان مشکل اور ناممکن حالات کا قابل عمل حل تلاش فرما کر امت پر احسان فرمایا اور "اَلدِّيْنُ يُسْرٌ" کے فرمان مصطفیٰ ﷺ کا عملی اظہار فرمایا ہے۔

کرہ ارض کے شمالی علاقوں میں سال میں کم وبیش چالیس روز ایسے ہوتے ہیں جہاں مغرب کو سورج غروب ہونے بعد ابھی افق پر شفق موجود ہوتی ہے کہ دوبارہ صبح ہو جاتی ہے، اور آفتاب طلوع کر آتا ہے، ظاہر ہے کہ جب تک شفق غروب نہ ہو عشاء کا وقت شروع نہیں ہوتا ہے، اندریں صورت وہاں کے رہنے والوں کے لئے نماز عشاء اور وتر وقت پر ادا کرنا ممکن نہیں، اسی طرح روزہ رکھنا بھی ممکن نہ رہا، کیونکہ روزہ کی ابتدا طلوع فجر ہے اور طلوع فجر رات کی تاریکی کے بعد ہوتی ہے، ان علاقوں میں، ان دنوں میں چونکہ شفق بھی غروب نہیں ہوتی اس طرح رات کی تاریکی کا پایا جانا نہ ہوا، جب رات کی تاریکی نہ پائی گئی تو روزہ کی ابتداء، طلوع فجر نہ پائی گئی، روزہ رکھنا ممکن نہ رہا، اور یہ بھی ممکن نہیں کہ مسلمان ان دنوں روزہ افطار ہی نہ کریں، افطار کئے بغیر شام ہی سے دوسرے روزے کی ابتدا کر دیں، ایسا کرنا انسانی طاقت میں نہیں، اگر ان ایام میں رمضان آجائے تو روزہ رکھنا ناممکن ٹھہرا۔

اسلامی فتوحات اور مسلمان تاجروں نے بڑی تیزی سے اسلام کو کرہ ارضی کے ہر گوشہ پر پہنچا دیا، شرق وغرب اور شمال وجنوب کے دور دراز علاقوں میں مسلمان پہنچے، قطب شمالی کے علاقہ بُلغار میں اسلام تیسری صدی ہجری میں پہنچ گیا۔ بلغار کی ریاست دریائے کاما اور والگا کے سنگم میں واقع تھی؛ جس میں بلغار نامی ترک قوم آباد تھی، فن لینڈ کو فتح کر کے نئی سلطنت بلغار کے نام سے قائم ہوئی؛ عربی میں اسے ''بلغار'' اور فارسی میں ''بلکار'' لکھتے ہیں۔

یہ شہر بین الاقوامی تجارتی منڈی تھا، غیر ملکی تاجروں، روسیوں، خزروں اور مسلمانوں کے لئے مقام اتصال واجتماع تھا، اس لئے ۳۰۰ھ/۹۱۲ء سے پہلے یہاں اسلام پہنچ چکا تھا۔ ۳۰۹ھ، ۳۱۰ھ/۹۲۱ء ۹۲۲ء میں خلیفہ مقتدر باللہ نے شاہ بلغار کے دربار میں ایک سفارت بھیجی تھی، اس سفارت میں ابن فضلان ایسا مؤرخ بھی شامل تھا۔ ۳۰۹ھ، ۳۱۰ھ/۹۲۱ء، ۹۲۲ء میں امیر بلغار میکائیل بن جعفر بن عبداللہ تھا۔ ۳۳۷ھ/۹۴۸ء میں امیر بلغار طالب بن احمد تھا۔ ۳۶۶ھ/۹۷۱ء، ۹۷۷ء میں مومن بن احمد اور اس کے بعد ۳۷۰ھ/۹۸۰ء تک مومن بن حسن امیر بلغار تھا، ان امیروں کے نام سکوں پر کندہ ہوتے تھے۔

بلغر سکوئی کے قریب کھنڈرات کی کھدائی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر دار الحکومت تھا۔ یہاں مسجدیں، خطیب، امام مسجد اور مؤذن تھے، لوگ فقہ حنفی کے مقلد تھے، یہاں جاڑوں میں دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہوتی تھیں (اور اب بھی ایسا ہی ہے) اور گرما میں معاملہ اس کے برعکس ہوتا تھا، شمالی عرض بلد کے علاقہ کی اس خصوصیت نے، جس سے دوسرے اسلامی ممالک کو سابقہ نہیں پڑا تھا، جلد ہی علما کو اس نئی صورت حال کی طرف متوجہ کیا اور اس موضوع پر ایک طویل بحث شروع ہوگئی کہ ان مسائل کا صحیح حل کیا ہے، اور یہاں کے باشندے ان ایام میں نماز اور روزے کی ادائیگی کس طرح کریں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد چہارم، ص ۸۰۰ تا ۸۰۶ طبع اول)

اسلامی ادب اور فقہی ابحاث میں غالباً بلغار کا تذکرہ سب سے پہلے اسی وجہ سے آیا، درج ذیل سطور میں ہم ان فقہی بحثوں کا خلاصہ ذکر کرتے ہیں تاکہ فقہا اور مجتہدین کی مساعی جمیلہ کی ایک جھلک دیکھی جا سکے۔

سب سے پہلے شمس الائمہ عبدالعزیز احمد حلوانی بخاری (المتوفی ۴۴۸ھ یا ۴۴۹ھ/۱۰۵۶ء یا ۱۰۵۷ء) کی خدمت میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ ان علاقوں میں ان دنوں کی نماز عشاء، وتر (اور غالباً رمضان کے روزوں کا) کیا حکم ہے؟ آپ نے وجوب عشاء، وتر (اور روزہ) کا حکم فرمایا، بعد ازاں یہ سوال ان کے ہم عصر شیخ کبیر سیف السنۃ سیف الدین بقالی کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے عدم وجوب کا فتویٰ دیا، جب یہ جواب حضرت شمس الائمہ حلوانی کو پہنچا تو آپ نے ایک سائل کو حضرت سیف بقالی کی خدمت میں بھیجا کہ جامع مسجد خوارزم میں عوام کی موجودگی میں شیخ بقالی کی خدمت میں یہ سوال کرے کہ جو شخص پانچ نمازوں میں سے ایک نماز ساقط کردے اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ کیا وہ کافر ہے؟ تو حضرت بقالی نے یہ سمجھتے ہوئے کہ سوال میرے ہی فتویٰ پر ہے، فوراً فرمایا:

"مَالَمْ تَقُوْلُ فِيمَنْ قُطِعَ يَدَاهُ مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ اَوْرِجْلَاهُ مَعَ الْكَعْبَيْنِ كَمْ فَرَائِضَ وُضُوْءِهٖ"

جس شخص کے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت یا دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت کٹے ہوں اس کے وضو کے فرائض کتنے ہیں؟

(صغیری شرح منیۃ المصلی، ص ۱۳۴، مطبوعہ مطبع ناصری لاہور (۱۲۸۲ھ).
غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص ۲۲۹، مطبوعہ مطبع احمدی لاہور (۱۳۱۰ھ)

سائل نے جواب دیا:

"اس کے حق میں وضو کے فرائض تین ہیں، کیونکہ فرض ہاتھ یا پاؤں دھونے کے فرض کا محل ہی نہ رہا"۔

اس پر حضرت بقالی نے فرمایا:

اسی طرح پانچویں نماز اس لئے ساقط ہے کہ اس کا وقت ہی نہ پایا گیا۔ جب یہ جواب حضرت حلوانی کو ملا تو آپ نے پسند فرمایا اور اپنے فتویٰ سے رجوع فرماتے ہوئے حضرت بقالی کی موافقت فرمائی۔

قطبین کے قریب جہاں انسانی آبادی ممکن ہے وہاں کے رہنے والوں پر پانچ وقت کی نماز اور رمضان مبارک کے روزوں کے وجوب اور عدم وجوب پر علماء متقدمین کی مختلف آراء موجود ہیں، اس اختلاف کا باعث بھی شرعی ضابطے ہیں:

اول: نماز کی فرضیت کے نصوص قطعیہ قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور اجماع امت کی صورت میں موجود ہیں مگر پانچ اوقات کی فرض نماز کا ثبوت قطعی احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے ہے، اس کا انکار کفر ہے۔

دوم: پانچ وقتہ نماز کی فرضیت اپنے اوقات مقررہ سے مشروط ہے، جب اور جہاں وقت پایا گیا نماز فرض ہوئی اور جہاں کسی نماز کا وقت ہی نہ ملے وہاں وہ نماز فرض ہی نہیں۔

یہی حالت رمضان کے روزوں کی ہے:

اول: ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ کلمہ شہادتین کی گواہی، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج۔ ارکانِ اسلام کا پانچ میں حصر نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، ان میں کسی کا انکار کفر ہے۔

دوم: رمضان کے روزوں کی فرضیت رمضان کا مہینہ پانے سے مشروط ہے، جب اور جہاں رمضان کا مہینہ پایا گیا روزہ فرض ہوا، اور جہاں رمضان نہ پایا گیا روزہ فرض نہ ہوگا۔

رمضان کا مہینہ پالینے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔

مشہور مفسر علامہ عماد الدین ابوالفدا اسمٰعیل ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

"شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ :هٰذَا اِيْجَابُ حَتْمٌ عَلٰى مَنْ شَهِدَ اِسْتِهْلَالَ الشَّهْرِ اَیْ كَانَ مُقِيْمًا فِی الْبَلَدِ حِيْنَ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِیْ بَدَنِهٖ اَنْ يَّصُوْمَ لَامَحَالَةَ"

تم میں سے جو رمضان کا مہینہ پالے: یعنی رمضان کے چاند کے طلوع کے وقت اس پر روزے قطعی فرض ہیں، جب کہ وہ کسی شہر میں مقیم ہو اور اس کا بدن تندرست ہو وہ ضرور روزہ رکھے۔

تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۶)

علامہ ابن کثیر کے نزدیک شھو دشھر سے مراد یہ ہے کہ ......

"رمضان کا چاند طلوع ہوتے وقت وہ تندرست ہو، روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو"۔

مشہور مفسر حجۃ الاسلام ابوبکر الرازی (م ۳۷۰ھ) اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

" (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) بَيَّنَ اَنَّ لُزُوْمَ صَوْمِ الشَّهْرِ مَقْصُوْرٌ عَلٰى بَعْضِهِمْ دُوْنَ بَعْضٍ وَهُوَ مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَشْهَدْ "

احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴

تم میں سے جو یہ مہینہ پائے تو وہ اس مہینے کا روزہ رکھے' اس آیت نے واضح کیا ہے کہ روزہ بعض پر فرض کیا ہے بعض پر نہیں، جس نے یہ مہینہ پایا وہ روزہ رکھے اور جس نے یہ مہینہ نہ پایا وہ روزہ نہ رکھے۔

رمضان کا چاند طلوع کر آنے کے باوجود بعض لوگ رمضان پاتے ہیں بعض لوگ رمضان نہیں پاتے۔ مثلاً جو لوگ طلوع ماہتاب رمضان کے وقت مجنون ہوا اور پورا مہینہ مجنون رہے' رمضان کے آجانے کے باوجود اس نے رمضان نہ پایا' ایسے ہی ممکن ہے جہاں رمضان کا چاند طلوع کر آئے مگر روزے کی ابتدا کا وقت (فجر صادق) نہ آئے (غروب شفق ابیض سے قبل ہی طلوع فجر ہو جائے) تو وہاں کے رہنے والوں نے رمضان کا مہینہ نہ پایا اس لئے ان پر روزہ فرض نہ ہوا۔

حجۃ الاسلام ابوبکر نے رمضان کا مہینہ پانے اور نہ پانے کی توضیح فرمائی ہے کہ شھو د رمضان سے مراد "مکلف ہونا ہے"۔ کیونکہ مجنون اور وہ جو مکلف نہیں وہ ایسا ہے کہ اس نے رمضان کا مہینہ نہ پایا' رمضان کے مہینے پالینے کا مطلب "اس وقت مکلف ہونا ہے"۔

بحث کو سمیٹتے ہوئے فرماتے ہیں:

" اِذْ كَانَ مَنْ لَّيْسَ مِنْ اَهْلِ التَّكْلِيْفِ بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَّيْسَ بِمَوْجُوْدٍ فِيْهِ فِیْ بَابِ سُقُوْطِ حُكْمِهٖ عَنْهُ "

جو مکلف نہیں وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے رمضان کا مہینہ پایا ہی نہیں' اس سے حکم فرضیت ساقط ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴)

متاخرین علماء میں سے خاتمۃ المحققین محمد امین المعروف بہ ابن عابدین شامی قدس سرہ العزیز نے البحر الرائق کے حاشیہ میں ان علاقوں کے رہنے والوں پر نماز عشاء و وتر اور روزہ رمضان کے وجوب اور عدم وجوب کے بارے میں علمائے کرام کے فتاوی معہ ان کے ادلہ کے وضاحت سے بیان فرمائے ہیں۔

(دلچسپی رکھنے والے ملاحظہ فرمائیں
حاشیہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق ازعلامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ) ج ا ص ۲۴۶ ۲۴۷)

اسی طرح صاحب کنز الدقائق علامہ نسفی ان علاقوں میں نماز عشاء اور وتر کے عدم وجوب کے قائل ہیں فرماتے ہیں:

"وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ وَقْتَهُمَا (اَلْعِشَآءَ وَالْوِتْرَ) لَمْ يَجِبَا"

جو آدمی عشاء اور وتر کی نماز کا وقت نہیں پاتا (بایں طور کہ غروب شفق ابیض سے قبل ہی طلوع فجر ہو جاتی ہے) اس پر یہ دونوں نماز واجب نہیں۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ازعلامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ) ج ا ص ۲۴۶)

خلاصہ کلام یہ ہے:

(۱) قطبین کے قریب جن علاقوں میں انسانی آبادی ممکن ہے اور وہاں مغرب کا وقت ابھی باقی ہوتا ہے کہ طلوع فجر سے فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے وہاں کے لوگوں پر نماز عشاء اور وتر واجب نہیں' البتہ ان لوگوں کو چاہیئے کہ نماز عشاء اور وتر قضا کرلیں۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ازعلامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ) ج ا ص ۲۴۶ ۲۴۷.
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤ الدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)'
معہ ردالمحتار ازعلامہ سیدامین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)
مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۳۶۲ و مابعد.
(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ازعلامہ امام احمد رضا خان قادری (م ۱۳۴۰ھ)، ۵' ج ۴' ص ۲۴۲.)

(۲) قطبین کے قریب جہاں انسانی آبادی ممکن ہے اور وہاں روزہ کی ابتداء کا وقت نہیں پایا جاتا (کیونکہ روزہ افطار کرنے کے بعد طلوع فجر صادق تک کھانا پینا وغیرہ جائز ہے اور یہاں وہ وقت ہی نہیں پایا جاتا جہاں سے روزہ شروع ہو سکے) وہاں کے لوگوں پر روزہ رمضان فرض نہیں' البتہ وہ اس کی قضا ان دنوں میں کریں جب سحری اور افطاری ممکن ہو۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤ الدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)'
معہ ردالمحتار ازعلامہ سیدامین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)
مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۳۶۶.
جدالممتار علی ردالمحتار المعروف بہ حاشیہ شامی 'ازعلامہ امام احمد رضا خان حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲)

علمائے کرام کا ایک موقف یہ بھی ہے کہ ایسے علاقوں کے لوگ اپنے قریب ترین علاقہ' جہاں عشاء اور سحری کا وقت پایا جاتا ہو کے وقت کے مطابق اپنے نماز عشاء و وتر اور سحری کا وقت مقرر کرکے نماز اور روزہ ادا کرلیں۔

" ھذا ماعندی و العلم عند اللہ العظیم "

"اللھم انی اسئلک العفو و العافیۃ و السلامۃ و السداد"

☆☆☆☆☆

باب (۲۰) :

دعاء

﴿ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴾

وَاِذَاسَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ۔ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَادَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡالِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ☆

اوراے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے، تو انہیں چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۸۶)

حل لغات :

"سَاَلَکَ" : سوال سے بنا ہے، اس کا معنی ہے، طلب کرنا، مانگنا، درخواست کرنا، پوچھنا۔

"عِبَادِیۡ" : میرے بندے۔ عباد کو اللہ نے اپنی طرف نسبت کر کے علامت رحمت بنادیا ہے۔

"قَرِیۡبٌ" : قُرب سے بنا ہے، یہ بُعد کا مقابل ہے، اس کا معنی ہے نزدیکی،
قُرب کئی وجہ سے ہوتا ہے، مکان، زمان، نسبت، مسافت، رعایت اور قدرت میں قرب۔
المفردات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص ۳۹۸

"اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہے" ......
کا معنی یہ ہے کہ اس کا فیض اور فضل اپنے بندوں پر ہے یہ معنی نہیں کہ وہ کسی جگہ کے قریب ہے۔

"بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہے" ......
اس کا معنی یہ ہے کہ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات سے کثرت سے موصوف ہو، جن کا موصوف ہونا صحیح ہو، مثلاً حکمت، علم، حلم، رحمت، غنا وغیرہ۔

علامہ حسین بن قرطبی المعروف امام راغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں :
" وَقُرۡبُ الۡعَبۡدِ مِنَ اللهِ تَعَالٰی فِی الۡحَقِیۡقَةِ التَّخَصُّصُ بِکَثِیۡرٍ مِّنَ الصِّفَاتِ الَّتِیۡ اَنۡ یُّوۡصَفَ اللهُ تَعَالٰی بِهَا...... وَقُرۡبُ اللهِ تَعَالٰی مِنَ الۡعَبۡدِ هُوَ بِالۡاِفۡضَالِ عَلَیۡهِ وَالۡفَیۡضِ لَا بِالۡمَکَانِ "

یہ قرب روحانی ہے بدنی نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جگہ اور وقت سے پاک ہے وہ جسم اور جسمانیات سے پاک ہے، مکان وزمان اور حدوث جسم کے لوازمات سے ہیں، رب تعالیٰ ان سے منزہ ہے۔
(المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۹۹)

"اُجِیْبُ": **جَوْبٌ** سے بنا ہے، اس کا معنی ہے کاٹنا، تراشنا۔

تالاب کو جوبہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ زمین سے پستی کی وجہ سے دوسرے حصہ سے کٹ جاتا ہے، کلام کے جواب کو اسی لئے جواب کہتے ہیں کہ اس سے سلسلہ کلام کٹ جاتا ہے اور کلام ہوا کو کاٹتا ہوا سننے والے کے کان تک پہنچ جاتا ہے۔

کسی بات کو قبول کر لینے کو اجابت اور استجابت کہتے ہیں۔

سوال دو نوعیت کا ہوتا ہے:

(۱) **"طلب مقال"** کلام چاہنا، اس کا جواب کلام ہوتا ہے، اس کی مثال .....

ارشاد رب العالمین ہے:

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ☆

اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر **ایمان لاؤ** کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ (سورۃ الاحقاف آیت ۳۱)

یعنی سید عالم ہادی برحق حضرت **محمد** مصطفیٰ ﷺ نے تمہیں کلمہ حق **کلمہ توحید** کی طرف دعوت دی ہے تم اس دعوت کو قبول کر کے صدق دل سے کلمہ توحید پڑھو اور سچے دل سے **مومن بن جاؤ**۔

(۲) **"طلب نوال"** داد و دہش، انعام و اکرام چاہنا، اس کا جواب افضال و انعام سے ہوتا ہے، اس کی مثال رشاد باری تعالیٰ ہے:

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ☆

فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی **تو ثابت قدم رہو** اور نادانوں کی راہ نہ چلو۔ (سورہ یونس آیت ۸۹)

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام نے جو دعا مانگی تھی اللہ تعالیٰ نے وہ دعا قبول فرمائی اور ان پر اپنا فضل و کرم فرمایا۔

آیت مذکورہ میں **"اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ"**۔ کے معنی یہی ہیں کہ مانگنے والے کے سوال پر میں اپنا کرم اس کے حال پر کرتا ہوں اور اسے عطیات و نوازشات سے نوازتا ہوں۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۰۲)

دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ: دعا کا معنی ہے پکارنا یا مانگنا،

یعنی جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے اور مانگنے والا مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کی پکار پر **لَبَّيْكَ** کہتا ہوں اور اس کا مقصود عطا کرتا ہوں۔

دعا بمعنی قبول توبہ بھی ہے، دعا بمعنی عبادت بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ☆

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

(سورۃالمؤمن آیت '٦٠)

حدیث شریف میں ہے: "اَلدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ" دعا عبادت ہے۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ واحمد وابن ابی شیبہ والبخاری فی الادب وابن حبان فی صحیحہ والحاکم فی المستدرک عن النعمان بن بشیر وعبدالرزاق فی الجامع عن البراء بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م١٠٠٣ھ)، ج٢، ص٢٥.
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م٩٧٥)، ج٢، ح٣١١٣، ٣١٥١)

قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں دعا اپنے مشتقات سمیت بہت جگہ وارد ہوا ہے، ہر جگہ ایک معنی کرنا بے جا اور غلط ہے، اکثر لوگ اس کا معنی کرنے میں غلطی کرتے ہیں اس لئے یہاں اصول بیان کیا جاتا ہے جس سے دعا اور اس کے مشتقات کا معنی کرنے میں سہولت ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز الوھاب.

قرآن مجید میں دعا اپنے مشتقات سمیت چھ معنوں میں استعمال ہوا ہے :

(١) بلانا یا پکارنا :

رشاد ربانی ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا☆

جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا۔(سورہ بنی اسرائیل آیت '٧١)

یعنی بروز قیامت ہر جماعت کو اپنے سردار کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین!

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے :

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ فِیْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ☆

جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لئے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔(سورہ آل عمران آیت '١٥٣)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ☆

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی' اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔ (سورہ الانفال، آیت ۲۴)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ☆

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے بے شک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔ (سورۃ النور آیت ۶۳)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ☆

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر سچے ہو۔ (سورہ الانعام، آیت ۴۰)

مذکورہ بالا آیات میں دعا (اور اس کے مشتقات) بلانے اور پکارنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

(۲) دعا بمعنی وعظ و تذکیر:

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ☆ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ☆

عرض کی اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات دن (ایمان اور اطاعت کی طرف) بلایا تو میرے نصیحت کرنے سے انہیں بھاگنا ہی بڑھا (اور جتنی انہیں ایمان اور اطاعت کی طرف ترغیب دی اتنی ہی ان کی سرکشی بڑھی)۔

(سورہ نوح، آیات ۶،۵)

(۳) دعا بمعنی استعانت:

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ☆

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳)

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ☆

ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔ (سورۃ السجدہ آیت ۱۶)

ان آیات میں دعا بمعنی استعانت اور مشکل میں مدد کے لئے کسی کو پکارنے کے معنی میں ہے۔

(۴) دعا بمعنی آرزو و تمنا:

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ☆ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ☆ (سورہ حم سجدہ، آیت ۳۱، ۳۲)

ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے رب کی طرف سے۔

اس آیت میں دعا آرزو اور خواہش کے معنوں میں ہے۔

(۵) دعا بمعنی مانگنا، دعا کرنا:

ارشاد ربانی ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ☆

یہاں (دعا کرتے ہوئے) پکارا زکریا نے اپنے رب کو بولا اے رب میرے! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔ (سورہ آل عمران، آیت ۳۸)

اسی معنی میں ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ☆

سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل واسحٰق دیئے ہیں، بیشک میرا رب دعا سننے والا ہے۔

(سورہ ابراهیم، آیت ۳۹)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ☆

(سورہ اعراف، آیت ۵۵)

اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ، بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ☆

بولے! اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتادے اس کا رنگ کیا ہے؟ کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی۔

(سورة البقرہ آیت ۶۹)

ان آیات میں دعا اور اس کے مشتقات دعا کرنے کے معنی میں ہیں۔

(۶) دعا بمعنی عبادت:

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا☆

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

(سورہ جن، آیت ۱۸)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْکَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ .....

(سورہ انعام، آیت ۵۲)

اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو (عبادت کرتے ہوئے) پکارتے ہیں صبح اور شام، اس کی رضا چاہتے، تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَکُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ☆

تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر عذاب ہوگا۔

(سورة الشعراء، آیت ۲۱۳)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَاتَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ ۣ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ☆

اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔ (سورۃالقصص آیت ۸۸)

مذکورہ بالا آیات میں دعا اور اس کے مشتقات عبادت اور پرستش کے معنی میں ہیں۔

خلاصہ: اگر غیر خدا کو معبود برحق، الٰہ اور مستحق عبادت جان کر پکارا جائے تو شرک ہے ورنہ نہیں۔

ضابطہ: لفظ دعا کے چھ معنی ہیں، اس کا مرجع و مآل تین معنوں کی طرف ہے بلکہ دو معنوں کی طرف، عبادت اور پکار۔

وجہ حصر: ...... یہ ہے کہ دعا کا صلہ اِلٰی ہوگا یا نہیں، اگر صلہ اِلٰی ہوگا تو معنی پکار کے ہوں گے...... جیسا کہ ......

ارشاد رب کریم ہے:

وَلَاتَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْاَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَاتُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْاَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ☆

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (سورہ بقرۃ، آیت ۲۲۱)

...... اگر صلہ اِلٰی نہ ہو تو پھر خالی نہیں، صیغہ امر ہوگا یا نہ، اگر صیغہ امر کا ہو تو اس کا فاعل مؤمن ہوگا یا کافر، اگر فاعل مؤمن ہو تو مفعول بہ اللہ ہوگا یا غیر اللہ، اگر مفعول بہ اللہ ہو تو دعا کا معنی عبادت ہوگا...... جیسا کہ ......

ارشاد ربانی ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ☆

اپنے رب سے دعا کرو گڑ گڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (سورہ اعراف، آیت ۵۵)

ایک تفسیر کے مطابق آیت کا معنی یہ ہے۔ اپنے رب کی عبادت کرو گڑ گڑاتے اور آہستہ۔

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۱۴، ص ۱۲۸۔
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۴، ص ۳۱۶
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن خازن شافعی ج ۲، ص ۱۰۳

ارشاد ربانی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ☆

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہوکر۔

(سورۃ المؤمن آیت ۶۰)

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۱۴، ص ۸۰،۲۷

(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی

از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۲۸)

......اگر فاعل مؤمن ہو اور مفعول بہ غیر اللہ ہو تو معنی پکارنا ہوگا۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۚ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۚ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ☆

اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھادے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلالے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(سورہ بقرۃ، آیت ۲۶۰)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ☆

انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ صادر ہوا ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورہ احزاب، آیت ۵)

......اگر فاعل کافر ہو تو پھر خالی نہیں، اس کا مفعول بہ اللہ ہوگا یا غیر اللہ، اگر مفعول بہ اللہ ہو تو معنی عبادت کے ہوں گے۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۚ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ☆

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

(سورہ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰)

......اگر فاعل کافر ہواور مفعول بہ غیر اللہ ہوتو معنی پکار ہوگا۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّانَزَّلْنَاعَلٰی عَبْدِنَافَاْتُوْابِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۔ وَادْعُوْاشُهَدَآءَ کُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ☆

اوراگرتمہیں کچھ شک ہواس میں جوہم نے اپنے (ان خاص) بندے پراتاراتواس جیسی ایک سورت تولے آؤاوراللہ کے سوااپنے سب حمایتیوں کوبلالواگرتم سچے ہو۔ (سورہ بقرۃ ،آیت ۲۳)

......اوراگرصیغہ امرکانہ ہوتوپھردوحال سے خالی نہیں، معنی دعا کامسلوب ہوگایانہیں، یعنی معنی سلب کے ہوں، اگردعا کامفہوم مسلوب ہوتومعنی عبادت ہوگا، خواہ فاعل مؤمن ہویاکافر، اورمفعول بہ اللہ ہویاغیراللہ، ماسوائے ایک جگہ کے کہ جہاں دعاکے دوصیغے استعمال ہوں ایک مسلوب ہواوردوسرامسلوب نہ ہواورمفعول بہ بھی دونوں کاایک ہو، تووہاں معنی پکارہوگا۔

اس معنی میں ارشادربانی ہے:

لَاتَدْعُواالْیَوْمَ ثُبُوْرًاوَّاحِدًاوَّادْعُوْاثُبُوْرًاکَثِیْرًا ☆

آج ایک موت نہ مانگواوربہت سی موتیں مانگو۔ (سورہ فرقان،آیت ۱۴)

اس آیت میں دعاکامعنی پکارناہے۔

......اگرمفہوم دعامسلوب ہواورصیغہ امرکانہ ہوتواس وقت دعاکامعنی عبادت ہوگا، فاعل مؤمن ہویاکافر۔

اس معنی میں ارشادربانی ہے:

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَاتَدْعُوْامَعَ اللّٰهِ اَحَدًا☆

اوریہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تواللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔ (سورہ جن،آیت ۱۸)

نیزارشادربانی ہے:

لَهٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ ۔ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَایَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّاکَبَاسِطِ کَفَّیْهِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَاهُوَبِبَالِغِهٖ ۔ وَمَادُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّافِیْ ضَلٰلٍ☆

اسی کاپکارناسچاہے اوراس کے سواجن کوپکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگراس کی طرح جوپانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھاہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے اوروہ ہرگزنہ پہنچے گااورکافروں کی ہردعا بھٹکتی پھرتی ہے۔ (سورۃ الرعد ،آیت ۱۴)

نیز ارشاد رب کریم ہے:

قَالُوْآ اَوَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ط قَالُوْا بَلٰی ط قَالُوْا فَادْعُوْا ج وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ☆

انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس رسول نشانیاں نہ لاتے تھے بولے کیوں نہیں بولے تو تمہیں دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو۔

(سورہ مؤمن، آیت ۵۰)

نیز ارشاد ربانی ہے:

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَتَکُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ☆

تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر عذاب ہوگا۔

(سورۃ الشعراء آیت ۲۱۳)

ارشاد رب العالمین ہے:

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ م لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ قف کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ط لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ☆

اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

(سورہ قصص آیت ۸۸)

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا☆

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

(سورۃ الفرقان آیت ۶۸)

......اور اگر دعا کا مفہوم مسلوب نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، اس کا فاعل مؤمن ہوگا یا کافر، اگر فاعل مؤمن ہو تو مفعول بہ اللہ ہوگا یا غیر اللہ، اگر فاعل مؤمن ہو اور مفعول بہ اللہ ہو تو معنی عبادت کے ہوں گے۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ ج تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا☆

اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو (عبادت کرتے ہوئے) پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا (سورہ کہف آیت ۲۸)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط مَا عَلَیْکَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِکَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَکُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ☆ (سورہ انعام آیت،۵۲)

اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو (عبادت کرتے ہوئے) پکارتے ہیں صبح اور شام، اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ج اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ☆

یہاں (دعا کرتے ہوئے) پکارا ذکریا نے اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔ (سورہ آل عمران، آیت ۳۸)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا☆ (سورہ جن آیت،۱۹)

اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

......اور اگر فاعل مؤمن ہو اور مفعول بہ غیر اللہ ہو تو معنی پکار ہوگا۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ☆ (سورہ قصص آیت،۲۵)

بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے، جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں اس نے کہا ڈریئے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے۔

......اور اگر فاعل کافر ہو تو معنی پکار ہوگا، خواہ مفعول بہ اللہ ہو یا غیر اللہ۔ **مِنْ دُوْنِ** صلہ ہو یا نہ ہو۔

(از افادات شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ)

"فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ": اجابت کا معنی ہے: جواب دینا، حاجت پوری کرنے کے لئے خوشی سے آگے بڑھنا، دعا قبول کرنا، اجابت کی نسبت جب اللہ کی طرف ہو تو اس کا معنی ہے، عطا کرنا، ثواب دینا، اور جب بندہ کی طرف منسوب ہو تو معنی ہے طاعت کرنا۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۱۱۱

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن خازن شافعی ج ۱، ص ۲۴

(مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی' ص ۱۲۷)

نبی رحمت ﷺ کے واسطے سے اپنے بندوں کو اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے کہ میرا حکم مانیں، مجھ سے اپنی دعا کی قبولیت طلب کریں، جب میں ان کو طاعت کے لئے بلاؤں تو وہ قبول کریں۔

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۴۴

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ قرطبی احمد مالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۳

"وَلْيُؤْمِنُوا بِي": ایمان سے بنا ہے۔

اس ایمان لانے سے مراد ایمان پر جمے رہنا ہے، ایمان حقیقی، فنائے نفس کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي میں ایمان مضمر ہے اس لئے یہاں ایمان لانے سے مراد ایمان پر استقامت ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ تاسیس، تاکید سے بہتر ہے، یعنی ایمان کے ساتھ اطاعت کریں۔

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۴۴)

"لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ": رُشد کا لغوی معنی ہے ہدایت اور استقامت، مقصود پر پہنچنا۔

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۴۴)
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ قرطبی احمدمالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۳

لَعَلَّ: شائد۔ یہ امید بندوں کے لحاظ سے ہے، یعنی میرے بندے ہدایت پانے کی امید پر میری طاعت کریں نہ کہ دنیا کی خاطر۔

مسائل شرعیہ:

(۱) دعا مانگنا بھی عبادت ہے، بلکہ عبادت کا مغز ہے، دینی و دنیوی بے شمار فوائد کا باعث ہے، دعا کرنا بندگی کی علامت ہے، بندہ کی شان یہ ہے کہ وہ ہر حال میں ہر لحہ دعا کرتا رہے، رب تعالی دعا کرنے والے پر راضی ہو کر انعامات کی بارش کرتا ہے۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۶)

(۲) تقدیر مبرم کے علاوہ دعا کی برکت سے ہر تقدیر بدل جاتی ہے۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۶)

(۳) دعا کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ رب سے عنایت کی استدعا کرے اور اپنے امور میں اس سے استمد اد کرے۔

(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۱۱۲)

(۴) "دعا عبادت ہے" کا مفہوم یہ ہے کہ معظم عبادت ہے، یعنی عبادت کا اہم اور اعظم حصہ دعا ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے "اَلْحَجُّ عَرَفَةٌ" حج وقوف عرفات ہے۔ یعنی وقوف عرفات حج کا اہم اور اعظم رکن ہے۔

(رواہ الامام احمدو الترمذی والنسائی وابن ماجہ وابوداؤد والحاکم والبیھقی عن عبدالرحمٰن بن یعمر
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۲۵۸
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۵، ح ۱۲۰۲۵
(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۱۱۸)

اسی طرح توحید کا بیان، رب تعالی کی حمد و ثنا، تہلیل و تسبیح سب دعا میں شامل ہیں۔

(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۱۱۰)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن خازن شافعی ج ۱ ص ۱۲۴
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ قرطبی احمدمالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۰۸، ۳۰۹)

(۵) دعا قبول کرنا رب تعالیٰ کا فضل ہے بندے کا استحقاق نہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۱۱۱)

(۶) اجابت دعا بندہ کے اشتغال عبادت اور طاعت رب سے مقدم ہے، یعنی رب کی توفیق شامل حال ہو تو بندہ دعا اور عبادت کرتا ہے، لہٰذا جو بندہ دعا اور عبادت میں مشغول ہے اسے یقین کر لینا چاہیئے کہ رب تعالیٰ اس پر راضی ہے، اسی کی توفیق سے وہ عبادت اور دعا میں مشغول ہے، بے یقینی ناامیدی پیدا کرتی ہے جو مؤمن کی شان کے لائق نہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۱۱۱)

(۷) دعا کی قبولیت قرب خداوندی کی دلیل نہیں بلکہ بعض اوقات استدراجاً دعا قبول کر لی جاتی ہے، اس میں بندوں کا امتحان ہوتا ہے اور در پردہ اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ بہتری اس کی دعا کے خلاف کرنے میں ہی ہوتی ہے، کیا نہ دیکھا کہ شیطان نے روز جزا تک زندگی کی دعا کی تھی جو روز نفخہ اولیٰ تک لمبی عمر دے کر قبول کر لی گئی، اس میں شیطان کی بہتری نہ تھی اور نہ شیطان کے بارے میں رضائے الٰہی، موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بلعم باعور کی دعا بھی یہی حال ہے۔

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۴، ص ۲۷۹)

(۸) قبولیت دعا میں تاخیر:

بعض اوقات اجابت دعا مؤخر کر دی جاتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی کئی حکمتیں پنہاں ہوتی ہیں، لہٰذا اگر قبولیت میں تاخیر ہو تو شکایت کرنا بے جا ہے۔ دعا کی برکت سے کوئی اور بلا ٹل جاتی ہے، یا اسے دنیا اور آخرت میں ثواب دیا جاتا ہے، غرض دعا رائیگاں نہیں جاتی۔

حضرت یحییٰ بن سعید نے خواب میں دیدار خداوندی کا شرف پایا، عرض کی، اے میرے رب! میں نے بہت سی دعائیں کی ہیں ان میں سے کوئی دعا قبول نہ ہوئی، ارشاد ربانی ہوا، اے یحییٰ! مجھے تیری آواز پسند آئی، تو مانگتا رہ، میں تجھ سے راضی ہوں۔

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۷)

قبولیت دعا میں تاخیر کے باعث کو بیان کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ملاحظہ کیجئے:

"مَامِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يُّؤَخِّرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا، قَالُوْا اِذًا نُكْثِرُ، قَالَ، اَللّٰهُ اَكْثَرُ وَاَطْيَبُ"

(رواہ ابن ابی شیبہ واحمد وعبد ابن حمید وابویعلی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی سعید بحوالہ
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۲، ح ۳۱۷۱.
تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاءہ، ج ۱، ص ۲۱۸
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)
مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۲، ص ۳۱۰)
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۴)

جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور اس دعا میں کوئی گناہ کی چیز یا قطع رحمی طلب نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک عطا فرما دیتا ہے، یا تو اس کی دعا کو فوری طور پر قبول کرلیا جاتا ہے، یا اس دعا کو آخرت میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے، یا دعا کی مثل کوئی برائی اس سے دور کردی جاتی ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا، تب تو ہمیں کثرت سے دعا کرنا چاہیئے، فرمایا، اللہ تعالیٰ بھی کثرت سے عطا کرے گا اور پاکیزہ دے گا۔

(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ). ج۲، ص ۳۱۰)
تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشر کاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۸
(تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردوبازار جامع مسجد دھلی. ج ۱، ص ۳۴۶)
(التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور. ص ۶۷)
(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان. ج۵، ص ۱۱۰)
(شرح مشکل الآثار ازامام ابوجعفر احمدبن محمدطحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان. ج ۱، ص ۳۷۵)

(۹) صدقات وخیرات کی طرح اموات کے لئے دعا بھی نافع اور مؤثر ہے، دعا سے اموات مسلمین کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اولیاء اللہ کے درجات بلند ہوتے ہیں، درود شریف بھی دعا ہے اس سے بندہ مؤمن کو اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے حبیب کریم ﷺ کا قرب اور رضا حاصل ہوتی ہے۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۶)

(۱۰) مقربان بارگاہ ایزدی اور عشاق حسن ازلی دعا میں اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ ہی کو مانگتے ہیں، ان کا وظیفۂ دعا صرف اسی کی طلب تک محدود ہوتا ہے، ماسوا اللہ وہ کسی شئ کے طالب نہیں ہوتے، وہ دنیا وآخرت سے بے نیاز ہوتے ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۶)

(۱۱) دعا کے بہت سے آداب ہیں، ان کی پاسداری سے قبولیت یقینی ہوتی ہے،
دعا کے چند آداب کو اختصار سے بیان کیا جاتا ہے:

(ا) دعا کے وقت ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوں، دونوں ہاتھوں کو کشکول بنا کر مانگے، ہاتھ نہ بہت بلند ہوں نہ بہت نیچے، بلکہ کندھے یا سینے کے مقابل رہیں اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔

(ابن ماجہ عن ابن عباس بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج۲، ح ۳۲۳۱)

(ب) ضروری ہے کہ دعا کرنے والے کا رزق حلال ہو، اصحاب مشاہدہ اور علمائے راسخین فرماتے ہیں کہ دعا آسمان کے دروازے کی کنجی ہے اور رزق حلال اس کنجی کے دانتے، حرام غذا اور حرام کمائی والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

حضور سید الطاہرین رحمۃ للعالمین ﷺ نے اس کو ایک تمثیل سے بیان فرمایا:

"ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ"

(رواہ مسلم والترمذی واحمد عن ابی ہریرۃ
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) ج۲، ح ۳۲۳۶)

پھر حضور ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جس نے طویل سفر کیا، پراگندہ حال، بال پریشان، ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کئے (بظاہر قبولیت کے اسباب واثار جمع ہیں) دعا مانگ رہا ہے، اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! دراں حالیکہ اس کا کھانا حرام کا ہے اس کا پینا حرام کا ہے اس کا لباس حرام کا ہے اس کی غذا سراپا حرام ہے، اس کی دعا کیونکر قبول ہو؟

(الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان. ج۲، ص۳۱۰)
تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه) مطبوعه ندوة المصنفین دهلی، ج۱، ص۴۴۵..تفسیرمظهری، ج۱، ص۴۴۵
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن خازن شافعی ج۱، ص۱۲۴، ۱۲۵
(تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۶۷)

(ج) دعا کے وقت دل حاضر ہو، غفلت کی حالت میں مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوتی،

ارشادِ نبوی ہے:

"فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مَنْ دَعَا عَلٰى ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ "

اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دعا قبول نہیں فرماتا،

(رواه الطبرانی عن ابن عمر بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م۹۷۵) ج۲، ح۳۱۹۱)

(د) دعا کرتے ہوئے قوی امید رکھے کہ دعا قبول ہوگی، ناامیدوں کی سی دعا نہ کرے۔

امام المرسلین سید الداعین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

" اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَجْزِمِ الْمَسْاَلَةَ وَلَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِىْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ"

جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو پختہ یقین کے ساتھ دعا کرے، یہ نہ کہے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر، اس پر کوئی جبر نہیں۔

(رواه البخاری ومسلم والنسائی واحمدعن انس
بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م۹۷۵) ج۲، ح۳۱۷۹.
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ). ج۲، ص۳۱۳)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن خازن شافعی ج۱، ص۱۲۴، ۱۲۵)

(ہ) قبولیت میں اگر تاخیر ہو تو ملال محسوس نہ کرے بلکہ دعا میں مشغول رہے۔

حدیث کا ارشاد ہے:

" لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ ،قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ يَقُوْلُ ،قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيْبُ لِىْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ "

بندہ خدا کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ مچائے، عرض کیا گیا یارسول اللہ جلدی مچانا کیا ہے؟ فرمایا، بندہ یہ کہے میں نے دعا کی، میں نے دعا کی اور قبولیت نہ دیکھی اس سے وہ پرملال ہو کر دعا چھوڑ دے۔

(رواه مسلم عن ابی هریرة
بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م۹۷۵) ج۲، ح۳۲۴.
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) ج۲، ص۳۱۳

(ر) دعا کے ابتدا اور انتہا میں درود شریف پڑھے، رب کی حمد کرے، اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے اور پھر دعا کرے۔..... حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا:

اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ☆ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ☆ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ☆ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ☆ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَلِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ☆ رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ☆ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ☆ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ☆ وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ☆ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ☆ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ☆ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ☆

وہ جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے راہ دے گا اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا، اے میرے رب، مجھے حکم عطا کر اور مجھے ان سے ملادے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں' اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں' اور میرے باپ کو بخش دے بے شک وہ گمراہ ہے' اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے' جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔ (سورہ شعراء آیات ۸۰،۷۸۔۸۹)

حدیث شریف میں ہے:

اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَاْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لِیَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ

(رواه الترمذی وابوداؤد وابن حبان والحاكم والبیهقی عن فضاله بن عبید بحواله كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م۹۷۵) ج۲، ح۳۱۸۷)

جب تم میں سے کوئی دعا مانگنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بجالائے پھر حضور نبی رحمت ﷺ پر درود شریف پڑھے پھر جو چاہے مانگے (قبول ہوگی) درود شریف کے بغیر دعا معلق رہتی ہے بارگاہ خداوندی کا قرب نہیں پاسکتی

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن خازن شافعی ج ۱، ص ۱۲۴، ۱۲۵)

(ز) جب دعا کرے تو اپنے ساتھ دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کرے، حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ آپ کی ایک دعا کا انداز ملاحظہ ہو:......

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ☆ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ☆

اے میرے رب! مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو، اے ہمارے رب! اور ہماری دعا سن لے، اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا۔ (سورہ ابراهیم آیات ۴۰، ۴۱)

(۱۱) قدوۃ الاولیاء حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا کی سات شرطیں ہیں، جو یہ ہیں:
''تضرع (عاجزی)، خوف، امید، مداومت (ہمیشگی)، خشوع، عموم، کھانا حلال ''
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ). ج ۲، ص ۳۱۱)

(۱۲) قبولیتِ دعا کے چنداوقات:
چنداوقات ایسے ہیں کہ دعاان میں جلد قبول ہوتی ہے :
(ا) سحری کے وقت
(ب) جمعہ کے روز، دوخطبوں کے درمیان
(ج) خطبہ جمعہ اور نماز کے درمیان
(د) جمعہ کے روز بعد عصر
(ہ) نزول بارش کے وقت
(و) رمضان میں افطاری اور سحری کے وقت
(ز) قرآن مجید ختم کرتے وقت
(ح) اذان کے بعد
(ط) مرغ کے اذان دیتے وقت
(ی) شب قدر میں
(ک) شب برأت میں
(ل) حالت اضطرار، سفر، مرض، جہاد میں
(م) فرض نمازوں کے بعد
اسی طرح نماز جنازہ کے بعد، قبولیت کے اس وقت میں میت کے علاوہ اپنے اور تمام مؤمنین کی مغفرت کی دعا کرے
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) ج ۲، ص ۳۱۳.
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵) ج ۲، ح ۳۳۲۷ ومابعد)

(۱۲) قبولیتِ دعا کے چند مقامات:
چند جگہیں ایسی ہیں کہ ان کی برکت سے دعا جلد قبول ہوتی ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:
(ا) بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت
(ب) طواف میں
(ج) ملتزم کے پاس
(د) چاہ زمزم کے پاس
(ہ) زمزم پیتے وقت
(و) صفا اور مروہ پر
(ز) سعی کے مقام پر

(ح) مقام ابراہیم کے پاس
(ط) عرفات، منا، مزدلفہ میں
(ی) تینوں جمرات کے پاس
(ک) انبیائے کرام کے مزارات کے پاس بالخصوص سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کے مزار مقدس کے پاس
(ل) اولیائے کرام کے مزارات کے پاس۔

(۱۳) رب تعالیٰ کو دور سمجھ کر بلند آواز سے پکارنا نادانی اور جہالت ہے، البتہ تزکیہ نفس یا غفلت دور کرنے کے لئے بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بلند آواز سے اس لئے ذکر فرماتے تاکہ غافل غفلت کو ترک کر دیں، سید المرسلین ﷺ نے اپنے فاروق سے جب فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے ایسا کیوں ہے؟ عرض کیا:

"فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ"

یارسول اللہ، میں سوتوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو دور کرتا ہوں۔

(رواہ الترمذی و ابو داؤد، جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۸۴، ۸۵۔
کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۲، ح ۳۳۶۹ و مابعد)

(۱۴) گناہ کے کام، ناجائز امور اور محال چیز کی دعا کرنا منع ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۲۔

(۱۵) یوں تو اللہ تعالیٰ اپنے سب ہی بندوں کی دعا سنتا ہے، مگر بعض بندوں کی دعا جلد اور یقیناً قبول ہوتی ہے۔
ان میں چند یہ ہیں:

(ا) روزہ دار کی بوقت افطار
(ب) عادل بادشاہ کی
(ج) مظلوم کی
(د) ماں باپ کی اولاد کے حق میں
(ہ) گھر پہنچنے سے پہلے حاجی کی
(و) مسافر کی بوقت سفر
(ز) مریض کی
(ح) مسلمان بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں
(ط) مجاہد کی
(ی) محبوبان الٰہی کی

(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۲، ح ۳۳۰۲)

دعا کے فضائل، مسائل، جلد قبولیت کے اوقات اور مکانات، کیفیات اور احوال وغیرہ کے بارے میں تفصیلی اور جامع معلومات کے لئے ملاحظہ ہو:

(احسن الوعا لآداب الدعا، مصنفہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز)

باب (۲۱) :

روزہ اور اعتکاف

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ ۪ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ☆

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف فرما دیا، تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو، اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

(سورۂ بقرۃ آیت [illegible])

حل لغات:

"اُحِلَّ لَکُم": حِلٌّ سے بنا ہے جس کا معنی ہے کھل جانا، پابندی ہٹ جانا، گرہ کھل جانا۔
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۱۲۸)

مطلب یہ ہے کہ یہ شئ تمہارے لئے منع تھی اس کا کرنا حرام تھا، رب تعالیٰ نے حرمت کی پابندی ہٹادی ہے اب تم پر اس بارے میں کوئی پابندی نہیں۔

لَکُم میں لام نفع کا ہے، یعنی اس حکم میں تمہارے لئے نفع ہے۔

"اَلرَّفَثُ": فحش باتیں، جو سب کے سامنے نہ کی جاسکیں، عورت سے جماع اور اس کے متعلقات کا ذکر کرنا، جس قسم کا مرد عورتوں سے فائدہ اٹھائیں سب کو لفظ رفث شامل ہے۔
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۱۹۹)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی۔ ج ۱، ص ۳۴۶)

اس مقام پر جماع کرنا مراد ہے، یعنی اب رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے وطی کرنا جائز اور حلال قرار دے دیا گیا ہے، ابتدائے اسلام میں رمضان کے روزوں کی فرضیت کے وقت یہ جائز نہ تھا۔
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار دہلی۔ ج ۱، ص ۳۴۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۶۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۵)۔
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۲۰)۔
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ج ۱، ص ۱۳۰)۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)
مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۲۶۔)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۰)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵۔)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۴)

اللہ تعالیٰ کریم اور ستار ہے بندوں کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے، جماع اور اس کے دواعی کا ذکر کرنا عام طور پر معیوب سمجھا جاتا ہے اس لئے اس رب کریم نے اس کا ذکر بھی کنایہ سے کیا۔
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۵۔)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵۔)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۰)

"هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ":

لباس لبسٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے ڈھانکنا اور چھپانا، دھوکہ دہی کو التباس کہا جاتا ہے، چونکہ کپڑا انسان کے ستر کو چھپالیتا ہے اس لئے اسے لباس کہتے ہیں۔

مرد اور عورت ہر دونوں کو لباس کہا جاتا ہے اس کی چند وجہیں ہیں:

(۱) بوقت جماع ہر ایک دوسرے سے اس طرح ملتے ہیں جس طرح بدن سے لباس، کمال اختلاط و التصاق کی وجہ سے دونوں کو ایک دوسرے کے لئے لباس کہا گیا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۶۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۶۔)۔
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵۔)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱، ص ۳۴۷)
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۶)

(۲) شوہر بیوی کے اور بیوی شوہر کے خفیہ راز ایسے چھپاتی ہے جیسے بدن کو لباس، ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپانے اور دنیوی طعنوں اور الزامات سے محفوظ کرنے کی وجہ سے ہر دو کو لباس کہا گیا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۶۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱، ص ۱۳۰)۔
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۲۰)۔
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۲۷۔)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۸)

(۳) عورت مرد کی اور مرد عورت کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور ہر دو ایک دوسرے کے لئے باعث سکون ہیں، لباس سے مراد سکون اور اطمینان ہے۔

انہی معنوں میں سورہ اعراف میں ارشاد ربانی ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ☆

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑ بنایا کہ اس سے چین پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا تو اسے لئے پھرا کی پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیئے بچہ دے گا تو بے شک ہم شکر گزار ہوں گے۔

(سورہ اعراف آیت، ۱۸۹)

نیز انہی معنوں میں سورہ روم میں ارشاد ربانی ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ☆

(سورہ روم آیت، ۲۱)

اوراس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤاور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لئے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)،، ج ۲،ص ۳۱۷۔)۔
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱،ص ۹۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱،ص ۲۲۰)۔
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲،ص ۶۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱،ص ۱۲۵۔)

(۴) نکاح کے بعد عورت اور مرد ایک دوسرے کو گناہ میں واقع ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں جس طرح لباس جسم کو گرمی سردی سے محفوظ رکھتا ہے اس اعتبار سے بھی دونوں ایک دوسرے کے اعتبار سے لباس کہا جاتا ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱،ص ۳۴۸)

"تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ": خیانت، **خَوْن** "سے بنا ہے جس کا معنی ہے بدعہدی کرنا، امانت میں خیانت کرنا، پوشیدگی میں عہد توڑ کر حق کی مخالفت کرنا۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، ص ۲۲۴)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۶۳)

اس آیت میں خیانت سے مراد بے وفائی یا امانت مار لینے کے ہیں۔

اللہ تعالی نے ازل میں جانا تھا کہ اگر تم پر رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے جماع حرام رہا تو تم اپنے نفسوں کے بارے میں اللہ سے بدعہدی کر بیٹھو گے یا اللہ کی امانت میں خیانت کر ڈالو گے، اپنی جانوں کو عقاب اور سزا کے مقام پر لاکر ان پر ظلم کرو گے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱،ص ۳۴۸)

"فَتَابَ عَلَيْكُمْ": توبہ سے مراد قبول توبہ، تخفیف، اذن اور توسع کے معنوں میں ہے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ☆

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان کے مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔ (سورہ توبہ آیت ۱۱۷)

توبہ تخفیف کے معنوں میں یوں استعمال ہوا :

ارشاد ربانی ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۚ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ ۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا☆ (سورۃ النسآء آیت ۹۲)

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگا تار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۵)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۷۔)

"وَعَفَا عَنْكُمْ": اس مقام پر عفو سے مراد گنجائش اور وسعت ہے، خطا معاف کرنا بھی ممکن ہے۔

حدیث شریف میں عفو بمعنی تسہیل اور توسع وارد ہے:

"اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَوَسْطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَاٰخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ"

نماز کا اول وقت اللہ کی رضا، درمیانی وقت اللہ کی رحمت اور آخری وقت سہولت ہے۔

(رواہ دار قطنی عن ابی محذورہ)
(بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۱۹۳)
(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان۔ ج ۷، ح ۱۹۵۷۶)

اس آیت میں مؤمنین کے لئے تسلی خاطر کا سامان ہے کہ اللہ تعالی نے نہ صرف رمضان کی راتوں میں جماع کرنا حلال قرار دیا بلکہ اس سے پہلے جو لغزش تم سے ہو چکی ہے اللہ تعالی نے وہ معاف فرما دی ہے، اس سے صحابہ کرام کا عادل ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۷۔)

"بَاشِرُوْهُنَّ": بَاشِرُوْا، بَشَرَة سے بنا ہے، جس کا معنی ہے ظاہری کھال۔

(المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی' ص ۱۱۲۔۔ مصباح المنیر، ج ا، ص ۲۶)
(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی' ص ۶۱)
(صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور۔ ص ۱۶۱)

انسان کے ظاہری جثہ اور چمڑے کو لفظ بشر سے بیان کیا جاتا ہے، اسی سے بشارت بمعنی خوش خبری دینا ہے، خوشی کی خبر سن کر چہرے پر رونق آجاتی ہے اور دوران خون تیز ہو کر چہرے کو تاباں کر دیتا ہے۔

امام اللغت حسین بن محمد راغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں:

"وَخُصَّ فِی الْقُرْاٰنِ کُلُّ مَوْضِعٍ اعْتُبِرَ مِنَ الْاِنْسَانِ جُثَّتُهٗ وَظَاهِرُهٗ بِلَفْظِ الْبَشَرِ"

قرآن مجید میں انسان کے ظاہری جثہ اور چمڑے کو لفظ بشر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۴۷)

آیت مبارکہ.....

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ☆

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(سورۃ الکھف آیت' ۱۱۰)

......میں اس امر کی تنبیہ ہے کہ انسان ظاہر صورت میں سب مساوی ہیں ان میں ایک دوسرے پر فضیلت تو معارف جلیلہ اور افعال جمیلہ کے باعث ہے، اسی لئے حضور سید عالم ﷺ نے اپنی افضلیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: **یُوْحٰٓی اِلَیَّ** (میری طرف وحی کی جاتی ہے)۔ اس حقیقت واقعہ کی موجودگی میں ہر عام انسان نبی کی مماثلت کا دعویٰ نہیں کر سکتا، عقل کے اندھے کفار نے اس حقیقت کو نہ جانا اور نبی کو اپنے جیسا کہہ دیا۔

کفار کا مقولہ قرآن نے یوں بیان فرمایا:

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ☆

(کفار) بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم نرے جھوٹے ہو۔ (سورہ یٰس آیت' ۱۵)

فرشتوں نے جب انسانی شکل میں ظہور فرمایا تو رب نے انہیں لفظ بشر سے تعبیر فرمایا۔

حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس جب جبرئیل امین علیہ السلام انسانی لباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دینے آئے تو...... رب تعالیٰ نے فرمایا:

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ☆ (سورہ مریم آیت' ۱۷)

تو ان سے ادھر ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔

مباشرت کے معنی ہیں کھال کا کھال سے ملانا، لیکن آیت میں اس سے مراد جماع کرنا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۴۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱، ص ۱۳۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۲۴)۔
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۵)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱، ص ۳۴۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۷)۔
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۲)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۲۷۔)

"وَابْتَغُوْا": **اِبْتِغَاءٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے طلب میں کوشش کرنا۔ طلب شیٔ اگر محمود ہے تو اس کی کوشش بھی محمود ومطلوب ہے۔

اسی معنی میں رب کریم کا ارشاد ہے: **اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى** ☆

صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے۔ (سورۃ اللیل آیت، ۲۰)

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۵۶)

"مَاكَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ": **كَتَبَ** کا معنی ہے بنایا، فیصلہ کیا، مقدر کیا، تقدیر میں لکھا، فرض کیا۔

مَـا موصولہ سے مراد اپنی بیبیاں اور کنیزیں ہیں، یا ان کا حیض ونفاس سے پاک ہونا ہے، یا شرمگاہ ہے، یا شب قدر یا رمضان کی بافراغت عبادت ہے۔

آیت مبارکہ متعدد احتمال رکھتی ہے:

(۱) جماع سے مراد وہ اولاد تلاش کرو جو رب نے تمہارے نصیب میں لکھی۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۲۷، ۲۳۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۵)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱، ص ۳۴۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۶)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۲۰۔)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱، ص ۱۳۱)۔
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۸)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۶۹)

اولاد کی طلب اسلام میں محمود و مطلوب ہے، حضور سید عالم ﷺ کی رضا اس میں شامل ہے کہ اولاد پیدا ہو، کثیر ہو، تاکہ کلمہ اسلام کہہ کر اسلام کی قوت و شوکت کا مظاہرہ کرے، امت مسلمہ دیگر امتوں پر غلبہ پائے۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد فیض نہاد انہی معنوں کو واضح فرما رہا ہے:

"تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ

(وفی روایۃ) فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاَنْبِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (وفی روایۃ) تَنَاکَحُوْا تَکْثُرُوْا"

مفہوم: محبت کرنے والی بچہ جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، میں بروز قیامت دیگر انبیاء کی امتوں سے اپنی کثرت امت کے اعتبار سے فخر کروں گا۔

(رواہ معقل بن یسار و رواہ احمد ابن حبان وسمویہ وبیہقی وسعید بن منصور عن انس، نسائی، ابو داؤد، طبرانی، حاکم، بیہقی
الفصل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۲۲۳، ۲۲۸۔
(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان۔ ج ۱۶، ح ۴۴۴۴۴، ۴۴۵۶۱، ۴۴۵۸۹، ۴۴۵۹۷، ۴۴۵۹۸، ۴۴۵۹۶، ۴۴۵۹۹)

(۲) جماع ان عورتوں سے کرو جو تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں وہ صرف تمہاری منکوحہ بیبیاں ہیں، اس کے سوا کسی اور عورت سے جماع نہ کرو اور نہ جماع کا ارادہ۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۸۔)

(۳) اپنی بیبیوں سے اس حالت میں اور اس مقام میں وطی کرو جو تمہارے لئے حلال کیا گیا ہے، حیض و نفاس کی حالت میں اور مقام دبر میں وطی کرنا تمہارے لئے حرام ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۶۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۱)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۹)

(۴) جماع کر کے اطمینان قلب اور دلجمعی سے شب قدر کی تلاش کرو اور رمضان شریف کی مخصوص عبادت میں مشغول ہو جاؤ، تمہارے لئے رخصت دے دی گئی ہے کہ رمضان کی راتوں میں اپنی منکوحہ عورتوں سے جماع کر کے دل کو رب کی عبادت کے لئے فارغ کر لو۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۸)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۶)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۶)
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبد اللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱، ص ۱۳۱)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۲۷)

"کُلُوْا وَاشْرَبُوْا": اے روزے دارو! رمضان کی راتوں میں کھاتے پیتے رہو۔

شان نزول :

شروع اسلام میں روزہ کی راتوں میں سونے سے پہلے یا نماز عشاء سے پہلے کھانے پینے کی اجازت تھی، سونے یا عشاء پڑھ لینے سے یہ سب کچھ حرام ہو جاتا تھا، ایک صحابی حضرت صرمہ بن قیس رضی اللہ عنہ دن بھر محنت کرتے تھے، رمضان کے ایک روز دن بھر محنت کرتے رہے، شام کو گھر آئے، بیوی سے کھانے کو کچھ طلب کیا، بیوی کھانے کی تیاری میں مصروف ہوئیں، یہ لیٹ گئے تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آگئی، جب بیوی کھانا تیار کر چکی انہیں بیدار کیا، انہوں نے حکم شرع کی اطاعت کرتے ہوئے کھانے سے انکار کر دیا، کیونکہ کھانا اب ان کے لئے حرام ہو چکا تھا، اسی حالت میں دوسرے روز روزہ رکھ کر محنت کرتے رہے، دن بھر کی مشقت اور بھوک پیاس سے نڈھال ہو گئے، جب اس معاملہ کی خبر حضور سید عالم ﷺ کو ہوئی تو اس پر حکم نازل ہوا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۶۸)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۲۰۔)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۲۲۶)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱، ص ۳۴۶)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۲۷، ۲۳۶)

گویا یہ حکم ماقبل کے حکم کا ناسخ ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۶)

کھانے پینے کی طرح رمضان کی راتوں کو جماع کرنا بھی مباح ٹھہرا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۰)

"حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمْ": بَانَ، اِسْتَبَانَ، تَبَیَّنَ کا ایک ہی معنی ہے، واضح ہونا، کھل جانا، خوب ظاہر ہونا۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۶۸، ۶۹)

معنی یہ ہے، تمہارے لئے خوب واضح اور ظاہر ہو جائے کہ تمہیں یقین حاصل ہو جائے، مشاہدہ سے یا علم توقیت سے، اس معاملہ میں صرف شبہ معتبر نہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۰)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۳۲۔)

"اَلْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ":

خیط دھاگے کو کہتے ہیں، ابیض، سفید اور اسود، سیاہ رنگ کو کہتے ہیں۔ **خیاط** سوئی اور **خیّاط** درزی کو کہتے ہیں، کیونکہ دونوں کا تعلق دھاگے سے ہے۔

بوقت سحر، جب رات کی تاریکی چھٹتی ہے اور طلوع فجر کا آغاز سفید ڈورے کی مانند سفیدی سے ہوتا ہے تو یوں محسوس

ہوتا ہے کہ سیاہ ڈورے سے سفید ڈورا نمودار ہو رہا ہے، لہٰذا صبح کے اس منظر کو سفید اور کالے ڈوروں سے بیان کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت فجر پو پھٹتے ہی شروع ہو جاتا ہے، یہ صبح صادق کہلاتی ہے کہ اس وقت سفیدی افق پر شمالاً جنوباً ظاہر ہوتی ہے اور یہ روشنی بڑھ کر افق پر پھیل جاتی ہے، بڑھتے بڑھتے چہرہ آفتاب نظر آنے لگتا ہے، اس صبح صادق سے تھوڑا وقت پہلے افق پر ایک سفیدی شرقاً غرباً عمود کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، تھوڑی دیر بعد یہ غائب ہو جاتی ہے، یہ صبح کاذب کہلاتی ہے، یہ مفطرات شرعیہ کو حرام نہیں کرتی نہ ہی اس وقت نماز فجر کا وقت ہوتا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۰)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲ ص ۳۱۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱ ص ۳۵۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲ ص ۶۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۲۰)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱ ص ۱۲۶)

"**مِنَ الْفَجْرِ**": فجر کا معنی ہے پانی کا جاری ہونا، بہانا، ظاہر ہونا، پھیلنا، پھٹنا، چرنا۔
صبح کی سفیدی کو فجر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ رات کی تاریکی کو پھاڑ کر ظاہر ہوتی ہے۔
احکام شرعیہ کے توڑنے والے کو فاجر اسی لئے کہتے ہیں، ایام فجار زمانہ جاہلیت کے وہ دن، جن میں جنگوں نے شدت اختیار کر لی۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، ص ۶۱۹)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۷۳)

مِنَ الْفَجْرِ: سیاہ اور سفید ڈورے ظاہر ہونے کا بیان ہے، عرف میں اسے پو پھٹنا کہتے ہیں۔
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۰)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سفید اور سیاہ ڈوروں سے یہ دنیوی ڈورے سمجھا جو دھاگے سے بنے ہوتے ہیں، چنانچہ میں نے دونوں رنگوں کے ڈورے اپنے تکیے کے نیچے رکھ لئے اور رات کو اٹھ اٹھ کر انہیں دیکھتا تھا کہ ان کا رنگ کب واضح ہوتا ہے، مجھے کچھ واضح نہ ہوا، صبح کے وقت یہ واقعہ میں نے حضور سید عالم ﷺ کے سامنے پیش کیا، آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: **وَسَادُکَ الْعَرِیْضُ**: تیرا تکیہ بڑا فراخ ہے۔
ایک روایت میں یوں ہے: **عَرِیْضُ الْقَفَا**:

(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۲۱۔)
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ ج ۱ ص ۱۲۱)

اے عدی! جو ڈورے یہاں مراد ہیں تمہارے تکیے کے نیچے نہیں آسکتے، اس سے تو رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے، اس پر **مِنَ الْفَجْرِ** اترا، جس نے ماقبل آیت کے حصہ کا بیان کیا۔

بخاری اور مسلم نے حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب آیت مبارکہ......

"كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ "

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے

...... نازل ہوئی تو بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے اپنے پاؤں میں سفید اور سیاہ ڈورے باندھ لئے اور جب تک ان کا رنگ نمایاں نہ ہوتا وہ سحری کو کھانے پینے میں مشغول رہتے، اس کے بعد اللہ تعالی نے **مِنَ الْفَجْرِ** نازل فرما کر آیت کے مفہوم کو واضح طور پر بیان کر دیا۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)۔ ج۱، ص۱۲۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص۷۰)
(ذخائر المواریث، ج۱، ص۲۶۲)

قرآن مجید کے مفاہیم اور اللہ تعالی جل مجدہ الکریم کی مراد کو سمجھنے کے لئے صرف عربی زبان پر عبور حاصل کرنا کافی نہیں بلکہ احادیث مقدسہ کی بھی ضرورت ہے، حضور سید عالم ﷺ کے بیان کے بغیر فہم القرآن ممکن نہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص۷۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج۱، ص۲۳۰۔)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۲۸۔)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان، ج۱، ص۹۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج۵، ص۱۲۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م۷۷۴ھ)، ج۱، ص۲۲۱۔۔)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۲، ص۶۷)

آیت......

"كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ "

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر)۔

......میں روزہ کی ابتدا کا بیان ہے، رمضان المبارک کی راتوں میں مفطرات ثلاثہ (کھانا، پینا، جماع کرنا) کا استعمال مباح اور جائز ہے، لیکن یہ اباحت اور جواز طلوع فجر صادق سے قبل تک ہے، اس کے بعد روزہ شروع ہو جاتا ہے، روزہ کی حالت میں مفطرات ثلاثہ کا استعمال حرام ہو جاتا ہے۔

"ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ " : **ثُمَّ** تراخی کو بیان کرتا ہے، چونکہ فجر اور مغرب تک کا وقت کافی طویل ہوتا ہے اس لئے اسے **ثُمَّ** سے بیان کیا۔

اِتْمَامِ صَوْم سے مراد روزہ کی پابندیوں کو پورا کرنا، مفطرات ثلاثہ سے رکا رہنا ہے۔

اِلَى الَّيْلِ: میں حرف **اِلٰى** انتہاء غایت کے لئے ہے، اور **الَّيْل** سے مراد مطلق رات ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ روزہ شروع کرنے کے بعد دن بھر مفطرات ثلاثہ سے باز رہو، روزہ کی پابندیوں کو بجالاؤ، یہ پابندیاں رات آنے تک ہیں، رات آتے ہی روزہ ختم کردو، نہ رات میں روزہ رکھو، نہ شفق غروب ہونے اور سیاہی پھیلنے کا انتظار کرو، نہ روزہ وصال رکھو۔

حرف اِلٰی کا مابعد اگر ماقبل کی جنس سے ہو تو مابعد، ماقبل کے حکم میں شامل اور داخل ہوگا ...... مثلاً ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆

اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (سورۃ المائدہ آیت ۶)

وضو کے فرائض میں سے ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا اور پاؤں کا گٹوں سمیت دھونا ہے، کیونکہ کہنیاں ہاتھ اور گٹے پاؤں کی جنس سے ہیں۔ اور اگر حرف اِلٰی کا مابعد، ماقبل کی جنس سے نہ ہو تو مابعد، ماقبل کے حکم میں شامل اور داخل نہ ہوگا، مثلاً:

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو، (آیت مذکورہ)

رات دن کی جنس سے نہیں اس لئے رات کا کوئی حصہ روزہ میں داخل اور شامل نہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ)، ج ۲، ص ۳۲۷)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۱۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۲۰)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۳۳)
(الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) ج ۱، ص ۴۰۵)

روزہ کی حالت میں دن بھر مفطرات ثلاثہ سے باز رہنے کا حکم وجوبی ہے، جیسا کہ پو پھٹتے ہی روزہ شروع کردینا امر وجوبی ہے، یعنی روزہ کی ابتداء سے لے کر انتہا تک مفطرات ثلاثہ سے باز رہنا فرض ہے، اس میں کوئی استثناء نہیں، اور رات بھر مفطرات ثلاثہ کا استعمال مباح ہے، مگر اعتکاف کرنے والے کے لئے رات کو جماع کرنا منع ہے، اگر ایسا کیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اسی لئے ارشاد ربانی ہوا: ..

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ: تم عورتوں سے جماع نہ کرو۔

اگرچہ مباشرت میں محض بوس و کنار، چھونا وغیرہ شامل ہیں مگر اس مقام پر صرف جماع کرنا مراد ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ا ص ۳۵۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۹)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبد اللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ا ص ۱۳۱)۔
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ا ص ۲۲۴۔)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۴۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲ ص ۳۳۳)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ا ص ۱۲۷)

اس آیت میں مباشرت سے مراد جماع ہے یہ اجماع امت سے ثابت ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۴۷)

وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ: جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔

عَكِفَ، عَكَفَ سے بنا ہے جس کا معنی ہے ٹھہرنا، رکا رہنا، ہمیشہ لازم رہنا، تعظیم کے ساتھ کسی شئ پر متوجہ رہنا۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۳۴۳)
(مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، ص ۵۷۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ا ص ۳۵۴)
(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ا ص ۹۵)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا ص ۲۴۲)

شرعی اصطلاح میں اعتکاف سے مراد مسجد میں بہ نیت تقرب ٹھہرنا ہے۔

اس کے لئے اسلام، عقل اور جنابت وحیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ سنت اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے۔

(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا ص ۲۴۲)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۵)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲ ص ۳۳۲)

مردوں کے لئے صرف مسجد میں اعتکاف کرنا لازم ہے، عورتیں گھروں میں اپنی نماز کی جگہ اعتکاف کر سکتی ہیں۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جو مسلمان اعتکاف کی حالت میں ہو اس کے لئے رات کو بھی عورتوں سے جماع کرنا حرام ہے۔

(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا ص ۲۴۳)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۵)
(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ا ص ۹۵۔)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ا ص ۳۵۴)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ا ص ۱۲۷۔)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۹۔)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبد اللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ا ص ۱۳۷۔)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۲۴)

اگرچہ آیت میں خطاب مردوں سے ہے مگر ان احکام میں عورتیں شامل ہیں۔

(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا ص ۲۴۳)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۵)

مسائل شرعیہ :

(۱) رمضان المبارک کی راتوں میں طلوع فجر تک جس طرح کھانا پینا حلال ہے اسی طرح اپنی عورتوں سے مباشرت بھی جائز ہے۔

(آیت مذکورۃ بالا، سورۃ بقرۃ، ۱۷۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱، ص ۲۲۶)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱، ص ۸۹)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۶۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۱۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہٗ، ج ۱، ص ۲۲۰)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۱۲۔)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۱۲۵)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی' ج ۱، ص ۳۴۶)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۴)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱، ص ۸۵)
(تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ' ج ۱، ص ۸۵)

(۲) صیغہ امر ہمیشہ وجوب کے لئے نہیں آتا بلکہ کبھی جواز اور اباحت کے بیان کے لئے آتا ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب کوئی شئ منع ہو اس کے بعد اس شئ کو جائز اور حلال کر دیا جائے، اس وقت امر محض بیان جواز واباحت کے لئے ہوتا ہے، آیت مذکورہ بالا کے علاوہ اس کی مثال......

ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآىٕدَ وَ لَاۤ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ☆

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال وآبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت ۲)

احرام کی حالت میں شکار کرنا منع تھا، احرام سے فارغ ہونے کے بعد شکار کی اجازت ہے، شکار کرنا لازم نہیں۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

پھر جب (جمعہ کی) نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاجاؤ۔ (سورہ جمعہ آیت ۱۰)

نماز جمعہ کے وقت مسجد میں حاضر رہنا لازم ہے نماز جمعہ مکمل ہونے کے بعد مسجد سے نکلنا جائز ہے اگر کوئی مسلمان مسجد میں رہ کر ذکر و اذکار میں مشغول رہے تو بھی جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۳۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۱۸)

(۳) سنت کا نسخ آیت قرآنی سے ہو سکتا ہے، رمضان کی راتوں میں سونے یا نماز عشاء کے بعد کھانے اور راتوں میں جماع کی حرمت حدیث سے ثابت ہے اس کا نسخ قرآن مجید کی آیت سے ہوا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۴۳)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۲۷، ۲۳۲)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۷۔)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۲۱۴)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۸۶)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱

(۴) جائز اور مباح دنیوی کام اگر نیک ارادہ اور نیت خیر سے کئے جائیں تو ان پر بھی ثواب ملتا ہے، جماع اگر نیک اولاد کے حصول اور بیوی کے حقوق پورے کرنے کے ارادہ سے کیا جائے تو اس پر بھی ثواب ملتا ہے، اسی طرح کھانا پینا، سونا، جاگنا، چلنا پھرنا، تجارت کرنا وغیرہ دنیوی امور اپنے آقا و مولا حضور سید عالم ﷺ کی سنت جان کر کئے جائیں تو ان پر بھی ثواب ہے اور یہ امور عبادات میں داخل ہو جاتے ہیں،

آیت مبارکہ مذکورہ : **وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ** میں یہ اشارہ موجود ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۱۸)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۳۲)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۵)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۳۴۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۱۸)

(۵) رب تعالیٰ کریم ہے، ستار ہے اس نے جماع کے فعل کو کنایہ سے تعبیر فرمایا ہے نہ کہ صاف لفظوں میں، مسلمانوں کو یہ جائز نہیں کہ ان افعال کو کھلے بندوں بیان کریں، لہٰذا گالیاں بکنا حرام ہے کہ اس میں جماع اور محل جماع کا ذکر بے حجاب بیان ہوتا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۱۵))
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۹۰)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۵)

(۶) بیوی کی اجازت کے بغیر عزل (انزال باہر کرنا) بلاوجہ ممنوع اور مکروہ ہے، اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے اختلاط کو اولاد کا ذریعہ بنایا ہے اور یہی مقصود شرع ہے، اس کے خلاف کرنے سے اولاد کی پیدائش روکنا ہوتا ہے جو مقاصد فطرت کے خلاف ہے۔

حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے بیوی کی اجازت کے بغیر عزل سے منع فرمایا:

" نَهٰى اَنْ يَعْزِلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا "

(رواہ ابن ماجہ وابن عبد البر فی التمہید والذھبی فی الطب النبوی والسیوطی فی الدر المنثور
بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۱۰، ص ۱۲۱)

ایک اور حدیث میں ہے: " سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ هُوَ الْوَأْدُ الْخَفِیُّ "

(سنن ابن ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) ص ۱۴۶)

عزل کے بارے میں حضور شارع علیہ السلام سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ......

"یہ پوشیدہ طور پر بچوں کا قتل کرنا ہے"

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۴۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۶)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان ج ۵، ص ۱۱۸)

(۷) تمام صحابہ عادل ہیں، وہ گناہ پر قائم نہیں رہتے، اگر ان سے کوئی لغزش ہو جائے تو توبہ کر کے رب سے معافی حاصل کر لیتے ہیں، رب انہیں معافی کا پروانہ دے چکا ہے، اب ان کا ذکر عیب لگا کر کرنا جائز نہیں، رب تعالیٰ نے ان کی عظمتوں کو بیان فرما دیا ہے، **فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ** کی سند انہیں مل چکی ہے، رب نے انہیں اپنی رضا عطا فرما دی ہے۔

رب انہیں جماعت میں شامل فرما چکا اور رب کی جماعت ہی ہمیشہ غالب رہے گی۔

ارشاد ربانی ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں' یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی' یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(سورۃ المجادلۃ آیت ۲۲)

نیز ارشاد ربانی ہے:

جَزَآءُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ☆

ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی وہ اس سے راضی یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔ (سورۃ البینۃ آیت ۸)

(۸) روزہ کا وقت طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، اتنے وقت کو شرعی دن کہتے ہیں، طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کا درمیانی عرصہ عرفی دن کہلاتا ہے، شریعت میں جتنے احکام دن کے ساتھ معلق ہیں ان میں شرعی دن کا عرصہ مراد ہے، شرعی دن کی ابتدا کے لئے اللہ تعالیٰ نے کتنی وضاحت فرمائی کہ ......

''یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جاوے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر''

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۲۹)

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۱۹۳ '۱۹۴)

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۷)

(۹) شرعی دن کی ابتدا صبح صادق سے ہے، صبح کاذب سے نہیں، صبح صادق کی علامت یہ ہے کہ افق پر شمالاً جنوباً (دائیں بائیں) سفیدی نمودار ہو کر پھیلتی ہے، یہاں تک کہ اسی سفیدی کے ظہور میں سورج طلوع کرتا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۲۰۔)

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۲۱)

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵)

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۶۔)

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۶۔)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۲۸)

(۱۰) دن معیار ہے روزہ کا اور رات ظرف ہے مفطرات کا، سو جو شخص جان بوجھ کر طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کے درمیانی وقت میں کچھ کھائے، پئیے یا جماع کرے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس پر قضا اور کفارہ لازم ہے، حضور سید عالم ﷺ نے ایسے شخص کے لئے روزہ کی قضا اور کفارہ کا حکم دیا۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۲۱۔)

(۱۱) بھول کر کھانے، پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ایسی صورت میں اس پر قضا ہے نہ کفارہ، البتہ یاد آنے پر فوراً مفطرات سے جدا ہو جائے، یاد آنے پر مفطرات میں اگر ایک لمحہ بھی مشغول رہا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اب اس پر قضا اور کفارہ دونوں فرض ہیں۔

حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"اذا اکل الصَّائِمُ ناسیاً اَوْشرب ناسیاً فَاِنَّمَاھُو رِزْقُ اللّٰہِ اِلَیْہِ وَلَاقَضَاءَ عَلَیْہِ"

روزہ دار بھول کر جب کھائے یا پی لے تو اللہ کا عطیہ ہے جو اس کو پہنچا، اس پر قضا نہیں۔

(رواہ دارقطنی وصححہ عن ابی ھریرۃ بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی، ج ۸، ح ۲۳۸۳۶)
(الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۲۲)

(۱۲) عورت کا بوسہ لینا روزہ کو نہیں توڑتا، البتہ جو اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتا اس کے لئے مکروہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے: "کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَھُوَصَائِمٌ"

روزہ کی حالت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے بوسہ فرماتے۔

(رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابوداؤد واحمد بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۲۰۱)
(احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۹۴۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۳۲۳)

(۱۳) پچھنے لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ کسی شیٔ کے جسم میں منافذ کے ذریعے داخل ہونے سے روزہ ٹوٹتا ہے اور پچھنے لگوانے سے کوئی شیٔ جسم میں داخل نہیں ہوتی، بلکہ خارج ہوتی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں عام اقتح میں پچھنے لگوائے۔

(رواہ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنھما بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۸، ح ۲۴۳۴۷، ۲۴۳۴۹)
(الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۲۷)

(۱۴) بوقت سحر روزہ دار کے لئے کچھ کھانے پینے کی اباحت قرآن مجید سے ثابت ہے:

ارشاد رب کریم جل وعلا ہے:

"کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ"

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر)۔

اور اس کا ندب (مبارک ہونا) اور استحباب حدیث سے ثابت ہے:

"تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً" سحری کھاؤ کہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔

(رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ واحمد عن انس والنسائی عن ابی ھریرۃ وعن ابی مسعود واحمد عن ابی سعید (حدیث صحیح)
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر، ج ۱، ص ۲۲۴)

ایک اور حدیث میں ہے: "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ"

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں۔

(رواہ ابن حبان والطبرانی وابو نعیم فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما۔
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۲۳)
(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی، ج ۸، ح ۲۲۹۵۹)

سحری کھانے کی اہمیت کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا کھانا ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۳۲، ۲۳۳۔)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۱)

(۱۵) سحری کھانے میں اگر طلوع فجر کا شک گذرے تو روزہ پورا کرے، اس کی قضا نہیں، شک سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا روزہ اپنے اصل حال پر رہے گا۔

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

''شک کو دور کر، یہاں تک کہ تجھے شک نہ رہے (طہارت حاصل ہو جائے) صدق طمانیت ہے اور جھوٹ شک ہے''

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ا، ص ۲۳۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۲۲)

(۱۶) رات کا آخری حصہ طلوع فجر ہے، طلوع فجر تک سحری کرنا جائز ہے، اسی طرح جماع کرنا بھی جائز ہے، اگر کوئی شخص رات کے آخری حصہ تک مباشرت میں مشغول رہا، طلوع فجر کے بعد غسل کرلے اس کا روزہ جائز ہے، جنابت مانع روزہ نہیں، امت کا اسی پر اجماع ہے۔

حدیث صحیح میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

'' كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ ''

حضور ﷺ (بعض اوقات) اس حال میں فجر کرتے کہ آپ پر ازواج مطہرات کے ساتھ مباشرت کرنے سے غسل فرض ہوتا آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

(رواہ مالک والبخاری ومسلم وابن ماجہ وابوداؤد والترمذی والنسائی
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۷، ص ۱۸۰۷۵۔
(الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۳۰ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ'، ج ۲، ص ۱۹۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۷۱)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ا، ص ۲۳۲)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ا، ص ۹۴)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۷)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ' ج ا، ص ۲۲۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی'، ج ا، ص ۳۵۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان ج ۲، ص ۳۲۶)

(۱۷) حائضہ اور نفاس والی اگر قبل فجر حیض ونفاس سے پاک ہوگئیں، فجر تک اگرچہ غسل نہ کیا، روزہ رکھے اور غسل کرے، اس کا روزہ مکمل ہے، کیونکہ نجاست مانع روزہ نہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان ج ۲، ص ۳۲۶)

(۱۸) سحری، طلوع فجر کے بعد کی اس گمان پر کہ ابھی رات ہے یا افطاری قبل غروب آفتاب کی اس گمان پر کہ سورج غروب ہو چکا ہے اس پر اس دن کی قضا لازم ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۰)

(۱۹) روزہ رکھ کر طلوع فجر کے بعد سفر شروع کیا، اب اسے اس دن افطار کرنا جائز نہیں، یہ مسافر اپنا روزہ پورا کرے البتہ سفر کے اگلے دنوں میں وہ افطار کر سکتا ہے، آیت کا مفہوم کہ ''روزہ رات آنے تک پورا کرو'' اس کا تقاضا کرتا ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۰)

(۲۰) رمضان میں ضحوی کبری تک نیت کا وقت ہے، اگر ضحوی کبری تک نیت نہ کی تو روزہ نہ ہوا، آیت کریمہ **ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ** میں اتمام روزہ فعل اختیاری ہے اور فعل اختیاری بغیر نیت کے عبادت نہیں بنتا، پھر اتمام روزہ کا حکم طلوع فجر کے بعد ہے ظاہر ہے یہ وقت دن کا کوئی جزو ہے، عبادات مقصودہ میں نیت ضروری ہے، نماز کے جزو اول میں نیت کافی ہے، اسی طرح روزہ میں نصف النہار سے پہلے نیت پائی گئی تو اس کا اعتبار کر لیا گیا ہے جب تک روزہ یا نیت توڑنے والی کوئی شئ نہ پائی گئی، البتہ رات میں اگر اگلے دن کے روزہ کی نیت کر لے تو جائز ہے اس کا ثبوت حدیث سے ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۴۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ص ۱۲۷)

(۲۱) غروب آفتاب پر افطار واجب ہے۔

صحیح مرفوع حدیث میں ہے:

"اِذَا اَقْبَلَ الَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ"

جب مشرق کی جانب سے رات آجائے اور مغرب کی سمت دن غائب ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر دے۔

(رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن عمر)
(بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)۔ ج ۱، ص ۳۲)
(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان۔ ج ۸، ح ۲۳۸۷۶)

رات کا کوئی حصہ روزہ میں شامل نہیں، آیت کا یہی مفہوم ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۲۸)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۲۲)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۱)

(۲۲) سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے، طلوع فجر سے پہلے چند منٹ تک سحری میں تاخیر کرے۔ اسی طرح سورج غروب ہوتے ہی افطار کرلے، اس کے خلاف کرنا ترک سنت ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

"لَاتَزَالُ اُمَّتِی بِخَیْرٍ مَاعَجَّلُوا الْاِفْطَارَ وَاَخَّرُوا السُّحُوْرَ"

میری امت ہمیشہ بہتری پر رہے گی جب تک افطار میں جلدی کریں گے اور سحری میں تاخیر کریں گے۔

(رواہ الامام احمد عن ابی ذر
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ۔ ج ۲، ص ۳۵۶)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۳)
(تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۲۲)

(۲۳) بوقت افطار دعا کی قبولیت یقینی امر ہے۔

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَۃً مَاتُرَدُّ" افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔

(رواہ ابن ماجہ والحاکم فی المستدرک عن ابن عمرو
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ۔ ج ۱، ص ۱۶۴)

(۲۴) ہر حلال شیٔ سے روزہ افطار کرنا جائز ہے، اسی طرح سحری بھی، مگر مستحب یہ ہے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے اگر یہ میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ افطار کرے، حضور سید عالم ﷺ کی عادت مبارکہ یہی تھی۔

صحیح حدیث میں مروی ہے:

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُفْطِرُ عَلٰی رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ رُطَبَاتٍ فَتَمَرَاتٍ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ تَمَرَاتٍ حَسَاحَسَوَاتٍ مِنْ مَآءٍ"

حضور سید عالم ﷺ تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، اگر وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے، اگر وہ بھی موجود نہ ہوتیں پانی کے چند گھونٹ نوش فرمالیتے۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی واحمد عن انس
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ۔ ج ۲، ص ۲۰۱)

(۲۵) جو مسلمان کسی روزہ دار مسلمان کا روزہ افطار کرائے اسے بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور اس روزہ دار کا اجر بھی کم نہیں ہوتا۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ فَطَّرَ صَائِماً کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَایَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْأً"

جو مسلمان کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسے اس روزہ دار کے برابر اجر ملتا ہے روزہ دار کے اجر کو کم کئے بغیر۔

(رواہ الامام احمد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن زید بن خالد
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ، ج ۲، ص ۳۰۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۱)

(۲۶) امت کے حق میں صوم وصال (پے درپے روزے بغیر افطار کے) حرام ہیں، بعد غروب آفتاب روزہ افطار کرنا فرض ہے، آیت مبارکہ **ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ** سے یہی مستفاد ہے۔

حضور سید عالم ﷺ کو ملاحظہ فرما کر چند صحابہ نے بھی وصال کے روزے شروع کر دیئے حضور ﷺ نے انہیں منع فرمادیا اور فرمایا:

"نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ"

(رواه البخاری عن عائشة، ج ۱، ص ۲۶۳)

حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو بغیر افطار پے درپے روزے رکھنے سے منع فرمایا، یہ امت پر آسانی کی خاطر ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ تو وصال فرماتے ہیں، (اس پر) حضور ﷺ نے فرمایا، میں تم جیسا نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۲)
(الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۲۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۳)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان،، ج ۱، ص ۲۴۲)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ ج ۱، ص ۲۲۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۷)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)

(۲۷) نفل روزہ شروع کرنے سے اس کا پورا کرنا فرض ہے، اگر توڑے گا قضا لازم آئے گی، آیت مبارکہ مذکورہ کا حکم تمام روزوں کے لئے یکساں ہے، اگرچہ آیت کا نزول ایک خاص واقعہ ہے مگر حکم عام ہے، کیونکہ احکام کا دارومدار نصوص کے کلمات پر ہوتا ہے، اسی طرح ہر نفل کام شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، خواہ نفل نماز ہو، روزہ ہو، عمرہ ہو، یا حج وغیرہ، اسی طرح ہر امر خیر، جو شروع کرنے سے پہلے لازم اور واجب نہ ہو، شروع کرنے سے لازم اور واجب ہو جاتا ہے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ☆

اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو، اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔ (سورہ محمد آیت، ۳۳)

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے اعمال ضائع کرنے والوں کی مثال یوں بیان فرمائی:

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِىْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ☆

اوراس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی (سے کاتنے) کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا اور اپنی قسمیں آپس میں ایک اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا ہے اور ضرور تم پر صاف ظاہر کر دے گا قیامت کے دن جس بات میں جھگڑتے تھے۔

(سورۃ النحل آیت ۹۲)

حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کا حال یوں بیان فرمایا:

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ☆

پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسٰی بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا، تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی، ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی، ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی، پھر اسے نہ نباہا جیسا کہ اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں۔

(سورۃ الحدید آیت ۲۷)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی نئی بات کا نکالنا، اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہیئے۔

حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک روز میں نے نفل کا روزہ رکھا، اس سے مجھے مشقت ہوئی، میں نے روزہ افطار کر دیا، اب میں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم سے مسئلہ دریافت فرمایا تو ان دونوں مفتیان کرام نے مجھے اس کے بدلہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ا، ص ۲۳۴)

ام المومنین حضرت عائشہ اور ام المومنین حضرت حفصہ نے نفل روزہ رکھا، دن کو ان کے ہاں کچھ ہدیہ حاضر کیا گیا، انہوں نے افطار کر لیا، حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

"اَقْضِيَا يَوْماً مَكَانَه" اس کے بدلے ایک روزہ رکھو۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ا، ص ۲۳۴، ۲۳۶ و مابعد)

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ا، ص ۱۲۷۔)

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۲۴)

(۲۸) عورت سے مباشرت طلب اولاد اور بیوی کے ازدواجی حقوق پورا کرنے کے لئے کرے، مثل بہائم محض قضائے شہوت نہ کرے کہ یہ انسانیت کے خلاف ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے اولاد طلب کی:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ☆

یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو، بولا اے رب میرے! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

(سورہ آل عمران آیت ۳۸)

حضور شارع علیہ السلام نے حکم دیا:

"تَزَوَّجُوْا وَلَاتُطَلِّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الذَّوَّاقِيْنَ وَلَاالذَّوَّاقَاتِ"

(رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۲۲۴)

نکاح کرو اور طلاق نہ دو، بیشک اللہ تعالیٰ محض قضائے شہوت کرنے والے مرد اور قضائے شہوت کرنے والی عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۹)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۵)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۴۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۲۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)

(۲۹) اعتکاف شرائع قدیمہ سے ہے، انبیائے سابقین علیہم الصلوات والتسلیمات کی امتوں میں جاری رہا۔

رب کریم نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسمٰعیل علیہما السلام کو حکم دیا:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ☆

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب صاف ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۲۵)

اعتکاف کے بہت سے فوائد ہیں احادیث میں اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۲۴)

(۳۰) رمضان کی بیسویں تاریخ کی عصر سے لے کر چاند عید طلوع کرنے تک اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، بستی میں سے اگر ایک مسلمان نے اعتکاف کرلیا تو سب بری ہو گئے اور اگر کسی ایک نے نہ کیا تو سب گناہگار ہوئے، اس بارے میں حضور سید عالم ﷺ کا عمل بہترین دلیل ہے، حضور ﷺ کی عادت یہ تھی کہ سنت کے کام کبھی ادا فرماتے اور امت کی سہولت کے لئے آپ ترک فرما دیتے، مگر مدنی زندگی میں آپ نے کبھی اعتکاف ترک نہ فرمایا، حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے اس پر مواظبت فرمائی۔

حدیث شریف ﷺ میں حضور کی عادت یوں مروی ہے:

" كَانَ رَسُولُ اللهِ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالٰى "

(رواہ عن عائشۃ وابی ھریرۃ)

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان) ج ۲، ص ۱۶۳)

رمضان کے آخری عشرہ میں حضور سید عالم ﷺ ہمیشہ اعتکاف کرتے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور، ص ۷۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۴)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۶)

(۳۱) اعتکاف سنت کی مدت نو یا دس روز ہے، اعتکاف فرض، جیسے نذر کا اعتکاف، اس کے لئے کم از کم مدت ایک دن ایک رات ہے، اعتکاف سنت اور اعتکاف فرض میں روزہ شرط ہے، اس کے علاوہ اعتکاف نفل، جسے اعتکاف حکمی بھی کہتے ہیں اس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں، نہ روزہ شرط ہے، مسلمان جب بھی مسجد میں آئے اعتکاف کی نیت کرلے، جتنی دیر مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب پائے گا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور، ص ۷۴)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۲۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۷)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۴۵)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۳)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۵)

(۳۲) جو سنت اعتکاف کو پورا نہ کرسکے اسے شروع کرنا جائز نہیں، کہ اعمال کو باطل کرنا ممنوع ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۳)

(۳۳) سنت اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے اس کے لئے جامع مسجد ہونا ضروری نہیں، نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد تک جانا جائز ہے، محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، اگرچہ مسجد میں اسے منفرد نماز پڑھنا ہو، بعض علماء نے یہ شرط کی ہے کہ اس مسجد کا امام و مؤذن مقرر ہو۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۵)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۴)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۵)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۷)
(جد الممتار علی رد المحتار المعروف بہ حاشیہ شامی از علامہ امام احمد رضا قادری حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ مجمع اسلامی مبارک پور انڈیا) ج ۲، ص ۲۱۸)

(۳۴) عورت اپنے گھر میں اعتکاف کرے گی، نماز کے لئے گھر میں اگر کوئی جگہ مقرر نہیں تو مقرر کر کے وہاں اعتکاف کرے، بلکہ عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے، عورت کا گھر میں نماز ادا کرنا حویلی میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے، اور کمرہ میں نماز ادا کرنا صحن میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۴۳)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۵)

(۳۵) اعتکاف کرنے والے کو مسجد (اور عورت کو اپنے گھر کی مسجد سے) بغیر عذر شرعی نکلنا جائز نہیں۔

معتکف کے لئے مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں:

(۱) طبعی (۲) شرعی

(ا) طبعی عذر کہ اس کا مسجد میں پورا کرنا جائز نہیں، مثلاً پاخانہ، پیشاب، استنجاء، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل، اگر وضو یا غسل کے لئے مسجد کے اندر جگہ بنی ہوئی ہے یا ان کا ادا کرنا ممکن ہے تو وضو اور غسل کے لئے نکلنا بھی جائز نہیں۔

(ب) عذر شرعی یہ ہے کہ مثلاً جمعہ کے لئے جامع مسجد کو جانا یا اذان کے لئے منارہ پر جانا، اگرچہ منارہ پر جانے کے لئے مسجد سے باہر راستہ ہو۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۴۸)

(۳۶) معتکف کو مسجد میں کھانا، پینا اور سونا جائز ہے، اسی طرح شئ حاضر کئے بغیر اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۴۸)

(۳۷) معتکف کے لئے وطی کرنا اور شہوت کے ساتھ بوسہ لینا جائز نہیں، البتہ بغیر شہوت کے بوسہ لینا جائز ہے، اگر بوس وکنار سے انزال ہو گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، چھونے میں اگر لذت حاصل کرنا مقصود نہ ہو تو حرج نہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۵)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۴۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۲۴)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۷)

(۳۸) معتکف کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے بدن کی اصلاح کرے، سر کو دھوئے، کنگھی کرے، کپڑے بدلے، خوشبو کا استعمال کرے، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور سید عالم ﷺ کا سر مبارک اعتکاف کی حالت میں دھو لیتی۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۰)

(۳۹) محارم اور نواہی اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں، ان کا ارتکاب گناہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کے قریب جانا منع ہے، آیت مذکورۃ الصدر میں یہ حکم واضح ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۲۶)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۷)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۲۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۹)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۵)

(۴۰) حرام کاموں کا کرنا فسق اور ظلم ہے، اگر کوئی ان ممنوع کاموں کو خفیہ طور پر کرے گا وہ فسق سِرّی (خفیہ) ہوگا اور اگر ظاہر کرے گا تو فسق علانیہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ☆

اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔

(سورۃ الطلاق آیت ۱)

(۴۱) نماز، روزہ، حج اورزکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کے لئے وقت کا پہچاننا اور جاننا فرض ہے، کیونکہ ان عبادات کی ادائیگی وقت پر موقوف ہے، آیت مذکورہ بالا کے علاوہ......

نماز کے بارے میں ارشاد ہے:

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ☆

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (سورۃ النسآء آیت، ۱۰۳)

حج کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۚ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۚ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ (سورہ بقرہ آیت، ۱۸۹)

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۵)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۴۳)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۵)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲، ص ۶۷)
(جد الممتار علی رد المحتار المعروف بہ حاشیہ شامی از علامہ امام احمد رضا قادری حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ مجمع اسلامی مبارک پور انڈیا) ج ۲، ص ۲۱۸)

☆☆☆☆☆

باب (۲۲) :

حرام اور اس کا وبال

﴿ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴾

وَلَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ وَتُدۡلُوۡا بِهَآ اِلَى الۡحُـكَّامِ لِتَاۡكُلُوۡا فَرِيۡقًا مِّنۡ اَمۡوَالِ النَّاسِ بِالۡاِثۡمِ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ☆ (سورہ بقرۃ آیت ۱۸۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھاؤ جان بوجھ کر۔

حل لغات :

"لَا تَاۡكُلُوۡا" : اَكۡلٌ سے بنا ہے جس کا لغوی معنی ہے کھانا، مگر اس مقام پر مراد ہے کھانا، پینا، پہننا، استعمال کرنا۔

چونکہ اموال میں مقصود اعظم کھانا ہوتا ہے اس لئے یہاں **لَا تَاۡكُلُوۡا** ارشاد فرمایا گیا، ناحق مال کھانے سے مراد ہے مال کو ایسی جگہ استعمال کرنا یا اس طریقہ سے صرف کرنا، جہاں شریعت نے منع فرمادیا ہو۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)، ص ۲۰)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ج ۲، ص ۶۹۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ۵، ص ۱۲۹۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۸)

"اَمۡوَالَـكُمۡ" : اس سے اپنے ذاتی مال مراد ہیں یا ایک دوسرے کے مال۔

اگر ذاتی مال مراد ہوں تو اس سے مقصود ہوگا کہ اپنے ذاتی مال ناجائز طور پر خرچ نہ کرو اور ایک دوسرے کے مال مراد ہوں تو مقصود ہوگا کہ ناجائز ذرائع سے حاصل نہ کرو، جیسے رشوت، غصب، چوری، جوا وغیرہ۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۳۵)

"بِالْبَاطِلِ": باطل کا لغوی معنی ہے ناحق، بے اصل، ہر چلی جانے والی اور زائل ہونے والی شئ کو باطل کہتے ہیں، ابلیس اور شرک کو بھی باطل کہا گیا ہے، جادو اور سحر کو البطلۃ کہا گیا ہے، جو شئ حلال نہ ہو، نہ مقصد میں مفید ہو۔ عرف شرع میں اسے باطل کہتے ہیں، باطل کا اطلاق معقول اور معاملات میں بھی ہوتا ہے۔

(المنجد (اردو) از لوئیس معلوف الیسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،، ج ۱۱۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۷۶)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۲، ص ۳۳۸)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۸)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۵، ص ۱۲۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان'، ج ۱، ص ۹۷)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

"اے مسلمانو! اپنے مال یا آپس کے ایک کے دوسرے کے مال ناجائز ذرائع سے حاصل نہ کرو، ان پر ناجائز قبضہ نہ کرو، انہیں ناجائز مصارف پر صرف نہ کرو، غلط طریقوں پر خرچ نہ کرو"

"وَتُدْلُوا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ": اس آیت کا عطف **وَلَا تَاْكُلُوْا** پر ہے اور لائے نہی کے تحت ہے۔

تُدْلُوْا، اِدْلَاءٌ سے بنا ہے جس کا مادہ **دَلْوٌ** ہے، اس کا معنی ہے لٹکانا، ڈول کو **دَلْوٌ** اس لئے کہا جاتا ہے کہ اسے کنوئیں میں لٹکایا جاتا ہے تاکہ پانی حاصل ہو...... اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ☆

اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اسے پونجی بنا کر چھپا لیا اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ (سورہ یوسف آیت ۱۹)

نسبی رشتہ کو بھی **اِدْلَاءٌ** کہتے ہیں کہ اس سے میراث حاصل کرتے ہیں۔ **اَلتَّدَلِّی** نزدیک ہونے اور بھیجنے کو کہتے ہیں۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ☆ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ (سورۃ النجم آیت ۸)

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۷۱)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۵، ص ۱۲۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۲، ص ۳۳۹)

آیت سے مراد یہ ہے کہ......

حاکموں کے پاس اپنے مالی مقدمات اس لئے نہ لے جاؤ کہ رشوت دے کر تم دوسروں کا مال ناحق کھاؤ۔

حاکموں کے نذرانہ کو رشوت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ **رِشَاءٌ** سے بنا ہے جس کا معنی رسی ہے، جس طرح رسی کے ذریعے بھرا ڈول کھینچا جاتا ہے ایسے ہی رشوت کے ذریعے مال حاصل کیا جاتا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۲، ص ۳۴۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۹)

"لِتَاْكُلُوْافَرِيقاً مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ": تَاْكُلُوْا سے مراد لینا یا حاصل کرنا ہے، آیت سے منشاء الٰہی یہ ہے کہ تم اپنے ناجائز مقدمات حاکموں کے پاس اس لئے نہ لے جاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال تم ہڑپ کرنا چاہتے ہو۔

"بِالْاِثْمِ": اِثم کا معنی گناہ ہے، اس مقام پر اس سے جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، جھوٹے مقدمہ کی پیروی اور ظلم وتعدی مراد ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۷)

شان نزول:

آیت کا شان نزول بیان کر دینا مناسب ہے کہ اس سے آیت کا مفہوم واضح ہو جائے اور احکام شرع معلوم کرنا آسان ہوں عبدان ابن اشوع الحضرمی (اور بقول مفسر قاضی ثناء اللہ پانی پتی ربیعہ بن عبدان) اور امرء القیس کندی میں کچھ زمین کے متعلق جھگڑا تھا، ان میں سے عبدان مدعی اور امرء القیس مدعی علیہ تھے، دونوں نے اپنا مقدمہ حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا، مدعی کے پاس گواہ نہیں تھا، حکم شرعی کے مطابق مدعی علیہ کو قسم کا حکم ہوا، امرء القیس قسم کھانے کے لئے تیار ہوئے۔

حضور سید عالم ﷺ نے اس پر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيْلاً اُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ☆

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن، اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(سورہ آل عمران آیت، ۷۷)

آیت مبارکہ سن کر امرء القیس قسم کھانے سے باز رہے اور دونوں مدعی اور مدعی علیہ زار وقطار رونے لگے، ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ یہ زمین میری نہیں میرے بھائی کی ہے، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں کو جنت کی بشارت دی اور زمین کے لئے قرعہ ڈالا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۶)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۰)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۷، ۳۳۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱، ص ۱۲۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۷)

مسائل شرعیہ :

(۱) حرام ذریعہ سے کمایا ہوا مال بھی حرام ہے مثلاً شراب کی تجارت، شراب بنانے کی اجرت، شراب لے جانے کی اجرت، شراب خریدار کے گھر پہنچانے کی اجرت، شراب کی دلالی کرنے والے کی اجرت، سود کا پیسہ، رشوت کا مال، گانے، بجانے اور ناچنے کی کمائی، سینما اور ناچ گھروں کی آمدنی، داڑھی مونڈنے یا حد شرعی سے کم کرنے والے حجام کی اجرت، زنا کی کمائی اور اس کی دلالی، چوری، غصب، جوا، کاہن کے نذرانے، نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت، خیانت، خنزیر کی تجارت اور مالک کی اجازت کے بغیر اس کا مال لینا، آزاد آدمی کی فروخت وغیرہ، ان طریقوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کمانے والے کی ملکیت میں نہیں آتی، اس پر واجب ہے کہ یہ مال مالکوں کو واپس کردے اور اگر مالک معلوم نہ ہوں تو ان کے نام پر خیرات کردے، اس میں ثواب کی نیت بھی نہ کرے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۷)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۱)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۶۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۳۸)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۲۹)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۸)
(تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ' ج ۱، ص ۸۷)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی'، ج ۱، ص ۳۵۷)

(۲) اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کا رزق مقدر فرما دیا ہے، باطل ذریعہ سے حاصل ہونے والی کمائی اس کے رزق کو بڑھا نہ سکے گی اور حق پر اکتفا کرنے سے اس پر تنگی نہ آئے گی۔

(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱، ص ۷۸)

(۳) کسی کے مال پر جھوٹا دعویٰ کرنا، جھوٹی قسم اٹھانا، جھوٹی گواہی دینا، حق بات کا انکار کرنا حرام ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی'، ج ۱، ص ۳۵۷)

(۴) حرام قطعی کا حاصل کرنا اجماع امت کی رو سے حرام اور ناجائز ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۸)

(۵) ہر لہو باطل ہے سوائے تین کے۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا :

كُلُّ لَهْوٍ لَهَابِهِ الْمُؤْمِنُ بَاطِلٌ اِلَّا ثَلَاثٌ ...... الحدیث

مومن کا ہر لہو باطل ہے مگر تین باتوں میں' (۱) گھوڑا پھرانا' (۲) تیر اندازی' (۳) اپنی عورت سے ملاعبت۔

(الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶، ص ۴۴)

(٦) حلال کمائی کا پیسہ حلال ہے اگر چہ کوئی آدمی اس سے گناہ کا کام بھی کرے، مثلاً کسی کو مکان یا دکان کرائے پر دی، کرایہ دار نے اس میں شراب خانہ وغیرہ لگا دیا، مالک مکان ودکان کو کرایہ کا پیسہ حلال ہے، شراب خانہ، جواٴ خانہ وغیرہ بنانے کا گناہ بنانے والے پر ہے مالک ان سے بری ہے۔ یہ سب مسائل **بِالْبَاطِلِ** سے حاصل ہوئے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

(ا) (فتاوی عالم گیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ١١٦١ھ) کتاب الاجارہ)

(ب) (رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ١٢٥٢ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)
(معہ الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ١٠٨٨ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)

(ج) (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ١٣٤٠ھ)
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور کتاب البیوع، کتاب الاجارہ)

(٧) رشوت لینے والے، رشوت دینے والے اور رشوت کی دلالی کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی، یہ سب کام حرام ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: **"لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ وَالرَّائِشِ"**

(رواہ احمد عن ثوبان وکذا رواہ الترمذی فی کتاب الاحکام وکذا ابوداؤد فی الاقضیہ وابو سعید النقاش فی القضاۃ،
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ٩٧٥ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ٥، ح ١٤٤٩٥)

(٨) حاکم یا قاضی کو جو ہدیہ اس کے منصب کے پیش نظر دیا جاتا ہے وہ رشوت ہے، چاہے اسے کسی نام سے موسوم کرے، اس کا لینا، دینا، دلوانا حرام ہے، البتہ حاکم یا قاضی بننے سے پہلے جن سے وہ ہدایا کا تبادلہ کرتا تھا یا اپنے رشتہ داروں سے ہدیہ لیتا تھا اب بھی ان سے ہدیہ لینا جائز ہے بشرطیکہ وہ فیصلوں پر اثر انداز نہ ہوں، صحیح بخاری وغیرہ میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد میں ایک شخص کو، جس کو **ابن اللتبیۃ** کہا جاتا تھا، عامل بنا کر بھیجا، جب وہ واپس آئے تو یہ کہا کہ یہ مال تمہارے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہدیہ ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد الٰہی اور ثنا کے بعد یہ فرمایا۔

"کیا حال ہے اس عامل کا، جس کو ہم بھیجتے ہیں اور وہ آکر یہ کہتا ہے کہ یہ آپ کے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہے، وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا، دیکھتا کہ اسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں، قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایسا شخص قیامت کے دن اس چیز کو اپنی گردن پر لاد کر لائے گا، اگر اونٹ ہے تو وہ چلائے گا اور گائے ہے تو بآں بآں کرے گی اور بکری ہے تو وہ میں میں کرے گی"۔

اس کے بعد حضور نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند فرمایا کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہونے لگی، اور اس کلمہ کو تین بار فرمایا: "آگاہ رہو میں نے پہنچا دیا"

(صحیح بخاری از امام ابوعبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ٢٥٦ھ) کتاب الاحکام، باب ھدایا العمال، ج ٢، ص ٦٤)
(وہکذا رواہ ابوداؤد والامام احمد ابن خزیمہ ودر منثور وابن کثیر وقرطبی۔
بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ٩، ص ٧٤)

(۹) رشوت لینا مطلقاً گناہ کبیرہ ہے، لینے والا حرام خور ہے مستحق سخت عذاب نار ہے، رشوت دینا اگر بمجبوری اپنے اوپر سے دفع ظلم کو ہو تو حرج نہیں، اور اپنا حق وصول کرنے کو ہو تو حرام ہے اور لینے دینے والا دونوں جہنمی ہیں اور دوسرے کا حق دبانے یا کسی اور طرح ظلم کرنے کے لئے دے تو سخت تر حرام اور مستحق اشد غضب وانتقام ہے، اپنے اوپر سے دفع ظلم کے لئے دیا جائے تو دینے والے کے حق میں رشوت نہیں البتہ لینے والے کے لئے ظلم ورشوت ہے۔

(فتاوی عالم گیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)
(فتاوی شامی)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۷۷)
(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۷، ص ۴۷۱، ۵۲۳)

(۱۰) علمائے متاخرین نے فتوی دیا ہے کہ رشوت لینے والے حاکم کا فیصلہ بھی نافذ ہے، ایسا امن عامہ قائم رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۷، ص ۴۹۱، ۵۰۷)

(۱۱) حاکم یا قاضی کو جس طرح رشوت دینا حرام ہے اسی طرح اس کے ہاں جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹا مقدمہ پیش کرنا حرام ہے کہ یہ بھی ناحق اور باطل کو حق بنانے کی مذموم کوشش ہے، اور آیت مذکورہ کی نہی میں داخل ہے، اسی طرح جھوٹے مقدمہ کی پیروی کرنا، اس کی وکالت کرنا یا اس کی اعانت کرنا حرام ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۷۶)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲، ص ۷۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ص ۲۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۹)

(۱۲) حاکم کے ہاں دوسروں کی چغلی کھانا، غیبت کرنا، فساد اور ضرر مسلمین کی خاطر آمد ورفت رکھنا حرام ہے، ہاں اگر اس کے حاکم کے ہاں آمد ورفت سے مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچے تو جائز ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۷۷)

(۱۳) مطلق مال کا ناجائز طور پر حاصل کرنا حرام اور فسق ہے، قلیل یا کثیر کا اعتبار نہیں، قرآن مجید، احادیث طیبہ اور اتفاق علماء سے یہ مسئلہ واضح ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ...... الحدیث "

(رواہ البخاری ومسلم والامام احمد والبیہقی وغیرھم
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۳۰۴، ۱۲۳۴۲، ۱۲۹۰۵، ۱۲۹۰۶، ۱۲۹۲۴، ۱۲۹۲۶، ۱۲۹۲۹، ۱۲۹۳۰، ۱۲۹۳۰۔
وبحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۳، ص ۳۱۶)

بیشک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں (آپس میں) تم پر حرام ہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۴۱)

(۱۴) اسلامی معاشیات کا اصول یہ ہے کہ جس طرح حرام ذرائع سے مال حاصل کرنا حرام ہے، اسی طرح اپنے حلال مال کو حرام مصارف پر صرف کرنا حرام ہے، مثلاً رقص وسرود پر صرف کرنا، رشوت دینا وغیرہ۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۴۰)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۷۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت 'لبنان' ج ۵ ص ۱۲۸، ۱۲۹)

(۱۵) اذن شرعی کے بغیر مال کھانا حرام ہے اگر چہ قاضی نے فیصلہ کر دیا ہو۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۳۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۰)

(۱۶) ناحق اور باطل کو کوئی دلیل یا قاضی اور حاکم کا فیصلہ حلال نہیں بنا سکتا، نہ وہ فیصلہ نافذ ہوگا، حتی کہ اگر دربار رسالت میں کوئی شخص اپنی طلاقت لسانی اور چرب زبانی سے فیصلہ اپنے حق میں کرائے نافذ نہ ہوگا اور ناحق، حق نہ بن جائے گا۔

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

" اَنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ فَلَعَلَّ بَعْضُکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مِمَّا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِیَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْیَاْخُذْهَا اَوْ لِیَتْرُکْهَا"

(رواہ الائمہ مالک واحمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابوداؤد وابن ماجہ وغیرھم عن ام سلمۃ
بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دارالفکر بیروت 'لبنان' ج ۳، ص ۴۹۷۔
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 'لبنان'، ج ۲، ح ۲۹۲۷، ج ۶، ح ۱۵۰۴۳، ح ۱۵۲۹۱)

اس ارشاد کا مفاد یہ ہے کہ ایک اگر اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لے جائے اور ہم اسے ڈگری دے دیں اور واقع میں اس کا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اس کے حق میں جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۷۶)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی'، ج ۱، ص ۳۵۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۳۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ' ج ۱، ص ۲۲۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۸)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۰۱ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۸)

(۱۷) حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ عالم ما کان وما یکون ہیں، اللہ تعالیٰ نے غیب آپ پر روشن فرما دیئے ہیں، کوئی شخص اپنی طلاقت لسانی اور چرب زبانی سے آپ کو دھوکا نہیں دے سکتا، حدیث مذکورہ کا ارشاد تعلیم امت کے لئے ہے، آپ کے سامنے بے شمار مقدمات پیش ہوئے، حقائق کی خبر کے پیش نظر آپ نے فیصلہ میں کبھی غلطی نہ کی۔

علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ معروف بہ ابن العربی (۴۶۸ھ......۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

"وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُصْطَفٰى لِلْاِطِّلَاعِ عَلَى الْغَيْبِ يَتَبَرَّاءُ مِنَ الْبَاطِنِ وَيَتَنَصَّلُ مَنْ تَعَدّٰى حُكْمَهُ اِلَيْهِ"

یہ ہیں رسول اللہ ﷺ غیب پر اطلاع پانے کی وجہ سے آپ ظلم وتعدی سے بری ہیں، (ناحق کو حق نہیں بناتے)۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان'، ج۱،ص ۹۸)

(۱۸) بزرگان دین کے نام کی فاتحہ اور ایصال ثواب برکت کے کام ہیں لہٰذا ختم شریف اور ایصال ثواب کے کھانے جائز ومتبرک ہیں، ان کو حرام کہنا شریعت پر افترا ہے، نہ یہ کام باطل ہیں۔

(۱۹) رشوت حاصل کرنے کے لئے حاکم بننا حرام ہے، البتہ عدل وانصاف کے تقاضے قائم کرنے کے لئے حاکم بننا جائز اور کار ثواب ہے۔

حضرت سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عدل انصاف قائم کرنے کے لئے حکومت حاصل کی:

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَائِنِ الْاَرْضِ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ☆ (سورہ یوسف آیت، ۵۵)

یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر (حاکم) کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عدل وانصاف قائم کرنے کو عہدہ قضا قبول کیا، حضرت امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے احتیاط کی بنا پر عہدہ قضا قبول نہ فرمایا، یہ دونوں عمل حسن نیت کی وجہ سے باعث ثواب ہیں۔

(الھدایہ از علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۹۳ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور ج۳،ص ۱۷۳)

(۲۰) حضور سید عالم ﷺ ان امور میں بھی فیصلہ فرماتے ہیں جن کے بارے میں وحی نازل نہیں ہوئی۔

خود فرماتے ہیں: " اِنَّمَا اَقْضِىْ بَيْنَكُمَا بِرَأْىِ فِيْمَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَىَّ فِيْهِ ...... الحديث "

میں تمہارے (دونوں) کے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں ان امور میں بھی، جن کا فیصلہ مجھ پر نازل نہیں ہوا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج۱،ص ۲۵۱)

(۲۱) حاکم اور قاضی کے لئے لازم ہے کہ گواہوں کی گواہی پر فیصلہ کردے، یہ صرف ظاہر پر حکم لگانے کا مکلف ہے، باطنی حقائق معلوم کرنے کا مکلف نہیں، اس کا فیصلہ عقد اور فسخ دونوں صورتوں میں نافذ ہوگا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج۱،ص ۲۵۱، ۲۵۳)

(۲۲) ہر مجتہد مصیب ہے، اسے اپنے اجتہاد پر ثواب ملتا ہے، اجتہاد میں اگر وہ درستی کو پہنچ جائے تو اسے دوہرا ثواب ہے، اور اگر خطا ہوگئی تو بھی ایک ثواب ہے، یہ اس کی حسن نیت، اخلاص اور اجتہاد کی بنا پر ہے، اسی طرح ہر حاکم کو فیصلہ کرنے کا ایک ثواب ہے بشرطیکہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی کوشش کرے، جانبداری سے کام نہ لے۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)
مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۸)

(۲۳) جب مدعی اپنا دعوی گواہوں سے ثابت کردے تو حاکم پر فوراً بلا تاخیر فیصلہ کرنا واجب ہے، اگر فیصلہ میں تاخیر کرے گا گناہگار ہوگا، اسے معزول کرکے تعزیر کی جائے۔

(غمز عیون البصائر از علامہ سید احمد بن محمد حموی (م ۱۰۹۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان)
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)
جامع الفصولین...... بحوالہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور ج ۷، ص ۵۹۹)

(۲۴) زمین، مکان وغیرہ میں اگر کئی شریک ہوں تو ایک شریک کے مطالبہ پر حاکم پر لازم ہے کہ اس کو شرکاء میں تقسیم کردے۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۱)

(۲۵) حکم حاکم کے بغیر شریکین اگر تقسیم پر راضی ہوجائیں تو جائز ہے۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۲)

(۲۶) تقسیم میں قرعہ اندازی جائز ہے۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۲)

(۲۷) مدعی خصومت کے بعد اگر مدعی علیہ سے صلح کرلے تو حاکم مقدمہ کو لوٹادے اور انہیں صلح کا موقعہ دے۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۲)

(۲۸) فرج کی شہوت کا باعث پیٹ کی شہوت کا پورا کرنا ہے، اگر پیٹ کی شہوت کو روکا جائے تو فرج کی شہوت کی نوبت نہیں آئے گی، اس لئے فرج کی شہوت سے حفاظت کے لئے پیٹ کی شہوت کو حرام لقمہ سے بچانا فرض ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۷)

(۲۹) مالی معاملات (عقود اور فسخ) میں حاکم کا فیصلہ صرف ظاہر پر جاری ہوگا، باطن پر اس کا اثر نہیں، البتہ نکاح وطلاق وغیرہ ومعاملات، جن کو حاکم وقاضی ابتداء جاری کرسکتا ہے ان میں اس کا فیصلہ ظاہر اور باطن دونوں طرح جاری ونافذ ہوگا، لہٰذا اگر کسی نے جھوٹی گواہیوں پر نکاح یا طلاق کا حکم دے دیا تو حقیقۃً وہ اس کی بیوی ہوگئی یا نکاح سے نکل گئی، کیونکہ قاضی کبھی رعیت کے نکاح بھی کراتا ہے اور فسخ نکاح بھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے کسی عورت سے اپنا نکاح ہونے پر دو گواہ پیش کر دیئے، آپ نے نکاح کے ثبوت کا حکم دے دیا، اس عورت نے عرض کی کہ میرا نکاح اس سے نہ ہوا تھا، یہ گواہیاں جھوٹی ہیں، اب آپ نکاح ہیں پڑھا دیجئے، تا کہ جماع حرام نہ ہو، آپ نے فرمایا ان گواہوں کی گواہی اور میرا حکم ہی تیرا نکاح ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ایسے معاملات میں قاضی کا فیصلہ ہر طرح سے نافذ ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۳۸)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۶)
(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۸)

(۳۰) حلال وحرام کی پہچان کا قاعدہ :

امام فخر الدین رازی نے امام غزالی کی کتاب احیاء علوم الدین کے حوالہ سے حلال اور حرام کی پہچان کا نہایت عمدہ قاعدہ بیان فرمایا ہے، وہ قاعدہ یہ ہے، مال یا تو خود بخود ہی حرام ہو گا یا خود مال تو حلال ہے مگر حرام کمائی کی وجہ سے اس کا استعمال حرام ہو گیا، جو مال خود بخود حرام ہو اس کو حرام لعینہ کہتے ہیں اور جو حرام کمائی کی وجہ سے حرام ہوا اسے حرام لغیرہ کہتے ہیں۔

مزید تحقیق اس مسئلہ کی یہ ہے کہ مال تین قسم کے ہیں :

(۱) **معدنیات**: جیسے موتی، پتھر وغیرہ

(۲) **نباتات**: ترکاریاں، سبزیاں، جڑی بوٹیاں

(۳) **حیوانات**: جانور، چرند، پرند، درند

(ا) **معدنیات** میں سے جو اشیاء صحت کو نقصان دیں وہ حرام ہیں، باقی سب حلال ہیں، لہٰذا موتی اور دیگر جواہرات جو مضر صحت نہیں وہ حلال ہیں، نیز مضر صحت معدنیات مثلاً سنکھیا وغیرہ کو کسی تدبیر سے کھانے کے قابل بنا لیا جائے جس سے اس کا ضرر جاتا رہے تو اس کا کھانا بھی حلال ہو گا، سیلگری، گیرو، چونہ وغیرہ دواؤں اور پان وغیرہ میں کھایا جاتا ہے اور یہ نقصان نہیں دیتا، لہٰذا ان کا کھانا بھی حلال ہے، معدنیات میں سے نقصان دہ چیزیں مثلاً مٹی، پتھر، کوئلہ، راکھ، وغیرہ کھانا حرام ہیں کہ ان سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(ب) **نباتات** میں سے مہلک، مضر صحت اور نشہ پیدا کرنے والی چیزیں حرام ہیں باقی سب حلال، بھنگ، چرس، افیون نشہ دیتی ہیں لہٰذا حرام ہیں، یونہی قاتل جڑی بوٹیاں حرام ہیں، باقی سب ترکاریاں، سبزیاں اور جڑی بوٹیاں کھانا حلال ہیں۔

(ج) **حیوانات** میں سے جو حرام ہیں ان کی تفصیل قرآن مجید، احادیث طیبہ اور کتب فقہ میں موجود ہے۔

رہے وہ مال جو خود تو حلال ہیں مگر کسی غلط طریقہ حصول کے باعث حرام ہوئے ان کی تفصیل یوں ہے۔

مال کی ملکیت یا تو اپنے اختیار سے ہوگی یا بغیر اختیار کے،

بغیر اختیار کے مال کی ملکیت حاصل ہو جیسے میراث کا مال، یہ حلال ہے۔

اختیار والی ملکیت مالک کی عطا سے ہوگی...... اس کی دو صورتیں ہیں:

(ا) جبراً وصول کرے جیسے مال غنیمت یا حق شفع سے زمین پانا،

(ب) مالک کی خوشی سے ہوگی...... اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) کسی عوض سے حاصل ہوگی جیسے تجارت، حق مہر، اجرت وغیرہ

(۲) بغیر عوض کے حاصل ہوگی، جیسے ہبہ، وصیت وغیرہ،

خلاصہ: اس ساری بحث کا یہ ہے کہ آمدنی کی چھ صورتیں ہیں:

(۱) غیر مملوکہ مال، جس پر قبضہ کیا جائے جیسے کان، شکار، جنگل کی لکڑیاں اور وہاں کی گھاس، نہر کا پانی لینا۔

(۲) مالک سے جبراً وصول کیا جائے، جیسے رعایا سے ٹیکس، جنگ میں کفار کا مال غنیمت۔

(۳) مالک کی رضامندی سے کسی عوض کے بدلے حاصل کیا جائے، جیسے جائز تجارت، حق مہر، اجرت۔

(۴) مالک کی رضامندی سے کسی عوے کے بغیر حاصل ہو، جیسے ہبہ، صدقہ، وصیت۔

(۵) کسی کا مال بغیر اختیار کے لئے حاصل ہو، جیسے میراث۔

(۶) کسی کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل کیا جائے، جیسے چوری، رشوت، حرام پیشوں کی اجرت وغیرہ۔

آخری صورت مال کے حصول کی حرام ہے باقی سب طریقوں سے حاصل ہونے والا مال حلال ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۲۸)

☆☆☆☆☆

باب (۲۳) :

رؤیت ہلال اور حج

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

یَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَہِلَّۃِ ؕ قُلۡ ہِیَ مَوَاقِیۡتُ لِلنَّاسِ وَالۡحَجِّ ؕ وَلَیۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُیُوۡتَ مِنۡ ظُہُوۡرِہَا وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۚ وَاۡتُوا الۡبُیُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِہَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ☆

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں، تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ، ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

(سورہ بقرہ آیت، ۱۸۹)

حل لغات :

"الاھلّۃ": ھلال کی جمع ہے، پہلی، دوسری (اور بعض کے نزدیک تیسری رات) اور آخری دو راتوں کے باریک چاند کو ھلال کہتے ہیں۔ اہلال کا معنی ہے چاند دیکھ کر آواز بلند کرنا، پیدائش کے وقت بچے کا چیخنا اہلال کہلاتا ہے، جانوروں کو بتوں کے نام پر ذبح کرتے وقت آواز بلند کرنا زمانہ جاہلیت میں رائج تھا،...... اللہ تعالی نے اسے یوں بیان فرمایا:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَمَاۤ اُہِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆

اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نال لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳)

کلمہ توحید **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھنے کو اہلال اور تہلیل کہتے ہیں۔ اسی طرح حج اور عمرہ کے لئے احرام باندھ کر بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے کو بھی اہلال کہتے ہیں۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۵۴۴)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۴۲)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۱)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۴)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۳۲)

تین راتوں کے بعد چاند رات کو قمر اور چودھویں کے چاند کو بدر کہتے ہیں، چاند اگرچہ ایک ہے مگر روشنی کے اعتبار سے اس کی متعدد شکلیں ہیں، کبھی باریک مانند دھاگا، کبھی روشن اور کبھی خوب روشن، اس لئے متعدد اشکال کی بنا پر اس کو جمع کے صیغہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۴۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۱)

"مَوَاقِيْتُ": جمع میقات ہے، اس کا معنی ہے وقت یا وقت معلوم کرنے کا آلہ، کبھی وقت کی انتہا کو بھی میقات کہہ دیتے ہیں، جیسے :......ارشاد رب کریم ہے:

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ☆

اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۴۲)

احرام باندھنے کی جگہ کو میقات کہا جاتا ہے۔ (مفردات، ص ۵۲۹)

اس مقام پر وقت، مدت اور زمانہ کا فرق سمجھ لینا ضروری ہے اگرچہ ان تینوں کو ایک ہی سمجھا جاتا ہے مگر حقیقت میں ان میں فرق ہے:

(ا) **مدت**: ظاہر میں حرکت افلاک کے امتداد کو، جو منتہا تک ہو، مدت کہتے ہیں۔

(ب) **زمانہ**: جو مدت سالوں، مہینوں، دنوں اور گھنٹوں میں تقسیم ہو اسے زمانہ کہتے ہیں۔

(ج) **وقت**: زمانہ متعین کو وقت کہتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۲)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۲)

"لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ": یہ چاند لوگوں کے لئے دنیوی کاروبار اور عبادات خصوصاً حج کے اوقات کی علامتیں ہیں اور ان کے معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں، نیز زمانہ جاہلیت کی رسم نسئ کو باطل کرنے کے لئے حج کا ذکر علیحدہ کیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۴۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۳۶)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۱۰)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۹)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ص ۱۲۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۲)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۴)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۹

شان نزول :

آیت مبارکہ کے پہلے مذکورہ حصہ کے شان نزول میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار حضرت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم نے حضور سید المرسلین ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! چاند کا کیا حال ہے کہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے ، ایک حال پر نہیں رہتا، ابتدائی دنوں میں باریک روشن ڈورے کی طرح ہوتا ہے، پھر بڑھتے بڑھتے پورا گول ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر گھٹنا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پھر باریک ڈورے کی مانند بن جاتا ہے، ان کے جواب میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

سوال کرنے والے اگرچہ دو صحابی تھے مگر اس کا جواب سننے کے سبھی منتظر تھے اس لئے یہاں جمع کا صیغہ استعمال ہوا، یہ بھی ممکن ہے کہ عربی قاعدہ کے مطابق کبھی کبھی دو آدمیوں پر بھی بجائے تثنیہ کے جمع کا صیغہ بولا جاتا ہے، یہاں بھی ایسا ہو۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۷۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۷۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۴۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۳۵۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۳۶)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۲)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۹)

"وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا"

بُیُوْت جمع **بَیْتٌ** کی ہے جس کا معنی ہے رات گذارنا۔

(المنجد (اردو) از لوئیس معلوف الیسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

گھر یا کوٹھڑی میں چونکہ رات بسر کی جاتی ہے اس لئے اسے بھی **بَیْت** کہتے ہیں، اس مقام پر یہی معنی مراد ہیں۔

ظُهُوْرٌ : ظَهْرٌ کی جمع ہے جس کا معنی ہیں کھلی ہوئی چیز یا کھلا ہوا حصہ۔ چونکہ انسان کی پیٹھ اور مکان کی چھت بالکل ظاہر ہوتی ہے اس لئے انہیں بھی **ظَهْرٌ** کہا جاتا ہے، اس مقام پر مکان یا خیمہ کی چھت مراد ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ احرام باندھنے کے بعد اپنے مکان یا خیمے کے پچھواڑے سے داخل ہونے کو نیکی تصور نہ کرو کہ یہ بے کار کی مصیبت ہے۔

آیت کے مفہوم کو واضح طور پر سمجھنے کے لئے اس کے شان نزول کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہے۔

ابن جریر اور امام بخاری وغیرہ نے حضرت براء بن عازب کے حوالہ سے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں احرم باندھ کر اپنے گھروں اور خیموں کے دروازوں سے آتے جاتے نہ تھے، بلکہ اگر داخل ہونے کی ضرورت ہوتی تو مکان یا خیمے کی پچھت یا چھت پھاڑ کر داخل ہوتے تھے، اسے وہ نیکی تصور کرتے، اس کے باوجود چند قبیلے اس پر عمل نہ کرتے تھے،

ان میں قریش، بنی خزاعہ، بنی ثقیف، کنانہ، خثعم، بنی نضر شامل تھے۔ ان قبیلوں کو حُمس کہا جاتا تھا، ان قبیلوں کے سوا جو کوئی دروازوں سے احرام کی حالت میں آتا جاتا اسے فاجر کہا جاتا، ایک بار سرکار دو عالم ﷺ اور رفاعہ انصاری احرام باندھ کر دروازے سے برآمد ہوئے، لوگوں نے حسب دستور رفاعہ انصاری کو فاجر کہا، حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے رفاعہ! تم انصاری ہو، قریش سے نہیں ہو، اس کے باوجود تم دروازے سے کیوں نکلے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں بھی قریش سے ہوں کیونکہ آپ کے دین پر ہوں اور آپ کا فرمانبردار، غلام کا شمار اپنے آقا و مولی کے ساتھ ہوتا ہے، ان کے اس محبت بھرے جواب کی تائید میں آیت مبارکہ نازل ہوئی، اس آیت نے زمانہ جاہلیت کی اس بے کار اور پُر مصیبت رسم کا مٹا دیا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۴۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ص ۱۲۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۳۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ص ۱۲۹)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ص ۲۲۵)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۳)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ص ۱۱۰)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶)
(تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
(معہ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ص ۷۸)

"وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى":

یعنی حقیقی بھلائی اس کی ہے جو گناہوں سے بچتا ہو، یا حقیقی طور پر نیک وہ ہے جو پرہیز گار ہو، تم گھروں کے پچھت سے آنے جانے کو نیکی جانتے ہو یہ تو ایک بے کار اور عبث فعل ہے اس کا نیکی سے کوئی تعلق نہیں۔

"وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا":

اَبْوَاب: جمع ہے **بَاب** کی، باب دروازہ کو کہتے ہیں، فصیل شہر کا ہو یا مکان یا کوٹھڑی کا، ذریعہ کو بھی باب کہا جاتا ہے۔ انہی معنوں میں ارشاد ربانی ہے:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ☆

پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئیں تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔ (سورۃ الانعام آیت ۴۴)
یعنی صحت وسلامتی، وسعت رزق اور عیش عشرت ان پر عام کر دی۔

انہی معنوں میں حدیث شریف ہے:

"اَنَامَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَافَمَنْ اَرَادَالْعِلْمَ فَلْیَاْتِ الْبَابَ"

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، تو جو شخص علم چاہتا ہے اسے یہ ذریعہ حاصل کرنا ہوگا۔

(رواہ العقیلی وابن عدی والطبرانی والحاکم عن ابن عباس وابن عدی والحاکم عن جابر
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ح ۳۲۹۷۸، ۳۲۹۷۹، ۳۲۹۷۸، ۲۶۴۶۲)
بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۲۶)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۶۴)

اس آیت میں **بـــاب** گھر (اور خیمے) کے دروازے مراد ہیں، یعنی احرام باندھنے کے بعد بھی اسی طرح گھروں کے دروازوں سے آمد و رفت رکھو جس طرح احرام سے پہلے تم دروازوں سے آتے جاتے ہو، پچھت میں سوراخ کرنا یا چھت میں سیڑھی لگا کر داخل ہونا عبث فعل ہے۔

"وَاتَّقُوا اللّٰہَ": اللہ سے ڈرتے رہو، زمانہ جاہلیت کی عبث رسوم کو چھوڑ کر اللہ کے احکام پر عمل پیرا رہو۔

فائدہ:

حضور سید المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خیر الامم، حضور کی امت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے بہت کم سوال کیے، بخلاف اور امتوں کے، کہ انہوں نے اپنے انبیاء سے کثیر سوال کیے، کثیر سوال کر کے انہوں نے اپنے آپ کو مشکلات میں ڈال لیا، اور پھر جو سوال حضور ﷺ سے امت نے کیا اس کا جواب رب نے قرآن مجید میں عطا فرمایا۔

چنانچہ قرآن مجید نے ان کے کل چودہ سوال بیان فرمائے:

(۱) رب تعالیٰ کہاں ہے؟
(۲) چاند کیوں گھٹتا بڑھتا ہے؟
(۳ تا ۸) سورۃ بقرۃ میں ہیں، ان کا بیان ان شاء اللہ آئے گا؟
(۹) سورہ مائدہ میں کہ کیا کیا چیزیں حلال ہیں؟
(۱۰) سورہ انفال میں کہ انفال سے کیا مراد ہے؟
(۱۱) سورہ بنی اسرائیل میں کہ روح کیا ہے؟
(۱۲) سورہ کہف میں کہ ذوالقرنین کون تھا؟
(۱۳) سورہ طٰہٰ میں پہاڑوں کے متعلق سوال ہے؟
(۱۴) سورہ نازعات میں قیامت کے بارے میں سوال ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۳۱)

مسائل شرعیہ :

(۱) تمام مہینے جمیع عبادات اور معاملات کی صلاحیت رکھتے ہیں، بعض عبادات کو بعض مہینوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے' اس میں کثیر حکمتیں ہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۳۴۲)

(۲) شرعی طور پر مہینوں کا شمار قمری تقویم سے ہے شمسی تقویم سے نہیں، قمری تقویم کو رب تعالیٰ نے انسان پر نہایت آسان بنا دیا ہے، ہر پڑھا ان پڑھ اسے جان سکتا ہے، چاند کا گھٹنا و بڑھنا ہر عام و خاص کو محسوس ہو جاتا ہے، کتاب و سنت نے بیان فرما دیا ہے کہ تمام امور اور معاملات جن کا تعلق ایک مسلمان کی زندگی کے ساتھ ہے قمری تقویم سے متعلق ہیں روزہ، حج، زکوٰۃ، فطرانہ، مدت حمل' عدت، مدت رضاعت، معاملات، کرایہ، اجارہ، ادھار، قرض، قسم اور دیگر امور کا اعتبار قمری تقویم کے ساتھ ہے، ایک دو ماہ، سال یا کم و بیش کی مدت تقویم قمری کے ساتھ ہوگی نہ کی تقویم شمسی کے ساتھ

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۷۷)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۳۴۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی' ج ۱، ص ۳۶۱)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱، ص ۳۵۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ص ۱۲۹)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)
(مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۹)

(۳) بے کار اور عبث سوالات کا بہتر جواب دینا چاہیئے، چاند کی تبدیلی کی وجہ پوچھی گئی جو عام لوگوں کے لئے بے کار تھی، اس کے جواب میں اس کی تبدیلی کی حکمت بیان فرما دی تا کہ اس کی تبدیلی سے متعلق فوائد جان سکیں، اس کی مثال قرآن مجید میں سورہ یوسف میں ہے، قید میں حضرت یوسف علیہ السلام سے دو آدمیوں نے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی، تعبیر بتانے سے پہلے آپ نے انہیں عقائد، رسالت، آخرت وغیرہ امور سے متعلق مسائل تعلیم فرمائے۔

ارشاد ربانی ہے:

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ☆ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ☆ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ☆ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆

یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آئے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بے شک میں نے ان لوگوں کا دین

نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے' اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب' تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۷۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۲)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۱)

(۴) چاند کا گھٹنا بڑھنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ہے ۔لہٰذا اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے اور رب تعالیٰ سے خیر و برکت کے حصول اور شر و شرور سے بچنے کی دعا کرے۔

حضور سید عالم ﷺ نیا چاند دیکھ کر دعا فرماتے تھے:

" اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالْعَافِیَۃِ الْمُجَلَّلَۃِ وَدِفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ ......الحدیث"

اے اللہ! اس نئے چاند کو ہمارے لئے باعث امن، ایمان، سلامتی، اسلام، عافیت، بیماریوں کے دفاع اور نماز' روزے اور تلاوت قرآن کا معاون بنا۔

(رواہ الترمذی والحاکم بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان، ج ۷، ح ۱۸۰۴۴، ج ۸، ح ۲۴۲۸۸، ۲۴۲۹۱، ۲۴۳۰۹)
بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۲۲۳)

(۵) خرید و فروخت کے معاملات میں اگر معاملہ ادھار سے متعلق ہو تو ضروری ہے سامان معلوم ہو، قیمت معلوم ہو، مدت معلوم ہو، چیز کو سپرد کرنے کی جگہ معلوم ہو تو خرید و فروخت جائز ہے، اگر مدت معلوم نہ ہو صرف اندازہ ہو کہ فصل کی کاشت یا برداشت وغیرہ تو معاملہ جائز نہیں' اس کو " بیع سَلَم " کہتے ہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۳۴۴)

(۶) چاند جس رات دیکھو اسی رات کا شمار کرو، اس کے بڑے یا چھوٹے ہونے کا اعتبار نہیں' بعض اوقات لوگ چاند کو بڑا دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ دوسری یا تیسری رات کا ہے، یہ کہنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے: " اِنَّ اللّٰہَ مَدَّہٗ لِلرُّؤْیَۃِ فَھُوَ لِلَیْلَۃٍ رَاَیْتُمُوْہُ "

بیشک اللہ تعالیٰ نے چاند دیکھنے کے لئے بڑھایا ہے یہ تو اسی رات کا ہے جس رات تم اسے دیکھتے ہو۔

(رواہ مسلم واحمد والقرطبی وابن ابی شیبہ بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۱۹۴)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ص ۹۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۳۴۴)

(۷) بری فال لینا جائز نہیں، نہ اس کا اعتبار، زمانہ جاہلیت میں احرام کے بعد لوگ گھروں کے دروازوں سے آمد و رفت نہ رکھتے تھے ان کا خیال تھا کہ گناہ کی حالت میں ہم ان دروازوں سے داخل ہوتے تھے اب ہمیں ان دروازوں سے داخل نہیں ہونا چاہیئے، بری فال کے بارے میں حدیث شریف میں ارشاد ہے:

" لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَةَ وَلَاهَامَةَ وَلَاصَفَرَ وَلَاغُوْلَ "

(رواہ مسلم واحمد عن جابر، بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۳۶۴)

کوئی مرض متعدی نہیں، کوئی بری فال نہیں، اُلّو کی نحوست کوئی شئی نہیں، کوئی مہینہ برکت سے خالی نہیں، شیطان کی شکل تبدیل کرنے سے کوئی خوف نہ کرنا چاہیئے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۳۷)

(۸) اگر چاند کی رؤیت نہ ہو تو پچھلے مہینے کے تیس دن پورے کرلو، اس کے بعد چاند کی پہلی شمار کرلو، نجمین کے قول کا اعتبار نہیں۔......اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَالَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَاخَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِکَ اِلَّابِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ☆

وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے۔ (سورہ یونس آیت ۵)

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ص ۱۰۰)

(۹) مسلمانوں کے لازم ہے کہ اپنے معاملات کا حساب قمری تقویم سے رکھیں، ضرورت ہو تو شمسی تقویم کا استعمال کریں، شمسی تقویم کو قمری تقویم کے تابع استعمال کریں، اصالۃً تقویم قمری استعمال کریں، حضور سید عالم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین، سلف صالحین یہی تقویم استعمال کرتے رہے ہیں، مسلمانوں میں یہی متوارث ہے۔

(۱۰) کسی شئی کو بغیر ممانعت شرعی کے ناجائز جاننا جہالت ہے اس سے بچنا لازم ہے، زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے احرام باندھنے کے بعد گھروں کے دروازوں سے نکلنے کو ممنوع جانا، جو شریعت نے ممنوع قرار نہ دیا تھا، انہیں حکم ہوا کہ اس طرح کے جاہلانہ کاموں سے بچو، آیت مذکورہ میں اسی کا بیان ہے۔

(۱۱) اگر کسی شئی کی فرائض وسنن میں کوئی نظیر ہو تو اس کا کرنا جائز ہے ورنہ ناجائز ہے، اور اسے ثواب جاننا بھی جہالت ہے، حدیث شریف میں اس کی مثال ملتی ہے کہ ایک موقعہ پر حضور سید عالم ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص دھوپ میں کھڑا ہے، آپ نے اس کا حال دریافت فرمایا، عرض کیا گیا۔

"یارسول اللہ! یہ ابو اسرائیل انصاری ہے اس نے نذر مانی ہے کہ یہ دھوپ میں کھڑا ہوگا، بیٹھے گا نہیں، نہ سایہ کرے گا، نہ کلام کرے گا، اور روزہ سے ہوگا"

آپ نے ارشاد فرمایا، "اسے کہو کہ وہ کلام کرے، سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے"۔

حضور سید عالم ﷺ نے اس کی عبث اور بے کار پابندیوں کو روک دیا کہ شریعت میں اس کی مثال نہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۴۷)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۶)

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۴)

زیادتی کی سزا کو زیادتی کہنا صرف مشاکلت کے لئے ہے، جیسے برائی کی سزا کو برائی کہنا۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔ (سورہ شوریٰ، آیت ۴۰)

مسلمان دفع حرج اور فساد کو مٹانے کے لئے جہاد اور قتال کرتے ہیں۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۵۷)

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ص ۱۳۰)

"فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ": سبیل اس راستہ کو کہتے ہیں جس میں سہولت ہو۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۲۳)

سبیل اللہ سے مراد طریق حق اور دین اسلام ہے، یہ لفظ ہی اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ دین حق، دین اسلام پر عمل کرنے میں سہولت ہے کوئی دشواری نہیں۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سے مراد یہ ہے کہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کرو، اس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا کا حصول مقصود ہو، کوئی دنیوی یا سیاسی غرض مطلوب نہ ہو اور نہ ہی اپنی شجاعت کے اظہار اور ریا کا شائبہ ہو۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۸۴)

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۵ ص ۱۴۰)

(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)

(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۸۸)

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان'، ج ۲ ص ۳۴۸)

(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱ ص ۱۳۰)

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان'، ج ۱ ص ۱۰۵)

"اَلَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ": وہ لوگ جو تم سے جنگ کرتے ہیں، اس میں تین احتمال ہیں:

(۱) جنگ کی ابتدا کرنا (۲) جنگ کی تیاری کرنا (۳) فی الواقع جنگ کرنا

یعنی ان کافروں سے لڑو جو جنگ کی ابتدا کریں، خود ان پر حملہ نہ کرو، اس صورت میں یہ آیت منسوخ ہے۔

جو کافر جنگ کی تیاری میں مصروف ہیں یا جو کافر بلاواسطہ یا بالواسطہ میدان جنگ میں آکر تم سے جنگ کرتے ہیں ان سے جنگ کرو، اس صورت میں یہ آیت محکم ہے، مضارع کا صیغہ بھی اس کی تائید کرتا ہے، ہاں اس میں چند افراد مستثنیٰ ہیں ان کا بیان آئندہ سطور میں ہوگا۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۳۶۳)

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱ ص ۱۳۰)

(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱ ص ۳۰)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱ ص ۲۵۸)

"وَلَاتَعْتَدُوْا": اور حد سے نہ بڑھو، حد سے نہ بڑھنے کی تفسیر میں چند اقوال منقول ہیں:

(۱) ابتداء قتال نہ کرو۔

(۲) غلبہ دین اور رضائے الٰہی کے علاوہ قتال نہ کرو۔

(۳) صرف قتال کرنے والوں سے قتال کرو، جو افراد قتال کی اہلیت اور استطاعت نہیں رکھتے ان کو قتل نہ کرو، اس معنی کی صورت میں یہ آیت منسوخ ہے۔

(۴) معاہد، ذمی اور مستامن کو قتل نہ کرو۔

(۵) بغیر دعوت اسلام دیئے قتال نہ کرو،

(۶) مثلہ نہ کرو، یعنی قتال کے بعد کافر میت کی شکل نہ بگاڑو۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'، ص ۸۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی'، ج ۱، ص ۳۶۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ج ۲، ص ۷۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاۂ'، ج ۱، ص ۲۲۶)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۲، ص ۳۵۰)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۱۰۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور'، ج ۱، ص ۱۳۰)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان'، ج ۵، ص ۱۴۱)

"لَایُحِبُّ": پسند نہیں کرتا۔ معنی یہ ہے اللہ تعالیٰ ان سے خیر و ثواب کا ارادہ نہیں فرماتا۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ج ۲، ص ۸۵)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)

"ثَقِفْتُمُوْهُمْ": تم انہیں جہاں پاؤ۔

یہ کلمہ **ثَقِفَ** یا **ثَقُفَ** سے بنا ہے، جس کا معنی ہے زیرک اور چالاک ہونا، کامیاب ہونا فتح مند ہونا، پالینا۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۹۴)

کسی شئ کو اچھی طرح پالینا، علم ہو یا عمل، یہ لفظ غلبہ کو متضمن ہے، تو معنی یہ ہوئے، جس جگہ تم ان کے قتل پر قادر ہو۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی'، ج ۱، ص ۳۶۳)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور'، ج ۱، ص ۱۳۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان'، ج ۵، ص ۱۴۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ج ۲، ص ۷۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱، ص ۲۵۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۲، ص ۲۵۱)

"اَلۡفِتۡنَةُ": فساد، آزمائش۔

یہ کلمہ فَتَنَ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، سونے کو آگ میں پگھلانا کہ کھوٹ دور ہو جائے، پھر ہر سخت امتحان کو فتنہ کہنے لگے

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۷۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۷۵)

اس آیت میں فتنہ کی متعدد تفسیریں بیان کی گئی ہیں:

(۱) مسلمانوں کو مشقت میں ڈالنا اور اپنے وطن مالوف سے ہجرت پر مجبور کر دینا

(۲) مشرکین مکہ کا شرک کرنا اور مسلمانوں کو حرم سے روکنا

(۳) عذاب آخرت

(۴) مسلمانوں کو ایذا دینا

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱ ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۴۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۷۵)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۲)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱ ص ۱۳۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱ ص ۱۳۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۳۶۴)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ۳۵۱)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۹)

امام لغت علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں کہ فتنہ ان افعال سے ہے جو اللہ تعالی جل مجدہ الکریم اور انسان کی طرف منسوب ہوتے ہیں، اگر اس کا صدور اللہ تعالی کی طرف سے ہو حکمت بالغہ کے اعتبار سے ہوگا اور اگر اللہ تعالی کے امر کے بغیر بندے کی طرف سے صادر ہو تو اس کی ضد ہوگا، اسی لئے اللہ تعالی نے انسانوں کے فتنہ کی مذمت فرمائی ہے۔

آیت مذکورہ کے علاوہ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ ☆

بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو، پھر توبہ نہ کی، ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ (سورۃ البروج آیت، ۱۰)......

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۷۲)

"**اَشَدُّ**" : شدید تر ہے، شدید سے بنا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مشرکین کا فتنہ ان کے قتل سے باعتبار گناہ کے اللہ کے نزدیک بہت بُرا ہے، کیونکہ قتل تو ایک آن کا گناہ ہے، اور کفر کا گناہ دائمی ہے، کافر جہنم میں ہمیشہ تک رہے گا، قاتل اپنے گناہ کی سزا پا کر نجات پالے گا۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۴)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۷)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۹)

"**عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ**" : مسجد حرام کے نزدیک ...... مسجد حرام سے تمام حرم مراد ہے۔

(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(تفسیر صاوی حاشیہ جلالین از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۸۸)

مکہ معظمہ کے چاروں طرف چند میل کے فاصلہ پر نشانات نصب ہیں، جنہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بتانے پر مقرر فرمایا تھا، ان نشانات کے اندر کی زمین کو حرم کہتے ہیں، حرم کے احکام اور خطہ زمین سے مختلف ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی تجدید فرمائی، پھر خلفائے راشدین نے ان کو قائم رکھا، طائف عراق کی جانب سات میل، جدہ کی جانب دس میل اور باقی جوانب سے تین میل حدود حرم ہے۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)
(معہ رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۷۹)

"**اَخْرِجُوْهُمْ**" : تم ان کفار کو مکہ سے نکال دو، چنانچہ حضور سرور عالم ﷺ نے فتح مکہ کے دن اسلام نہ لانے والوں کو مکہ معظمہ سے نکال دیا تھا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۳)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۵)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۴۳)

"**فَاِنِ انْتَهَوْا**" : یہ مشرک اور کافر جنگ اور کفر سے رک جائیں اور تائب ہو جائیں تو اللہ ان کے سابقہ گناہ معاف کر دے گا، اب مسلمانوں کو ان سے جنگ کرنا جائز نہیں۔ ایک اور آیت میں ارشاد ہوا :

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ☆

تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے۔ (سورہ انفال آیت ۳۸)

شان نزول :

شان نزول کے بارے میں دو روایات بیان کی گئی ہیں :

(۱) ۶ھ میں حضور انور ﷺ نے صحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ کے ارادہ سے مکہ معظمہ کا قصد فرمایا، حدیبیہ کے مقام پر آپ نے قیام فرمایا، کفار مکہ نے آپ کو عمرہ کرنے سے روک دیا، بڑی بحث و تمحیص کے بعد طے پایا کہ مسلمان اس سال واپس چلے جائیں، اگلے سال آئیں، چنانچہ ذی قعدہ ۷ھ کو حضور ﷺ چودہ سو صحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ کی قضا کے لئے مکہ معظمہ روانہ ہوئے، مسلمانوں کو خدشہ پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ کفار بے وفائی کریں اور ہمیں ماہ حرام میں، حالت احرام میں اور حدود حرم میں ان سے جنگ کرنا پڑے، یہ تو گناہ ہے، اگر ایسا ہوا تو ہم کیا کریں گے، اس پر یہ آیت اتری جس میں مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ اگر کافر جنگ کی ابتدا کریں تو تمہیں بھی لڑنے کی اجازت ہے، ماہ حرام اور حرم محترم میں جنگ کا وبال ان کے ذمہ ہوگا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۳)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۸۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۴۷)

(۲) ہجرت سے قبل مسلمانوں کو قتال کی اجازت نہ تھی، انہیں کافروں کی ایذا برداشت کرنے اور ان کی طرف سے تکالیف پر صبر کی تلقین کی جاتی رہی، ہجرت کے بعد مسلمانوں کو قتال کی اجازت دی گئی، یہ پہلی آیت ہے جس میں کافروں سے قتال کی اجازت دی گئی۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۶)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۷)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۴۷)

بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلی آیت جس میں قتال کی اجازت دی گئی ہے وہ یہ ہے :

أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا، وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ☆

پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا، اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔

(سورۃ الحج آیت، ۳۹)

صحیح یہ ہے کہ سورۃ بقرۃ کی مذکورہ آیت میں صرف قتال کرنے والے کافروں سے جنگ کی اجازت اور اباحت ہے اور سورۃ الحج کی مذکورہ بالا آیت میں ہر حربی کافر سے جنگ کی اجازت ہے، خواہ بالفعل جنگ کر رہا ہو یا جنگ کی تیاری میں ہو۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱، ص ۲۵۷)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲ ص ۳۴۷)

یاد رہے کہ آیت مذکورہ بالا نے ستر کے قریب ان آیات کو منسوخ کر دیا ہے جس میں مسلمانوں کو کافروں کی ایذا رسانی پر صبر، تحمل، اعراض کا حکم دیا گیا تھا، مثلاً ارشاد رب العالمین ہے:

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَصِفُوۡنَ ☆ (سورۃ المؤمنون آیت، ۹۶)

سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دفع کرو ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّیۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَ جَعَلۡنَا قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِیَةً ۚ یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوۡا بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنۡهُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡهُمۡ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَ اصۡفَحۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ☆

تو ان کی کیسی بدعہدیوں پر ہم نے انہیں لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہو گے سوا تھوڑوں کے تو انہیں معاف کر دو اور ان سے درگزر' بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت' ۱۳)

ارشاد ربانی ہے: وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا جَمِیۡلًا ☆

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔ (سورۃ المزمل آیت، ۱۰)

نیز ارشاد رب قدیر ہے:

لَسۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِمُصَیۡطِرٍ ☆ تم کچھ ان پر کڑوڑا (ذمہ دار) نہیں۔ (سورۃ الغاشیہ آیت' ۲۲)

(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱، ص ۸۸)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۸۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی' ج ۱، ص ۳۶۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۳۵۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۵ ص ۱۴۱)

احکام شرعیہ :

(۱) اللہ کی راہ میں جہاد افضل ترین عبادت ہے، قرآن وحدیث میں اس کے بے شمار فضائل وارد ہوئے۔

حضور اکرم نور مجسم ﷺ سے دریافت کیا گیا:

" اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّالْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ "

اللہ کے ہاں کونسا عمل محبوب تر ہے؟ فرمایا، نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا، سائل نے دریافت کیا، پھر کونسا عمل؟ فرمایا، پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا، سائل نے پھر دریافت کیا، پھر کونسا عمل؟ فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) باب فضل الصلوۃ لوقتھا عن عبداللہ بن مسعود، ج ۱، ص ۷۶)
(اخرجہ البخاری ایضاً فی الادب عن ابی الولید وفی التوحید عن سلیمان بن حرب وفی الجہاد عن الحسن بن الصباح وفی التوحید ایضاً عن عباد بن العوام)
(واخرجہ مسلم فی الایمان عن عبیداللہ بن معاذ وعن محمد بن یحیی وعن ابی بکر بن شیبۃ وعن عثمان بن ابی شیبۃ)
(واخرجہ الترمذی فی الصلاۃ عن قتیبۃ وفی البر والصلۃ عن احمد بن محمد المروزی)
(واخرجہ النسائی عن عمرو بن علی وعن عبداللہ بن محمد)
(بحوالہ عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، ج ۵، ص ۱۳)

(۲) حضور سرور عالم ﷺ کی شریعت میں جب سے جہاد فرض ہوا اس وقت سے لے کر قیامت تک اس کی فرضیت باقی ہے، اب کسی کے اختیار میں نہیں کہ اسے منسوخ کرے، فتح مکہ معظمہ سے پہلے ہجرت فرض تھی، فتح مکہ معظمہ ہجرت کے بعد کی فرضیت موقوف ہوئی۔

حدیث شریف میں ہے :

" اَلْجِھَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یُّقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِیَ الدَّجَّالَ لَایُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَاعَدْلُ عَادِلٍ "

جب سے اللہ تعالٰی نے مجھے مبعوث فرمایا اس وقت سے لے کر یہ قیامت تک باقی رہے گا جب تک کہ میرا آخری امتی دجال کو قتل کرے گا، کسی ظالم کا ظلم یا عادل کا عدل اسے باطل نہیں کرسکتا۔

(رواہ الدیلمی عن انس بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۴، ح ۱۰۶۶۶)

ایک حدیث میں وارد ہوا : " اَلْجِھَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ "

(نصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) مطبوعہ مجلس علمی سورت، ہند)
(بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول، مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۴، ص ۵۱۵)

بعض احادیث میں نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام تک جہاد کی فرضیت بتائی گئی ہے، درحقیقت نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی قیامت کی علامات میں سے ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵)

(۳) جہاد ہر حاکم کے ساتھ جائز ہے، حاکم عادل ہوں یا جابر۔

حدیث میں ہے: ’’اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا ...... الحديث‘‘

جہاد ہر حاکم کے ساتھ واجب ہے خواہ نیک ہو یا فاجر (گناہ گار)۔

(رواہ ابوداؤد وابو یعلی عن ابی ہریرۃ)
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۴، ح ۱۰۴۸۱)

(۴) صرف دین کی سربلندی اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے جہاد جائز ہے، نمود وریا یا دنیوی غرض سے قتال جائز نہیں، ’’فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ‘‘ کا یہ مفہوم ہے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۳۴۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۳)
(تفسیر صاوی حاشیہ جلالین از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۸۸)

(۵) ہر حربی کافر سے جہاد فرض ہے، کافروں کی اسلام کے خلاف دشمنی واضح ہے، اس لئے ہر حال میں ان سے جہاد ہے، خواہ وہ قتال کریں یا نہ کریں، بشرطیکہ وہ اہل قتال سے ہوں اور مسلمان جہاد پر قدرت رکھتے ہوں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۶)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۲)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۳)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۸)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۳)

(۶) زندیق، مرتد اور مسلمان عادل حاکم کے خلاف خروج کرنے والے کو قتل کیا جائے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۰)

(۷) قبیح تر فعل کو روکنے کے لئے اگر قبیح کا ارتکاب کرنا پڑے تو قبیح کا ارتکاب جائز ہے، کافروں کے فساد کو روکنے کے لئے ان کا قتل کرنا جائز ہے، اگرچہ قتل کرنا بذات خود قبیح ہے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)

(۸) میت کا مثلہ کرنا جائز نہیں اگرچہ کافر ہو، آیت کے جزو **لَا تَعْتَدُوْا** کا ایک یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ص ۱۳۳)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۶)

(۹) معاہد کافر، مستامن اور ذمی کا قتل کرنا جائز نہیں تاوقتیکہ وہ معاہدہ نہ توڑیں یا بغاوت نہ کریں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۳)

(۱۰) حربی کافر جب جنگ پر آمادہ ہوں یا اسلام کے خلاف کسی سازش میں شریک ہوں تو ان پر حملہ کرنے سے پہلے ان پر اسلام پیش کیا جائے، اگر وہ مسلمان ہو جائیں اور اطاعت قبول کرلیں تو اب ان پر حملہ کرنا جائز نہیں، ان کی جانیں، مال، اور عزتیں مسلمانوں پر حرام ہیں اور اگر اسلام قبول نہ کریں صرف مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں اور بغاوت سے باز آجائیں تو ان کی اطاعت قبول کرلی جائے، البتہ وہ اپنی حفاظت کے بدلہ مسلمان حاکم کو جزیہ دینے کے پابند ہیں، جزیہ کی رقم کافروں کی مالی حالت کے مطابق متعین کی جائے، جو عام حالات میں انتہائی حقیر ہوگی، اور اگر کافر اطاعت بھی قبول نہ کریں تو پھر ان سے قتال فرض ہوگا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

(۱۱) چونکہ دعوت اسلام ہر جگہ پہنچ چکی ہے اس لئے قتال سے پہلے تبلیغ اسلام فرض نہیں، صرف مستحب ہے، بغیر دعوت اسلام حضور نبی اکرم ﷺ نے بنی مطلق پر حملہ کیا، ان کو قتل کیا اور قید کیا۔

(۱۲) جہاد کے دوران چند اشخاص کو قتل نہ کیا جائے گا، آیت کے جزء "**لَا تَعْتَدُوْا**" کی تفسیر میں ایک روایت یہ بھی ہے، جن کافروں کو قتل نہ کیا جائے وہ یہ ہیں:

"شیخ فانی (انتہائی بوڑھا)، بچہ، مجنون، اپاہج، اندھا، مریض، عورت، راہب، جو اپنے اپنے عبادت خانہ میں بزعم خویش مصروف عبادت ہو، مزدور، کاشتکار، ہاں اگر ان میں کوئی اپنی تدبیر، مال یا کسی وجہ سے کفار کے قتال میں شریک ہو، خواہ مشورہ کی حد تک ہو تو اس صورت میں ان کو بھی قتل کیا جائے گا"۔

حضور اکرم ﷺ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی حکم ہے اور اسی پر عمل ہے۔

حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام کی عادت مبارکہ یہی تھی کہ جب کسی کو لشکر پر امیر مقرر فرماتے تو اسے وصیت فرماتے کہ......

اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرتے رہو، اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہو، اللہ کے نام پر، اللہ کی رضا کی خاطر اور اسی کی راہ میں جہاد کرو، کافروں کو قتل نہ کرو، مثلہ نہ کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو"۔

(صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)

یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ......

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن سفیان کی قیادت میں ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا، آپ نے انہیں وصیت فرمائی:

" اِنَّکَ سَتَجِدُ قَوْماً زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا لِلّٰهِ وَسَتَجِدُ قَوْماً فَحَصُوْا عَنْ اَوْسَاطِ رُءُوْسِهِمْ مِنَ الشَّعْرِ فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوْا عَنْهُ بِالسَّيْفِ وَاِنِّیْ مُوْصِيْکَ بِعَشْرٍ لَا تَقْتُلَنَّ اِمْرَاَةً وَلَا صَبِيًّا وَلَا کَبِيْراً هَرِماً وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجَراً مُثْمِراً وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِراً وَلَا تَعْقِرَنَّ شَاةً وَلَا بَعِيْراً اِلَّا لِاَکْلِهٖ وَلَا تُحَرِّقَنَّ نَخْلاً وَلَا تُغَرِّقَنَّهٗ وَلَا تَغْلُلْ وَلَا تَجْبُنْ "

عنقریب تم راہبوں سے ملو گے جنہوں نے اپنے زعم میں خود کو اللہ کی عبادت کے لئے وقف کیا ہوا ہے، ان کو چھوڑ دینا (قتل نہ کرنا) اور عنقریب تم مجوسیوں سے ملو گے جو سر کے درمیان سے بال کاٹتے ہیں، ان کو قتل کر دینا، اور میں تم کو دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں، کسی عورت کو قتل نہ کرنا، نہ کسی بچے کو، نہ کسی بوڑھے کو، اور نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا اور نہ کسی بکری یا اونٹ کی کونچیں کاٹنا اور نہ کسی کھجور کے درخت کو جلانا اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا، نہ کسی کو غرق کرنا، نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا اور نہ بزدلی دکھانا۔

(موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ص ۱۶۷)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۰۸)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ۱۳۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)
(تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۲، ص ۱۳۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۲، ص ۳۶۳)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۶)

(۱۳) کافروں کی طرف سے جنگ اور قتال سبب جہاد ہے، صرف کفر باعث جہاد نہیں، اگر کافر مسلمانوں سے نہ لڑیں نہ جنگ کریں، تو ان سے قتال جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ☆

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو' بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (سورۃ الممتحنہ آیت ۸)

(۱۴) حدود حرم میں کافروں سے قتال جائز نہیں اس کی حرمت کا تقاضا یہی ہے، البتہ اگر حدود حرم میں قتال کی ابتدا کریں تو بدلے میں ان سے قتال جائز ہے، فتح مکہ کے روز اسلام کا ازلی دشمن ابن خطل بیت اللہ شریف کے پردوں سے لپٹا ہوا تھا، حضور اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۲)

(۱۵) جہاد میں جو کافر قید ہو جائیں وہ غلام بنالئے جائیں گے، قید کی حالت میں اگر کفر سے توبہ کرلیں تو قتال سے امن میں آجائیں البتہ غلامی باقی رہے گی۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۰۸)

(۱۶) حدود حرم میں کافر کا داخلہ حرام ہے اگر کوئی کافر حدود حرم میں داخل ہوگا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، یونہی جزیرۃ العرب سے کافروں کو نکال دیا جائے، حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ سے یہود کو نکال دیا، وہ خیبر میں آباد ہو گئے، وہاں سازش میں مصروف ہو گئے، حضور نے خیبر پر حملہ کر کے انہیں جزیہ دینے پر مجبور کر دیا اور پھر ارشاد فرمایا:

" اُخْرُجُوا الْيَهُوْدَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ "

(رواہ ابوداؤد الطیالسی والدارمی والحاکم فی الکنی عن ابی عبیدۃ والطبرانی عن ام سلمۃ)

" لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا "

(رواہ مسلم فی باب اخراج الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب وابوداؤد والترمذی عن عمر)

" لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ "

(رواہ الترمذی والحاکم عن عمر)

" اُخْرُجُوْا يَهُوْدَ الْحِجَازِ وَاَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ "

(رواہ الامام احمد وابو یعلی والحاکم فی الکنی وابو نعیم فی الحلیۃ وابن عساکر والضیاء المقدسی عن ابی عبیدۃ بن جراح)
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج۱۲، ح۳۵۱۳۱، ۳۵۱۳۲، ۳۵۱۳۳، ۳۵۱۳۴، ۳۵۱۳۵۔ ایضاً ج۴، ح۱۱۰۱۶)

مذکورہ بالا احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ جزیرۃ العرب سے یہود و نصاری کو نکال دو،
اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر میری زندگی نے مجھے مہلت دی تو یہود اور نصاری کو جزیرۃ العرب سے نکال دوں گا"۔

...... چنانچہ اس پر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عمل ہو گیا۔

ایک اور حدیث میں وارد ہوا : " لَا يَجْتَمِعُ دِيْنَانِ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ"

(رواہ البیہقی ونصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ)
(بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج۷، ص۳۳۷)
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج۱۲، ح۳۵۱۴۸۔ ج۱۳، ۳۸۲۵۲)

جزیرہ عرب میں دو دین (اسلام اور کفر) کبھی جمع نہ ہوں گے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج۵، ص۱۴۲)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۸۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج۱، ص۳۶۳)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۱۳۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص۱۳۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۸۵)

(۱۷) شرک اور کفر خلود فی النار کا باعث ہے جبکہ قتل ایسا نہیں،
آیت: اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ کا یہ بھی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

(۱۸) عمداً قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہے، کیونکہ یہ شرک اور کفر سے کم تر ہے، کفر اور شرک سے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول ہے، آیت فَاِنِ انْتَهَوْا کا یہی مفاد ہے۔
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۴)

(۱۹) کوئی دشمن اسلام اگر مکہ معظمہ پر تغلب پالے اور اعلان کرے کہ میں مسلمانوں کو قتل نہیں کروں گا نہ انہیں حج سے روکوں گا، میں مکہ معظمہ میں ہی رہوں گا، اس کا قتال بھی واجب ہے، اس پر اجماع امت ہے۔
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۲)

(۲۰) کافر، مشرک اور مرتد، بدمذہب کی توبہ قبول ہونے کی دو شرطیں ہیں:
(ا) اسلام سے تمسک کرنا، بایں طور کہ کلمہ شہادتین (اللہ کی وحدانیت اور حضور اکرم ﷺ کی رسالت) ادا کرے۔
(ب) اپنے پرانے دین سے بیزاری اظہار کرے۔

مذکورہ بالا اشخاص میں سے اگر کوئی صرف کلمہ شہادتین ادا کرے اور اپنے کفر، بے دینی اور بد مذہبی سے بیزاری ظاہر نہ کرے مسلمان نہیں کہلا سکتا، آیت کے جزو فَاِنِ انْتَهَوْا کا یہی مفاد ہے۔
فتاوی عالمگیری میں ہے:
"وَاِسْلَامُهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ وَتَبَرَّاَمِنَ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا سِوَى الْاِسْلَامِ"
(فتاوی عالم گیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج ۲، ص ۳۵۷، ۳۵۸)
درمختار میں ہے:
"وَاِسْلَامُه اَنْ يَّتَبَرَّءَ عَنِ الْاَدْيَانِ سِوَى الْاِسْلَامِ اَوْ عَمَّا انْتَقَلَ اِلَيْهِ وَلَوْ اَتٰى بِهِمَا عَلٰى وَجْهِ الْعَادَةِ لَمْ يَنْفَعْهُ مَالَمْ يَتَبَرَّاْء"
ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی اس پر ارشاد فرماتے ہیں:
"وَلَوْاَتٰى بِالشَّهَادَتَيْنِ عَلٰى وَجْهِ الْعَادَةِ مَالَمْ يَرْجِعْ عَمَّاقَالَ اِذْلَايَرْتَفِعُ بِهِمَا كُفْرٌ"
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) معہ
(ردالمحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان ج ۴، ص ۲۲۶)

ان عبارات کا مفہوم یہ ہے کہ مرتد اور کافر اگر صرف کلمہ شہادتین ادا کریں ان کا اسلام قبول نہیں، کلمہ شہادتین نہیں اس وقت نفع دے گا جب وہ اپنے سابقہ کفر سے بیزاری ظاہر کریں، بلکہ سوائے اسلام کے باقی تمام دینوں سے بیزاری ظاہر کریں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۴)

یہی حال بے دین اور بدمذہبوں کا ہے، اگر چہ وہ بظاہر کلمہ شہادتین ادا کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں کی سی عبادات کرتے ہیں، جب تک وہ اپنی بے دینی اور بدمذہبی سے توبہ نہ کریں وہ جماعت ناجیہ اہل سنت وجماعت میں شمار نہیں ہو سکتے،

(۲۱) کسی ایک مسلمان کا ناحق قتل کرنا، آیت مذکورہ بالا کے جزو **فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ** اور **حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ** سے مراد یہی ہے کہ کافر تم میں سے بعض کو قتل کریں، قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ صیغہ جمع سے مراد تمام افراد نہیں ہوتے بلکہ بعض افراد مراد ہوتے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ☆

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (سورۃ الحجرات آیت ۱۱)

بیعت رضوان کا سبب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر تھی، ایک عثمان کی شہادت کے لئے حضور رحمت عالم ﷺ نے کفار مکہ سے قتال کی بیعت لی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ☆

اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلا لیا اس نے گویا سب کو جلا لیا اور بے شک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیل کے ساتھ آئے پھر بے شک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت ۳۲)

یعنی جو سزا ایک قتل کی وہی بہت سے قتلوں کی، یعنی قصاص اور جو گناہ ایک قتل کا ہے وہی بہت سے قتلوں کا، یعنی دوزخ اور عذاب الٰہی، اگرچہ گناہ اور عذاب کی کیفیتوں میں فرق ہوگا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۹)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۴)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ص ۱۳۴)

(۲۲) مشرک حربی اگر حرم میں پناہ لے تو اسے قتل نہ کیا جائے گا، البتہ اسے مجبور کر دیا جائے کہ وہ حرم سے نکلے تو اس سے قصاص لیا جائے، ہاں اگر وہ وہاں قتال کرے تو اسے قتل کر دیا جائے، حرم جائے پناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ج وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ☆ (سورہ آل عمران آیت، ۹۷)

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَا اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ☆

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔ (سورہ بقرۃ آیت، ۱۲۵)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۹)

(۲۳) مقروض اگر حرم میں پناہ لے تو اسے قرض کی ادائیگی کے مطالبہ پر قید کیا جائے گا، اسی طرح اگر کوئی مجرم کسی کے اعضا کو کاٹ کر حرم میں پناہ لے تو اس سے بھی قصاص لیا جائے گا، پناہ صرف قتل میں ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۰)

(۲۴) قوم اور جماعت میں سے بعض افراد کا فعل باقیوں کی رضا سے ہو تو وہ اس فعل میں شریک سمجھے جائیں گے، آیت مذکورہ بالا **فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ** سے یہی مراد ہے، ضروری نہیں دنیا کا ہر کافر دنیا کے ہر مسلمان سے لڑے، قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں ایک بدبخت نے کاٹی تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے سب قوم کے افراد کو اس فعل بد میں شریک ٹھہرایا۔

ارشاد ربانی ہے: فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ☆

پس (ان سب نے) ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح! ہم پر لے آؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو۔ (سورۃ الاعراف آیت، ۷۷)

اگرچہ "قیدار" نے کونچیں کاٹیں مگر سب کی رضا شامل تھی اس لئے اس جرم میں شریک ٹھہرے، اسی طرح اگر کوئی مفید اور بہتر کام کوئی ایک فرد کرے قوم کے باقی افراد کی رضا اس میں شامل ہو تو وہ سب اجر میں شامل ہوں گے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)

☆☆☆☆☆

باب (۲۵) :

جہاد اور فتنوں کا انسداد

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَقٰتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَلَا عُدۡوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ☆

اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو، پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

(سورہ بقرۃ آیت، ۱۹۳)

حل لغات :

"**فِتۡنَةٌ**" : لغوی معنی ابتلا اور آزمائش کے ہیں، سونے کو پگھلانا کہ اس سے کھوٹ دور ہو جائے **فَتۡن** کہلاتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۷۱)

فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے، بعض مفسرین نے فتنہ سے مراد مسجد حرام میں شرک کرنا اور مسلمانوں کی ایذا رسانی لیا ہے، مسلمانوں کی ایذا رسانی درحقیقت کفر و شرک کی بدولت ہے، جب تک کفر کا زور ہے گا مسلمان تکلیف میں رہیں گے۔ فتنہ سے مراد محاربہ اور جنگ بھی لیا گیا ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۶۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۴)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱، ص ۷۶)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاۂ، ج ۱، ص ۲۲۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ص ۱۳۴)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ۸۹)
(تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

"اَلدِّیْنُ": اطاعت اور جزا کو کہتے ہیں، شریعت اور ملت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ۵۰ ص ۱۷)

عبادت اور اطاعت خداوندی کو بھی دین کہتے ہیں۔

اصطلاح شرع میں دین سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری علی وجہ المداومت ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۹)
(تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۸۹)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

"فَاِنِ انْتَهَوْا": یہ اگر کفر و شرک، مسلمانوں کی ایذا رسانی اور جنگ سے رک جائیں، انتہائے فتنہ سے مراد کفر کا غلبہ نہ رہے، کفر سے تائب ہو کر یا جزیہ دینا قبول کرلیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۳)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاؤ، ج ۱، ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۵)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۲۵)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۴)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ۱۳۴)

"عُدْوَانَ": زیادتی، ظلم۔

امام راغب نے زیادتی کی دو قسمیں بتائی ہیں:

(۱) ابتداءً زیادتی کرنا، یہ ناجائز ہے:

ارشاد ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ☆

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال وآبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار

کر سکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(سورۃ المائدہ آیت ۲)

(۲) بدلہ کے طور پر زیادتی کرنا، ابتداء جو تم پر زیادتی کرے اس پر اس کی مثل زیادتی جائز ہے:

ارشاد باری تعالی ہے:

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَاعُدْوَانَ اِلَّاعَلَى الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو، پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

(سورہ بقرۃ آیت، ۱۹۳)

اس صورت میں زیادتی، بدلہ کو کہا گیا، شکل وصورت میں یہ زیادتی ہے مگر درحقیقت یہ بدلہ اور جزا ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں یہی مراد ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۲۷)

قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، مثلاً ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ☆

(سورۃ آل عمران آیت، ۵۴)

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔

ارشاد باری ہے:

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَايَجِدُوْنَ اِلَّاجُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۚ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ☆

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں، اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۃ التوبہ آیت ۷۹)

اسی طرح سورۃ شوریٰ میں ارشاد باری تعالی ہے:

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

(سورۃ الشوریٰ آیت ۴۰)

اس آیت میں برائی کی سزا کو برائی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

راہ، حجت اور مطالبہ کو بھی **عُدْوَان** کہا گیا ہے اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے :

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ☆

موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں میعاد پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے۔ (سورۃ القصص آیت ۲۸)

(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۶)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۳)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ص ۱۳۴)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

"**اَلظّٰلِمِيْنَ**" : **ظَلَمَ** سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، بے موقع رکھنا، ظلم کرنا، حق گھٹانا۔
(مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۵۲۵)

کسی شئ کو اس کی مخصوص جگہ پر نہ رکھنا، اس کی متعدد صورتیں ہیں، نقصان سے، زیادتی سے، اپنی جگہ یا وقت سے ہٹا دینا۔

حق کو گھٹانا یا اس پر زیادتی بھی ظلم ہے، گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، لغزش کے اعتبار سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے ظلم کی نسبت اپنی طرف فرمائی، گناہ کبیرہ اور کفر کی بنا پر ابلیس ظالم ٹھہرا۔

علماء نے ظلم کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں :

(۱) اللہ اور بندے کے درمیان تعلقات میں ظلم، یہ کفر و شرک ہے۔
(۲) بندے اور مخلوقات کے درمیان تعلقات میں ظلم۔
(۳) بندے اور اس کی جان کے تعلقات میں ظلم۔

تینوں صورتوں میں درحقیقت بندہ اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے۔
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۱۵، ۳۱۶)

اس آیت میں ظلم سے مراد مشرک اور کافر ہیں، یہ بھی ممکن ہے کہ ہر حد سے بڑھنے والا مراد ہو۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

مسائل شرعیہ :

(۱) فتنہ کفر کے مٹ جانے تک امت پر جہاد فرض ہے، اس کے لئے مسلمانوں کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم ہے، ہجوم اور بلویٰ نہ ہو تو بعض کی طرف سے جہاد کر لینا کافی ہے، اس سے فرض کفایہ ادا ہو جائے گا، ورنہ تمام مسلمانوں پر فرض عین ہے، آیت مذکورہ بالا سے یہی مراد ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۶)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)

(۲) جہاد خدمت اسلام سمجھ کر کریں، دنیوی مفاد مد نظر نہ ہو، دنیوی فوائد از خود حاصل ہو جائیں گے، سورۃ بقرۃ کی ان آیات میں اسی کا بیان ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ☆ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۚ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكٰفِرِينَ ☆ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ☆ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ ☆

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو، اور کافروں کو جہاں پاؤ، مارو، اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا، اور ان کا فساد تو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے، اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو، جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں، اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کر دو، کافروں کی یہی سزا ہے، پھر اگر وہ باز رہیں، تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو، پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

(سورہ بقرۃ آیات ۱۹۲.....۱۹۳)

(۳) کفر میں اگرچہ تمام کافر برابر ہیں، کتابی، مشرک، مجوسی وغیرہ مگر محاربہ (جنگ) ذمی، مستأمن سے نہیں ہوگا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۳)

(۴) اگر کوئی کافر کفر سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے تو اس کی جان، مال، عزت آبرو مسلمانوں کی طرح محفوظ ہو جائے گی، مسلمانوں کو ان سے تعرض کرنا جائز نہیں۔

حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ "

(رواہ البخاری و مسلم و ابن ماجہ و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن ابی ہریرۃ،
(الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاؤہ ج ۱، ص ۱۱۰۔
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱، ح ۳۷۵، ۳۷۹۔ ج: ۱۶۸۳۶، ۱۶۸۴۶)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جب کلمہ شہادت کہہ لیں (اور مسلمان ہو جائیں) انہوں نے اپنے مال اور خون مجھ سے محفوظ کر لئے مگر اپنے حق کے بدلہ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۹)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۵)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۸۹)

(۵) مقبول دین اللہ کے ہاں اسلام ہے، اس کے علاوہ باقی تمام دین مردود ہیں، ان کی نجات ممکن نہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۹)

بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ☆

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۸۵)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۱)

(۶) اللہ تعالی کا ہر حال میں حکم ماننا، اور اسی کے سامنے سر جھکائے رکھنا دین شرعی ہے، اللہ تعالی کی اطاعت، تمام انبیاء ومرسلین بالخصوص خاتم الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر ایمان لانا، ان کی اطاعت کرنا اور ضروریات دین پر ایمان رکھنا دین شرعی کے لازمی تقاضے ہیں، اپنی اطاعت اور عادت کو اس کی فرمانبرداری میں مشغول رکھنا فرائض دین سے ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)

(۷) جہاد فساد اور فتنہ کو مٹانے کے لئے ہے کافروں کو جبراً مسلمان بنانے کے لئے نہیں، بلکہ بقائے امن عامہ کا باعث ہے، اس کی مثال جسم کے گلے سڑے عضو کو کاٹنے کی سی ہے کہ اس سے جسم کے باقی حصہ کی سلامتی مقصود ہوتی ہے، لہٰذا جہاد، لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کے منافی نہیں۔

جس طرح اخلاق اور ہے اور عدل اور ہے، ذاتی مجرم کو معاف کر دینا اعلیٰ اخلاق میں شامل ہے، مگر قومی مجرم اور باغی کو سزا دینا عین عدل ہے، کوئی بھی بااخلاق آدمی قومی مجرم اور باغی کو معاف نہیں کرتا، اسی طرح کفر کے مغلوب ہو جانے تک جہاد عین عدل ہے۔

(۸) اگر گمان غالب ہو کہ قتال کے بغیر کفر کا قلع قمع ہو جائے گا تو قتال سے رک جانا واجب ہے۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۵)

(۹) کفر اور اسلام کے درمیان کوئی اور واسطہ نہیں۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۶)

(۱۰) چند امور سبب قتل ہیں:

''کفر بعد ایمان، زنا بعد احصان، قتلِ نفس بغیر حق، اسلامی سلطنت کے خلاف بغاوت، رہزنی''
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۰، ۱۱۱)
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) معہ
(رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر با بن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(۱۱) سرزمین حرم پاک ہے، وہاں کفر کی موجودگی کسی حالت میں بھی جائز نہیں، اس لئے حرم کے کافر سے جزیہ قبول نہ کیا جائے گا، وہ اسلام قبول کریں یا قتل ہوں۔ حرم کی سرزمین مانند شاہی محل کے ہے کہ اس میں عام آدمی کی رہائش ممکن نہیں۔
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۶۱)

(۱۲) مشرک کے پاس کوئی کتاب نہیں کہ اس میں تدبیر کر سکیں بخلاف اہل کتاب کے، کہ ان کے پاس کتاب ہے اگرچہ محرف ہے، اس لئے مشرک کے بارے میں اسلام یا تلوار کا فیصلہ ہے، جزیہ صرف اہل کتاب سے لیا جائے گا۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۴۱)

☆☆☆☆☆

باب (۲۶) :

بدلہ لینے کے احکام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ وَالۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰی عَلَیۡكُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَیۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰی عَلَیۡكُمۡ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ ☆

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے، تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۴)

حل لغات :

"**اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ**" : حرمت والا مہینہ، حرمت والے مہینہ کے بدلہ ہے۔

ابتداء اسلام میں چار مہینوں میں جنگ کرنا حرام تھا، محرم الحرام، رجب المرجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔

۶ھ ذوالقعدہ میں حضور اکرم ﷺ نے عمرہ کے قصد سے مکہ معظمہ کی طرف سفر کیا، حدیبیہ کے مقام پر کفار نے روک دیا، پتھر بھی پھینکے، بالآخر اس امر پر صلح ہوئی کہ حضور ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ اگلے سال عمرہ کے لئے آئیں گے، مکہ والے تین روز مکہ معظمہ کو خالی کر دیں گے، ۷ھ ذوالقعدہ میں حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائے، صحابہ کرام کو خدشہ ہوا کہیں کفار مکہ انہیں اس حال میں روک نہ دیں اور ہمیں قتال کر کے تین جرموں کا ارتکاب کرنا پڑے گا، حرم میں، احرام کی حالت میں، اور ماہ حرم میں قتال، صحابہ کرام کو آیت نازل کر کے بتایا گیا کہ کفار نے گذشتہ سال ماہ حرام کی حرمت کو ملحوظ نہ رکھا اس عوض اس سال کی حرمت ہے اگر تمہیں ان سے قتال کرنا پڑے تو یہ بدلہ ہے نہ کہ ابتدا۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ا، ص ۳۶۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ا، ص ۱۳۱)

وَالْحُرُمٰتُ ": جمع حُرْمَۃٌ کی ہے، جیسے **ظُلُمٰتٌ** جمع ہے **ظُلْمَۃٌ** کی اور **حُجُرَاتٌ** جمع ہے **حُجْرَۃٌ** کی **حُرْمَۃٌ** کا معنی ہے وہ شئی جس سے روکا گیا ہو۔

چونکہ ابتداء اسلام میں حرم میں، حالت احرام اور ماہ حرام میں جنگ منع تھی اس لئے یہاں صیغہ جمع استعمال ہوا۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۷)

لفظ حرم کے دو اطلاق ہیں :

(۱) محترم، عزت والا، وہ شئی جس کی محافظت کی جائے اور محافظت ترک کرنے پر بدلہ واجب ہو۔

(۲) حلال کا مقابل، وہ شئی جس کا استعمال منع ہو۔

آیت مذکورہ بالا میں حرام سے مراد محترم اور عزت والا ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

"**قِصَاصٌ**": گناہ کی سزا، بدلہ۔

جو شئی قابل احترام تھی اس کی حرمت وعزت کا پاس نہ کیا اس کی سزا قصاص ہے، یعنی فاعل کے ساتھ وہی کیا جائے جو اس نے کیا، ہر شخص کی جان، مال، عزت قابل احترام ہے، اگر کوئی شخص ان کو ہلاک کردے تو بدلہ میں اسے ہلاک کرنے کو قصاص کہا جاتا ہے، اسی لئے اس کا معنی مساوات اور برابری کیا گیا ہے۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۶۸۲)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۰۴)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۳)
(تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

"**فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ**": تم بھی اس پر زیادتی کرلو، یعنی اس کے جرم اور زیادتی کے بدلے تم بھی انہیں سزا دے لو۔

اعتداء کا لغوی معنٰی ہے، حد سے تجاوز کرنا، زیادتی کرنا۔

اگر زیادتی علٰی سبیل الابتداء ہو تو یہ جرم اور حرام ہے اور اگر زیادتی علٰی سبیل القصاص ہو تو عین عدل ہے۔

(حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفٰی قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ ترکی، ج ۱، ص ۵۵۰)

قِصاص (بدلہ) کو زیادتی کہنا مجاز ہے، فعل کی مماثلت اور مساوات کی وجہ سے اسے زیادتی کہا گیا ہے، قرآن مجید میں اس نوعیت کے مجاز متعدد مقامات پر موجود ہیں، مثلاً ارشاد رب العالمین ہے:

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُہَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ☆

اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

(سورۃ الشوریٰ آیت، ۴۰)

برائی کا بدلہ برائی نہیں بلکہ عین انصاف ہے، مگر جرم اور سزاء دونوں فعل ایک جیسے ہیں اس لئے مجازاً اسے برائی کہا گیا ہے، یہی صورت اس آیت میں ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۱۱۲)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

"بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ": اسی قدر (زیادتی) جتنی اس نے تم پر کی۔

یاد رہے کہ مثل دو طرح سے ہے:

(۱) جنس میں برابری، مثلاً مکیل، موزوں اور معدود اشیاء میں مساوات۔

(۲) قیمت میں برابری، اگر جنس میں مساوات ممکن نہ ہو یا وہ مساوات ازخود قبیح ہو، وہاں مثل سے مراد قدر میں برابری ہوگی، مثلاً زنا کا بدلہ زنا نہیں بلکہ رجم (سنگسار کرنا) ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

آیت مذکورہ میں مثل سے مراد مساوات، اور قدر استحقاق میں برابری ہے نہ کہ مشابہت۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)

"وَاتَّقُوا اللّٰہَ": اللہ سے ڈرتے رہو، اور بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھو، ورنہ تم ظالم بن جاؤ گے۔

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ص ۱۴۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

"مَعَ الْمُتَّقِیْنَ": پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

اس معیت سے مراد نصرت کرنے میں وہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے احوال کی اصلاح فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی......:

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ☆

اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنورنے کے بعد اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے، بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

(سورۃ الاعراف آیت، ۵۶)

......میں اسی معیت کو بیان کیا فرمایا گیا ہے، قدرت کے اعتبار سے تو وہ کافروں سمیت ہر ایک کے قریب ہے،

جیسا کہ ارشاد ہوا:

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ☆

وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (سورۃ الحدید آیت ۴)

اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانیات، مکان اور مکانیات، زمان اور زمانیات سے پاک ہے، اس کی معیت نہ زمانی ہے نہ مکانی اور نہ جسمانی۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۸)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ۱۳۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

مسائل شرعیہ:

(۱) ہر مسلمان کی جان، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے، کسی کی جان اور مال کو ہلاک کرنا یا غصب کرنا اور آبرو ریزی جائز نہیں، یہ چیزیں حرمت والی ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقعہ پر سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اَلَا اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَكَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا وَكَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا ...... الحديث "

خبردار! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں قابل احترام (اور ایک دوسرے پر حرام) ہیں، جیسا کہ آج کے دن کی حرمت، اس شہر کی حرمت اور اس ماہ مبارک کی حرمت ہے۔

(رواہ الامام احمد والنسائی وابن خزیمہ والبغوی والباردی وابن قانع وابن حبان والطبرانی وسعید بن منصور عن موسیٰ بن زیاد بن حذیم بن عمر السعدی عن ابیہ عن جدہ؛
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۲۳۴۷، ۱۲۳۴۸، ۱۲۳۴۹)

(۲) اگر کسی نے کسی مسلمان کی جان ناحق تلف کر دی یا قتل کر دیا یا کسی کا مال چرا لیا تو بدلہ میں اسے قتل کیا جائے گا اور چور کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا، مگر یہ بدلہ حاکم کے حکم سے ہوگا، خود اپنے طور پر بدلہ نہیں لے سکتا۔

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۰)

(۳) اگر شئ مسروقہ کی جنس نہ ہو اور وہ تلف ہو چکی ہو تو اس مسروقہ شئ کی قیمت لے سکتا ہے۔

آیت مذکورہ میں فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ سے یہی استنباط ہوتا ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۱۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۳۵۶)

(۴) اگر کسی کو گالی دی جائے تو وہ اس کو گالی دے سکتا ہے اس کے ماں باپ، بیٹی بیٹا یا بہن بھائی کو گالی نہیں دے سکتا کہ یہ حد سے تجاوز ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۱۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۲ ص ۳۶۰)

(۵) ظالم سے مظلوم کو حق دلانا مظلوم کی مدد ہے، بلکہ اس میں ظالم کی مدد بھی ہے، کیونکہ اسے مزید ظلم سے بچا کر اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً قِيلَ ، كَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِماً ، قَالَ تَحْجُزُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُهُ "

اپنے بھائی کی مدد کر، خواہ ظالم ہو یا مظلوم، عرض کیا گیا، ظالم کی مدد کیسے کروں، فرمایا، اسے ظلم سے روک دو، یہ اس کی مدد ہے۔

(رواہ الامام احمد والبخاری والترمذی عن انس، بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۱ ص ۱۸۸)

اسی طرح اگر خاوند اپنی بیوی کو بقدر کفایت نفقہ نہیں دیتا تو بیوی کو خاوند کے مال سے بقدر کفایت نان ونفقہ اسے بتائے بغیر لے لینا جائز ہے۔ حضرت ہندہ نے اپنے خاوند ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی شکایت بارگاہ رسالت میں پیش کی کہ میرا خاوند مجھے بقدر کفایت خرچ نہیں دیتا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" خُذِيْ مِنْ مَّالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ بَنِيْكِ "

اپنے خاوند کے مال سے معروف طریقہ سے اتنا لے لے جتنا تجھے اور تیری اولاد کو کفایت کرے۔

(رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ، بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲ ص ۳)
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۶ ص ۴۵۰۱۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۳۵۶)

(۶) کھانے پینے کی اشیاء وزن، ماپ اور گنتی میں آنے والی اشیاء اگر کوئی دوسرا انہیں ہلاک کردے تو ان کی مثل ضمان لی جائے گی۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۳۵۶)

(۷) مثلی اور قیمتی اشیاء کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کی مثل بازار میں پائی جاتی ہو اور اس کی قیمتوں میں معتد بہ (زیادہ) فرق ہو وہ مثلی ہیں جیسے انڈے، اخروٹ، اور جن کی قیمتوں میں بہت کچھ اضافہ ہو وہ قیمتی ہیں، مثلاً گائے، بھینس، آم، امرود وغیرہ۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)

(۸) تانبا، پیتل، لوہا، سیسہ، کھجور کی تمام قسمیں، سرکہ، آٹا، روئی، اون، کاتی ہوئی اون، ریشم، چونا، روپیہ، اشرفی، پیسہ، بھوسا، مہندی، وسمہ خشک، پھول، کاغذ، دودھ کے مثلی ہونے کی تصریح ہے، اور کوئلہ، گوشت، اگرچہ کچا ہو، اینٹ، صابون، گوبر، درخت کے پتے، سوئی، چمڑا کچا ہو یا پکا، نجس تیل، نصف صاع سے کم غلہ، روٹی، پانی، کسم، تانبے پیتل مٹی کے برتن، انار، سیب، کپڑے، تازہ پھول، ترکاریاں، دہی، چربی، دنبے کی چکی، ان سب اشیاء کے بارے میں قیمتی ہونے کی تصریح فقہ میں موجود ہے۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور، ص ۵۰۰)
(فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)
(رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(۹) قصاص (خون کے بدلہ خون) صرف تلوار سے ہوگا، اور اعضا میں مماثلت ہونا ضروری ہے، یعنی ہاتھ کے بدلے ہاتھ، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے کان وغیرہ۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا: لَاقَوَدَ اِلَّا بِحَدِيْدَةٍ

دوسری حدیث میں یوں ارشاد ہوا: وَلَاقَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ

(رواہ ابن ماجہ، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۵، ح ۲۹۸۰۷، ۲۹۸۴۶
الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۳۶۴)

قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۸)

(۱۰) حرمت والے مہینوں میں اگر کافر جنگ کریں تو ان سے قتال کرنا، ان مہینوں میں مباح ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۳)

(۱۱) قصاص میں بدلہ لینے کا حکم اباحت کے لئے ہے، کیونکہ معاف کر دینا بھی جائز ہے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

(۱۲) ہر امر میں اطاعت الٰہی سے ڈرتے رہنے کا حکم ہے، کہیں اللہ تعالی کی نافرمانی نہ ہو جائے۔

(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸)

☆☆☆☆☆

باب (۲۷) :

انفاق فی سبیل اللہ اور جہاد

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۛ وَاَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ☆

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ، بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔ (سورہ بقرہ آیت، ۱۹۵)

حل لغات :

"وَاَنۡفِقُوۡا" : انفاق سے بنا ہے، انفاق کا معنی ہے بہتری کے کاموں پر خرچ کرنا، جائز کاموں میں خرچ کرنے کو نفقہ یا انفاق کہتے ہیں، فضول خرچی کو اسراف اور ناجائز جگہوں پر خرچ کرنے کو تبذیر کہتے ہیں، جائز کاموں پر خرچ کرنے سے ہاتھ روک لینا اور کنجوسی کو بخل کہتے ہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۸)

"فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ" : اللہ کی راہ میں: ہر وہ امر، جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رضا مقصود ہو سَبِیۡلِ اللّٰہِ (اللہ کی راہ) ہے، آیت مذکورہ میں یہی مراد ہے، بعض مفسرین نے آیت مذکورہ میں سَبِیۡلِ اللّٰہِ سے مراد جہاد کی تخصیص کی ہے

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)

"بِاَیۡدِیۡکُمۡ" : اَیۡدِیۡ جمع ہے یَدٌ کی، جس کا معنی ہے ہاتھ، چونکہ اکثر کام ہاتھ سے کئے جاتے ہیں اس لئے اس سے مراد جان اور ذات ہے، یعنی اپنے آپ کو ہلاکت کے کاموں میں نہ ڈالو، یا اپنے ہاتھوں خود اپنی ہلاکت کا سامان نہ کرو۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۷)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۸۴)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۲۳۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ۱۳۴)

"اِلَی التَّھْلُکَۃِ": ہلاکت میں، ھَلَکَ کا معنی فساد، برباد، مصیبت، موت وغیرہ، تَھْلُکَۃِ کا معنی ہے ہر وہ چیز جس کا انجام ہلاکت ہو۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۱۰۰۱)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص۴۰۴، ص۵۴۵۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۱۳۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج۵، ص۱۴۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ۱۳۴)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۳۶۳)

تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آنے والے مصدر تَجْرِبَۃٌ، تَکْمِلَۃٌ کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے، عربی زبان میں صرف اس وزن والے مصدر تَھْلُکَۃٌ کا عین کلمہ مضموم ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج۵، ص۱۴۹)

آیت میں ہلاکت سے کیا مراد ہے؟ اس کی تفسیر متعدد وجوہ سے کی گئی ہے:

(ا) جہاد میں اپنے مال خرچ کرنے سے نہ رک جاؤ، اگر ایسا کرو گے تو دشمن قوی ہو جائے گا اور تمہاری جماعت کمزور ہو جائے گی، اس طرح تم اپنے ہاتھوں ہلاکت میں گر جاؤ گے۔

(صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م۲۵۶ھ)
(بحوالہ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج۱، ص۳۶۷)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۱۶)

(ب) جہاد میں بغیر زاد راہ کے نہ نکلو، اپنی تیاری کرلو، ورنہ تم اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دو گے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۳۶۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج۱، ص۳۶۸)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۱۳۲)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج۱، ص۲۲۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۱۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۸۵)

(ج) گناہ کر کے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، توبہ کر کے اپنے آپ کو ہلاکت سے بچالو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مایوس ہو کر مزید گناہ میں مبتلا ہو جاؤ اور تمہارے عذاب اور ہلاکت میں اضافہ ہوتا جائے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۱۶)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۲۶۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج۱، ص۳۶۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۱۳۲)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج۱، ص۲۲۹)

(د) اپنے مال کو بخل سے روک کر رکھو بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو، اگر تم بخیل رہے تو تم اپنے مال سے منفعت حاصل نہ کر سکو گے، تمہارے وارث تمہاری منفعت لے جائیں اور تم خسارہ میں رہ کر ہلاک ہو جاؤ گے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۳)

(ہ) حرام کی کمائی سے بچتے رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نے اپنے حرام سے خرچ کر کے ثواب کی امید رکھی، حالانکہ حرام کمائی کا صدقہ وخیرات مردود ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں تم ثواب سے محروم رہ جاؤ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جاؤ گے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۳)

(و) جہاد کرنا اور اس کی تیاری چھوڑ دو گے، دشمن اپنے تیاری میں مصروف رہے گا اور تمہیں برباد کر دے گا، گویا یہ ہلاکت تم نے خود اپنائی۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)

(ز) اسراف اور بخل کو اختیار کر کے اور جہاد ترک کرو گے تو تم ہلاکت میں پڑ جاؤ گے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۵۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

ان تمام احتمالات کی آیت مبارکہ تائید کرتی ہے اور بھی امور تفسیر میں شامل ہیں۔

"اَحۡسِنُوۡا": بھلائی اور مہربانی کرو۔

مفسرین کرام نے فرمایا ہے کہ یہ کلمہ **اِحۡسَانٌ** سے بنا ہے، **حَسَنٌ** ہر اس فعل کو کہتے ہیں جس کی مدح کی جا سکے۔

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۷)

" **اِحۡسَان** " عبادت کا وہ انتہائی اعلیٰ درجہ ہے جس میں حضور قلب اور خشوع وخضوع پورے طور پر پایا جائے، ان معنوں میں حدیث جبرئیل (علیہ السلام) کا ایک حصہ قابل توجہ ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ، احسان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **"اَنۡ تَعۡبُدُوا اللہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنۡ لَّمۡ تَکُنۡ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ"**

اللہ کی عبادت کرو اس حال میں کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر ایسا نہیں کر سکتا (تو اس حال میں عبادت کرو) کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

(رواہ البخاری وابن ماجہ وابو داؤد والنسائی والترمذی وابو عوانہ وابن خزیمہ والطبرانی
بحوالہ عمدۃ القاری از حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، ج ۱، ص ۲۸۳)

احسان کا معنی بھلائی، بہتری، حسن سلوک، اچھی طرح بنانا اور کسی کام کو اچھے انداز میں کرنا ہے۔

(مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۱۵۴)

آیت مذکورہ کا معنی یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرو، اہل قرابت کے ساتھ، فقراء، غرباء کے ساتھ بھلائی کرو، جو کام بھی کرو اسے خوبی سے کرو، یہاں تک کہ جنگ میں بھی لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو، وہ یوں کہ بچوں، بوڑھوں، عورتوں، اپاہجوں، اور گوشہ نشین زاہدوں سے تعرض نہ کرو، پھل دار درختوں کو نہ کاٹو، فصلوں کو برباد نہ کرو، عبادات اور معاملات میں احسان سے کام لو۔ احسان کا وسیع مفہوم مذکورہ بالا امور کو شامل ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۷)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸، ۳۶۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۵۱)

شان نزول :

شان نزول کے بارے میں دو روایات بیان کی گئی ہیں:

(۱) صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اسلامی فتوحات سے غلبہ اسلام ہو گیا' اسلام ہر طرف خوب پھیلا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے از خود، حضور اکرم ﷺ کی اجازت واطلاع کے بغیر مشورہ کیا کہ جہاد کی وجہ سے ہم اکثر اپنے گھروں سے دور رہے ہیں، اپنے گھر بار اور اموال ہماری غیر حاضری میں درست نہیں رہے، خدمت اسلام اور مشغولی جہاد سے کچھ وقت نکال کر ہم اپنے گھروں اور کام کاج کو سنواریں اور آرام سے زندگی بسر کریں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، جس میں انہیں جہاد ترک کرنے، اپنے اموال کی افزائش، اور گھر بیٹھ رہنے کی ممانعت کی گئی کہ تم جہاد کو چھوڑ کر اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاک نہ کرلو، چنانچہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تادم وصال جہاد میں مصروف رہے، حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں قسطنطنیہ میں شہید ہوئے آپ کو وصیت کے مطابق شہر پناہ میں دفن کیا گیا، اس وقت سے لے کر آج تک ان کی قبر شریف کی زیارت کی جاتی ہے اور لوگ شفا اور برکت پاتے ہیں۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۴)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

(۲) ۷ھ میں صحابہ کرام جب عمرہ قضا کے لئے مدینہ منورہ سے چلنے لگے تو ان میں بعض صحابہ کرام اس سفر کے لئے زاد راہ نہ رکھتے تھے، انہوں نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے پاس زاد راہ نہیں یہ فریضہ کس طرح ادا کریں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، جس میں صاحب ثروت صحابہ کرام کو حکم دیا کہ غریب صحابہ کی مالی مدد کرو، ایسا خرچ کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۴)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۹)

مسائل شرعیه :

(۱) مصالح دینیہ میں مال کا صرف کرنا، جس سے اللہ تعالیٰ کی قربت مقصود ہو، انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں خرچ کرنا) ہے، جیسے حج، عمرہ، جہاد، صدقہ، خیرات، غازیان اسلام کی امداد، اپنی ذات، اہل وعیال پر خرچ، اشاعت اسلام، علم دین کی ترقی، علمائے اسلام کی خدمت، طلبائے علوم دینیہ کی اعانت وغیرہ امور میں خرچ کرنے سے ثوب اور اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۸)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاء، ج ۱، ص ۲۲۹)

(۲) اپنا مال خرچ کرنا واجب ہوتا ہے کبھی مستحب، حاجت کے وقت جہاد کی تیاری میں، بیوی، بچوں کے نان نفقہ ادا کرنے میں خرچ کرنا واجب ہے اور دیگر امور خیر میں خرچ کرنا مستحب ہے، انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی فضیلت ہے، قرآن مجید اور حدیث شریف میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یَاعَبْدَاللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ ...... الحدیث

(رواہ الامام احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ،
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۱، ح ۳۲۵۶۶)

جس نے کسی شئ کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا اسے جنت کے (آٹھوں) دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے نیک بندے! یہ بہتر ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۵، ۱۱۶)

(۳) حاجت، ضرورت کے وقت خرچ نہ کرنا، بخل سے کام لینا اور مال کی محبت انسان کو ہلاکت تک لے جاتا ہے، ہلاکت سے بچنے کے لئے ضرورت کے وقت خرچ کرنا اور بخل کو ترک کرنا واجب ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۵)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۴)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸)

(۴) اسراف، بخل اور جہاد کو چھوڑ دینا حرام ہے اور یہ امور ہلاکت کا باعث بنتے ہیں، میانہ روی اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی صفت میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ☆ (سورۃ الفرقان آیت ۶۷)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

راہ اعتدال دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَاتَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَاتَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ☆

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔

(سورہ بنی اسرائیل آیت، ۲۹)

یعنی بخیل و کنجوس نہ بنو کہ ضروریات پر بھی خرچ نہ کرو یا حق والوں کے حق ادا نہ کرو، اور پنا پورا مال خرچ کر کے خود بے سہارا نہ بیٹھے رہو، بلکہ درمیانی راہ اختیار کرو۔

یاد رہے کہ یہ مسئلہ شریعت مقدسہ کا ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اپنا مال حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دینا جذبہ عشق کی بنا پر تھا، اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۵)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۵)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۱)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۲)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)

(۵) جہاد کی تیاری اور بوقت ضرورت قتال چھوڑ دینا اپنے آپ کو ہلاکت کا باعث اور حرام ہے، اگر مسلمان اس طرف سے غافل ہو جائیں گے تو دشمن قوی ہو جائے گا، یہی ہلاکت کے اسباب ہیں۔

مفسرین نے **اَلتَّهْلُكَة** کی تفسیر میں ایک حدیث بیان فرمائی ہے:

" اَلتَّهْلُكَةُ فِي الْاِقَامَةِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَتَرْكُ الْجِهَادِ "

(رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وعبد ابن حمید فی تفسیرہ وابن ابی حاتم وابن جریر وابن مردویہ والحافظ ابویعلی فی مسندہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم فی المستدرک
(بحوالہ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸، ۲۲۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۲)

گھروں میں بیٹھ رہنا، اپنے اموال کی اصلاح میں مشغول ہو جانا اور جہاد کو ترک کر دینا ہلاکت ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۲۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)

(۶) اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا حرام ہے، اپنی خودکشی کے سامان مہیا کرنا، خواہ آگ سے ہو، یا پانی میں غرق ہونے سے، یا زہر کھانے سے، یا تیز تلوار یا تیز دھار آلہ سے، یا گلے میں پھندا ڈالنے سے، یا برقی رو سے، یا چلتی گاڑی، ریل کے آگے قصداً آ جانے سے، غرضیکہ ہر صورت میں کہ جس سے جان چلے جانے کا قوی امکان ہو، حرام ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)

(۷) خطرہ کی جگہ بلا احتیاط یا بلاضرورت جانا حرام ہے کہ اس میں بے منفعت اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، جیسے میدان جنگ میں بغیر ہتھیار دشمن کا مقابلہ کرنا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۹)

(۸) اگر اعزاز دین کی خاطر اپنے آپ کو خطرہ وہلاکت کے مقام پر کھڑا کر دے لیکن اس کے اس فعل سے اہانت کفر مقصود ہو کہ اسلام کی دھاک کافروں پر بڑھتا ہے تو یہ مقام شریف ہے جس کی مدح اللہ تعالی نے فرمائی۔

ارشاد ہوا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ☆

اور کوئی آدمی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں، اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔ (سورہ بقرہ آیت، ۲۰۷)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۔ يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۔ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِیْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ☆

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس کے بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے، اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں، اس کے ذمہ کرم پر ہے سچا وعدہ، توریت اور انجیل اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون؟ تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی، جو تم نے اس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ التوبۃ آیت، ۱۱۱)

اس کی تائید ایک حدیث سے ہوتی ہے کہ ایک جنگ میں مہاجر صحابی نے اکیلے ہی لشکر کفار پر حملہ کر دیا، لوگوں نے مذکورہ بالا آیت پڑھ کر کہا کہ یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے، حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا کہ یہ مجاھد ہے اور یہ آیت جہاد چھوڑ دینے کے بارے میں ہے، اس کا مقصد میں خوب جانتا ہوں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۲۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۹) دین میں نفع کی خاطر اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہوا شہید ہو جائے تو یہ اعلی درجہ کا شہید ہے، اللہ تعالی نے ایسوں کی مدح فرمائی۔ ارشاد ہوا:

يٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ۔ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ☆

(سورہ لقمان آیت، ۱۷)

(حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا) اے میرے بیٹے! نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر، بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

حضور انور سید عالم ﷺ نے ایسوں کو افضل الشہداء میں سے بتایا۔ ارشاد نبوی ہے :

" اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَرَجُلٌ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةِ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ فَقَتَلَهُ "

(رواہ الخطیب فی تاریخ بغداد وابن حجر فی لسان المیزان عن ابن عباس،

(بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۶۱)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)

شہیدوں میں سے افضل حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور وہ شخص جس نے جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق ادا کیا اس نے اسے قتل کردیا۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۶۵)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۱۰) حرام کی کمائی ہوئی دولت سے اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنا بے کار اور مردود ہے، اللہ تعالیٰ ایسے صدقہ وخیرات کو قبول نہیں کرتا، ایسے مال کو بطور تقرب صرف کرنا حرام ہے، اس سے ثواب کی امید کرنا عبث ہے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۷)

اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو اور اس میں سے تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۶۳)

(۱۱) اگر کوئی اہل دل دین سے ہے تو اپنا مال اللہ کی رضامندی میں خرچ کرے اور اگر اہل دنیا سے ہے تو دفع ہلاکت اور رفع ضرر میں خرچ کرے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۵، ص ۱۴۹)

(۱۲) مایوسی گناہ ہے اللہ تعالیٰ سے ناامیدی حرام بلکہ کفر ہے، توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ پر اچھا گمان رکھو، کہ یہ بھی احسان کی تفسیر میں بیان ہوا۔

حدیث قدسی میں ہے: " قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ ، اِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَخَيْرًا وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَشَرًّا "

(رواہ الطبرانی والبیہقی عن واثلہ بن الاسقع،

(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان،، ج ۳، ص ۵۸۵۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندے سے اس کے گمان کے مطابق برتاؤ کرتا ہوں، اگر اچھا گمان رکھتا ہے تو بہتر ہے، اور اگر بُرا گمان رکھتا ہے تو بُرا ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۱۱۷)

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۶۵)

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)

(۱۴) احسان اللہ کے ہاں محبوب ہے، بندوں کو احسان کرنے ہدایت کی گئی ہے، احسان عبادت میں بھی ہوگا اور معاملات میں بھی، ناداروں، بے نواؤں پر احسان تو ہر شخص کے نزدیک محمود ہے، فرائض کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کرنا بھی احسان ہے۔ اپنے لئے وہی پسند کرے جو یہ دوسروں کے لئے پسند کرتا ہے، اسے بھی احسان شمار کیا گیا، احسان صرف بندوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ذی روح کے ساتھ احسان کا حکم ہے، ہر کام میں خوبی کو ملحوظ رکھنے کا حکم ہے، یہاں تک کہ اگر کسی کو قصاص میں قتل مقصود ہو تو تلوار کے ایک ہی وار میں قتل کر دیا جائے تاکہ وہ اذیت ناک صورت حال میں زیادہ دیر دوچار نہ رہے، جانور کو ذبح کرنے میں یہ احتیاط ملحوظ رہے کہ ایک جانور کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کرے اور تیز چھری سے کیا جائے تاکہ جانور جان کنی کے اذیت ناک حالات سے تھوڑی دیر مبتلا رہے، ذبح کے بعد جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کی کھال نہ اتاری جائے، یہ سب معاملات احسان میں شامل ہیں اور احسان اعلیٰ مقامات طاعت سے ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸، ۳۶۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ج ۱۵۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۹)

☆☆☆☆☆

باب (۲۸) :

حج اور عمرہ

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَۃَ لِلّٰہِ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ وَ لَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَکُمۡ حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡہَدۡیُ مَحِلَّہٗ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ بِہٖۤ اَذًی مِّنۡ رَّاۡسِہٖ فَفِدۡیَۃٌ مِّنۡ صِیَامٍ اَوۡ صَدَقَۃٍ اَوۡ نُسُکٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَۃِ اِلَی الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الۡحَجِّ وَسَبۡعَۃٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ لَّمۡ یَکُنۡ اَہۡلُہٗ حَاضِرِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ☆

اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو، پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنا سر نہ منڈاؤ، جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے، پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی، پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے، پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات، جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ، یہ پورے دس ہوئے، یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو، اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(سورہ بقرۃ آیت ۱۹۶)

حل لغات :

"اَتِمُّوا": اتمام سے بنا ہے جس کا معنی ہے، پورا کرنا، کامل کرنا، انتہا تک پہنچا دینا، اس کا متضاد نقص ہے یعنی ادھورا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ۵۷)

☆ (مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۸۷)

کسی شئ کو جمیع اجزاء سمیت، شرائط کی حفاظت کرتے ہوئے، مفسدات اور نواقض سے بچاتے ہوئے پورا کرنا اتمام کہلاتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ا، ص ۱۱۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۳۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ا، ص ۱۳۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو اپنے ارکان، شرائط، واجبات اور سنن کی رعایت کرتے ہوئے نیز مفسدات اور نواقض سے پرہیز کرتے ہوئے، ادا کرو۔

"اَلْحَجُّ": لغوی معنی قصد اور ارادہ کے ہیں، چونکہ اس عبادت میں بیت اللہ شریف کا قصد اور ارادہ کیا جاتا ہے لہٰذا اسے حج کہا جاتا ہے، حج کو حاء کے کسرہ کے ساتھ حِجّ بھی پڑھا گیا ہے، حَج (بالفتحہ) مصدر ہے اور حِج (بالکسرہ) اسم ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ا، ص ۱۱۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۵، ص ۱۵۲)

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱۰۷)

وقت مخصوص، موضع مخصوص کے ساتھ مشروع وجہ کے ساتھ مناسک ادا کرنا حج شرعی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ا، ص ۱۱۸)

"اَلْعُمْرَةَ": آبادی اور زندگی اس کا لغوی معنی ہے، چونکہ عمرہ میں بیت اللہ کا قصد کر کے سفر کرتے ہیں یا زندگی میں ہر وقت عمرہ ادا کیا جاتا ہے اس لئے اس عبادت کا نام عمرہ ہے، سارا سال اس عبادت سے بیت اللہ آباد رہتا ہے اس لئے بھی اسے عمرہ کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۴۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ا، ص ۱۱۸)

حج کو حج اکبر اور عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا ہے۔

"لِلّٰہِ": اللہ کے لئے، تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے ہونے چاہئیں کہ وہ خلق، تقدیر، علم، ارادہ، تعریف و تکلیف دینے کا اختیار رکھتا ہے، اس لئے تمام اعمال میں اس کی رضا مقصود رہنی چاہیئے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ا، ص ۱۱۹)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)

اُحْصِرْتُمْ ": اس کا مصدر احصار اور مادہ حصر ہے، دونوں کا معنی روکنا ہے، رکاوٹ خواہ دشمن کی طرف سے ہو یا بیماری کی وجہ سے، حکم یکساں ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۲۰)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے گھر سے نکلنے والو! اگر تم بیت اللہ شریف پہنچنے سے روک دیئے جاؤ، دشمن روکے یا بیماری۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۱)

فَمَا اسْتَيْسَرَ ": **يُسْرٌ** سے بنا ہے اس کا معنی آسانی ہے، **تَيَسُّر** اور **اِسْتَيْسَرَ** دونوں کا معنی سہولت اور آسانی ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۵۵۲)

اَلْهَدْيِ ": لغوی معنی تحفہ ہے جو کسی کو دیا جاتا ہے، اسے یا کی تشدید کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے، **اَلْهَدِيِّ**، اس کا واحد **هَدْيَةٌ** ہے،

اصطلاح شرع میں '' ھدی '' قربانی کا وہ جانور، جسے حرم میں بھیج دیا جائے تاکہ وہ وہاں ذبح ہو۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۵۴۱)

☆ (مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۹۸۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۸)

آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد تمہیں روک دیا جائے تو تم پر واجب ہے جو جانور آسانی سے دستیاب ہو وہ حرم میں بھیج دو، تاکہ وہ وہاں ذبح ہو جائے اور تم احرام کھول دو۔

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ ": **حَلْق** کا معنی ہے مونڈنا، **رُءُوْس** جمع ہے **رَأْس** کی، یہاں سر مونڈنے سے مراد ہے احرام کی پابندی دور ہونا، اسے حلال ہونا بھی کہا جاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۲۹)

مَحِلَّهٗ ": **حَلَّ** سے ظرف کا صیغہ ہے، **حَلَّ** کا معنی ہے اتارنا، نازل ہونا، احرام سے نکلنا، **مَحِلَّه** کا معنی ہے قربانی کی جگہ یا قربانی کا وقت، ہمارے نزدیک اس سے مراد ہے قربانی کی جگہ۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۲۸)

☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۱۲۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک تمہاری قربانی کا جانور حرم میں پہنچ کر ذبح نہ ہو لے اپنے سر بال کو نہ مونڈو، اس وقت تک تم حالت احرام میں رہو، اگر جانور وہاں ذبح ہو جائے تو تم احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو۔

"فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا" : مریض سے مراد وہ بیمار ہے جسے تکلیف کے باعث سر منڈانا پڑے، جسم کی کوئی بیماری یا کوئی زخم، جس کے باعث سر منڈانے کی حاجت ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱، ص ۱۳۵)

"اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ" : **اَذًى** سے مراد سر کی تکلیف جس کے باعث سر منڈانے کی حاجت ہو، زخم ہو یا درد سر یا شقیقہ یا برسام وغیرہ یا جوؤں کی کثرت اور ایذا، کوئی بھی تکلیف ہو جو بغیر سر منڈائے دور نہ ہو۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ احرام کی حالت میں سر کے بال کاٹنا حرام ہیں، ہاں اگر ایسی حالت میں کوئی ایسا مرض لاحق ہو جائے یا سر میں کوئی ایسی تکلیف آجائے کہ سر منڈائے بغیر چارہ نہ ہو تو وہ شخص حرم تک ہدی کا پہنچنے کا انتظار نہ کرے بلکہ سر منڈا دے (اس جرم کا بدلہ دے لے، اس کا بیان آیت میں موجود ہے)۔

"فَفِدْيَةٌ" : **فِدیہ، فِداءٌ** سے بنا ہے جس کے معنی ہیں، مال وغیرہ دے کر چھڑانا، کسی عبادت میں اگر کوئی کمی یا قصور آجائے انسان جو مال صرف کر کے اس کمی سے بچتا ہے اسے فِدیہ کہا جاتا ہے، جیسے روزے کا کفارہ، قسم کا کفارہ۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۷۴)

"نُسُك" : **نَسِيْكَةٌ** کی جمع ہے، نسیکہ وہ جانور ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ذبح کیا جائے، **نَسَکَ** کا لغوی معنی ہے، عبادت کرنا، خدا کے نام پر ذبح کرنا، اسی سے مناسک بنا ہے، اس کا معنی افعال وارکان حج ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۹۱)
☆ (مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۸۲۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۶)

فدیہ کے طور پر اونٹ یا گائے یا بکری، جو جانور ذبح کیا جائے گا وہ **نُسُک** سے مراد ہے۔

"فَاِذَآ اَمِنْتُمْ" : پھر جب تم اطمینان سے ہو، یہ لفظ امن سے بنا ہے جس کا معنی ہے، اطمینان، یہ اطمینان عام ہے خواہ دشمن یا بیماری کی رکاوٹ کے بعد ہو یا کوئی عذر در پیش نہ آئے، مراد یہ ہے کہ جب تم اطمینان سے ہو جاؤ یا تمہیں سرے سے کوئی عذر لاحق نہ ہو اور حج کا وقت باقی ہو (تو تم تمتع کر لو)۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۲)

تمتّع ": متاع سے بنا ہے جس کا لغوی معنی نفع حاصل کرنا ہے، سامان کو متاع اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔

عرف شرع میں حج کو عمرہ کے ساتھ ملا کر ادا کرنا **تَمَتُّع** کہلاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۶۱)
☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۸۰۳)

"اذا رجعتم": رجوع کا معنی ہے پلٹنا، مگر اس مقام پر ارکان حج سے فارغ ہونا مراد ہے، مناسک حج سے فراغت کے بعد اگر کوئی اپنے وطن کو لوٹ آئے یا وہیں اقامت اختیار کرلے، بالعموم حاجی حج سے فارغ ہو کر اپنے وطن کو پلٹ آتا ہے اس لئے اسے رجوع سے تعبیر کیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۹۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۳)

"ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ":

اَهْـل " سے مراد گھر والے ہیں یعنی بیوی، بال بچے، کنبہ، رشتہ دار، جب اہل بیت کا لفظ استعمال ہو تو اس سے حضور سید عالم ﷺ کا گھرانہ مراد ہوتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۲۹)
☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۴۳)

حَاضِر بمعنی موجود ہونا ہے، غائب کا متضاد، اس آیت میں مقیم ہونا اور وہاں کا رہائشی ہونا ہے۔

مسجد حرام سے مراد حرم شریف بلکہ میقات کے اندر کا علاقہ مراد ہے، یعنی تمتع ان کے لئے ہے جو میقات سے باہر کے باشندے ہوں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۳۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۷، ۲۸۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۴)

شان نزول:

یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مقام جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ جبہ پہنے ہوئے اور خوشبو لگائے ہوئے تھا، وہ عمرہ ادا کرنا چاہتا تھا، حالانکہ بے خبری سے سلا ہوا کپڑا پہنے ہوئے اور خوشبو لگائے ہوئے تھا، اس نے دریافت کیا کہ میں عمرہ کس طرح ادا کروں؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام تھوڑی دیر خاموش رہے، اس پر وحی اتری، آپ نے فرمایا، سائل کہاں ہے؟ وہ شخص حاضر ہوا، آپ نے فرمایا، جبہ اتار (غیر سلے کپڑے پہن) اور خوشبو دھو ڈال اور جو حج میں کرتا ہے عمرہ میں کر۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۰)

مسائل شرعیہ :

(۱) امت کا اس پر اجماع ہے کہ حج فرض عین محکم غیر قابل نسخ ہے، پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے، اس کی فرضیت قرآن مجید اور سنت سے ثابت ہے، اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور باوجود استطاعت کے ادا نہ کرنے والا فاسق ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فِيهِ ايٰتٌ ، بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ، وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا ، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ☆

(سورہ آل عمران، آیت ۹۷)

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے، جو اس تک چل سکے، اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۶۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳)

(۲) حج عمر میں ایک بار فرض ہے جو صاحب استطاعت ہو، حج فرض ادا کرنے کے علاوہ جتنی بار چاہے ادا کرے، چونکہ وجوب حج کا سبب بیت اللہ ہے اور وہ ایک ہے متکرر نہیں ہوتا، لہٰذا عمر میں ایک بار حج فرض ہوا۔

حدیث شریف میں ہے کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے؟ حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام خاموش رہے، یہاں تک کہ تین بار دریافت کیا گیا، حضور نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار، پھر ارشاد فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا، اس سے تمہیں مشقت اٹھانا پڑتی۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳)

(۳) عمرہ کرنا سنت ہے، اس کے لئے کوئی وقت مخصوص نہیں، ہاں ایام حج میں عمرہ کرنا ممنوع ہے، عمر میں جتنی بار چاہے عمرہ کرے ثواب پائے گا، عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں، اس لحاظ سے حج کو حج اکبر کہتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا۔

" سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَاَنْ يَّعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ "

عمرہ کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا کیا یہ فرض ہے؟ فرمایا نہیں، ہاں اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے۔

☆ (جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۱۱۲)

ایک اور حدیث میں یوں ارشاد مروی ہے: " اَلْحَجُّ مَكْتُوْبٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ "

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۱۸۷۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۸)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۷۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۸)

(۴) عمرہ شروع کر لینے سے اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، عمرہ خواہ عذر سے چھوڑ دے یا بلا عذر، اس کی قضا لازم ہے، یہی حال ہر نفل کا ہے نفل کام شروع کرنے پر پورا کرنا واجب بن جاتا ہے، جمہور امت کا اس میں اختلاف نہیں، صلح حدیبیہ کے سال حضور اکرم ﷺ نے جس عمرہ کا احرام کھول دیا تھا اگلے سال آپ نے اسے قضا فرمایا، فقہاء اور محدثین نے اس قضائے عمرہ کہا ہے۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، ج ۱، ص ۲۴۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۳۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۶)

(۵) نابالغ نے حج کا احرام باندھا، قبل وقوف عرفات بالغ ہو گیا، احرام کی تجدید کرے، کیونکہ پہلا احرام نفلی تھا اب واجب ہو گیا ہے، جیسا کہ نفل نماز شروع کی اس حال میں فرض کی جماعت قائم ہو گئی، نفل چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو کہ یہ فرض ہے

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۰)

(۶) اگر کوئی فرض ادا کرنا شروع کر دے تو ظن کی بنا پر توڑ نہیں سکتا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۰)

(۷) فرض اور نفل (ہر دو) کو علی وجہ التمام ادا کرنا مامور بہ ہے، آیت بالا میں "**اَتِمُّوْا**" کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۵۲)

(۸) حج اور عمرہ میں (بلکہ تمام امور خیر میں) نیت میں اخلاص ہو کہ یہ کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لئے کرتا ہوں، محض دنیوی اغراض مطلوب و مقصود نہ ہوں، مثلاً اجتماع کثیر، اظہار غلبہ، اظہار فضیلت، تفاخر، اظہار نفرت، دنیوی حوائج کا پورا کرنا، تجارت وغیرہ، اخلاص نیت سے حج اور عمرہ کرنے سے یہ امور از خود حاصل ہو جائیں گے، آیت مذکورہ کے کلمہ **لِلّٰہِ** کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۰)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳)

(۹) حج اور عمرہ کے سفر میں تجارت کی اجازت ہے، ہاں مقصود تجارت نہ ہو، اس سفر میں نیت تجارت اخلاص کے منافی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۱ص۱۱۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲ص۳۶۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱ص۱۳۴)

(۱۰) حج اور عمرہ میں زادراہ اور سواری کا انتظام حلال مال سے کرے بلکہ تمام امور خیر، جہاں مال خرچ کرنا پڑتا ہے، حلال مال سے خرچ کرے کیونکہ حرام کمائی سے کیا ہوا نیکی کا کام مقبول نہیں، یہی حال حج اور عمرہ کا ہے، آیت مذکورہ بالا کے کلمہ "لِلّٰہِ" کا یہ بھی مفہوم اور مفاد ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۸۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱ص۱۳۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص۱۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۴ص۸۰)

(۱۱) حج اور عمرہ کی ادائیگی کا مقام مکہ معظمہ ہے، اس مقام کی عظمت وحرمت کی وجہ سے یہاں حاضر ہونے والے کے لئے لازم ہے کہ احرام باندھ کر حاضر ہو، چونکہ مسلمان اطراف عالم سے یہاں حاضر ہوتے ہیں ان کی سہولت کے پیش نظر مکہ معظمہ کے چاروں طرف مقامات مقرر کردیئے گئے ہیں جہاں سے احرام باندھ کر گذرنا لازم ہے، ان مقامات کو میقات کہتے ہیں، میقات یہ ہیں، اہل مدینہ اور اس سمت سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ، (آج کل یہ جگہ ابیار علی کے نام سے معروف ہے) اہل شام کے لئے جحفہ، اہل نجد کے لئے قرن، اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل عراق کے لئے ذات عرق۔ برعظیم پاک وہند کے مسلمان چونکہ یمن کی سمت سے گذرتے ہیں اس لئے ان کا میقات یلملم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱ص۲۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲ص۳۶۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱ص۱۳۷)
☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج۲ص۲۴۶)
☆ (فتاویٰ عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج۱ص۳۱۱)

(۱۲) آفاقی اگر مکہ معظمہ حاضر ہونا چاہے اس کے لئے احرام باندھنا واجب ہے، خواہ حج یا عمرہ کی نیت سے حاضر ہو یا تجارت یا کسی ضرورت کے لئے، احرام ہر حال میں باندھنا واجب ہے، احرم کی پابندی سے فارغ ہونے کے لئے عمرہ کرنا ضروری ہے

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج۲ص۲۴۶، ۲۴۷)

(۱۳) میقات سے پہلے احرام باندھ لینا جائز بلکہ افضل ہے، اسی پر اجماع امت ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۸۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲ص۳۶۷)
☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج۲ص۲۴۶)

(۱۴) حج یا عمرہ کا احرام باندھ لینے کے بعد اگر کوئی عذر ایسا لاحق ہو جائے جو حرم تک پہنچنے سے مانع ہو اور وہ حج یا عمرہ ادا نہ کر سکے تو ایسا شخص حرم شریف میں ذبح کے لئے جانور بھیج دے اور لے جانے والے سے ذبح کی تاریخ مقرر کرے اس تاریخ پر وہ حرم میں جانور ذبح کر دے ادھر یہ سر منڈا کر احرام کھول دے، بیت اللہ شریف تک پہنچنے میں مانع عذر خواہ کوئی ہو، مثلاً کوئی عضو شکستہ ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے، دشمن نے راستہ روک دیا، قرض خواہ نے مطالبہ قرض میں روک لیا، مرض کے باعث سفر سے عاجز رہے، زادراہ نہ رہا، سواری کا جانور گم ہو گیا اور مزید سواری کی اطاعت نہیں رکھتا، کسی زہریلی شئی نے کاٹ لیا، جابر سلطان نے روک دیا، نفلی حج میں احرام کے بعد خاوند نے بیوی کو روک دیا، عورت کا محرم فوت ہو جائے۔

حدیث شریف میں ہے،

"مَنْ كُسِرَاَوْمَرِضَ اَوْعَرِجَ فَقَدْحَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى مِنْ قَابِلٍ"

☆ (رواہ الامام احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۲۲۵۷)

جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا بیمار ہو جائے یا اپاہج ہو جائے وہ احرام کھول دے، اگلے سال حج کی قضا لازم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۹)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۵)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۷۶)

(۱۵) ایسا شخص جسے حج یا عمرہ کے احرام باندھنے کے بعد روک دیا گیا ہو اس کی طرف سے قربانی کا جانور حرم میں ذبح ہونے کے بعد احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائے گا، اسے سر منڈانا یا بال چھوٹے کرانا واجب نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۰)

(۱۶) حج یا عمرہ مکمل ہونے کے بعد سر کے بال چھوٹے کرانے کی نسبت بالوں کو استرے سے منڈانا افضل ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے دعا مانگی:

"اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ، قَالَ، وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ، قَالَ فِى الثَّالِثَةِ، وَالْمُقَصِّرِيْنَ"...... ...... "وَفِىْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ"

☆ (رواہ الامام مالک والطبرانی والامام احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر والامام احمد وابن ابی شیبہ ومسلم عن ام الحصین والطبرانی واحمد وابویعلی عن ابی سعید والطبرانی عن عبداللہ بن قارب)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۱۴۸، ۱۲۱۴۷)

اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما (مغفرت فرما)، عرض کیا گیا، اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی، حضور نے پھر دعا مانگی، اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما، عرض کیا گیا، اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی، تیسری مرتبہ آپ نے دعا مانگی، اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی (رحم فرما)، خود سید عالم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر سر کے بال منڈائے، ہوا آپ کے بالوں کو اٹھا کر حرم شریف میں لے گئی۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۱)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۷۸)

(۱۷) سر کے بال منڈانا یا چھوٹے کرانا محظورات احرام سے ہے، اگر چوتھائی حصہ سر کے بال منڈائے یا کتروائے تو اس کے بدلے قربانی کرنا ہوگی ورنہ صدقہ دینا ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۸، ۸۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۲)

(۱۸) حج یا عمرہ کے علاوہ مردوں کے لئے سر کے بال منڈانے اور کتروانے کی اجازت ہے، اگر بال رکھے تو کانوں کی لو تک یا کندھے تک رکھے، عورتوں کے لئے سر کے بال منڈانا یا کتروانا مُثلہ ہے جو حرام ہے، احرام کی پابندیوں سے فراغت کے لئے عورتیں پورا برابر بال کتروالیں، حدیث شریف میں ہے:

لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ حَلْقٌ اِنَّمَا عَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ

☆ (رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۲۲۱)

عورتوں کے ذمہ بال منڈانا نہیں ان کے لئے صرف بال چھوٹے کرانا ہے (اس کی حد انگلی کا پورا ہے)

آیت میں حلق رأس حلال ہونے سے کنایہ ہے، یعنی احرام کی پابندیاں ختم کرنا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)

(۱۹) حج یا عمرہ کا احرام باندھتے وقت اِحصار (رکاوٹ) کی نیت کر لینے کا کوئی اعتبار نہیں، ہر صورت میں قربانی کرنا اور اس کی قضا لازم ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۵)

(۲۰) اہل مکہ پر احصار کا اعتبار نہیں، وہ رکاوٹ دور ہونے تک احرام کی حالت میں رہیں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۰)

(۲۱) حج اور عمرہ میں احصار (رکاوٹ) کا حکم یکساں ہے، حج فرضی ہو یا نفلی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۴)

(۲۲) مُحصر (وہ آدمی جسے احرام کے بعد حرم جانے سے روک دیا گیا) جو جانور حرم میں قربانی کے لئے بھیجے اسے **ھدی** کہتے ہیں، ہدی کا حدود حرم میں ذبح ہونا واجب ہے، وقت کی کوئی پابندی نہیں۔

آیت مذکورہ بالا میں " حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ " کا یہی مفہوم ہے۔

نیز اسی مفہوم کو دوسری آیت میں بیان کیا گیا ہے:

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا☆

وہ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور رکے پڑے اپنی جگہ پر پہنچنے سے اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں کہیں تم انہیں روند ڈالو تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کی قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اور اگر وہ جدا ہو جاتے تو ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔ (سورۃ الفتح آیت ۲۵)

حضور سید عالم ﷺ نے حدیبیہ کے موقعہ پر جو قربانی فرمائی وہ جگہ حدود حرم میں ہے، یاد رہے حدیبیہ کا بعض حصہ حدود حرم میں شامل ہے اور بعض حصہ حِل میں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۴)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۱، ۱۲۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)

(۲۳) ہدی کا جانور سالم الاعضاء ہو، اس کے لئے وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۹)

(۲۴) ہدی حرم میں ذبح ہونے کے بعد احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوگا، اگر اس سے پہلے حلق یا قصر کرے گا یا محظورات احرام میں سے کسی شئ کا ارتکاب کرے گا تو اس پر کفارہ کے طور پر ایک اور جانور ذبح کرنا واجب ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا ۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ☆

اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔

(سورۃ المائدہ آیت ۹۵)

نیز ارشاد ہوا: لَکُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ☆ (سورہ حج آیت ۳۳)

تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ایک مقررہ میعاد تک پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک۔

ائمہ کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ حرم تک پہنچ کر ذبح ہونا ہدی کی صفات سے ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۲، ۲۷۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۷۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۲، ص ۱۳۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۵)

(۲۵) احرام باندھنے کے بعد اگر ایسا بیمار ہو جائے جس سے احرام کھولنا پڑے یا سر میں کسی تکلیف کے باعث سر منڈانے پر مجبور ہو، جیسے سرسام یا سر کا درد، کہ طبیب حاذق سر منڈانے کا حکم دے، ایسے ہی جوئیں، لیکھیں اور دوسری تکلیف دہ چیزیں، جن کی وجہ سے سر منڈانا پڑے تو سر منڈانے کے بدلہ میں تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا دے فی کس نصف صاع (دو کلو سے کچھ زائد) یا جانور ذبح کرے، آیت مبارکہ میں اسی کا بیان صراحت سے ہے۔

مقام حدیبیہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ حالت احرام میں تھے کہ ان کے سر میں جوئیں کثرت سے پڑ گئیں، حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان کی ایذا بڑھ گئی ہے، فرمایا:

"فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاکِیْنَ اَوْ اُنْسُکْ نَسِیْکَةً"

☆ (رواہ مسلم عن کعب بن عجرۃ، ج ۱، ص ۳۸۲۔ ورواہ نحوہ البیہقی والنسائی والترمذی وابن ماجہ)

سر منڈا، تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا، یا ایک جانور کی قربانی کر۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۲، ۲۸۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ج ۸۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۲)

(۲۶) احرام کی حالت میں سر منڈانے کی صورت میں عامد اور ناسی برابر ہیں، یعنی بھول کر یا جان بوجھ کر سر منڈانے والے کا حکم یکساں ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۵)

(۲۷) مذکورہ بالا صورت میں چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلائے یا کھانے کی رقم کا مسکینوں کو مالک بنا دے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۴)

(۲۸) مساکین کو کھانا کھلانا جہاں ممکن ہو جائز ہے، مکہ معظمہ میں ہونا واجب نہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۵)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۲)

(۲۹) فدیہ کے تین روزوں میں پے در پے ہونا لازم نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۲)

(۳۰) حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مفرد

(۲) قِران

(۳) تمتع

مفرد یہ ہے کہ ایک احرام کے ساتھ صرف حج کے ارکان ادا کرنا۔

قران یہ ہے کہ ایک احرام کے ساتھ حج اور عمرہ ادا کرنا، یوں کہ عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام نہ کھولے۔

تمتع یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرے اور احرام کھول دے پھر اسی سال نئے احرام کے ساتھ حج ادا کرنا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر صحابہ کرام کی کیفیت یوں بیان فرمائی:

" قَالَتْ مِنَّامَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَداً وَّمِنَّامَنْ قَرَنَ وَمِنَّامِنْ تَمَتَّعَ "

فرمایا! ہم میں سے بعض نے مفرد حج کیا، بعض نے قِران حج کیا اور بعض نے تمتع کیا، آیت مذکورہ سے یہ امور مفہوم ہوتے ہیں۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ج ۱، ص ۳۸۹)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۶۹، ۳۸۲)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ص ۲۸۳)

(۳۱) قِران سب سے افضل ہے، پھر تمتع کا درجہ ہے اور پھر افراد۔ حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے ۱۰ھ میں حج کیا، حضور کی زندگی کا اکیلا حج قِران تھا۔

نیز آپ نے ارشاد فرمایا: " يَا آلَ مُحَمَّدٍ! مَنْ حَجَّ مِنكُمْ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فِيْ حَجَّةٍ "

اے آل محمد! تم میں سے جو حج کا ارادہ کرے وہ حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھ کر تلبیہ کہے۔

☆ (رواہ ابن حبان عن ام سلمہ بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۱۹۷۶)

حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْجُحْفَةِ وَعُمْرَتَهُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَتَهُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَعُمَرَ مَعَ حَجَّةٍ وَحَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً"

رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے ادا کئے، عمرۃ الجحفہ، اس سے اگلے سال کا عمرہ، جعرانہ سے عمرہ اور حج کے ساتھ عمرہ اور آپ نے صرف ایک حج کیا۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والطحاوی بحوالہ......)

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱ ص ۱۲۲)

اس حدیث نے صراحت فرمادی کہ آپ کا حج، حجِ قران تھا۔ علماء نے تصریح فرمائی کہ اس سلسلہ میں اخبار متواترہ وارد ہیں کہ حضور کا حج قِران تھا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۸۶)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۱۸، ۱۲۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۳۸۹)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۸۵، ۱۸۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۵۸)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۸۵)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۳۴)

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱ ص ۱۲۲)

(۳۲) حدود حرم کے اندر رہنے والے حج قِران اور حج تمتع نہیں کر سکتے، صرف حج مفرد کریں گے، اگر ان میں سے کوئی قِران یا تمتع کرے گا تو اس پر دم لازم آئے گا، آیت مذکورہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۸۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۲۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۰۴)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۸۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۸۴)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۶)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۱۳۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۳۴)

(۳۳) غیر مکی اگر حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے مکہ معظمہ میں اقامت اختیار کر لے، پھر اسی سال حج کرے، متمتع ہوگا، اور اگر مکی میقات سے باہر آئے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے اور اسی سال حج کرے، متمتع نہیں ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۳۹۷)

(۳۴) حج تمتع اور قران کرنے والے پر قربانی کرنا واجب ہے، اگرچہ حج نفلی ہو، یہ قربانی حج کے شکرانہ کے طور پر ہے، صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے اگر یہ مقیم ہو تو دوسری قربانی واجب ہے۔ حج کے شکرانہ کی قربانی کو ہدی کہتے ہیں، اور صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے قربانی کو اضحیہ کہتے ہیں، اسی بنا پر عید قربان کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں۔

آیت مذکورہ بالا میں اس کا حکم صریح موجود ہے، حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے قربانی کی اور صحابہ کرام کو قربانی کرنے کا حکم دیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۸، ۲۷۲، ۲۷۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۳)

(۳۵) جو ہدی محرم کے ذمہ واجب ہے اس کو بالاجماع مکہ معظمہ (حدود حرم) میں ذبح کرنا واجب ہے، بخلاف صاحب نصاب ہونے کی بنا پر واجب ہونے والی قربانی کے، کہ یہ ہر جگہ ذبح کی جا سکتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۱، ۲۷۲)

(۳۶) ہدی (اور اسی طرح اضحیہ) کے صرف تین قسم کے جانور ہیں۔ اونٹ (نر اور مادہ)، گائے، بھینس (نر اور مادہ)، بکری، بھیڑ، مینڈھا (نر اور مادہ)، اس کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سید عالم شارع علیہ الصلوۃ والسلام کا حکم مروی ہے۔

"خرجنا مع رسول اللہ ﷺ مهلين بالحج فامرنا رسول اللہ ﷺ ان نشترك في الابل والبقر كل سبعة منا في بدنه"

ہم حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ حج کا احرام باندھے نکلے، حضور اکرم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات افراد شریک ہوں۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ج ۱، ص ۴۲۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۳۸۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۵)

(۳۷) ہدی کے جانور کا گوشت کھانا جائز بلکہ مستحب ہے، حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ہدی کے ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا کاٹنے اور پکانے کا حکم دیا، اور پھر اس سے تناول فرمایا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۲)

(۳۸) ہدی کے جانور کا حدود حرم میں ذبح ہونا لازم ہے، اس کا گوشت باہر لے جایا جا سکتا ہے، یہ گوشت حرم کے مساکین کے ساتھ خاص نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۳)

(۳۹) حج اور عمرہ کے واجبات میں اگر کوئی واجب ترک ہو جائے تو کفارہ کے طور پر جانور ذبح کیا جائے گا، اس کو دم کہتے ہیں، دم اور ہدی کا حدود حرم میں ذبح ہونا واجب ہے، عام واجب قربانی اور صدقات کے جانور ہر جگہ ذبح ہو سکتے ہیں، زکوٰۃ وصدقات بھی مخصوص مقام سے خاص نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۳)

(۴۰) قِران اور تمتع کرنے والا اگر قربانی کا جانور نہ پائے، عام ازیں اس سے کہ جانور نہ دستیاب ہو یا خریدنے کی استطاعت نہ رکھے وہ اس کے بدلے دس روزے رکھے، تین روزے ارکان حج ادا کرنے سے پہلے اور سات ارکان حج سے فارغ ہونے کے بعد، یہ دس روزے ہدی کا بدل ہیں، مستحب یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نو ذوالحجہ کو روزے رکھے، باقی سات ارکان حج سے فراغت کے بعد، خواہ مکہ معظمہ میں ہو یا وطن واپس آ کر، آیت مذکوہ میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۹۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۳۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۹۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۴)

(۴۱) روزے رکھنے کے بعد ہدی پائے، اب ہدی ذبح کرنا واجب نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۶)

(۴۲) تیسرے روزے کے روز ہدی پائی، اب روزہ باطل ہو گیا ہدی ذبح کرنا واجب ہے، ایسے ہر خلف پر عمل کرنے سے پہلے اصل پر اگر قادر ہو جائے تو خلف باطل ہو جاتا ہے، اب اصل پر عمل کرے، مثلاً تیمم کرنے والے کو نماز میں پانی مل گیا اب تیمم باطل ہو گیا، وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہے کہ وضو اصل ہے، تیمم خلف ہے، خلف کے اتمام سے پہلے اصل پر قادر ہو گیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۹۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۶)

(۴۳) اگر ایام حج میں تین روزے نہ رکھ سکا تو اب اس کے ذمہ قربانی کرنا واجب ہو گیا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۶)

(۴۴) مذکورہ سات روزے جہاں چاہے رکھ لے، وطن واپس آنا لازم نہیں، اگر کوئی شخص حج کے بعد مکہ معظمہ میں مقیم ہو گیا یا کہیں اور چلا گیا، جہاں بھی ہو روزے رکھ سکتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳۳۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۶)

(۴۵) یوم نحر سب سے پہلے رمی کرے پھر جانور ذبح کرے، پھر سر منڈائے، یہ ترتیب واجب ہے، اس کے خلاف کرنے پر دم لازم ہے، حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایسا ہی کیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۲۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۳۸۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۸۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۸۲)

(۴۶) حظر (منع) کے ارتفاع سے وجوب لازم نہیں آتا، کیونکہ حظر کی دو ضدیں ہیں، وجوب، اباحت، حظر کے ارتفاع سے کبھی وجوب لازم ہوتا ہے کبھی صرف اباحت ہوتی ہے، اس کی مثال یوں ہے کہ جمعہ کے وقت خرید و فروخت منع ہے، اسی طرح احرام کی حالت میں شکار کرنا منع ہے، جب جمعہ کی نماز ادا ہو جائے تو خرید و فروخت مباح ہے واجب نہیں، لیکن احرام کی حالت میں سر منڈانا منع ہے، احرام کی پابندی ختم ہونے کے بعد سر منڈانا واجب ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۷۶)

(۴۷) حج کے تین فرض ہیں، یہ امر اجماع سے ثابت ہے۔ احرام باندھنا، وقوف عرفہ، طواف زیارت۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)

(۴۸) حج کے واجبات یہ ہیں، وقوف مزدلفہ، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا، آفاقی کے لئے طواف وداع (اسے طواف صدر بھی کہتے ہیں)، ذبح کے بعد سر منڈانا، رمی جمار، قارن اور متمتع کے لئے قربانی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)

(۴۹) فرائض عمرہ دو ہیں۔ احرام مع نیت اور تلبیہ، طواف۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۶)

(۵۰) واجبات عمرہ دو ہیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا، سر کے بال منڈانا یا کتروانا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۶)

(۵۱) تمتع کے لئے آٹھ شرطیں ہیں:

(۱) عمرہ اور حج جمع کرے　(۲) ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ ہو

(۳) ایک ہی سال میں عمرہ اور حج ہو　(۴) حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج ادا ہو

(۵) عمرہ مقدم ہو حج سے

(۶) احرام عمرہ، احرام حج سے مقدم ہو لیکن دونوں احرام کو جمع نہ کرے

(۷) عمرہ اور حج ایک ہی شخص کی طرف سے ہو　(۸) اہل مکہ سے نہ ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۸۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۲۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۳۹۱)

☆☆☆☆☆

باب (۲۹) :

حج کے مہینے اور مقامات

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ☆ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ☆ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆

حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے، تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو، نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت، اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے، اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے، اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو! تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو، تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بے شک اس سے پہلے تم بھکے ہوئے تھے، پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیات ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹)

حل لغات :

"اَشْھُرٌ": شَھْرٌ کی جمع ہے، جس کا معنی ہے مہینہ، عربی جمع کا اصول یہ ہے کہ کم از کم تین افراد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، مگر کبھی کبھی ایک سے زائد افراد پر بھی جمع کا اطلاق ہو جاتا ہے، حج کے مہینے (شوال، ذی قعدہ اور دس دن ذی الحج کے) پورے تین مہینے نہیں، اس کی مثال قرآن مجید میں اور جگہ موجود ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ☆

(سورۃ التحریم آیت،۴)

نبی کی دونوں بیبیوں! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

لفظ **قُلُوْب** جمع کا اطلاق دو پر ہو رہا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲،ص۴۰۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج۱،ص۳۸۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲،ص۸۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج۵،ص۱۷۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص۱۳۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱،ص۱۳۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج۱،ص۱۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲،ص۲۹۹)

"مَعْلُوْمٰتٌ": جمع ہے معلوم کی، بمعنی جانے ہوئے۔

زمانہ جاہلیت میں بھی حج کے یہی مہینے مقرر تھے، اگرچہ وہ وقت کو تبدیل کر لیتے، مگر تبدیلی کے بعد ان کا یہی نام رکھتے تھے، یعنی اے مسلمانو! حج کے مہینوں کا تمہیں پہلے سے علم ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج۵،ص۱۷۷)

"فَرَضَ": فرض کا لفظی معنی ہے شگاف ڈالنا، کاٹنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص۳۷۶)

چونکہ کاٹنے کا اثر چیز میں لازم ہو جاتا ہے اس لئے لازمی اور ضروری کو فرض کہتے ہیں، آیت میں **فَرَضَ** کا معنی ہے لازم کر لیا، یعنی جو شخص ان مہینوں میں احرام باندھ کر یا قربانی کا جانور ساتھ لے کر اپنے اوپر حج فرض کر لے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج۵،ص۹۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲،ص۴۰۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲،ص۸۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج۱،ص۲۴۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱،ص۴۰۶)

"رفث": ایسا کلام جو ذکر جماع اور اس کے دواعی پر مشتمل ہو کبھی صرف اس سے مراد جماع ہوتا ہے جیسا کہ آیت ......

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ☆

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کرلی اور تمہیں معاف فرمادیا، تو اب ان سے صحبت کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو، اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔ (سورہ بقرۃ آیت، ۱۸۷)

...... میں صرف جماع مراد ہے، مگر آیت مذکورہ بالا میں اس سے مراد جماع اور اس کے اسباب کا بیان ہے، بوس وکنار بھی اس حرمت میں شامل ہے، یعنی ایسا کلام جس کا تعلق عورتوں سے ہو، رفث ہر اس شیٔ کو کہتے ہیں، جو مرد عورت سے چاہتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۸۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۶)

"فسوق": محظورات شرعیہ کا ارتکاب کرکے حدود شرع سے نکلنے کو فسق کہتے ہیں، اس سے مراد تمام گناہ ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۳۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۷)

"جِدَالَ": اور مجادلہ کا معنی ہے جھگڑا کرنا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے ہم سفر ساتھیوں، خدام اور کرایہ داروں سے نہ جھگڑا کرو یا تاریخ حج کے بارے میں کسی سے نہ جھگڑو، یا امیر حج کی مخالفت نہ کرو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ))
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۸)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۹، ۴۱۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۴)

"خَیْرٍ": ہر وہ شئ جس کی طرف عقل مند رغبت کریں، مثلاً عقل، عدل، فضل، مال، اس کا مقابل شر اور مضرت ہے، بھلائی، نیکی اور کسی شئ کا اپنے کمال کو پہنچنا خیر ہے۔ یہاں اس سے مراد صدقہ، خیرات، فرضی ونفلی عبادات، طواف، عبادت میں خشوع وخضوع ہے۔

"جُنَاحٌ": **جَنَحَ** سے بنا ہے، جس کا معنی ہے میلان، حق سے اعراض کرنا، پھر اس کو وسعت دے کر ہر گناہ کو **جُنَاحٌ** کہا جاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۰۰)

"فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ": فضل کے معنی زیادتی ہے خواہ زیادتی کسب سے حاصل ہو یا بغیر کسب کے، تجارت کے منافع کو بھی فضل کہا جاتا ہے، اس مقام پر یہی معنی مراد ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)

"اَفَضْتُم": بکثرت چلنا، پانی کا بہنا، لوٹنا۔

"عَرَفٰتٍ": جمع عرفہ کی ہے، عرفہ معرفت سے بنا ہے، جس کا معنی ہے پہچاننا۔

عرفات ایک میدان ہے جو مکہ معظمہ سے نو میل دور مزدلفہ سے آگے ہے، اسے عرفات کہنے کی چند وجہیں ہیں:

☆ حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر اترنے کے تین سو برس بعد حضرت حوا سے یہاں ملاقات پر انہیں پہچان لیا

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس میدان کو دیکھ کر پہچان لیا کہ یہی وہ مقام ہے جہاں مجھے حج میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۹۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۱۵)

"اَلْمَشْعَرِ الْحَرَامِ": مشعر، شعور یا شعار سے بنا ہے جس کے معنی علامت کے ہیں، اور حرام بمعنی عزت و حرمت والا۔ مشعرِ حرام، مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے اس کو قزح یا میقدہ کہتے ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ص ۳۹۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۹۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۲)

"اَفِیْضُوْا": افاضہ یعنی پلٹنے کا حکم قریش کو ہے، زمانہ جاہلیت میں قریش براہ تکبر حج میں مزدلفہ سے ہی واپس لوٹ جاتے تھے جبکہ دیگر لوگ عرفات سے پلٹتے تھے، انہیں حکم دیا گیا کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں، یعنی حج میں تم بھی عرفات میں جاؤ اور وہاں سے پلٹو۔

مسائل شرعیہ :

(۱) حج ارکان اسلام سے ایک رکن ہے، یہ فرض قطعی ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے، اس کی فرضیت کتاب اللہ، سنت، اجماع امت اور قیاس سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فِيهِ ءَايَٰتٌۢ بَيِّنَٰتٌ مَّقَامُ إِبْرَٰهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُۥ كَانَ ءَامِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ☆ (سورہ آل عمران، آیت ۹۷)

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے، جو اس تک چل سکے، اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔

کثیر احادیث طیبہ میں اس کی فرضیت کا بیان ہے۔

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۷۹)

(۲) صاحب استطاعت پر عمر میں صرف ایک بار حج کرنا فرض ہے، اور حج سال میں صرف ایک مرتبہ مخصوص دنوں میں ادا ہوتا ہے بخلاف عمرہ کے کہ وہ سارا سال ادا ہو سکتا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۹۹)

(۳) حج کا وقت شوال اور ذی قعدہ کے مہینے اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں، ان ایام میں حج کا احرام باندھا جا سکتا ہے، ایام منی کے بعد مناسک حج کا وقت ختم ہو جاتا ہے، چونکہ احرام حج کی شرط ہے رکن نہیں اس لئے ایام حج سے پہلے بھی حج کا احرام باندھنا جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۳۰۰، ۳۰۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ا، ح ۱۳۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۳۸۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ا، ص ۲۴۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۳۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ا، ص ۱۳۷)

(۴) اصولین کے نزدیک وقت حج "مشکل" ہے کہ یہ "معیار" کے مشابہ ہے کہ افعال حج ان کے خارج میں ادا نہیں ہو سکتے اور "ظرف" کے مشابہ ہیں کہ افعال حج تمام وقت کو محیط نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۴)

(۵) اگر کسی کو حج کی استطاعت حاصل ہو جائے تو اسے فوراً حج کرنا چاہیئے البتہ اگر فوری طور پر ادا نہ کرے تو گناہگار نہیں، آخری عمر تک ادا کرنا فرض ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۴)

(۶) حج کے مہینے حج کو فرض نہیں کرتے بلکہ جب تک احرام نہ باندھے حج کی ادائیگی فرض نہیں ہوتی، بخلاف نماز اور روزہ کے اوقات کے، کہ ان کے اوقات ہی نماز اور روزہ کو فرض کر دیتے ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۳۰۴)

(۷) حج کے تین فرض ہیں، احرام، وقوف عرفات، طواف زیارت۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۳۰۱)

(۸) احرام، نیت کے ساتھ تلبیہ کہنے کو کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۳۹۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۳۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ا، ص ۱۴۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۴۰۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)

(۹) آفاقی کے لئے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بالاتفاق جائز ہے' حضور سید المرسلین ﷺ نے چار عمرے ذی قعدہ میں ادا کئے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۹)

(۱۰) سابقہ شریعتوں کے جن امور کو شریعت اسلامیہ نے باقی رکھا ہے وہ مشروع ہیں، حج کے مہینے موجودہ اور سابقہ شریعتوں میں ایک ہی ہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان، ج ۵، ص ۱۷۷)

(۱۱) ارکان حج کی ابتدا دن سے ہوتی ہے، طواف زیارت، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، رمی، ذبح، حلق، ان ارکان کو دن میں شروع کیا جاتا ہے، حج کے دنوں میں رات اس دن کے تابع ہیں، بخلاف اور دنوں کے دن رات کے تابع ہوتے ہیں'

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱، ص ۳۱۲)

(۱۲) احرام کی حالت میں یہ امور حرام ہیں:

(ا) وطی اور دواعی وطی

(ب) خشکی کے جانور کا شکار کرنا، شکار کی طرف اشارہ کرنا

(ج) بالوں اور ناخنوں کا دور کرنا

(د) جوں، جو میل سے پیدا ہوتی ہے، کو دور کرنا

(ہ) بدن یا کپڑے پر خوشبو کا استعمال کرنا

(و) چہرہ ڈھانپنا (مندرجہ بالا امور میں مرد اور عورت کا حکم یکساں ہے۔)

(ز) مرد کے لئے سلا کپڑا پہننا اور موزہ پہننا،

(ح) مرد کے لئے سر ڈھانپنا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۲)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان، ج ۵، ص ۱۷۸)

(۱۳) محرم مرد اور محرمہ عورت نکاح کر سکتے ہیں بوس و کنار حرام ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۹۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۳)

(۱۴) محرم اگر شہوت کے ساتھ بیوی کو بوسہ دے تو دم لازم آتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱، ص ۳۰۸)

(۱۵) وقوف عرفات سے قبل جماع کرنا حج کو فاسد کر دیتا ہے، اس کی قضا لازم ہے، اس پر علماء کا اجماع ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۴۰۷)

(۱۶) جس شخص نے حج کا احرام باندھ کر حج ادا نہ کیا، وہ عمرہ کر کے احرام کھول دے، اگلے سال حج کی قضا کرے'

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱، ص ۴۰۶)

(۱۷) حج کے بعض ارکان کا ترک کرنا حج کو فاسد نہیں کرتا، صرف دم دینے سے حج مکمل ہو جاتا ہے، مثلاً کسی نے احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کی یا سلا ہوا لباس پہنا، یا خشکی کا شکار کیا، ان محظورات احرام کے ارتکاب پر صرف دم دینا لازم ہے، حج مکمل ہو جائے گا، بخلاف نماز کے، کہ نماز کے محرمات کے ارتکاب سے نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً کلام کرنا یا حدث کرنا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ص ۴۰۵)

(۱۸) تلبیہ بلند آواز سے کہنا واجب ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"مُرْ اُمَّتَکَ یَرْفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِالتَّلْبِیَۃِ فَاِنَّھَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ" (احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۴۰۶)

اپنی امت کو حکم دیجئے کہ وہ تلبیہ میں آواز بلند کریں، کیونکہ وہ حج کے شعائر سے ہے۔

(۱۹) فحش کلام، ارتکاب معاصی اور جھگڑا کرنا اگر چہ ہر حال میں حرام ہے مگر حج میں ان کی حرمت شدید تر ہو جاتی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۵)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ص ۳۰۸)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)

(۲۰) اصول دین کے ثبوت، حق کو واضح کرنے اور اللہ کی راہ میں دعوت کے لئے مجادلہ عظیم طاعت ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ☆ (سورۃ النحل آیت ۱۲۵)

اپنے رب کی راہ پر بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۸۳)

(۲۱) باطل اور ناحق کو ثابت کرنے، مال اور جاہ کے طلب کے لئے مجادلہ کرنا مذموم و ممنوع ہے، جہاں مجادلہ کی مذمت وارد ہے اس سے یہی مراد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ص ۱۸۳)

(۲۲) امور خیر کا ذکر کریں، شر کا ذکر نہ کریں بلکہ گناہوں پر پردہ ڈالیں، رب کریم نے اس آیت میں صرف خیر کا ذکر فرمایا ہے، حالانکہ وہ ہمارے خیر اور شر دونوں کو جانتا ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ص ۱۸۳)

(۲۳) عازمین حج کے لئے اتنا زادراہ لے کر چلنا واجب ہے جس سے آنا جانا سواری پر آسانی سے ہو سکے اور اپنی آبرو محفوظ رکھ سکے، اپنی حاجت سے زائد زادراہ ساتھ لینا مستحب ہے کہ دوسروں کے کام آئے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۱۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۳۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۰۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۸۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۳۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۳۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۱۳۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۸۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۹۵)

(۲۴) ''سفر فی الدنیا'' کے لئے توشہ، مال، کھانے پینے اور سواری کی ضرورت ہے، اسی طرح ''سفر من الدنیا'' کے لئے توشہ معرفت الٰہی، محبت الٰہی، ماسوای اللہ سے اعراض اور طاعت رسول ﷺ ہے، اور یہ توشہ فرض ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۸۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۳۹)

(۲۵) طریق حج میں تجارت کی اجازت ہے مگر شرط یہ ہے کہ عبادت اور مناسک حج کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ آئے، تجارت اخلاص کے منافی نہیں مگر تجارت کے بغیر حج افضل ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۱۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۳۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۰۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۹۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۸۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۴۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۸۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۳۹۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۱۳۹)

(۲۶) وقوف عرفات فرض ہے، اس کے لئے نو ذی الحجہ کی دوپہر کے بعد سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے، اگر کسی کو مذکورہ بالا وقت میں وقوف نہ مل سکے تو دس ذی الحجہ کی طلوع فجر تک گنجائش ہے، عرفات کا پورا میدان ماسوا بطن عرنہ کے موقف ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۹۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۸۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۱۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۸۸)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۱۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ))
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۱۳۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۴۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۴۰)

(۲۷) وقوف عرفات حج کا رکن ہے، اس کے ترک کرنے والے کا حج ادا نہیں ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۱۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۰۱)

(۲۸) وادی محسر کے علاوہ تمام مزدلفہ موقف ہے، مشعر حرام مزدلفہ کا نام ہے، اور یہ حدود حرم میں شامل ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۸)

(۲۹) وقوف مزدلفہ بعد وقوف عرفہ کے واجب ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۱۸، ۴۲۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)

(۳۰) مزدلفہ میں مغرب اور عشاء، عشاء کے وقت ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھی جائیں، اگر کوئی شخص نو ذی الحجہ وقوف عرفات کے بعد نماز مغرب راستہ میں ادا کرے تو اس کا اعادہ لازم ہے، بلکہ اگر وہ مزدلفہ میں ایسے وقت پہنچ گیا کہ ہنوز مغرب کا وقت باقی ہے تو بھی نماز مغرب عشاء کے وقت تک موخر کرے، آج حاجی کے لئے مغرب کا وقت نماز عشاء کے وقت شروع ہوتا ہے، مغرب کے فرض پڑھ کر عشاء کے فرض پڑھے، اس کے بعد مغرب کی سنتیں اور پھر عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۱۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۳۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۴۰)

(۳۱) وقوف مزدلفہ واجب ہے اس کا وقت دس ذی الحجہ کی نماز فجر کے بعد ہے، دس ذی الحجہ کی نماز فجر وقت شروع ہوتے اندھیرے میں پڑھ کر وقوف کرے، طلوع فجر سے تھوڑا پہلے یہاں سے روانہ ہو، اس کے ترک پر دم لازم ہوگا، البتہ ضعیف، بیمار اور کمزور عورتیں نماز فجر سے پہلے یہاں سے روانہ ہوسکتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۹۷، ۱۹۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶، ۹۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۳)

(۳۲) وقوف عرفات اگر کوئی غروب آفتاب سے پہلے ترک کرے تو اس پر دم لازم ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۱۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۹۴)

(۳۳) وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ میں تکبیر، تہلیل، تلبیہ، ثناء، درود شریف، تلاوت اور دعائیں مانگنا یہی ذکر الٰہی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ص ۱۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۲)

(۳۴) یوم عرفہ، جو حج کا اعظم رکن ہے، کے دس نام ہیں:

(۱) یوم عرفہ

(۲) یوم ایاس الکفار من دین الاسلام، (کفار کا دین اسلام کی مغلوبی سے مایوس ہونا)

(۳) اکمال دین

(۴) اتمام نعمت

(۵) یوم الرضوان

(۶) یوم حج اکبر

(۷) یوم الشفع

(۸) یوم الوتر

(۹) یوم الشاھد

(۱۰) یوم المشھود

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۹۱، ۱۹۲)

(۳۵) اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں بتکرار ملتی ہیں اس کا شکر ادا کرنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۹۶)

(۳۶) ہر حال میں استغفار کرے اور دعا مانگے، اسی طرح ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے، یہی حال نماز جنازہ کا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے: "کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ثَلَاثًا"

☆ (رواہ مسلم، بحوالہ...... تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۲)

حضور اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۲۰۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۴۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۱۴۲)

(۳۷) حاجی کے لئے یوم عرفہ روزہ نہ رکھنا مسنون ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۲۱)

(۳۸) یوم نحر رمی بعد طلوع شمس ہے، اس سے پہلے جائز نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۳)

☆☆☆☆☆

باب (۳۰) :

حج اور منیٰ کا قیام

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ☆

اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں، تو جو جلدی کرے دو دن میں چلا جائے تو اس پر گناہ نہیں، اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پرہیز گار کے لئے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت، ۲۰۳)

حل لغات :

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ : اور اللہ کو یاد کرو، ذکر اللہ سے مراد فرض نمازوں کے بعد تکبیر تشریق کہنا ہے، اور قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت **بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر** کہنا مراد ہے، اس سے مراد جمرات کی رمی کے وقت ہر کنکر مارتے وقت **اَللّٰهُ اَكْبَر** کہنا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)
(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۹۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۲۱۱)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۶)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۴۳)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴۳)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۹)

فِیْ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ : گنے ہوئے دن، اس سے مراد منیٰ میں قیام کے ایام تشریق ہیں جو قلیل ہیں کثیر نہیں، صرف تین دن ہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۰۴)
(الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص [illegible])
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۹۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۲۰۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۳)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۵)

"فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ": تو جو جلدی کرے دو دن میں چلا جائے۔ **تَعَجَّل** **عُجْلَت** سے بنا ہے جس کے معنی ہیں جلدی کرنا، یعنی جلدی ہو اور وہ دو دن میں رمی کر کے منی سے رخصت ہو جائے۔

"وَمَنْ تَاَخَّرَ": یعنی جو قیام منی کو تیرھویں تک مؤخر کردے، تیرھویں کو رمی کر کے منی سے چلے۔

"فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ": اس پر کچھ گناہ نہیں، یعنی رمی کر کے بارھویں کو منی سے واپس آنے اور تیرھویں کو رمی کے بعد واپس آنے میں اختیار ہے، دونو صورتوں میں کوئی گناہ، حرج نہیں۔

مسائل شرعیہ:

(۱) یوم نحر کے بعد ایام تشریق تین ہیں، یعنی ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ، گیارہ ذی الحجہ کو یوم القر کہتے ہیں یعنی منی میں قرار کا دن، یوم نحر میں قرار نہیں کہ اس روز رمی، حلق، ذبح اور طواف زیارت کرنا ہے، قرار کہاں؟ بارہ ذی الحجہ کو یوم النفر الاول یعنی واپسی کا پہلا دن اور تیرہ ذی الحجہ کو یوم النفر الثانی یعنی منی سے واپسی کا دوسرا (اور آخری) دن کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلْحَجُّ عرفۃ ،من جآء قَبْلَ طُلُوْعِ الْفجرِ مِنْ لَیْلَۃِ جمعٍ فقد اَدْرَکَ الْحَجَّ ،اَیَّامُ منی ثلاثۃٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ یَوْمَیْنِ فَلَااِثْم عَلَیْہِ ،وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَااِثْمَ عَلَیْہِ

☆ (رواہ الامام احمد وابن عدی والحاکم والبیہقی عن عبدالرحمن ابن یعمر الدیلمی، بحوالہ....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۰۶۱)
☆ (ایسا ہی ترمذی اور نسائی میں ہے)

حج (وقوف) عرفات ہے، تو جو عرفہ میں قیام کے لئے عرفہ کی طلوع فجر سے پہلے آجائے گا تو اس نے حج کو پالیا، ایام منی تین ہیں، تو جو جلدی کر کے دو دن میں لوٹ آئے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تیسرے روز تک واپسی مؤخر کردے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۲۱۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۰)

(۲) نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک پنجگانہ نماز باجماعت کے بعد بآواز بلند تکبیر تشریق کہنا واجب ہے اور تین بار مستحب ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد"

☆ (ابن ابی الدنیا، بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۷۵۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۰)

(۳) یوم نحر، جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد تلبیہ موقوف کر دے مگر تکبیر تشریق ایام تشریق تک جاری رکھے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۰)

(۴) قربانی کے تین دن ہیں، دس، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ، اس کے بعد قربانی جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

"عَنْ عَلِيٍّ قَالَ! اَلْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدٰتُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهٗ، اِذْبَحْ فِيْ اَيِّهَا شِئْتَ، وَاَفْضَلُهَا اَوَّلُهَا"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ (آیت میں وارد) ایام معدودات تین ہیں، قربانی کا دن اور اس کے بعد دو دن، تو جس دن میں چاہو قربانی ذبح کرو، اور پہلا دن افضل ہے۔

☆ (رواہ عبد بن حمید وابن ابی الدنیا، بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ج ۷-۱۲۶)

امام الائمہ تاج المحدثین والفقہاء امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک اور حدیث میں ہے:

"اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَلْاُضْحِيَّةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهٗ"

☆ (اخرجہ الامام محمد بن الحسن فی الآثار، جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۴۶)

قربانی تین دن ہے یوم نحر اور دو دن اس کے بعد۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۱)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۱۴۳)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴۳)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۳)

(۵) یوم نحر، جمرہ عقبہ کو رمی کرنا اور گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کو رمی کرنا واجب ہے، تیرہ ذی الحجہ کو اگر منی میں ہو تو تینوں جمرات کو رمی کرنا واجب ہے، مگر رمی کے بعد تکبیر کہنا سنت ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰)

(۶) یوم نحر کے بعد گیارہ، بارہ تیرہ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کو رمی کرنا افضل اور عزیمت ہے، اگر کوئی جلدی کر کے بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے منی سے روانہ ہو جائے تو اس پر تیرہ ذی الحجہ کی رمی کرنا واجب نہیں، یہ رخصت ہے، آیت مذکورہ بالا کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۹۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۲۱۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۴)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ))

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴۳)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۵)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۰)

(۷) ایام تشریق میں حاجی کے لئے منی میں قیام کرنا اور رات بسر کرنا سنت ہے، مکہ معظمہ میں طواف زیارت کے لئے جا سکتا ہے مگر وہاں قیام کرنا جائز نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۷)

(۸) یوم نحر صرف جمرہ عقبہ کو رمی کرے اس کا وقت طلوع فجر کے بعد ہے، اسی طرح قربانی کا وقت بھی دن ہے، آیت مذکورہ میں " اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ " میں اسی طرف اشارہ ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴)

(۹) گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے لے کر مغرب تک ہے، مردوں کے لئے رات کو رمی کرنا کراہت کے ساتھ جائز ہے، معذور اور عورتوں کو بھی رات میں رمی کرنا بلا کراہت جائز ہے، بلا عذر دوسرے کی طرف سے رمی کرنا جائز نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴)

(۱۰) تمام جمرات کی رمی ترک کرنے یا یوم نحر جمرہ عقبہ کی رمی ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے، اور اگر ایک جمرہ کی رمی ترک کرے تو ہر کنکری کے بدلے نصف صاع (قریباً دو کلو) گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴)

(۱۱) رمی جمرات کا طریقہ یہ ہے کہ ہر جمرہ پر سات کنکریاں ایک ایک کر کے مارے، اگر اکھٹی مارے گا تو ایک شمار ہوگی، اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہے، کنکریاں طاہر ہوں، جمرات کے قریب ماری ہوئی کنکریاں لے کر مارنا جائز نہیں، کنکری پورے سے چھوٹی ہو، جمرہ اولی اور جمرہ ثانیہ کو رمی کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنا چاہئیے، جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعا نہ مانگے یہی مسنون ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۷، ۱۰)

(۱۲) رمی کے لئے کنکریاں مزدلفہ سے لے، پتھر توڑ کر کنکریاں بنانا جائز نہیں اور مطلوبہ تعداد سے زیادہ لے، تاکہ اگر کوئی کنکری گر جائے تو بقیہ کنکریاں اسے کفایت کریں، اگر یوم نحر کے بعد صرف گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو رمی کرنا ہو تو کنکریوں کی تعداد انچاس اور اگر تیرھویں کو بھی رمی کرنا ہو تو یہ تعداد ستر سے زاید ہونی چاہئیے، جو کنکری بچ جائے اسے وہیں دفن کر دے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰)

(۱۳) یوم نحر، ذبح اور حلق (سر منڈانے) میں ترتیب واجب ہے، ترک سے دم لازم ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے:

" اَوَّلُ نُسُکِنَا فِیْ یَوْمِنَا هٰذَا الرَّمْیُ ثُمَّ الذَّبْحُ ثُمَّ الْحَلْقُ "

آج کے روز (یوم نحر) کی پہلی عبادت رمی ہے پھر ذبح پھر سر منڈانا۔

☆ (الھدایہ از علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۹۳ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور، ج ۱، ص ۲۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

" مَنْ رَمَی الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَاتٍ، اَلْجَمْرَةَ الَّتِیْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَحَرَ هَدْیَهٗ، ثُمَّ حَلَقَ فَقَدْ حَلَّ مَا حَرُمَ عَلَیْهِ مِنْ شَأْنِ الْحَجِّ "

جس نے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں پھر لوٹ کر قربانی کی پھر سر منڈایا اس کے لئے وہ شئی حلال ہوگئی جو حج (کے احرام) کے باعث حرام ہوگئی تھی۔

☆ (رواہ البزار بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۱۴۲)

ایک اور حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

" مَنْ رَمٰی ثُمَّ ذَبَحَ ثُمَّ حَلَقَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ "

جس نے رمی کی پھر قربانی کی پھر سر منڈایا اس کے لئے سوائے عورتوں کے ہر شئی حلال ہوگئی۔

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۱۴)

حجۃ الوداع میں حضور سید عالم شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوہ مبارکہ یہی ہے، حدیث شریف میں ہے:

" عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَی الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ بِمِنٰی فَدَعَا بِذَبْحٍ فَذُبِحَ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ فَاَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْاَیْمَنِ فَحَلَقَهٗ فَجَعَلَ یَقْسِمُ بَیْنَ مَنْ یَلِیْهِ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَیْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْاَیْسَرِ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰی اَبِیْ طَلْحَةَ "

رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر جمرہ عقبہ کو رمی فرمائی پھر منی میں آپ اپنی قیام گاہ کی طرف آئے پھر آپ نے قربانی کا جانور طلب فرمایا تو آپ نے قربانی فرمائی، پھر آپ نے بال مونڈنے والے (حجام) کو بلایا تو اس نے آپ کے سر مبارک کے دائیں پہلو سے بال مونڈے آپ نے وہ قریب موجود صحابہ میں بال، دو بال کر کے تقسیم فرمائے، پھر اس نے آپ کے سر کے بائیں پہلو سے بال مونڈے پھر آپ نے فرمایا کہ یہاں ابوطلحہ ہے، تو آپ نے اپنے بال ابوطلحہ کو عنایت فرمائے۔

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، ج ۱، ص ۲۷۹)

☆ (اسی مضمون کی حدیث جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۱۳۲ اور)

☆ (سنن نسائی از امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)، ج ۲، ص ۵۰ میں ہے)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۸)

(۱۴) متبرک مقامات اور متبرک اوقات میں دعا کرنا مستحب ہے اور مستجاب ہے۔ ارکان حج کی ادائیگی کے بعد اور عرفات، مزدلفہ اور منی میں دعا کا حکم اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

(۱۵) جس طرح حج اور عمرہ کا سفر باعث ثواب ہے اسی طرح حج اور عمرہ سے واپسی کا سفر بھی جائز اور باعث ثواب ہے، منی سے واپسی کے دنوں کے بیان سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے۔

(۱۶) حج اور عمرہ دونوں فقر اور گناہوں کو ایسا دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

حدیث شریف میں ہے۔

" تَابِعُوْا بَيْنَ الْحجِ وَالْعُمْرَة فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْس لِلْحجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ "

☆ (رواہ الترمذی والنسائی والامام احمد عن ابن مسعود، بحوالہ)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۲۸۶)

حج اور عمرہ کرتے رہو کہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو ایسا دور کر دیتے ہیں جیسا بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو، حج مبرور کا ثواب جنت ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۵)

☆ (جامع ترمذی از امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۱۳۰)

(۱۷) رمی میں مستحب یہ ہے کہ تیرہ ذی الحجہ کو رمی کر کے منی سے روانہ ہو اور اگر بارہ ذی الحجہ کو رمی کر کے منی سے روانہ ہو گیا تو بھی جائز ہے، یہ اختیار ایسا ہی ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنے یا افطار کا اختیار ہے، اس صورت میں بھی روزہ رکھنا افضل ہے

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸، ۹۹)

☆☆☆☆☆

باب (۳۱) :

شراب اور جواء

﴿ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۔
وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۔ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۔ قُلِ الْعَفْوَ ۔
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ☆ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔
وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۔ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۔ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۔
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ☆

تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی نفع بھی، اوران کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے، اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، تم فرماؤ جو فاضل بچے، اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو، اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے، اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے

(سورہ بقرہ آیات ۲۱۹، ۲۲۰)

حل لغات :

"اَلْخَمْرُ": خمر کے معنی ہیں ڈھانک لینا۔ چھپالینا۔
عورت کی چادر کو خمار اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ سر کو ڈھانک لیتی ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَقُل لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَايُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّامَاظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۔ وَلَايُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّالِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْاٰبَآئِهِنَّ اَوْاٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْاَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْبَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْبَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْنِسَآئِهِنَّ اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِالتّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِالطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْاعَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۔ وَلَايَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَايُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۔ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ☆

(سورۃالنور آیت'۳۱)

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپایا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

حدیث شریف میں اسی معنی کا استعمال ہوا ہے:

"خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ ...... الحديث" برتن ڈھانک کر رکھو۔

☆ (رواہ البخاری عن جابر، بحوالہ ...)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۶)

چونکہ شراب کا نشہ عقل کو ڈھانپ لیتا ہے اس لئے اسے خمر کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۵۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳، ص ۵۲)

وَالْمَيْسِرِ: **مَيْسَر** **يُسْر** کا مصدر میمی ہے جیسا کہ **مَوْعَد** اور **مَرْجَع**۔

يُسْـر کا معنی ہے آسانی، نرمی اور تو انگری، چونکہ جوا میں مال آسانی سے ہاتھ آجاتا ہے اور آسانی سے نکل جاتا ہے اس لئے اسے **مَيْسَر** کہا جاتا ہے۔

☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۱۰۱۸)

ہر قسم کی مالی ہار جیت، جو دو طرفہ ہو، جوا ہے اور اس کو لفظ **مَیْسِر** شامل ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۵۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۰۰)

"اِثْمٌ": خلاف شرع کام، ناجائز فعل، گناہ، جرم، ثواب کی ضد۔

☆ (مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۸)
☆ (المفردات فی غریب القرآن مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۰)

اس مقام پر **اِثْمٌ** جنس کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی ہر قسم کے گناہ، اس لئے اس کی صفت کبیر آئی ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۴)

شراب اور جوئے سے حاصل ہونے والی لذت اور منفعت ذہاب عقل کے باعث زیادہ فساد مل ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ شراب اور جوئے کی تحریم سے قبل حاصل ہونے والی منفعت سے بعد تحریم گناہ بڑا ہے۔

☆ (احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۱۵۲، ۱۵۳، تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۴۵۱)

"مَنَافِعُ لِلنَّاسِ": لوگوں کے لئے کچھ دنیوی نفع۔

عامۃ الناس سمجھتے ہیں کہ شراب اور جوا میں کچھ دنیوی مفاد ہیں مثلاً شراب نوشی سے قوت باہ اور ہاضمہ بڑھ جاتی ہے، رنج وغم اور پریشانی سے نجات مل جاتی ہے، بخیل سخاوت پر آمادہ ہو جاتا ہے، کمزور نشہ میں بہادر بن جاتا ہے، چہرے کا رنگ صاف ہو جاتا ہے، شراب کی تجارت میں خوب نفع ہے، اسی طرح جوئے میں بغیر مشقت مال ہاتھ آتا ہے، جوا کا دلال طرفین سے مال مفت حاصل کرتا ہے، جیتنے والا غرباء اور مساکین کی امداد کرتا ہے، اسی لئے **لِلنَّاسِ** کا لفظ استعمال ہوا، یعنی یہ منافع سطحی نظر رکھنے والے عامۃ الناس کو دکھائی دیتے ہیں، حقیقت میں ان منافع سے نقصانات زیادہ ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)

"وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا": شراب اور جوا کے منافع صرف دنیوی ہیں اور وہ بھی بادی النظر میں منافع دکھائی دیتے ہیں، حقیقت میں سراسر زیاں کاری ہے، اس کے برعکس اس کے نقصانات اتنے مہیب اور ہولناک ہیں کہ ان کے پیش نظر دنیوی منافع ہیچ ہیں، مزید یہ کہ ان نقصانات کا اثر دینی امور پر براہ راست پڑتا ہے، اس لئے قرآنی حقیقت عیاں ہے کہ شراب اور جوا کے منافع سے ان کے نقصانات زیادہ ہیں، اس لئے کوئی عقل مند گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)

شراب نوشی سے عقل جاتی رہتی ہے، عقل ہی گناہ سے روکتی ہے، جب عقل ہی نہ رہی تو انسان ہر قسم کی برائی کرسکتا ہے، شرابی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرسکتا، اس سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہوسکتا ہے، شرابی سے نماز کی ادائیگی ممکن نہیں، جھگڑا، گالی گلوچ، فحش کلام، جھوٹ وغیرہ گناہ کا صدور شراب نوشی کا اثر ہے، صدہا قسم کی بیماریاں شراب نوشی سے پیدا ہوتی ہیں، نظام ہضم کو برباد کرتی ہے، معدہ کو فاسد کرتی ہے، نظام ہضم اور افعال معدہ بقائے صحت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اسی لئے شراب کو ام الخبائث کہا گیا ہے، یعنی تمام برائیوں کی جڑ، یہی حال جوا کا ہے کہ اس سے رزق حلال کا حصول ممکن نہیں، طرفہ یہ کہ رزق حلال جوا سے برباد ہوتا ہے، اسلامی معیشت کا اصول یہ ہے کہ رزق حلال ذریعہ سے حاصل کرو اور حلال وجہ پر خرچ کرو، جوا اسلامی معیشت کے سراسر خلاف ہے۔

☆ (الجامع الاحکام القرآن مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۵۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۷)

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نہایت زکی اور فہم و فراست کے مالک تھے، آپ کا ارشاد ہے کہ میں نے شراب زندگی بھر استعمال نہیں کی، کیونکہ یہ زوال عقل کا باعث ہے، بت پرستی نہیں کی کہ یہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان، زنا بھی نہیں کیا کہ بیوی کی غیرت کو چیلنج ہے، جھوٹ کبھی نہیں بولا کہ جھوٹا ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)

"مَاذَا يُنْفِقُوْنَ": نفقہ سے مراد راہ خدا میں یا اہل و عیال پر خرچ کرنا ہے، راہ خدا میں خرچ کرنے کی دو نوعیتیں ہیں، صدقہ نافلہ اور صدقہ واجبہ مثل زکوٰۃ وغیرہ کے، **مَاذَا** سے مراد مال کی نوعیت یا مقدار ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے رسول (ﷺ)! لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کس قسم کا، یا کتنا مال راہ خدا میں یا اپنے اہل و عیال وغیرہ پر خرچ کریں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)

"قُلِ الْعَفْوَ": عفو کے چند معنی ہیں، آسان، سہل، نرم، فاضل، بچا ہوا، مٹا دینا، تخفیف کرنا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۱۵۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)

معنی یہ ہے کہ ضرورت سے بچا ہوا مال راہ خدا میں خرچ کرو، یا جس کا خرچ کرنا آسان اور سہل ہو وہ دو، یا جس کے خرچ کرنے میں مشقت نہ اٹھانا پڑے اور اس کا اثر دل پر نہ پڑے وہ خرچ کرو۔

بعض مفسرین نے فرمایا ہے اس سے مراد افضل اور پاکیزہ مال ہے، یہ جوا وغیرہ حرام ذرائع سے کمائے ہوئے مال کے مقابل پاکیزہ مال ہے، یعنی راہ خدا میں یا اہل وعیال پر پاکیزہ اور حلال مال خرچ کرو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان)

"اَلْیَتٰمٰی": یتٰمٰی یتیم کی جمع ہے، جس انسان کا باپ نابالغی کی عمر میں فوت ہو جائے وہ بچہ یتیم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۳۳۰)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۱۵۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے نبی (ﷺ)، لوگ آپ سے ان یتیموں کے مال کے متعلق سوال کرتے ہیں جو ان کی پرورش میں ہوں۔

"اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ": اصلاح صُلح سے بنا ہے جس کا معنی ہے درستی۔

یتیموں کی اصلاح کی صورت تزویج، تقویم، تادیب ہے، جانی، مالی، نفسانی اور روحانی اصلاح مراد ہے، یتیموں کے مال کی حفاظت، نفع بخش تجارت میں لگا دینا، انہیں علم وہنر سکھانا اور اس پر ان کا مال خرچ کرنا مراد ہے، یعنی یہ سب صورتیں بہتر ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۶)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

"يُخَالِطُوْهُمْ": **خَلْطٌ** سے بنا ہے، جس کا معنی ہے چند چیزوں کے اجزا آپس میں ملا دینا، عام ازیں کہ وہ اشیاء ٹھوس ہوں یا مائع یا ان میں سے ایک ٹھوس اور دوسری مائع۔

دوست، پڑوسی اور شریک کو **خَلِیْطٌ** کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۵۵)

اس مخالطت سے مراد شرکت، آپس میں مل جل کر رہنا، مال ملا لینا، نکاح کر لینا، کھانے پینے اور رہائش میں شرکت کر لینا سب ہی مراد ہے، مخالطت ان سب کو شامل ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۱۶۰)

اِخْوَانُکُمْ: **اَخٌ** کی جمع **اِخْوَانٌ** ہے، ایک طرف سے یا دونوں طرفوں سے یا رضاعت میں دوسرے کے ساتھ مشارک کو **اخ** کہتے ہیں بمعنی حقیقی بھائی یا رضاعی بھائی، مجازاً اس کا اطلاق قبیلہ، دین، صنعت، پیشہ، معاملہ اور دوستی میں ساجھی پر ہوتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۳)

آیت مذکورہ میں بھائی سے مراد ہم مذہب یا ہم قبیلہ ہے، یعنی اگر تم زیر پرورش یتیموں کو اپنے ساتھ ملا لو یا ان سے خود نکاح کر لو یا اپنی اولاد کا نکاح ان سے کر دو یا ان کا مال اپنے مال میں ملا لو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ تمہارے دینی یا قبیلہ کے بھائی ہیں۔

لَاَعْنَتَکُمْ: **عَنَتٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے ایسی مشقت جس میں ہلاکت کا خوف ہو، ابتلا، آزمائش اور ہلاکت بمعنی ذلت بھی استعمال ہوتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۴۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)

آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں یتیموں کے بارے میں سخت مشقت میں ڈال دیتا، اور حکم دیتا کہ ان کا مال بالکل الگ رکھو اور ان کی اصلاح کرو، مگر اس نے اپنے فضل سے تمہیں مشقت اور آزمائش میں نہیں ڈالا، یتیموں کا مال اپنے مال سے ملا لینے کا آسان حکم دیا ہے۔

شان نزول :

مذکورہ بالا آیت میں شراب، جوا، نفقہ اور یتیم کے مال کی حفاظت کے مسائل کا بیان ہے اس لئے ہر مسئلہ کا شان نزول الگ ہے:

(۱) شراب اور جوا کی حرمت :

زمانہ جاہلیت میں شراب نوشی اور جوا کھیلنے کی لعنت عام تھی، شاید ہی کوئی اس لعنت سے بچا ہو، ابتدائے اسلام ان کی حرمت نہ تھی، مکہ معظمہ میں یہ آیت اتری۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ☆

اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو۔ (سورۃ النحل آیت ۶۷)

اس آیت کے نزول تک شراب حرام نہ تھی، یہی حال مدینہ طیبہ کے ابتدائی قیام تک رہا، لیکن شراب نوشی کے مضرات سے فرار ممکن نہ تھا، عقل کا سلب ہو جانا اور مال کا نقصان تو ہر ایک مشاہدہ کر رہا تھا، اس صورت حال کے پیش نظر حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ بن جبل اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! شراب اور جوئے کا فیصلہ فرمائیے، اس پر مذکورہ آیت نازل ہوئی، اس پر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شراب نوشی اور جوا ترک کر دیا، لیکن اس آیت سے مطلقاً حرمت کا حکم واضح نہ ہوا، اس لئے بعض حضرات اس وقت اسے استعمال کرتے رہے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے چند صحابہ کو دعوت پر مدعو کیا، کھانے کے بعد شراب کا دور چلا، نشہ کی حالت میں نماز جماعت سے رہ گئی، امام نے سورۃ الکافرون پڑھی، مگر آیات سے حرف لا حذف کر دیا، یہ صورت بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں پیش ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وہی درخواست دہرائی کہ شراب کے بارے میں قطعی فیصلہ فرمائیے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ☆

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور ناپاکی کی حالت میں بے نہائے، مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کے چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کو مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (سورۃ النسآء آیت ۴۳)

اس تازہ حکم سے یہ سمجھا گیا کہ حالت نماز میں شراب کے نشہ میں ہونا حرام ہے، نماز کے بعد نشہ حرام نہ تھا، حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء کے بعد چند صحابہ کرام کی دعوت میں شراب پلائی، نشہ کی حالت میں انصار ومہاجرین میں نسب کے فخر پر جھگڑا ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی درخواست دہرائی اور عرض کی یا اللہ! شراب کے بارے میں بیان شافی عطا فرما، اس پر شراب اور جوا کی حرمت قطعی نازل ہوئی۔

ارشاد ربانی ہوا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَيۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ☆ اِنَّمَا يُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّوۡقِعَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ فِى الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ وَيَصُدَّكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ ☆

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے، تو کیا تم باز آئے؟

(سورۃ المائدہ آیات ۹۰، ۹۱)

ان آیات نے شراب اور جوئے وغیرہ کو قطعی حرام کر دیا اب ان کی حرمت ابدی ہے شراب اور جوئے کی حرمت بتدریج ہوئی اس میں اللہ کریم کا فضل ہے، اگر یکبارگی حرمت نازل ہوتی تو یک لخت شراب کا ترک کرنا دشوار ہوتا، آیت سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ! ہم رک گئے، یعنی ہم شراب کے قریب نہ جائیں گے، دیگر صحابہ نے اپنے شراب کے برتن توڑ دیئے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۹، ۱۰۰)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۹)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۲۲)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۳۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۵۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۰)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶، ص ۴۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۲)

شراب کی حرمت قطعی غزوہ احزاب کے بعد نازل ہوئی۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۲)

(۲) نفقہ، صدقہ و خیرات:

حضرت عمر بن جموح رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں سوال کیا یارسول اللہ! ہم کتنا مال راہ خدا میں خرچ کریں اس کی مقدار ارشاد فرمایئے، اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۔ قُلِ الْعَفْوَ ۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ☆

تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم (دنیا اور آخرت کے) کام سوچ کر کرو

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۹)

دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہما بارگاہ عرش پناہ مصطفیٰ کریم ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! ہمارے پاس غلام بھی ہیں اور اپنے بال بچے بھی، ان پر ہم کتنا خرچ کریں، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی۔

☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

مفسرین نے فرمایا کہ ابتدائے اسلام میں بقدر ضرورت مال لے کر باقی سب خیرات کرنا واجب تھا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی ضروریات پوری کر کے اپنا باقی ماندہ اندوختہ راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے، آیت میں یہی مراد ہے، اس صورت میں یہ حکم آیت زکوٰۃ سے منسوخ ہے، اب صرف زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اپنا بقیہ اندوختہ خیرات کرنا واجب نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور)

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت میں نفلی صدقہ مراد ہے، اس صورت میں آیت سے مراد یہ ہوگا اپنا سارا مال خرچ کر کے خود محتاج نہ ہو جاؤ، اور نہ اپنے اہل و عیال کو محتاج بناؤ، بلکہ اپنے مصارف اور ضروریات سے جو بچ رہے وہ خیرات کرو، اس صورت میں یہ آیت منسوخ نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۱۵۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۶، ص ۵۱)

(۴) یتیم کے مال کی حفاظت:

زمانہ جاہلیت میں یتیموں کے مال کھائے جانے میں احتیاط نہ کی جاتی تھی، لوگ بے دریغ یتیموں کے مال کھا جاتے، اس پر رب کریم کا حکم نازل ہوا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْ كُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْماً اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَاراً وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْراً ☆

وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑ کتے دھڑے میں جائیں گے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۰)

اس حکم کو سن کر مسلمان نہایت خوف زدہ ہوئے اور یتیموں کے اموال میں از حد احتیاط کرنے لگے، ان کا کھانا الگ پکاتے، ان کا پانی الگ رکھتے، ان کا بچا ہوا کھانا خود خرچ نہ کرتے، کبھی وہ بے کار ہو جاتا تو اسے ضائع کر دیتے، اتنی احتیاط مسلمانوں پر گراں تھی، جس کی شکایت بارگاہ بے کس پناہ میں ہوئی، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اس صورت میں لوگ یتیموں کی پرورش مشکل جان کر چھوڑ دیں گے، اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی، اس میں انہیں حکم دیا گیا یتیموں کا مال الگ رکھنا ضروری نہیں بلکہ ان کی اصلاح فرض ہے وہ جس طرح حاصل ہو وہی طریقہ اختیار کرو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ص ۱۵۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۶)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)

مسائل شرعیہ :

(۱) شراب کسی قسم کی ہو مطلقاً حرام ہے' اور مانند پیشاب نجس بھی ہے' برانڈی ہو یا اسپرٹ' خواہ کوئی بلا' جس دوا میں اس کا جز شامل ہو' خواہ کسی طرح اس کی آمیزش ہو اس کا کھانا' پینا حرام' بدن پر اس کا بیرونی استعمال بھی حرام ہے' اس کی تجارت' خرید وفروخت حرام ہے' افیون' بھنگ وغیرہ خشک چیزیں جو نشہ لاتی ہیں یا تخذیر وتفتیر کرتی ہیں ان کا نشہ بھی حرام ہے البتہ خود ناپاک نہیں' ان کا بیرونی استعمال مطلقاً جائز ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۲۴)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۵۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۴۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)
☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۱، ص ۲۰)

(۲) انگور سے بنی ہوئی شراب اور دیگر اشیاء سے بنی ہوئی شرابوں میں چند وجہ سے فرق ہے:

(ا) انگوری شراب حرام قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے، یہ نجاست غلیظہ ہے، اس کے پینے والے پر حد شرعی (اسی کوڑے) قائم کی جائے اگرچہ نشہ کی حد سے کم پئے، یہ مال متقوم نہیں، یعنی اس کی کوئی قیمت نہیں، اس کے ضائع کرنے والے یا غصب کرنے والے پر تاوان نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

"حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ"

انگوری شراب حرام ہے، قلیل ہو یا کثیر، اور ہر پینے والی شئ جو نشہ دے (حرام ہے)۔

☆ (رواہ الامام اعظم عن ابن عباس، بحوالہ)
☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۴۶)
☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۲، ص ۱۰۵۔
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۴، ص ۵۳۷)

(ب) انگوری شراب کے علاوہ دیگر شرابیں حرام ہیں مگر ان کی حرمت قطعی نہیں، انہیں نشہ سے کم حلال جاننے والا کافر نہیں فاسق ہے، بغیر نشہ کے ان میں حد نہیں تعزیر ہے، اس کی نجاست خفیفہ ہے، چونکہ یہ پینے کے علاوہ دیگر کاموں میں استعمال ہو سکتی ہے اس لئے اس کی تجارت حرام نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۲۵۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)

(۳) شراب چونکہ ام الخبائث (تمام برائیوں کی اصل) ہے، اس لئے دوا کے طور پر بچوں کو پلانا بھی حرام ہے، اسی طرح ذمی اور جانوروں کو پلانا بھی حرام ہے، زخم پر لگانا اور جانور کے کیڑوں پر ڈالنا منع ہے، اس کی حرمت اور خباثت پر کثیر احادیث ناطق ہیں، حضور شارع اسلام علیہ السلام نبی رحمت ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّہ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّہٗ دَاءٌ"

☆ (رواہ مسلم والامام احمد وابن ماجہ وابوداؤد، بحوالہ...)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۰، ح ۲۸۳۲۵)

یہ شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۹)

(۴) علاج کرنا بالاجماع واجب نہیں صرف جائز ہے، زیادہ سے زیادہ سنت ہے، اور شراب کے علاوہ ہزاروں دوائیں ہیں، پھر شراب سے علاج کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے خصوصاً اس حال میں یہ خود بیماری ہے،

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

"میری امت سے ستر ہزار جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو کسی منتر والے کو طلب نہیں کرتے، نہ بدفالی لیتے ہیں، نہ داغ دیتے ہیں، اور اپنے رب پر وہ بھروسہ کرتے ہیں"۔

☆ (رواہ البخاری عن ابن عباس ومسلم واحمد عن عمران بن حصین ومسلم عن ابی ھریرۃ والطبرانی عن خباب والدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس، بحوالہ)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۳، ح ۵۶۸۱، ۵۷۰۱)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۲)

(۵) نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے واقع ہوجائے گی، اسی طرح بھنگ، چرس، ہیروئن وغیرہ کے نشہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع ہوجائے گی۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۲)

(۶) جو شئی کثیر مقدار میں استعمال سے نشہ دے اس کی قلیل مقدار کا استعمال بھی حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ"

☆ (رواہ الامام احمد وابن ماجہ وعبدالرزاق عن ابن عمر، بحوالہ...)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۳۲۷۶)

ہر نشہ والی شئی حرام ہے اور ہر شئی جس کی کثیر مقدار نشہ دے اس کا قلیل حصہ بھی حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۲۳)

(۷) سرد علاقوں کے رہنے والے موسم کی شدت کا مقابلہ کرنے کا عذر پیش کر کے شراب پیتے ہیں، یہ عذر بھی قابل قبول نہیں اور نہ یہ عذر واقعی ہے، وہاں بھی شراب پینا حرام ہے۔

حضرت دیلم حمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَاِنَّا نَتَّخِذُ مِنْ هٰذَا الْقُمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ فَقُلْتُ فَاِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ، قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ"

میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم سرد علاقوں میں رہتے ہیں، ہمیں سخت مشقت کرنا پڑتی ہے، ہم گندم سے شراب کشید کرتے ہیں اس سے ہم اپنے کاموں میں تقویت حاصل کرتے ہیں اور اپنے علاقہ کی سردی کا مقابلہ کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا یہ نشہ دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا، اس سے باز رہو، میں نے عرض کیا کہ لوگ اسے چھوڑنے پر آمادہ نہیں، آپ نے فرمایا، اگر وہ ترک نہ کریں تو ان سے جہاد کرو۔

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۱۶۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۳)

(۸) شراب کے متعلق دس آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی، وہ رب کی رحمت سے دور ہیں۔

"شراب خریدنے والا، بیچنے والا، تجارت کا دلال، شراب کا کشید کرنے والا، جس کے لئے شراب کشید کی جائے، پلانے والا، پینے والا، اس کا اٹھانے والا، جس کے لئے اٹھا کر لائی جائے، اس کی قیمت کھانے والا"

یہ سب کام حرام ہیں ان سے اجتناب فرض ہے

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۸)

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۱۶۱)

(۹) شراب جب سرکہ بن جائے تب اس کا استعمال جائز ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۰)

(۱۰) جب تک شراب حرام نہ ہوئی تھی اس میں کچھ منافع تھے، حرام ہونے کے بعد اس کے منافع اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیئے، اب یہ سراپا زحمت اور بیماری ہے، اس سے شفا کی توقع عبث ہے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ شِفَآئَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ"

☆ (رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ، بحوالہ...)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۱۲۱)

حرام شئی میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شفا نہیں رکھی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۸)

(۱۱) جب کسی شیٔ کے منافع سے اس کے مفاسد بڑھ جائیں توشیٔ حرام ہوجاتی ہے، آیت مذکورہ میں اسی کا بیان ہے کہ شراب اور جوئے کے منافع سے اس کے مفاسد زیادہ ہیں۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۵)

(۱۲) ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب کی کوئی شیٔ غالب کو دی جائے گی قمار اور جوا ہے، یعنی ہر دو طرفہ مالی ہار جیت جوا ہے لہٰذا تاش، شطرنج، لاٹری، نردشیر، معمہ بازی، ریس کورس میں گھڑ دوڑ، کیرم، پانسوں سے کھیلنا، کرکٹ، فٹ بال، سکوائش کے کھیلوں میں سٹہ بازی وغیرہ گناہ کبیرہ اور حرام ہیں، گھوڑے سواری، نیزے بازی وغیرہ میں شرط لگانے کی رخصت ہے جب کہ یہ شرط ہو کہ سب سے آگے بڑھ جانے والے کو انعام دیا جائے گا، پیچھے رہ جانے والے کو کچھ نہ دیا جائے گا نہ اسے کوئی تاوان دینا ہوگا، اگر یہ شرط کی جائے جو آگے بڑھ جائے وہ کچھ مال لے گا اور پیچھے رہ جانے والا دے گا تو یہ جوا ہے اور ناجائز، اور اگر کوئی تیسرا آدمی شرط لگائے کہ ان دو (یا زیادہ) میں سے جو آگے نکل جائے اسے انعام دیا جائے گا پیچھے رہ جانے والے کا کوئی نقصان نہ ہوگا، تو یہ بھی جائز ہے، بعض ادارے اپنی مصنوعات کو پھیلانے کے لئے انعامی سکیم کا اعلان کرتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۲۹، ۳۲۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۲۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)

(۱۳) اپنا مال برباد کرنا، فضول خرچی، جوأ، سود اور رشوت وغیرہ بالاتفاق حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۷)

بے شک اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۷)

(۱۴) اپنی ضروریات سے بچے ہوئے مال میں صدقہ کرنا مستحب ہے، خرچ کرنے میں یہ امر ملحوظ رہے کہ اس سے اپنے اہل و عیال اور زیر کفالت افراد کا حق ضائع نہ ہو اور صدقہ کے بعد خوش حالی باقی رہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے:

" اِبْدَأْ بِنَفْسِکَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ عَنْ اَهْلِکَ فَلِذِیْ قَرَابَتِکَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِکَ شَیْءٌ فَهٰکَذَا وَهٰکَذَا "

☆ (رواہ النسائی و مسلم، عن جابر، بحوالہ . .)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۱، ص ۵)

اپنی ضروریات پر خرچ کرنے سے شروع کرو، اگر اس سے بچ رہے تو اپنے اہل پر خرچ کرو، اگر اپنے اہل سے بچ رہے تو اپنے قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرو، اور اگر قرابت داروں سے بچ رہے تو ایسا ایسا خرچ کرو۔

ایک اور صحیح مرفوع حدیث میں ارشاد ہوا: "خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ"

☆ (رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی عن ابی ھریرۃ، بحوالہ)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۱۲)

بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوش حالی باقی رہے اور صدقہ اپنے اہل وعیال سے شروع کرو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۲)

(۱۵) کثیر صدقہ کرنے سے اگر محتاجی اور ندامت پیدا ہو تو شرعاً مکروہ ہے، تھوڑا تھوڑا اعطا کرنا دین میں نفع مند ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۴)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)

(۱۶) جس طرح کمانے میں اس امر کا خیال فرض ہے کہ ذریعہ آمدنی حلال ہو، اسی طرح خرچ کرنے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ مصرف جائز ہو، ناجائز مصارف پر خرچ کرنا گناہ ہے۔ **لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ** میں یہی بیان ہوا۔

(۱۷) ضرورت سے زائد مال میں سے خرچ کرنا مستحسن اور مستحب ہے فرض یا واجب نہیں، فاضل مال کے خرچ پر شرعاً کوئی جبر نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا کسی کے فاضل مال کو چھین کر یا تو میا لینا شرعاً ممنوع و حرام ہے، رضا و رغبت سے خرچ کرنے کی فضیلت کو جبراً چھین لینے کی سند بنانا کسی طور پر جائز نہیں، آیت سے یہی مراد ہے۔

(۱۸) زیر کفالت یتیم بچوں کی اصلاح ولی پر فرض ہے، اصلاح میں اس کی جانی، مالی، نفسانی اور روحانی درستیاں شامل ہیں، یتیم کی تعلیم و تربیت اور ہنر سکھانے کے لئے یتیم بچوں کے مال سے بقدر ضرورت خرچ جائز ہے، یتیم کے مال کو تجارت میں لگانا جائز ہے، یتیم کے مال کی حفاظت اس کے اولیا پر فرض ہے، ترک پر وہ گناہ گار ہوں گے، خیانت و افراط تفریط سے بچ کر ان کے مال کو اپنے مال سے اصلاح کی نیت سے ملا لینا جائز ہے، مقصود اصلاح ہے اگر مال الگ رکھنے سے حاصل ہو تو الگ رکھے اور اگر ملا لینے سے حاصل ہو تو ملا لینا جائز ہے، بقدر حصہ ان کے مال کو اپنے مال سے ملا کر کھانا پینا اکٹھا کر لینا جائز ہے، بقدر حصہ حساب مشترک رکھنا جائز ہے، یتیم بچے سے اپنی بچی کا نکاح اور یتیم بچی سے اپنے بیٹے کا یا اپنا نکاح کر سکتا ہے بشرطیکہ حرمت کی کوئی اور وجہ نہ ہو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۴۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۲۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)

(۱۹) ہر مسلمان کا حق ہے کہ اس کا حقیقی یا دینی بھائی اس کے مال اور حال کی اصلاح کرے۔

آیت مذکورہ کے کلمہ **اِخْوَانُکُمْ** اور **اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ** کا یہی مفاد ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے:

" **اَللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ** (وفی روایة) **مَاکَانَ الْعَبْدُ** "

☆ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وعبدالرزاق واحمد بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۵، ح ۴۳۵۶۲)
☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۲، ص ۳۴۵)
☆ (جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) ج ۲، ص ۲۳۔
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۲، ص ۱۵۵)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۹)

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی امداد کرتا رہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۲)

(۲۰) یتیم کے مال کی حفاظت وصی پر ضروری ہے اگر باپ یا دادا وصیت کر جائے، اگر وصیت نہ ہو تو قاضی کسی کو وصی مقرر کردے، اگر قاضی وصی مقرر نہ کرے تو اولیاء یتیم پر اس کے مال کی حفاظت فرض ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۴)

(۲۱) یتیم کے پرورش کرنے والے کے لئے جائز ہے کہ کسی کو یتیم کے مال کے اجرت دے جو اسے امور دین، دنیا اور آخرت کی تعلیم دے، یتیم کی طرف سے ہبہ قبول کرنا جائز ہے، البتہ یتیم کے مال سے زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور اس کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا جائز ہے، میت کے ورثاء میں اگر کوئی یتیم ہو تو میت کے مال سے صدقہ وخیرات اور ایصال ثواب کے لئے مالی اخراجات جائز نہیں، البتہ میت کے بالغ وارث اس کا ترکہ تقسیم کرنے کے بعد اس کے لئے ایصال ثواب کر سکتے ہیں، یتیم کے مال کو مضاربت اور مشارکت پر دینا جائز ہے۔

وصی کی مال یتیم میں خرید وفروخت درست ہے جبکہ غبن فاحش نہ ہو، وصی کے لئے جائز ہے کہ وہ یتیم کی طرف سے دم عمد میں صلح کرلے، اسے عفو اور قصاص کی ولایت حاصل نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۴)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۲۲) احکام دنیا میں اجتہاد جائز ہے، یتیم کے مال کو اپنے مال سے ملا کر اصلاح کرنا اجتہاد سے ہی ہو سکتا ہے۔

آیت کے جزو **فَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ** میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۰)

(۲۳) مومنوں کے بچے احکام میں مومن ہی شمار ہوتے ہیں، اللہ تعالی نے یتیموں کو تمہارا دینی بھائی قرار دیا ہے۔

فَاِخْوَانُکُمْ سے یہی مستفاد ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۲)

(۲۴) یتیم جب بالغ ہو جائے تو اس سے حکم یتیمی اٹھ جاتا ہے، بالغ ہو کر یتیم نہ رہا، وہ اپنے معاملات میں مختار ہے اس کے تصرفات نافذ ہیں، ارشاد ربانی......

وَلَاتَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّابِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ ص وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ ج اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا ☆

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور عہد پورا کرو بیشک عہد سے سوال ہوتا ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۴)

..... میں یہی بیان ہوا۔

(۲۵) اولاد کے لئے باپ کی نصرت زیادہ ہوتی ہے مگر پرورش ماں کی بہتر ہے، اسی لئے پرورش میں ماں کا حق فائق ہے، البتہ اولاد کے مفادات کی نگہداشت کا حق والد کو ہے، لہٰذا اس کی پرورش کے دوران اس کا نان ونفقہ وغیرہ باپ کے ذمہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۴)

(۲۶) کفار یتیم بچوں کا حکم بھی وہی ہے جو مسلمان یتیم بچوں کا ہے، اس لئے ان کے مالی و دیگر حقوق کی حفاظت ولی یا وصی پر فرض ہے، قرآن مجید میں دوسرے مقام پر مطلق یتیم کا ذکر کیا گیا ہے:

وَلَاتَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّابِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ ص وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ ج اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا ☆

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور عہد پورا کرو بیشک عہد سے سوال ہوتا ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۴)

(۲۷) کافر یتیم کو جبراً مسلمان نہیں کر سکتے البتہ اسے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے اسلام کی طرف مائل کیا جائے۔ رب تعالی ارشاد فرماتا ہے:

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ج فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ م بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ☆

کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہوگئی نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی سے محکم گرہ تھامی جسے کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۶)

(۲۸) یتیم کی پرورش بڑے اجر کا موجب ہے، یتیم کی پرورش کرنے والے کے لئے جنت کا وعدہ ہے،

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں: اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَا

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے (حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا)۔

☆ (رواہ الامام احمد والبخاری وابوداؤد والترمذی عن سھل بن سعد، بحوالہ . .)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۱، ص ۱۸۶)

(۲۹) یتیم کی کفالت کرنے والا اگر نادار غریب ہو تو یتیم کے مال سے حق کفالت لے سکتا ہے، جیسا کہ یتیم کے مال سے اس کی تعلیم و تربیت کرنے والے کو اجرت دی جا سکتی ہے۔

حضور سید العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" کُلْ مِنْ مَالِ یَتِیْمِکَ غَیْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُتَبَاذِرٍ وَّلَا مُتَاثِّلٍ مَالاً وَّلَا تَقِیْ مَالَکَ بِمَالِهٖ "

اپنے زیر پرورش یتیم کے مال سے (بقدر کفالت) کھالو، اسراف اور فضول خرچی نہ کرو اور نہ اس کے مال کے بدلے اپنا مال بچاؤ۔

☆ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الوصایا والنسائی فی کتاب الوصایا وابن ماجہ عن ابن عمرو، بحوالہ . . .)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۵، ۴۰۴۸۷)

(۳۰) چند مسلمانوں کا مل کر کھانا باعث خیر و برکت ہے، اکیلے کھانے میں وہ برکت شامل نہیں ہوتی، چاہے تو بیوی بچوں سے مل کر کھائے یا دوست احباب سے، برکت جماعت میں ہے، اصلاح کی نیت سے یتیم کے مال اور کھانے پینے کو اپنے کھانے پینے سے ملانے کو " خیر " سے تعبیر کیا گیا ہے، اور یہ " خیر " جماعت سے ہے۔

☆☆☆☆☆

باب (۳۲)

مشرکہ عورتوں سے نکاح کی حرمت

﴿بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحِیم﴾

وَلَاتَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَاتُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْاَعْجَبَكُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ☆

اورشرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتا ہو، وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے، اور اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (سورہ بقرہ آیت، ۲۲۱)

حل لغات :

"وَلَاتَنْكِحُوْا" اور نکاح نہ کرو، **نَكَحَ** کا لغوی معنی جمع ہونا، ملنا اور داخل ہونا، عربی میں محاورہ ہے۔ نَكَحَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ بارش زمین سے مل گئی۔ نَكَحَ النُّعَاسُ عَيْنَيْهِ، نیند آنکھ میں آ گئی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۵۸)

نکاح کا اطلاق حقیقۃً جماع اور وطی پر ہوتا ہے، مجازاً عقد نکاح (تزویج) کو بھی نکاح کہتے ہیں، کیونکہ نکاح سے دو خاندان آپس میں مل جاتے ہیں۔

حدیث شریف سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ **نکاح** سے مراد حقیقۃً وطی و جماع ہے عقد نکاح نہیں۔

ارشاد نبوی ہے: "**نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْنٌ**" مشت زنی (کر کے انزال کرنے والا) ملعون ہے۔

☆ (رواہ علی القاری فی الاسرار المرفوعہ وعجلونی فی کشف الخفاء، بحوالہ ...)

☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱۰، ص ۶)

اس حدیث میں نکاح سے مراد وطی ہے عقد نکاح نہیں۔ بلکہ قرآن مجید اس امر کی تصدیق پر شاہد ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ☆

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نبھائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لئے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۰)

آیت مبارکہ میں **حَتّٰى تَنْكِحَ** سے مراد وطی ہے کیونکہ عقد نکاح تو کلمہ **زَوْجًا غَيْرَهٗ** سے ثابت ہے، اسی مفہوم کو حدیث شریف نے صراحتًا بیان فرمادیا، حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دی، عورت نے عدت کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کرلیا، مگر وہ بوجہ ضعف وطی پر قادر نہ ہوئے، عورت نے دوبارہ حضرت رفاعہ سے نکاح کا ارادہ کرلیا، نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا:

لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ

☆ (رواہ البخاری عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ج ۲، ص ۲۹۱، ۶۹۵)

تجھے رفاعہ سے دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ عبدالرحمٰن تیرا ذائقہ نہ چکھ لے اور تو اس کا ذائقہ نہ چکھ لے (مراد اس سے وطی ہے)

اس کا مزید بیان ان شاء اللہ اپنے موقعہ پر ہوگا۔ آیت متعلقہ میں "**لَا تَنْكِحُوْا**" سے مراد عقد نکاح ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۸، ۵۹)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۴)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

"**اَلْمُشْرِكِيْن**": شرک کرنے والے۔

شِرْكَة اور **مُشَارَكَة** کا لغوی معنی ہے، دو اشیاء مملوکہ کا آپس میں ملا دینا، یا ایک شئی کو دو یا زیادہ اشخاص کے لئے ثابت کرنا،

اسی معنی میں حدیث وارد ہے:

اَللّٰھُمَّ اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَآءِ الصَّالِحِیْنَ ۔ اے اللہ، ہمیں صالحین کی دعاؤں میں شامل فرما۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے فرمایا:

" اِنِّیْ شَرَّفْتُکَ وَفَضَّلْتُکَ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِیْ وَاَشْرَکْتُکَ فِیْ اَمْرِیْ "

میں نے آپ کو شرف دیا اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت دی اور اپنے امر میں شامل کیا۔

یعنی جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا، اور جو تیری اطاعت کرے گا وہ میری اطاعت کرے گا، میں نے اپنی اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کو اکٹھا بیان کر دیا ہے۔

دین میں شرک دو قسم پر ہے:

(۱) شرک عظیم

(۲) شرک صغیر

(۱) **شرک عظیم** یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال اور عبادت میں ساجھی ٹھہرایا جائے، یہ سب سے بڑا کفر ہے، اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرماتا۔

ارشاد ربانی ہے:

وَاِذْقَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَیَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَاتُشْرِکْ بِاللّٰہِ ط اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ☆

اور یاد کرو جب لقمٰن نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔ (سورہ لقمٰن آیت ۱۳)

نیز ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا☆ (سورۃ النسآء آیت ۴۸)

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔

نیز ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا☆

اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے دور کی گمراہی میں پڑا۔ (سورۃ النسآء آیت ۱۱۶)

(۲) **شرک صغیر،** اللہ تعالیٰ کے ساتھ بعض امور میں غیر اللہ کی مراعات شرک اصغر ہے، جیسے ریا، نفاق وغیرہ، حدیث شریف میں یہ معنی وارد ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

"اَلشِّرْکُ (فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ) اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَا"

میری امت میں شرک پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ خفی ہے۔

☆ (رواہ الحسن بن سفیان والبغوی عن ابی بکر وابن البخاری عن عائشۃ، بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۳، ح ۸۸۴۸، ۸۸۵۰)

اس سے مراد شرک خفی اور ریا ہے۔

اکثر فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ کبھی مطلقاً کفر کو بھی شرک کہ دیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّآ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ یَنْتَہُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ☆ (سورہ مائدہ آیت ۷۳)

بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں تیسرا ہے اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

اسی معنی کی تائید حدیث شریف سے ہوتی ہے، حضور سید عالم ﷺ جب کسی کو لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اسے ہدایت فرماتے:

اِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّکَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُھُمْ اِلٰی اِحْدٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ ...... الحدیث

جب تو اپنے کافر دشمن کا سامنا کرے تو اسے تین امور میں ایک امر قبول کرنے کی دعوت دے۔

☆ (رواہ ابن ابی شیبہ عن بریدہ، بحوالہ.....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۴، ص ۱۱۴۲۹)
☆ (رواہ مسلم والبیہقی وابن کثیر بحوالہ ...)
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر، بیروت لبنان، ج ۱، ص ۴۰۱)

حدیث مذکورہ بالا میں مشرکین سے مراد مطلقاً کافر ہیں، خواہ وہ مشرک ہوں، یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں، مجوسی ہوں یا کوئی اور۔ (شرک کی لغوی اور اصطلاحی بحث کے لئے ملاحظہ ہو، مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۲۵۹، ۲۶۰)

آیت مذکورہ بالا میں مشرک سے تمام کافر مراد ہیں، بت پرست، مجوسی، یہود، نصاریٰ، ہنود وغیرہ، بلکہ اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو حضور رحمۃ للعالمین خاتم النبیین ﷺ کی نبوت و رسالت کا منکر ہے اگرچہ وہ توحید کا اقراری ہو، بلکہ ضروریات دین میں سے کسی ایک ضرورت دینی کا منکر مشرک اور کافر ہے، اگرچہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہو۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

"حَتّٰی یُؤْمِنَّ": ایمان سے اسلام کی حقانیت کی دل سے تصدیق، زبان سے اس کا اقرار اور احکام اسلام پر التزام مراد ہے، یعنی کافر عورت جب اسلام قبول کر کے مؤمن بن جائے تو اس سے مسلمانوں کا نکاح کر لینا جائز ہے۔

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۶۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲ ص ۶۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۶۰)

"وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکَةٍ": مسلمان باندی باوجود غلامی کی ذلت کے آزاد کافر عورت سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔

خَیْرٌ: سے مراد یہ ہے کہ شرف الدین تمام شرفوں، بزرگیوں سے زیادہ نفع بخش ہے، مسلمان مرد کی بیوی اگر مسلمان ہوگی، اگرچہ باندی ہو، تو توافق فی الدین کے باعث ان میں محبت کامل ہوگی، دنیوی منافع مثل صحت، حفظ مال اور حفظ اولاد بھی حاصل ہوں گے، اس صورت میں نکاح کے پورے مقاصد پورے ہوں گے، اس لئے مسلمان عورت سے نکاح بہتر ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۶۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۶۱)

"وَلَوْاَعْجَبَتْكُمْ": اِعْجَابٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے تعجب میں ڈال دینا، پسند آنا، مراد یہ ہے کہ مشرک عورت اگرچہ اپنے حسن و جمال، مال و منال اور حسب و نسب کے باعث تمہیں پسند آجائے پھر بھی بدصورت، غریب مسلمان عورت سے نکاح کرنا نافع تر ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۵۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۵۷)

"وَلَاتُنْكِحُواالْمُشْرِكِیْنَ": (تا کے ضمہ کے ساتھ) اِنْكَاحٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے نکاح کرانا، نکاح میں دینا۔
یہ خطاب تمام مسلمانوں سے ہے، خواہ وہ عورت کے ولی ہوں یا دیگر لوگ۔
آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے مسلمانو! کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی قسم کے کافر سے نہ کراؤ، یہ نکاح نہ ہونے دو، عورت خواہ لونڈی ہو یا آزاد۔

"وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ": مسلمان غلام اپنی غلامی اور تنگدستی کے باعث اگرچہ حقیر معلوم ہوتا ہے مگر زیور ایمان سے آراستہ ہونے کے باعث ہر قسم کے کافر سے افضل ہے، کیونکہ دولت ایمان کا بدل دنیا میں کوئی اور شئ نہیں، کافر مرد میں مال، جمال، نسب اور رغبت کی اگرچہ تمام وجوہ ہی موجود ہوں مگر مسلمان مرد، خواہ غلام ہی کیوں نہ ہو، سے نکاح کرنا نافع ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۵۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۱۹)

"اُولٰئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ": اُولٰئِکَ سے مراد تمام کافر ہیں، **يَدْعُوْنَ** سے مراد رغبت دلانا، دعوت دینا، **نَار** سے مراد سبب جہنم یعنی کفر ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کافر تم سے مل جل کر تمہیں کفر کی طرف راغب کر دیں گے، کفر جہنم کی طرف لے جائے گا، لہٰذا دوزخ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ تم کافروں کی صحبت، دوستی اور میل جول سے اجتناب کرو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۹، ۸۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)

شانِ نزول:

آیت کے دو حصوں کے الگ الگ شانِ نزول ہیں، ان کا بیان مسائل شرعیہ کو سمجھنے میں معاون ہوگا:

(۱) حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ (بعض روایات کے مطابق مرثد غنوی) جن کا نام یسار بن حصین ہے، ایک بہادر صحابی تھے، حضور سید عالم ﷺ نے انہیں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ روانہ فرمایا کہ وہ اپنی تدبیر سے وہاں مقیم ضعیف مسلمانوں کو مدینہ طیبہ لے آئیں، مکہ معظمہ میں عناق نامی حسینہ وجمیلہ اور مالدار عورت سے زمانہ جاہلیت میں ان کے مراسم تھے، جب اسے ان کے مکہ معظمہ آنے کا علم ہوا تو وہ ان کے پاس آئی اور وصال کی طالب ہوئی، آپ نے فرمایا، اے عناق! اب میں اسلام قبول کر چکا ہوں، اسلام زنا اور بدکاری سے روکتا ہے، تیری طلب پوری نہیں کر سکتا، تب اس نے نکاح کی درخواست کی، آپ نے فرمایا، اسلام لانے کے بعد اس میں میرا اختیار نہیں رہا، نبی پاک ﷺ کا غلام بن چکا ہوں، آپ کی اجازت کے بغیر تجھ سے نکاح بھی نہیں کر سکتا، مدینہ منورہ واپس آ کر آپ نے یہ معاملہ بارگاہ نبوی میں پیش کر دیا، اس پر آیت کا پہلا حصہ نازل ہوا کہ کافرہ عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۲)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۶)

(۲) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کسی خطا پر اپنی حبشی باندی کے طمانچہ ماردیا، اس کے بعد وہ اس پر نادم ہوئے، حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کیا، حضور ﷺ نے اس باندی کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیسی ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ وہ توحید ورسالت کی قائل ہے، نماز، روزہ کی پابند ہے، اچھی طرح وضو کرلیتی ہے، آپ نے فرمایا، ''اے عبداللہ! وہ تو مومنہ ہے'' انہوں نے عرض کیا کہ میں اسے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لاؤں گا، پھر انہوں نے ایسا ہی کیا، اس پر لوگوں نے عبداللہ کو طعنے دیئے کہ فلاں فلاں کافرہ عورتیں، جو حسین اور مالدار بھی ہیں تمہارے نکاح کی خواہش مند ہیں، تم نے ان حسین اور مالدار عورتوں کو چھوڑ دیا ہے اور ایک سیاہ رنگ کی باندی سے نکاح کرلیا ہے، یہ کون سی عقل مندی ہے؟ اس پر آیت کا دوسرا حصہ نازل ہوا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۲)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۶)

بعض روایات میں حضرت عبداللہ کی بجائے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۹)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۲)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۰)

مسائل شرعیہ :

(۱) سوائے اہل کتاب کے ہر کافرہ سے مسلمان کا نکاح حرام ہے، نکاح کے لئے مرد وعورت کا مسلمان ہونا فرض ہے، عدم توافق کی صورت میں نکاح باطل ہے، یہ مسئلہ نص قطعی سے ثابت ہے، آیت مذکورہ میں اسی کا بیان ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

" اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْمُشْرِکَاتِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ "

☆ (رواہ نافع عن ابن عمر، صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۲، ص ۷۹۶)

اللہ تعالی نے مشرکہ عورتیں مسلمانوں پر حرام کردی ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۲)

(۲) کافرہ عورت اگر اسلام قبول کر لے تو اس سے نکاح جائز ہے، اس میں تفصیل یوں ہے کہ وہ کافرہ عورت اگر کافر مرد کے نکاح میں تھی تو عورت کے اسلام لانے کے بعد اس کے کافر مرد پر اسلام پیش کیا جائے، اگر وہ بھی مسلمان ہو جائے تو ان کا نکاح باقی رہے گا، اور اگر خاوند اسلام قبول نہ کرے تو عورت اگر دارالاسلام میں ہے تو بعد گذرنے عدت کے نکاح کر سکتی ہے اور اگر دارالحرب سے آجائے تو اس کی عدت نہیں،

آیت مذکورہ میں حَتّٰی یُؤْمِنَّ کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۱۱۷)

(۳) زمانہ جاہلیت میں مشرکہ عورت سے نکاح کیا جاتا تھا یہ ان لوگوں کا معاشرتی انداز تھا کوئی شرعی حکم نہ تھا، اسلام نے مشرکہ سے نکاح حرام قرار دیا، تو اسے پہلے عمل کا ناسخ نہیں کہہ سکتے، کیونکہ ناسخ اور منسوخ دونوں حکم شرعی ہوتے ہیں، جبکہ یہاں منسوخ حکم شرعی نہیں، ایک عادت تھی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۶۳)

(۴) یہود و نصاری اگرچہ کافر اور مشرک ہیں مگر قرآن مجید میں انہیں اہل کتاب کہا گیا ہے کہ یہ حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام پر ایمان رکھتے ہیں، ان انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی رعایت سے اسلام نے یہ رعایت دی کہ اہل کتاب عورت سے نکاح جائز ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

" اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ☆

(سورۃ المائدہ آیت ۵)

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں، ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی، جب تم انہیں ان کے مہر دو، قید میں لاتے ہوئے نہ مستی نکالتے ہوئے اور نہ آشنا بناتے اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۶۷)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۳۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۵۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۶۰)

(۵) کتابیہ سے نکاح اگرچہ حلال و جائز ہے مگر سخت مکروہ اور ناپسندیدہ ہے، نکاح کی صورت میں زوجین میں مواسات پیدا ہوتی ہے جب کہ کافروں اور اہل کتاب سے مواسات اور محبت سے اسلام نے منع فرما دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّآ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰةً ۚ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ☆

(سورہ آل عمران آیت ۲۸)

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَآءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۚ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنْتُمْ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيلِ ☆

(سورۃ الممتحنہ آیت ۱)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیغام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم نے کتابیہ عورت سے نکاح کیا، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں منع فرمایا کہ کہ کتابیہ عورت سے تفریق کرلو، انہوں نے دریافت کیا کہ کیا کتابیہ سے نکاح حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حرام تو نہیں مگر ان سے نکاح کرنے میں مسلمانوں کو کافروں سے مواسات پیدا ہونے کا ڈر ہے، جو جائز نہیں، آپ نے ان کے درمیان تفریق کرادی۔

☆ (جامع المسانید از امام ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۱۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۴)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۷۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)

موجودہ اکثر عیسائی اور یہودی قومی عیسائی اور یہودی ہیں، مذہباً عیسائی اور یہودی نہیں، لہٰذا نام نہاد یہودیوں اور عیسائیوں سے نکاح کسی طرح منعقد نہیں ہوسکتا اور اگر واقعۃً اہل کتاب ہوں تو بھی ان سے نکاح میں سراسر دینی نقصان ہے۔

(۶) صحبت اور ملاقات کا اثر دلوں پر ہوتا ہے، آدمی اپنے دوست اور ہمنشین کے مذہب کو اختیار کر لیتا ہے، اس لئے کافر اور دنیاداروں کی مجالست، معاشرت اور مخالطت منع ہے، ان کی مجلس ذکر خدا تعالیٰ اور فکر آخرت سے غافل کر دیتی ہے، دنیا کی محبت میں غرق ہو کر عافیت برباد ہو جاتی ہے، اس لئے ان کی مجلس سے اجتناب ضروری ہے، اس کے برعکس اہل اللہ کی صحبت اور مجلس نہ صرف مفید بلکہ ضروری ہے۔

اس حقیقت کو حضور سید عالم شارع اسلام ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

" اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرِ الْمَرْءُ مَنْ یُّخَالِلُ "

☆ (رواہ ابوداؤد۔ بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ص ۴۸۴)

☆ (ابن عدی۔ بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۶۴)

" (وفی روایۃ) .... فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ "

☆ (رواہ الطبرانی واحمد وابن ابی الدنیا عن ابی ھریرۃ، بحوالہ ...)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۲۱)

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس آدمی دیکھے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۸)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)

آیت مذکورہ بالا میں " اُولٰٓئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ " میں اس حقیقت کا بیان ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۹، ۸۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۸)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)

(۷) کتابیہ اگر حربیہ ہو تو اس سے نکاح حرام ہے۔

حدیث شریف میں اس کی ممانعت صراحت سے بیان ہوئی ہے:

" عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاتَحِلُّ نِسَآءُ اَهْلِ الْکِتَابِ اِذَا کَانُوْا حَرْبًا "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل کتاب حربیہ عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۹)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۵)

(۸) مسلمان عورت (خواہ آزاد ہو یا باندی) سے کسی کافر مرد کا نکاح نہیں ہو سکتا، مرد آزاد ہو یا غلام، کتابی ہو یا غیر کتابی، سب کا حکم یکساں ہے۔ آیت مذکورہ اس حکم قطعی میں نص صریح ہے، اس میں کوئی تخصیص نہیں، اس پر اجماع امت واقع ہے'

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۶)

(۹) رشتہ طے کرتے وقت عورت کی دینی رغبت کو ترجیح دی جائے، مال، حسن اور حسب ونسب کو وجہ ترجیح نہ سمجھا جائے۔

اس امر میں حضور سید عالم ﷺ کا واضح ارشاد موجود ہے:

" تُنْكَحُ الْمَرْءَةُ لِاَرْبَعٍ ، لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا ، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يداك "

☆ (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ بحوالہ .....)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۹)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۶، ح ۴۴۵۴۲)

عورت سے نکاح کرتے وقت چار امور مدنظر ہوتے ہیں، مال، حسب، جمال اور دین، تم دین کو اختیار کرو، تمہارے ہاتھ غنی ہو جائیں گے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)

(۱۰) خوش اخلاق، خوش عقیدہ نیک بخت مسلمان عورت، اگرچہ کنگال اور بدصورت ہو نکاح کرنے میں اس عورت سے بہتر ہے جو بدکار، بداخلاق، بدعقیدہ ہو، اگرچہ دولت مند ہو اور خوبصورت ہو۔

آیت مبارکہ کے جزو " وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ " میں یہی حقیقت بیان ہوئی ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۴)

(۱۱) آزاد عورت سے نکاح پر قادر شخص کے لئے باندی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۴)

(۱۲) باندی اگر کافرہ ہو، کتابیہ ہو یا غیر کتابیہ، تو اس سے نکاح ناجائز ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۰)

(۱۳) بالغ عورت اگر گواہوں کی موجودگی میں بغیر ولی کی اجازت سے، کفو میں نکاح کرے تو جائز ہے۔

اس سلسہ میں ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ☆

اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۳۴)

ولی کی اجازت اس کے لئے لازم نہیں صرف بہتر ہے۔

حدیث شریف...... "لَانِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ" ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا۔

☆ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ابی موسی، بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۳۶۵)

...... میں کمال نکاح مراد ہے نہ کہ وجوب اجازت، اس کی نظیر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔

ارشاد نبوی ہے: "لَاصَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ"

مسجد کے ہمسایہ کی نماز بغیر مسجد کے نہیں ہوتی۔

☆ (رواہ الدارقطنی فی السنن عن جابر وابی ہریرۃ، بحوالہ.....)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ ج ۲ ص ۳۶۳)

اسی طرح ارشاد نبوی ہے: "لَاحَظَّ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَکَ الصَّلٰوةَ"

اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جو نماز کو ترک کرے۔

☆ (رواہ القرطبی فی جامع لاحکام القرآن، ج ۳، ص ۷۵)

مذکورہ بالا احادیث میں کمال نماز اور کمال نصیب مراد ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۷۴، ۴۵)

(۱۴) انعقاد نکاح کے لئے کم از کم دو مسلمان مرد گواہوں کی حاضری لازمی ہے، اگر چہ نکاح میں یہ شرط طے کرلی جائے کہ گواہ گواہی کو چھپا کر رکھیں گے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۷۹)

☆☆☆☆☆

باب (۳۳) :

حیض اور مباشرت

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡمَحِیۡضِ قُلۡ هُوَ اَذًی فَاعۡتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الۡمَحِیۡضِ وَلَاتَقۡرَبُوۡهُنَّ حَتّٰی یَطۡهُرۡنَ ۚ فَاِذَاتَطَهَّرۡنَ فَاۡتُوۡهُنَّ مِنۡ حَیۡثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ ☆ نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ ۪ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ ۫ وَقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّکُمۡ مُّلٰقُوۡهُ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ☆

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ، وہ ناپاکی ہے، تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں، اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں، پھر جب پاک ہولیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا، بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو، اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو...... تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو، اور اپنے بھلے کے کام پہلے کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب! بشارت دے ایمان والوں کو۔ (سورہ بقرہ آیات ۲۲۲، ۲۲۳)

حل لغات :

"**وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡمَحِیۡضِ**": اور آپ سے حیض کے احکام پوچھتے ہیں۔

مَحِیۡض کا مادہ اشتقاق **حَیۡضٌ** ہے، **حَاضَ** کا معنی ہے بہنا اور پھوٹنا، بڑے تالاب کو **حَوۡضٌ** اس لئے کہتے ہیں کہ پانی بہ کر وہاں جمع ہو جاتا ہے۔

آیت مبارکہ میں مَحِیْض دو مرتبہ استعمال ہے، پہلا مصدر ہے اور دوسرا ظرف، یعنی حیض کے دن یا حیض کی جگہ۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۷)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۲۱)

اصطلاح شرع میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو ایام مخصوص میں رحم سے خارج ہو کر فرج میں داخل ہو اور احکام شرع اس سے متعلق ہوں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۳۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۸)

حیض والی کیفیت میں عورت کے آٹھ نام ہیں۔

"حائض، عارک، فارک، طامس، دارس، کابر، ضاحک، طامس"

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۹)

"فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ": اعتزال کا معنی ہے الگ ہو جانا، اجتناب کرنا، بچنا، یہ کنایہ ہے جماع سے۔
آیت سے مراد یہ ہے کہ حیض کی حالت میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ، عمل زوجیت سے اجتناب کرو۔

"اَلنِّسَآءَ": یعنی عورتوں سے، ان عورتوں سے مراد تمہاری بیویاں اور زرخرید باندیاں ہیں، اس لئے اسے جمع کے صیغہ سے بیان کیا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۴۶)

"وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ": اور ان سے نزدیکی نہ کرو، **قُرْبٌ** کا مضارع اگر **فَتَحَ** کے باب پر ہو یعنی **یَقْرَبَ** (را کے فتحہ کے ساتھ) تو معنی ہوں گے قرب استعمال، اور اگر **نَصَرَ** کے باب پر ہو یعنی **یَقْرُبُ** (را کے ضمہ کے ساتھ) تو معنی ہوں گے قرب مکان، اس جگہ کے قریب نہ ہو، یہاں را کے فتحہ کے ساتھ **قُرْبٌ** کا استعمال مراد ہے یعنی فعل زوجیت کے قریب بھی نہ جاؤ۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۸)

"ھُوَاَذیً" : لغت میں اس کا معنی ہے ناپاکی، خون، گندگی، ناپسندیدہ، بدبودار شئ۔

آیت مبارکہ میں اس سے مراد نجاست اور ناپاکی ہے، حدیث شریف میں اس معنی کی تائید ہوتی ہے۔

حضور سید المطہرین ﷺ کا ارشاد ہے۔

" اِذَاجَآءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَیْہِ قَذْرًا اَوْاَذًی فَلْیَمْسِحْہُ وَلْیُصَلِّ فِیْہِمَا "

جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھے کہ اس کے جوتوں پر نجاست تو نہیں، اگر ہو تو اسے خوب پونچھ کر (پاک کر) لے اور ان کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۱۰۲)

اسی معنی میں ایک اور حدیث امام ابوبکر جصاص نے روایت کی:

" اِذَااَصَابَ اَحَدُکُمْ اَذًی فَلْیَمْسِحْہُ بِالْاَرْضِ فَلْیُصَلِّ فِیْہَافَاِنَّہٗ لَھَاطُھُوْرٌ "

جب تم میں سے کسی کے جوتے کو نجاست لگ جائے تو اسے زمین کے ساتھ رگڑ کر پونچھ لے اور پھر اس جوتے کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ ایسا کرنے سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۶)

ان احادیث میں اَذٰی نجاست کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

یاد رہے کہ جوتے سمیت نماز پڑھنا چند شرطوں کے ساتھ مشروط ہے، اس کا بیان مطولات میں ہے۔

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حیض کا خون ناپاک ہے، یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ہر **اَذٰی** نجاست نہیں، **ھُوَاَذٰی** کہنے میں اشارہ یہ ہے کہ موضع حیض نجس اور بیماری ہے، حائضہ کے بدن کی نجاست معنوی ہے، حقیقی نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۵)
☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)

"حَتّٰی یَطْھُرْنَ" : جب تک پاک ہولیں۔

یطھرن کی دو قراتیں ہیں:

(۱) ط اور ھ کی تشدید کے ساتھ، **یَطَّھَّرْنَ**

اس کا معنی ہے خوب پاک ہولیں، بایں طور کہ حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کر لیں۔

(۲) **ط** کے جزم اور **ہ** کے پیش کے ساتھ، **یَطْهُرْنَ**، اس کا معنی ہے پاک ہو لیں۔

حیض کے خون ختم ہونے کے بعد عورت اس کیفیت میں ہو جاتی ہے کہ اس سے عمل زوجیت روا ہے، اگرچہ وہ ابھی غسل نہ کر چکی ہو۔ اس مقام پر یہی قرات محکم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۶۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۷۲)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۲)

علامہ محمود آلوسی بغدادی فرماتے ہیں کہ......

طُهر کی نسبت عورت کی طرف ہو تو اس سے مراد غسل نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد حیض کے خون کا بند ہونا ہے، **طُهر، طَمس** کا مقابل ہے، **طمس** کا معنی حیض ہے، ایسے مقام پر غسل، طہارت کے مجازی معنوں میں استعمال ہوتا ہے، حقیقی معنی خون حیض کا ختم ہونا ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۲)

"**فَاْتُوْهُنَّ**": تو ان کے پاس آؤ، حیض کی حالت میں تمہیں عمل زوجیت سے روک دیا گیا تھا، یہ حالت ختم ہونے کے بعد تمہیں عمل زوجیت کا اختیار ہے، جب علت ہی نہ رہی حکم منع اٹھ گیا۔

یاد رہے کہ یہ امر وجوب کے لئے نہیں بلکہ صرف اباحت کے لئے ہے، کسی کام کو روکنے کے بعد جب اس کام کو کرنے کا حکم دیا جاتا ہے تو وہ اباحت کے لئے ہوتا ہے، یعنی علت کے ختم ہونے کے بعد ممانعت ختم ہوئی ہے وہ کام کرنا لازم نہیں صرف جائز ہے، قرآن مجید میں اس کی مثال موجود ہے، احرام کی حالت میں شکار کی حالت سے روکا گیا ہے، احرام کی پابندیاں ختم ہونے کے بعد یہ حکم ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ☆

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے

گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال اور آبروجو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت ۲)

اسی اصول کو دوسرے مقام پر بیان کیا گیا ہے:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

پھر جب (جمعہ کی) نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پا جاؤ۔

(سورہ جمعہ آیت ۱۰)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ص ۳۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۶۲)

"مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ": جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا۔

حَيْثُ، جہت اور جگہ کے لئے استعمال ہوتا ہے، یعنی جس جہت سے یا جس جگہ اللہ نے عمل زوجیت کی اجازت دی ہے اسی جہت یا اسی جگہ کو عمل زوجیت کے لئے استعمال کرو۔

عمل زوجیت عورت کی شرمگاہ ہے اور اعتکاف، روزہ یا احرام کی حالت میں عمل زوجیت سے باز رہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۶۲)

"نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ": تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں۔

نِسَاۗؤُكُمْ، میں تمہاری منکوحہ بیویاں اور باندیاں شامل ہیں۔

حَرْثٌ، سے مراد کھیتیاں ہیں، چونکہ عورت کی شرمگاہ مانند کھیت کے ہے کہ تمہاری اولاد کا ذریعہ ہے اس لئے عورت کو بطور مجاز کھیتی سے تشبیہ دی گئی ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ عمل زوجیت کا تعلق چونکہ ایک مخصوص عضو سے مفید ہے، اسی کے ذریعے نسل انسانی کی بقا ہے، پس عورت مانند زرخیز کھیت کے ہے، نطفہ مانند بیج اور اولاد بمنزلہ پیداوار کے ہے، اس لئے عضو مخصوص استعمال کرو جس سے پیداوار ممکن ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۷۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۸)

"**فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ**" : آیت میں لفظ حرث دوبار استعمال ہوا، پہلے حرث سے مراد عورتیں ہیں اور یہ معنی مجازی ہے اب حقیقی معنی بیان کرنے کے لئے دوبارہ یہ لفظ استعمال ہوا اس کی ضمیر نہ آئی، چونکہ عمل زوجیت کا محل صرف عضو مخصوص ہے اس لئے اس کا ذکر کیا گیا تاکہ اس غلط فہمی کا تدارک ہو جائے کہ عمل زوجیت کا محل عورت کا سارا بدن نہیں بلکہ ایک عضو مخصوص (شرمگاہ) ہے۔

"**اَنّٰى شِئْتُمْ**" : جس طرح چاہو ۔

اَنّٰی کا استعمال تین معنوں میں ہوتا ہے:

(۱) **اَیْنَ**، یعنی جہاں کہیں

(۲) **کَیْفَ**، یعنی جس طرح

(۳) **مَتٰی**، یعنی جب کہیں

اگر اَیْنَ کے معنی میں ہو تو اس سے پہلے **مِن** ضرور آتا ہے، خواہ پوشیدہ ہو یا ظاہر، جیسے......

قرآن مجید میں ہے:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ☆

تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ (سورہ آل عمران آیت ۳۷)

عام مفسرین نے **اَنّٰی** کے پہلے دو استعمال کا ذکر کیا ہے مگر علامہ محمود آلوسی بغدادی نے تیسرا معنی بھی بیان فرمایا ہے، تینوں صورتوں میں معنی ہوگا اور تینوں معنی درست ہیں:

(۱) جس جگہ سے اور جہاں کہیں سے تم چاہو عورتوں کے پاس آؤ، اس صورت میں جہات کی تعمیم مراد ہے کہ موضع وطی کی تعمیم مراد نہیں آگے پیچھے اوپر نیچے دائیں، بائیں سے جہاں سے چاہو اپنی عورتوں کے پاس آؤ۔

(۲) جیسے چاہو، کھڑے، لیٹے، چت لیٹے، آگے سے، پیچھے سے محل مخصوص میں عمل زوجیت کرو۔

(۳) جب کہیں چاہو، دن کو، رات میں عمل زوجیت کرلو۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

عورت کا عضو مخصوص، عمل زوجیت میں لاؤ، جس طرح چاہو، جب چاہو، جہاں چاہو، تمہیں اختیار ہے، شرمگاہ کے علاوہ کوئی اور عضو بالخصوص دبر محل وطی نہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۴، ۱۲۵)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۰۹، ۱۱۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۶۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۷۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۹۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۶۳)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۶۷)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱ ص ۱۰۴)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۰)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱ ص ۲۵۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۵۳)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۷۴)

"وَقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ" : اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرلو۔

تقدیم کا معنی ہے، آگے کرنا، آگے بھیجنا، آگے کا انتظام کرنا، مستقبل کی ضروریات کا انتظام کرلینا۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

عمل زوجیت سے پہلے کچھ کار خیر کرلو، جو تمہارے کام آئے، اس سے مراد **بسم اللہ** شریف پڑھ لینا یا کوئی دعا کرلینا ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد طلب اولاد صالح ہو، جو صدقہ جاریہ کی طرح تمہارے کام آئے، یہ بھی بیان کیا گیا ہے بجائے ہر وقت فقط شہوت کے خیالات میں مشغول رہنے کے نیک اعمال بھی کرتے رہو جو تمہیں آخرت میں کام دیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۹۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۷۱)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۵)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۵)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱ ص ۲۶۷)

شانِ نزول :

(۱) عرب کے یہودی حائضہ عورتوں سے بہت نفرت کرتے تھے، ان کے ساتھ کھانے پینے اور ایک مکان میں رہنے کو گوارہ نہ کرتے، بلکہ ان سے کلام کرنا اور ان کی طرف دیکھنے سے بھی پرہیز کرتے تھے، ان کے زیرِ اثر اہلِ عرب بھی ایسا ہی کرتے، حضرت ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور سرکار ابد قرار ﷺ کے حضور عرض کیا، یارسول اللہ! ہمارے لئے ایسا کرنا دشوار ہے، شدید سردیوں میں اگر ہم انہیں گھروں سے نکال دیں تو اور زیادہ دشواری ہے، ہم سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس سردیوں کے کپڑے قلیل ہوتے ہیں، اس صورت میں ہمیں کیا حکم ہے؟

اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، جس میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ حیض کی حالت میں صرف مباشرت منع ہے ان کے ساتھ رہنا، کھانا پینا اور ایک بستر پر سونا منع نہیں۔

یہود کے برعکس نصاریٰ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ حالتِ حیض میں بھی عورتوں سے مباشرت کر لیتے تھے، اس بارے میں حضرت اسید بن حضر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا، حضور ﷺ نے انہیں اس بارے میں تنبیہ فرمائی، مسلمانوں کو یہودیوں کی افراط اور نصاریٰ کی تفریط سے منع کر کے درمیانی راستہ بتایا گیا کہ تم حیض کے دنوں میں جماع نہ کرو، اس کے سوا سارے برتاؤ کرو۔

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم' ایران، ج۱،ص ۲۵۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ ھ)، ج۱،ص ۲۵۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱،ص ۳۳۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۱۰۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳،ص ۸۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج۱،ص ۱۴۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۱،ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۶،ص ۶۶)
☆ (مسند امام احمد، ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مسلم عن انس بحوالہ .....)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲،ص ۱۲۰)

(۲) یہودانِ عرب کا یہ زعم تھا کہ پیٹھ کی جانب سے شرمگاہ میں وطی کرنے سے اولاد بھینگی پیدا ہوتی ہے، ان کے زیرِ اثر اہلِ عرب بھی اسی خیال پر جم گئے تھے، اس خیال کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی، جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا عورت بمنزلہ کھیتی کے ہے اپنے اس کھیت میں جس جانب سے آؤ جائز ہے، مباشرت صرف محلِ مباشرت (شرمگاہ) میں کرو۔

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم' ایران، ج۱،ص ۲۶۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۱۰۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۱،ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۶،ص ۷۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲،ص ۱۲۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱،ص ۳۵۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ، ج۱،ص ۱۰۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ ھ))
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)، ج۱،ص ۱۶۲)

مسائل شرعیہ :

(۱) عورت کو شرمگاہ کے ذریعے تین خون آتے ہیں:

(۱) حیض (۲) نفاس (۳) استحاضہ

حیض: وہ خون ہے جو ہر ماہ بالغ عورت کے رحم سے بہتا ہے، یہ بدبودار خون سرخ، پیلا، کالا اور مٹیالا ہو سکتا ہے۔

نفاس: وہ خون ہے جو عورت کے رحم سے بچہ کی پیدائش کے بعد بہتا ہے۔

استحاضہ: وہ خون ہے جو کسی رگ کے پھٹ جانے سے شرمگاہ سے بہتا ہے، یہ رحم سے نہیں آتا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۲۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۱)

(۲) حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے، احادیث طیبہ اور آثار صحابہ کرام اس کی تعین کرتے ہیں۔

حضور سید عالم شارع اسلام ﷺ فرماتے ہیں: اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَّاَكْثَرُهُ عَشَرَةٌ

کم از کم حیض تین دن سے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

☆ (رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ بحوالہ..........)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۱، ص ۸۷)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۹، ح ۲۶۷۱۹)

دارقطنی نے اس حدیث کی متعدد اسانید بیان کی ہیں، جن سے اسناد کو تقویت ملتی ہے۔

حضرت انس اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہما سے مروی آثار میں یہی مدت بیان ہوئی ہے۔

محقق کمال اور علامہ عینی نے ہدایہ شریف کی شرح میں اس حدیث کو چھ صحابہ کرام سے روایت کیا ہے۔

امام ابوبکر بن مسعود کاسانی نے عبداللہ بن مسعود، انس بن مالک، عمران بن حصین اور عثمان بن ابی العاص الثقفی رضوان اللہ علیہم سے اسے روایت کیا ہے۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۲۵۹)
☆ (الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤالدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)
☆ (رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۴)
☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱، ص ۶۰)

(۳) حیض کے ایام میں اگر کچھ وقت کے لئے خون بند ہو جائے تو وہ بھی حیض شمار ہوگا، اس طہر متخلل کے احکام حیض کے ہوں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۲)

(۴) دو حیض کے درمیان کم از کم مدت پندرہ یوم ہے، زیادہ کی کوئی حد متعین نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۳)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱، ص ۶۰، ۶۱)

(۵) حیض کی حالت میں گیارہ اشیاء کی ممانعت ہے:

(ا) نماز واجب نہیں نہ نماز کی ادائیگی درست ہے، حالت حیض کی نمازوں کی قضا اس پر لازم نہیں۔

(ب) روزہ نہ رکھیں البتہ روزہ کا وجوب ان پر ہے یعنی حالت حیض میں جتنے روزے قضا ہوئے ان کی قضا لازم ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں:

" كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّلٰوةِ "

ہمیں یہ عارضہ حضور ﷺ کے زمانہ میں لاحق ہوتا تھا، آپ ہمیں روزے کی قضا کا حکم فرماتے، نماز کی قضا کا حکم نہ فرماتے۔

☆ (رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور عن معاذۃ العدویہ عن عائشہ، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۷۷۰۹)

(ج) حیض کی حالت میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے، بلکہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک عورت کے بدن سے، بے کسی ایسے حائل کے، جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کو نہ پہنچے تمتع جائز نہیں، یہاں تک کہ اتنا حصہ بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے حصہ کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز ہے۔ آیت مذکورہ کے علاوہ احادیث طیبہ اور آثار مرویہ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

" كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِّسَآءِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ اِذَا كَانَ عَلَيْهَا اِزَارٌ اِلٰى اَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ اَوِ الرُّكْبَتَيْنِ مُحْتَجِزَةً بِهٖ "

☆ (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ابی شیبہ عن میمونہ، بحوالہ......)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۹)

حیض کی حالت میں حضور سید عالم ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے مباشرت کرتے تھے جب کہ ان کے گھٹنوں تک کپڑا ہوتا جس سے ستر ڈھانکا رہتا۔

(د) حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دینا مکروہ ہے، اگر اس حالت میں طلاق دی گئی ہو تو بہتر یہ ہے کہ رجوع کرلے اگر چاہے تو طہر کی حالت میں طلاق دے، یہ مستحب ہے، لیکن حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق مطلقاً واقع ہو جائے گی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی، حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

" لِیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِیُمْسِکْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ یُطَلِّقَهَا فَلْیُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ تَمَسَّهَا "

☆ (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر، بحوالہ.....)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۷۷۵۷)

اس طلاق سے رجوع کر، اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اگر تیرا ارادہ طلاق دینے کا ہو تو طہر میں طلاق دے اس حالت میں کہ تو نے اس سے طہر میں مجامعت نہ کی ہو۔

(ہ) مطلقہ کو اگر تین حیض گذر جائیں تو عدت ختم ہو جاتی ہے، تیسرے حیض کے بعد اس کے نکاح سے مطلقاً خارج ہو جاتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ☆

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸)

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(و) حائضہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی۔

(ز) حائضہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی، اگر حالت احرام میں (احرام حج یا عمرہ کا ہو) عورت حائضہ ہو جائے تو پاک ہونے تک طواف مؤخر کر دے، اس تاخیر پر اس پر کچھ لازم نہیں۔

(ح) جب مسجد میں اس کا داخل ہونا منع ہے تو اس کا اعتکاف کرنا بھی جائز نہیں، بلکہ اگر اعتکاف کے دوران حیض آجائے تو اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا، اس کی قضا کرے۔

(ط) قرآن مجید کو چھونا حائضہ کے لئے جائز نہیں۔

(ی) قرآن مجید کی زبانی قرات کرنا بھی ناجائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

" لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ " جنبی اور حائضہ قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔

☆ (رواہ الامام احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر، بحوالہ............)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۶۷۲۰)

ارشاد ربانی ہے: لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ☆

اسے (قرآن کو) نہ چھوئیں مگر باوضو۔ (سورۃ الواقعہ آیت ۷۹)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۲ و مابعد)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۱)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۹ و مابعد)

(۶) حائضہ کے ساتھ کھانا پینا، ایک بستر پر سونا جائز ہے، زیر ناف سے گھٹنوں تک کے حصہ کو جسم پر حائل کپڑا کے ساتھ چھونا جائز ہے، مگر افضل بچنا ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حیض کی حالت میں حضور ﷺ میرے بستر پر لیٹ جاتے تھے، اعتکاف کی حالت میں حضور ﷺ نے اپنا سر مبارک مسجد سے باہر میرے حجرہ میں نکالا اور میں نے آپ کا سر مبارک دھویا حالانکہ میں حائضہ تھی۔

ام المومنین حضرت میمونہ اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی یہی افعال مروی ہیں۔

سرور عالم ﷺ نے سیدہ عائشہ سے فرمایا: " اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ "

اے عائشہ، حیض کی نجاست تیرے ہاتھ میں نہیں۔

☆ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن عائشۃ ورواہ مسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۶۷۲۴)

شارع اسلام حضور رحمۃ للعالمین ﷺ حائضہ عورتوں کے احکام بیان فرماتے ہیں۔

" جَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ "

گھروں میں ان کے ساتھ رہو اور وطی کے سوا تمام امور بجالاؤ۔

☆ (رواہ ابوداؤد عن انس، بحوالہ............)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۶۷۲۶)

ایک حدیث میں حائضہ کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”مَافَوْقَ الْاِزَارِ، وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِکَ اَفْضَلُ“

کپڑے کے اوپر سے تمتع حلال ہے مگر اس سے بچنا بہتر ہے۔

☆ (رواہ ابوداؤد عن معاذ، بحوالہ............)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۲۶۷۵۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۷)
☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۸ و مابعد)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۹)

(۷) عورت سے وطی کی اجازت چند شرطوں سے مشروط ہے:

(ا) عورت سے نکاح ہو چکا ہو،

(ب) عورت حالت احرام میں نہ ہو،

(ج) رحم دوسرے کے نطفے سے خالی ہو،

(د) حیض ونفاس سے پاک ہو،

(ہ) روزہ سے نہ ہو،

(و) اعتکاف میں نہ ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)

(۸) حیض اور نفاس سے پاک ہونے کے بعد عورت سے وطی مباح ہے واجب نہیں، آیت مذکورہ میں حکم **فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ** اباحت کے لئے ہے وجوب کے لئے نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)

(۹) عورت کا حیض اگر دس دن سے کم میں ختم ہوا ہو تو اس سے وطی جائز نہیں جب تک وہ غسل نہ کر لے یا اتنا وقت گذر جائے کہ اس پر نماز فرض اس کے ذمہ لازم ہو، اور اگر دس دن میں حیض ختم ہوا ہے تو غسل سے پہلے جماع جائز ہے اگرچہ غسل کر لینا بہتر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۴۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۹، ۷۱)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۰)

(۱۰) کتابیہ عورت کا حیض اگرچہ دس دن سے کم میں ختم ہو تو غسل سے پہلے وطی جائز ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳، ص ۹۰)

(۱۱) موضع وطی (شرمگاہ) میں ہر طرح سے وطی جائز ہے، لیٹ کر، بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، سامنے کی جانب سے، پشت کی جانب سے، دن کو یا رات کو ہر حال اور ہر ہیئت میں مباح ہے، آیت کا شان نزول اس پر دلالت کر رہا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۶، ص ۴۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۱)

(۱۲) عورت کے دبر میں وطی حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

"مَنْ اَتٰی حَائِضاً اَوْ اِمْرَاَةً فِیْ دُبُرِھَا اَوْ کَاھِناً فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)"

جو شخص حیض کی حالت میں عورت سے جماع کرے یا عورت کے دبر میں وطی کرے یا کاہن کے پاس آئے اس نے اس شریعت کا انکار کیا جو اللہ نے اپنے رسول (حضرت محمد ﷺ) پر نازل کی۔

☆ (رواہ الامام احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وعبد بن حمید والبیہقی وابن ابی شیبہ بحوالہ......)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۶)

ایک اور حدیث میں وارد ہوا مَلْعُوْنٌ مَّنْ اَتٰی اِمْرَأَتَه فِیْ دُبُرِهَا

ملعون ہے وہ جو اپنی عورت کی دبر میں وطی کرے۔

☆ (رواہ احمد و ابوداؤد)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا ص ۳۵۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ا ص ۱۷۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۸۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ا ص ۲۶۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ص ۱۰۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ا ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا ص ۱۰۴)

(۱۳) حائضہ سے جماع حیض کے باعث حرام لغیرہ ہے، اس حالت میں اگر وطی کرے گا تو عورت (طلاق مغلظہ کی صورت میں) پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی، اس حالت میں وطی کرنے والا مرد محصن ہو جائے گا، اس کے قاذف پر حد واجب ہوگی، مرد اگر اس حالت میں (نعوذ باللہ) زنا کرے تو اس پر حد جاری ہوگی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا ص ۳۵۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ا ص ۱۲۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۰)

(۱۴) مردوں کو مردوں کے ساتھ وطی کی حرمت نصوص قطعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا ص ۴۶۳)

(۱۵) ارادہ جماع کے وقت کپڑے اتارنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا مستحب ہے، بہتر ہے کہ یہ دعا پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کے شر سے اولاد کو محفوظ رکھے گا۔

"اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا" اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھ۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وعبدالرزاق واحمد وابن ابی شیبۃ والبیہقی عن ابن عباس، بحوالہ ...)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ا ص ۲۶۷)

(۱۶) ولد صالح کی طلب، بقائے نسل انسانی اور حصول سکون کی نیت سے جماع کرے کہ یہ عبادت بن جائیں گے، اصول یہ ہے کہ مباح امور، نیت حسن کے ساتھ عبادت بن جاتے ہیں، آیت میں مومنوں کو یہی بشارت دی گئی ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا ص ۴۷۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ا ص ۱۰۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۹۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ا ص ۲۶۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۵)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ا ص ۲۶۷)

(۱۷) حائضہ کا غسل مثل غسل جنابت کے ہے۔ عورت کے گندھے ہوئے بال کھولنا لازم نہیں، بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا فرض ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۰)

(۱۸) جس نے حیض کی حالت میں عورت سے نادانستہ وطی کی وہ اپنے گناہ سے استغفار و توبہ کرے اور صدقہ کرے، اس کی تفصیل یوں ہے کہ اگر حیض آخر میں ایسا ہوا وہ ایک خمس دینار کفارہ دے اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو خمس دینار کفارہ دے، اور اگر اس دانستہ کیا تو آخر حیض کی صورت میں نصف دینار اور اول حیض میں ایک دینار کفارہ دے، ہاں اگر ایک دینار کی طاقت نہ ہو تو نصف دینار ہی دے، یہ حکم استحبابی ہے، واجب نہیں، البتہ استغفار اور توبہ فرض ہے۔

یاد رہے کہ دینار کا وزن ساڑھے چار ماشے سونا یعنی ۳۶۳۶ء۴ گرام ہے:

نصف دینار ۔ ۱۸۱۸ء۲ گرام　　خمس دینار ۔ ۸۷۲۷ء۵ گرام　　دو خمس ۔ ۷۴۵۴ء۱ گرام

اس مقدار میں سونا یا اس کی رائج الوقت قیمت بطور کفارہ ادا کرنا مستحب ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۹)
☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۲، ص ۳۹)

(۱۹) باکرہ عورت بلوغت کے وقت خون شروع ہوا اور یہ بند نہیں ہوتا، تو مہینے کے پہلے دن حیض شمار ہوگا اور باقی دن استحاضہ ہوں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۴)

(۲۰) نفاس کے احکام بھی حیض کے ہیں، نفاس کی حالت میں وہی امور حرام ہیں جو حیض کی حالت میں حرام ہیں، حیض اور نفاس میں فرق یہ ہے کہ حیض کی کم از کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت مقرر ہے جب کہ نفاس کی کم از کم کوئی نہیں، زیادہ سے زیادہ مدت چالیس یوم ہے، یعنی بچہ کی پیدائش کے ایک لمحہ بعد اگر خون بند ہو جائے تو نفاس ختم ہوا، البتہ یہ خون چالیس دن تک جاری رہ سکتا ہے، چالیس دن کے اندر جب بھی خون بند ہو جائے نفاس ختم ہو گیا، خون بند ہونے کی صورت میں چالیس دن تک انتظار کرنا ناجائز ہے، بلکہ اتنے دنوں کی نمازیں ادا کرے۔

حدیث شریف میں ہے:

"تَنْتَظِرُ النُّفَسَآءُ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنْ بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً وَلَمْ تَرَى الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ"

نفاس والیاں چالیس دن تک انتظار کریں مگر یہ کہ اس سے پہلے طہارت حاصل کر لیں، اگر چالیس دن کے بعد بھی طہارت نہ پائیں (کہ خون بند نہ ہو) تو غسل کر کے پاک ہو لیں یہ خون بمنزلہ استحاضہ کے ہے۔

☆ (رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابی هریرة، بحوالہ ...)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۶۷۵۸)

(۲۱) حائضہ اگر دس دن اور نفاس والی چالیس دن سے زیادہ خون دیکھے تو یہ زائد دنوں کا خون استحاضہ کہلاتا ہے، اس کا حکم مثل معذور کے ہے یعنی ایک وقت کی نماز کا وضو کر کے اس سے نماز پڑھے، دوسرے وقت کے لئے تازہ وضو کرے، روزہ رکھے، وضو کر کے قرآن مجید کی قرأت، طواف بیت اللہ، اعتکاف اور وطی جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

" اِنَّمَا ذٰلِکَ عِرْقٌ وَلَیْسَ بِالْحَیْضَةِ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ فَاِذَا ذَھَبَ قَدْرُھَا فَاغْسِلِیْ عَنْکَ الدَّمَ وَصَلِّیْ "

یہ رگ پھٹنے سے خون نکلا ہے، حیض نہیں، جب حیض آ جائے تو نماز ترک کر دے اور جب حیض کی مدت مکمل ہو جائے تو خون دیکھ کر نماز پڑھو۔

☆ (رواہ مالک عن عائشۃ وھکذا ابوداؤد والنسائی عن فاطمۃ بنت ابی حبیش بحوالہ....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ، ج ۹، ص ۲۶۷۳۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳، ص ۸۵)

امام الائمہ سراج المحدثین امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں:

" اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَسْتَحَاضُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا عِرْقٌ وَلَیْسَ بِحَیْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ اَیَّامُ عَادَتِکَ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ ثُمَّ تَوَضَّئِیْ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ، قُلْتُ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ قَالَ وَاِنْ قَطَرَ عَلَی الْحَصِیْرِ "

☆ (رواہ ابوحنیفہ عن عائشۃ فی جامع المسانید (از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) ، ج ۱، ص ۳۳۲)

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ، مجھے استحاضہ ہے، کیا میں نماز ترک کر دوں؟ حضور نے فرمایا یہ خون کسی رگ کے پھٹنے سے بہتا ہے (رحم سے نہیں آتا) حیض نہیں، جب تیری عادت کے ایام حیض ہوں تو نماز ترک کر دے، پھر غسل کر (حیض سے پاک ہو جا) پھر ہر نماز کے لئے وضو کر، میں نے عرض کیا، اگرچہ خون بہ رہا ہو؟ آپ نے فرمایا، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر پڑ رہے ہوں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص، ۱۰۸)

(۲۲) لکھنے پڑھنے اور گفتگو کرنے میں عورت کے ایام مخصوصہ کے حالات اور احکام نہایت احسن پرائے میں کنایات کے ذریعے بیان کرے، فحش کلامی سے اجتناب کرے، اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں نہایت احسن پیرائے میں عورتوں کے مخصوص احکام بیان فرمائے ہیں، زبان و بیان میں تہذیب لازم ہے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ، ص ۱۴۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ، ج ۱، ص ۱۶۳)

(۲۳) معلم، مربی اور استاد کے لئے لازم ہے کہ شاگرد کو تنبیہ کے بعد دلجوئی بھی کرے، آیت کے شان نزول میں بیان ہوا کہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کو تنبیہ فرمانے کے بعد دلجوئی کے لئے دودھ پلایا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۰)

(۲۴) حالت حیض میں جماع کرنے سے مرد اور عورت کو موذی مرض لاحق ہو جاتا ہے، اور اگر اس حالت میں حمل ٹھہر جائے تو بچہ کوڑھی پیدا ہوگا۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: " اِتَّقُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ فَاِنَّ الْجُذَامَ یَکُوْنُ مِنْ اَوْلَادِ الْحَیْضِ "

حیض کی حالت میں عورتوں سے جماع نہ کرو، کیونکہ جذام حیض کی اولاد سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ (رواہ ابن المنذر عن فلاں بن السری، بحوالہ......)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۹)

آج کل مرد و عورت کی اکثر مہلک اور موذی امراض کا باعث شاید یہی ہے، **اعاذنا اللہ من ذلک۔**

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۹۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۴)

(۲۵) جو چیز مباح ہو اور اس پر کوئی پابندی یا ممانعت نہ ہو خواہ مخواہ اپنی طرف سے ممانعت کا حکم کرنا ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا کہ جماع سے مقصود اولاد کا حاصل کرنا ہے، وہ ہر طرح اور ہر ہیئت کے جماع سے حاصل ہوگی، یہود نے اس پر پابندی لگائی کہ پیچھے کی جانب سے حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے تردید فرمائی۔

بعض لوگ امور خیر میں طرح طرح سے پابندیاں عائد کرتے ہیں جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں، ایسے لوگ شریعت میں افتراء کرتے ہیں اور یہ حرام ہے۔

(۲۶) حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا درست ہے، ایسے ہی ذکر و ثنا کرنا جائز ہے، قرآن شریف کی آیت بطور ذکر و دعا پڑھنا جائز ہے، بہ نیت قراءت جائز نہیں، اسی طرح قرآن مجید کا دیکھنا جائز ہے، کسی کتاب یا ورق پر جس جگہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ لکھی ہو اس جگہ ہاتھ لگانا جائز نہیں، باقی ورق چھونے میں حرج نہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما بیان فرماتی ہیں:

" کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِہٖ "

حضور سید المرسلین امام الذاکرین ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے۔

☆ (رواہ الامام احمد و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۷، ح ۱۷۹۸۰)

نیز حضور سید الخلائق امام الانبیاء والمرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَایُنَجَّسُ" مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔ (اس پر نجاست صرف طاری ہوتی ہے)۔

☆ (رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ والامام احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن حذیفۃ والطبرانی عن ابی موسیٰ بحوالہ)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ، ج ۹، ح ۲۶۵۵۸)

☆ (درمختار معہ ردالمختار، بحوالہ)

☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۲، ص ۴۰، ۴۱)

(۲۷) حیض اور نفاس کے دوران عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت ہو وضو کر کے نماز کی ادائیگی کی مقدار وقت اپنے مصلے پر بیٹھ کر ذکر و دعا میں مشغول رہے، تاکہ نماز پڑھنے کی عادت جاری رہے، کیونکہ ذکر و دعا کے لئے حیض اور نفاس سے پاک ہونا ضروری نہیں۔

☆ (فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج ۱، ص ۵۰)

(۲۸) حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لئے قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے۔

☆ (فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج ۱، ص ۵۰)، ج ۱، ص ۵۰)

(۲۹) حیض اور نفاس کی حالت میں معلّمہ کے لئے جائز ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم ہجا کر کے دے، پوری آیت کی تلاوت نہ کرے۔

☆ (فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج ۱، ص ۵۰)، ج ۱، ص ۵۰)

(۳۰) دنیوی کاروبار میں مشغول ہوتے وقت بھی یادِ خدا اور فکر آخرت سے غافل نہ رہے، بلکہ ذکر و اذکار اور یادِ خدا (جل جلالہ) و یادِ مصطفیٰ (ﷺ) سے سرشار رہے، رب تعالیٰ نے مجامعت کی اجازت کے ساتھ ہی فرمادیا:

"وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ" اور بھلے کا کام پہلے کرو۔

☆☆☆☆☆

باب (۳۴) :

قسم

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَلَاتَجۡعَلُو االلّٰہَ عُرۡضَۃً لِّاَیۡمَانِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡا وَتَتَّقُوۡا وَتُصۡلِحُوۡا بَیۡنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ☆ لَایُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا کَسَبَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ☆

اوراللہ کواپنی قسموں کانشانہ نہ بنالوکہ احسان اور پرہیزگاری اورلوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو، اوراللہ سنتا جانتا ہے۔ اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں، ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے، اوراللہ بخشنے والاحلم والا ہے۔

(سورہ بقرہ آیات، ۲۲۴، ۲۲۵)

حل لغات :

"**عُرۡضَۃً**": (ع، ر، ض) مادہ کامعنی ہے منع کرنا، اپنے تمام مشتقات میں یہ معنی ملحوظ ہوتا ہے، بادل کو **عارض** اس لئے کہتے ہیں کہ سورج، چاند اور ستاروں کی رؤیت میں مانع ہوتا ہے۔ سفر اور حرب کی قوت کو "**عُرۡضَہ**" اس لئے کہتے ہیں کہ اپنے موانع کوروک دیتا ہے' آڑ نشانہ' حائل اور مانع کو عرضہ کہتے ہیں' ڈھال بھی حملہ کوروک دیتی ہے اس لئے اسے بھی "**عُرۡضَہ**" کہتے ہیں۔ یہاں "**عُرۡضَہ**" مصدر اسم مفعول کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد نشانہ، آڑ، ڈھال اور قوت ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۳۰)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)

☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۸)

☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۶)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۲)

☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۱)

☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۴)

☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۰)

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۸)

"اَیمَانکُم": ایمان جمع یمین کی ہے، یہ یمن سے بنا ہے، جس کا معنی ہے دایاں ہاتھ اور برکت، اہل عرب کا دستور ہے کہ جب وہ کسی سے عہد کرتے ہیں تو دایاں ہاتھ ملاتے ہیں جس میں یہ اشارہ ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ پختہ ہے، چونکہ دایاں ہاتھ بائیں سے قوی ہوتا ہے اور قسم میں بھی جہت قوت ملحوظ ہوتی ہے، اس لئے حلف (قسم) کو یمین بھی کہتے ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۳)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۵۵۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

اللہ کے نام کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ بار بار اس قسمیں کھایا کرو۔ یا، اللہ کے نام کو نیک کاموں کے لئے آڑ نہ بنالو کہ نیکی کے کام نہ کرنے سے قسم کھالو اور پھر کہہ دو کہ ہم یہ نیکی کیسے کریں ہم تو قسم کھا چکے ہیں، یا، اللہ کے نام کی قسم کھا کر اپنی بات کو قوت دو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)

"لَایُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ": اللہ تمہیں نہیں پکڑتا۔

مواخذہ، اخذ سے بنا ہے جس کا معنی ہے پکڑ، گرفتاری۔

مراد دینی اور اخروی گرفتاری ہے، یعنی دنیا میں کفارہ نہیں اور آخرت میں عذاب نہیں۔

"بِاللَّغْوِ فِی اَیمَانِکُم":

لغو کا معنی ہے نکمی شَیَ جس کا اعتبار نہ کیا جاتا ہو، غیر مفید، غیر ضروری کلام، جس میں خیر نہ ہو۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۳۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۷)

حدیث شریف میں لغو کا اسی معنی میں استعمال ہوا ہے:

" اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ "

جمعہ کو جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہ، تو تو نے ایسا کلام کیا جس میں بھلائی نہیں۔ ☆ (رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۱۲۸۔ حمیدی فی مسندہ، ج ۲، ص ۹۲۲)

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ غیر شعوری طور پر بات بات پر قسم کھا لیتے ہیں یہ یمین لغو میں شامل ہے، شریعت میں لغو وہ قسم ہے جو کوئی شخص ماضی کے کسی واقعہ پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور حقیقت میں اس کے خلاف ہو۔

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۷۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)

" بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ " :

دل کے کسب سے مراد ارادہ جھوٹ ہے، یعنی جس قسم میں تم جھوٹ کا ارادہ کرو گے اس پر تمہارا مواخذہ ہوگا، آئندہ کی قسم پر دنیوی مواخذہ یعنی کفارہ لازم ہوگا اور ماضی کی جھوٹی قسم پر اخروی مواخذہ یعنی گناہ لازم ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۳)

شانِ نزول :

(۱) حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی بہن حضرت بشر بن نعمان کے نکاح میں تھی (رضی اللہ عنہم) خاوند اور بیوی کے درمیان کچھ ناچاقی ہوگئی، بہن بھائی کے گھر آ رہی، حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے قسم کھالی کہ میں اپنے بہنوئی کے گھر میں نہ جاؤں گا اور نہ ان کے درمیان صلح کراؤں گا، کچھ روز بعد حضرت بشیر نے اپنی بیوی سے صلح کی کوشش کی اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ سے مصالحت کے لئے کہا، انہوں نے کہا کہ میں تو قسم کھا چکا ہوں کہ میں صلح نہیں کراؤں گا، اب یہ کام کیسے کروں؟ اس موقعہ پر آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ نیک کام نہ کرنے کی قسم کھا لینا منع ہے۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) طبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵، ۱۱۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۲) بعض مفسرین نے بیان فرمایا ہے کہ جب واقعہ افک میں سیدہ طاہرہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ناحق تہمت لگی اور تہمت لگانے والوں میں حضرت مسطح رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، یہ غریب تھے اور رشتہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد تھے، ان کے اخراجات کی کفالت حضرت ابوبکر کرتے تھے، واقعہ افک پر حضرت ابوبکر، حضرت مسطح سے ناراض ہو گئے اور قسم کھائی کہ ان کی مالی اعانت نہ کریں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ نیکی کے کام نہ کرنے کی قسم نہ کھایا کرو۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۴)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲، ص ۱۲۶)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)

مسائل شرعیہ :

(۱) قسم تین طرح کی ہے۔

(۱) لغو

(۲) غموس

(۳) منعقدہ،

ہر ایک کی تعریف اور حکم الگ ہے۔

(۲) لغو: وہ قسم ہے کہ ماضی کے کسی امر کو صحیح جان کر قسم کھائے مگر حقیقت اس کے خلاف ہو، مثلاً کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ زید کے ذمہ فلاں کی کوئی رقم نہیں مگر حقیقت میں زید کے ذمہ فلاں کا قرض ہو، اگرچہ یہ قسم خلاف واقع ہوئی، مگر اس میں قسم اٹھانے والے کا ارادہ جھوٹ شامل نہیں۔ اس لئے اس پر کوئی مواخذہ نہیں، نہ دنیوی، نہ اخروی، یعنی اس کے ذمہ کفارہ نہیں اور نہ ہی گناہ لازم ہے بلکہ معافی کی امید ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے بھی قسم لغو کی یہی تعریف کی ہے، فرماتے ہیں:

" اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْ هٰذَا اَنَّ اللَّغْوَ حَلْفُ الْاِنْسَانِ عَلَی الشَّیْءِ یَسْتَیْقِنُ اَنَّهٗ كَذٰلِكَ ثُمَّ یُوْجَدُ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ اللَّغْوُ "

سب سے بہتر خبر جو مجھے لغو کے بارے میں پہنچی یہ ہے کہ انسان کسی شئ پر حلف اٹھائے کہ وہ ایسی ہے پھر اس کے خلاف نکلے، تو یہ قسم لغو ہے۔ ☆ (موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ۱۳۰۷ھ، ص ۸۰)

آیت مبارکہ میں لغو پر مواخذہ نہ ہونے سے یہی مراد ہے، کسی شئ میں اگر قصداً جھوٹ شامل نہ ہو تو اس بارے میں حکم ربانی یوں ہے۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ؕ وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ☆

انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر تمہیں اگر ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵)

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ غیر شعوری طور پر بات بات پر قسم کھاتے ہیں، چونکہ اس میں ان کا ارادہ شامل نہیں ہوتا، اس لئے اسے بھی قسم لغو میں شمار کیا گیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۳۵۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج۱، ص ۴۷۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج۱، ص ۲۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱، ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج۱، ص ۱۶۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۱۰۵)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج۱، ص ۲۶۹)
☆ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج۱، ص ۱۷۸)

(۲) غموس: وہ قسم ہے جو ماضی کے کسی واقعہ یا امر پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے، مثلاً کسی کو خبر ہے کہ زید کے ذمہ فلاں کی اتنی رقم قرض ہے اور یہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کہ زید کے ذمہ فلاں کی کوئی رقم قرض نہیں، یہ گناہ کبیرہ ہے، حدیث میں اس کی سخت وعید آئی ہے، جھوٹی قسم کھانے والا شخص آخرت میں گرفتار عذاب ہوگا، مگر اس کے ذمہ کفارہ نہیں، قصداً جھوٹ بولنے سے کامل مواخذہ اخروی عذاب ہے، اسی میں مواخذہ کا ذکر ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۳۵۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج۱، ص ۴۷۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۱۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱، ص ۱۶۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج۱، ص ۱۶۵)
☆ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج۱، ص ۱۷۹)

(۴) منعقدہ: مستقبل کے بارے میں قسم کھائے کہ ایسا کروں گا یا نہ کروں گا، ایسی قسم کھانے کے بعد اس کا پورا کرنا لازم ہے، اگر یہ قسم پوری نہ کرے گا تو اس پر دنیوی اور اخروی مواخذہ ہے، یعنی دنیا میں کفارہ اور آخرت میں گناہ کبیرہ کا عذاب۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵ و مابعد)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۹ و مابعد)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۹)
☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۷۹)

منعقدہ قسم کا کفارہ سورہ مائدہ کے احکام میں بیان ہوگا، ان شاء اللہ العزیز۔

(۵) بعض دفعہ انسان اپنے کسی فعل کو شرط سے مشروط کر دیتا ہے، مثلاً یوں کہہ دے کہ اگر میں کل فلاں کے گھر نہ گیا تو میرے ذمہ اتنے نفلی روزے یا نفلی نمازیں ہیں۔ فقہائے کرام کے نزدیک یہ بھی قسم کے حکم میں ہے، یعنی اگر شرط پائی گئی تو مشروط لازم ہوگا، کل اگر وہ فلاں کے گھر نہ گیا تو اس کے ذمہ شرط کے مطابق اتنے نفلی روزے یا نفلی نمازیں ہیں'

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۷۷)

(۶) قسم کے چند الفاظ یہ ہیں:

میں قسم کھاتا ہوں، میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں، میں حلف دیتا ہوں، میں حلفیہ بیان دیتا ہوں، میں اللہ کے نام پر حلفیہ بیان کرتا ہوں، مجھ پر اللہ کا عہدہ ہے، مجھ پر اللہ کا ذمہ ہے، مجھ پر اللہ کی نذر ہے، اگر میں یہ کام کروں (یا نہ کروں) تو یہودی ہوں، نصرانی ہوں، مجوسی ہوں، اسلام سے بری ہوں، ان صورتوں میں اگر قسم توڑے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔ ☆

(جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۶۳)

(۷) اللہ کی ذات اور صفات کی قسم شرعی قسم ہے، قرآن مجید کلام اللہ ہے اور کلام اللہ، اللہ عزوجل کی صفت قدیمہ ہے۔ اس لئے کلام اللہ کی قسم شرعاً قسم ہے' اللہ تعالی اور اس کی صفات کے علاوہ اور کوئی قسم شرعاً قسم نہیں لہٰذا اس کا پورا کرنا لازم نہیں۔ حدیث شریف میں ہے: " اِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْ ابَاۤئِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ وَاِلَّا فَلْيَصْمُتْ "

☆ (رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن عمر بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۶، ص ۳۶۳۳۳)

اللہ نے تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمادیا ہے، پس جسے قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۹)
☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ)، ج ۵، ص ۷۳۳، ۷۶۰)

(۸) جو شئی انسان کے مقدور میں نہ ہو اس کا حلف قسم شرعی نہیں۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ا، ص ۲۶۸)

(۹) گناہ کا کام کرنے پر قسم نہ کھاؤ، کہ عزم گناہ، گناہ کا موجب ہے، آیت مبارکہ میں اس سے روکا گیا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۴۷۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ا، ص ۲۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ا، ص ۱۶۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۳۵۳)

(۱۰) ضرورت شرعی کے وقت قسم کھانا جائز ہے، خواہ مخواہ کثرت سے قسم کھانا جائز نہیں، یہ مکروہ ہے، کثرت سے قسم کھانے والے کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ☆ اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل (ہو) (سورہ قلم آیت ۱۰)

کثرت سے قسمیں کھانے والے کے لئے تمام قسمیں پوری کرنا ممکن نہیں ہوتا، حالانکہ قسم کی حفاظت کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ (سورۃ المائدہ آیت ۸۹)

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تعالی تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۴۷۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۱۷۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۳۵۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ا، ص ۱۶۴)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ا، ص ۱۰۴)

(۱۱) جب کسی کام کے نہ کرنے کی قسم کھالے بعد میں اسے معلوم ہو کہ وہ کام کرنا واجب ہے تو قسم توڑ کر وہ کام کرے اور پھر اس کا کفارہ دے، مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ میں اپنے والدین کی خدمت نہ کروں گا، یا فلاں رشتہ دار سے صلہ رحمی نہ کروں گا، چونکہ والدین کی خدمت اور صلہ رحمی فرض ہیں، یہ بجالائے اور قسم کا کفارہ دے، اسی طرح اگر کسی حرام کام کرنے کی قسم کھائی تو حرام کام کو ترک کر کے قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ دے۔

حدیث شریف میں ہے: " مَنْ حلفَ علَى يَمِينٍ فَرَأى غَيرَهَا خَيرًا مِنْهَا فَلْيَأتِ الَّذِىْ هُوَ خَيرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ "

☆ (رواہ مسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ، بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۲۹۲)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۸)

جس نے قسم کھائی پھر اسے معلوم ہوا کہ اس کے مقابل بھلائی ہے تو وہ بھلائی والا کام کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۴)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۲)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۷)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۸)

(۱۲) دنیوی اغراض کے لئے اللہ کے نام کی قسم کھانا مکروہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ جل وعلا کی تعظیم نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۴)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۰)

(۱۳) کسی کا حق دبانے کے لئے جھوٹی قسم کھانا گناہ کبیرہ اور حرام ہے اس سے وطن برباد ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر دیتی ہے۔

☆ (رواہ الامام ابوحنیفہ عن ابی ھریرۃ بحوالہ .....)

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ص ۱۷۸)

☆ (جامع المسانید از امام ابوالمؤید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۵۹)

(۱۴) کثرت سے سچی قسم کھانے والے پر مفلسی غالب آجاتی ہے، لہٰذا حتی الامکان سچی قسم سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔

حدیث شریف میں ہے: " اَلْحَلْفُ مُنْفِقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ "

قسم مال واسباب کو ضائع کرنے والی اور برکت مٹانے والی ہے۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی ھریرۃ، بحوالہ ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۶، ۴۶۳۹۹)

تاجر حضرات اس سے عبرت حاصل کریں، جب سچی قسم کا یہ انجام ہے تو جھوٹی قسم کا وبال کیا ہوگا؟

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۳)

(۱۵) قسم کا کفارہ صرف قسم کھانے سے واجب نہیں ہوتا بلکہ قسم توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۳)

☆☆☆☆☆

باب(۳۵):

ایلاء

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لِلَّذِیۡنَ یُؤۡلُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِہِمۡ تَرَبُّصُ اَرۡبَعَۃِ اَشۡہُرٍ ۚ فَاِنۡ فَآءُوۡ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆ وَاِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ☆

وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی، انہیں چار مہینے کی مہلت ہے، پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کر لیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔ (سورہ بقرہ آیات ۲۲۶، ۲۲۷)

حل لغات:

"یُؤۡلُوۡنَ": کا مادہ "اَلۡیٌ" یا "اَلۡوٌ" ہے جس کا معنی ہے کمی کرنا، قسم کھانا،

قرآن مجید میں اس معنی کا استعمال ہوا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَۃً مِّنۡ دُوۡنِکُمۡ لَا یَاۡلُوۡنَکُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ۚ وَمَا تُخۡفِیۡ صُدُوۡرُہُمۡ اَکۡبَرُ ؕ قَدۡ بَیَّنَّا لَکُمُ الۡاٰیٰتِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ☆

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہارے برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۱۸)

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَالسَّعَۃِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۪ۖ وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ النور آیت ۲۲)

اصطلاح شرع میں ایلاء یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھالے، چونکہ اس قسم میں عورت کے ادائے حق کی کوتاہی ہے اس لیے یہی نام دیا گیا۔ ایلاء سے عورت سے دوری کے لیے اس کا صلہ "مِن" استعمال ہوا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۲۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۵۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۸۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۸۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۱۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۶۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۸)

"**تَرَبُّص**": کا معنی ہے انتظار کرنا، توقف کرنا، ٹھہرنا، **تَصَبُّر** کا مقلوب ہے۔

جو لوگ ایلا کر لیتے ہیں انہیں اس بارے میں غور و فکر کے لئے چار ماہ تک کی مہلت حاصل ہے۔ اتنا عرصہ انتظار کر کے اپنے معاملات کا فیصلہ کر لیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱ ص ۱۰۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۱۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۶۵)

"**فَآءُو**": **فَیٔ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے واپس پلٹنا، رجوع کرنا۔

شام کے سایہ کو اسی لئے **فَیٔ** کہتے ہیں کہ دھوپ کے بعد پلٹ کر لوٹ آتا ہے، صبح کے سایہ کو "**ظِلّ**" کہتے ہیں۔ اسی واسطے جنت کے سایہ کو **ظِل** کہا گیا ہے کہ وہاں دھوپ نہیں کہ لوٹ کر جائے۔

قرآن مجید میں ہے: **وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ**☆ اور ہمیشہ کے سائے میں۔ (سورہ واقعہ آیت ۳۰)

وہ مال جو مسلمانوں کو بغیر جنگ کئے حاصل ہو مال فے کہلاتا ہے کہ مال جو حقیقی طور پر رب کے فرمانبرداروں کا ہے ان تک پہنچ گیا ہے۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ خاوند اپنی قسم سے رجوع کر لے اور قسم توڑ کر مدت ایلاء میں صحبت کر لے۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱ ص ۴۷۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۹)
☆ (المفردات فی غریب القرآن، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۸۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۶ ص ۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں "فَاِنْ فَآءُوْافِیْهِنَّ" روایت ہوا ہے اور یہ قرات مشہورہ ہے اس صورت میں معنی ہوگا اگر ان چار ماہ میں رجوع کرلے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۴۸۱)

"عَزَمُوا الطَّلَاقَ": عزم کا معنی ہے کوئی سخت کام کرنے پر دل کو مضبوط کرلینا، دل کو مختلف خیالات سے نکال کر ایک سمت لگا دینا۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ......

ایلاء کرنے والا خاوند اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کر چکا ہو، اپنی قسم نہ توڑ کر طلاق دینے کا عزم کر چکا ہو اور مدت ایلاء میں اپنی عورت کے پاس نہ گیا ہو۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۱۷۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۱۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)

شان نزول :

زمانہ جاہلیت (اور اسلام کے ابتدائی دور میں) لوگوں کا دستور یہ تھا اپنی عورتوں کو ناپسند کر کے اس طرح دو، تین یا زیادہ سال تک چھوڑ دیتے کہ نہ ان کے حقوق زوجیت پورے کرتے اور نہ طلاق دیتے، یہ بیچاری معلق ہو کر رہ جاتیں، نہ خاوند والی، نہ بیوہ یا مطلقہ، اسلام نے اس ظلم کو ختم کر دیا، خاوندوں کو حکم دیا کہ تمہیں ہمیشہ تک اس کا اختیار نہیں، چار ماہ کی مہلت میں تم سوچ کر فیصلہ کرلو، اگر اس عرصہ میں تم کوئی فیصلہ نہ کرسکو تو عورت تمہارے نکاح سے نکل کر آزاد ہو جائے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۴)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۱۷۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۴۸۰)

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ا، ص ۴۷)

فائدہ جلیلہ :

قانون خداوندی کی آخری کتاب قرآن مجید میں زندگی سے متعلق تمام احکام اجمالاً یا تفصیلاً بیان ہوئے ہیں، عبادات، معاملات، سیاسیات، اخلاقیات، معاشیات اور دیگر صدہا اقسام کے مسائل قرآن مجید میں موجود ہیں، مگر طلاق کے مسائل سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے، طلاق اور اس کی اقسام، عدت اور اس کے اقسام، میاں بیوی کے حقوق و فرائض اور اس سے متعلق دیگر ہدایات کی تفصیل بیان کر کے اسلام نے پیغام دیا ہے کہ عائلی زندگی کی فلاح و بہبود کے طلب گار قرآن مجید اور اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لیں، قرآنی ہدایت سے دور قومیں عائلی زندگی میں انتہائی ناکام ہیں، آیئے! احکام خداوندی معلوم کریں، ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی نہ صرف عائلی زندگی سنواریں بلکہ دنیا و آخرت کو سنوار لیں۔ ☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۴)

مسائل شرعیہ :

(۱) مرد اپنی بیوی سے جماع نہ کرنے کی قسم کھالے یا تعلیق کرے اسے " ایلاء" کہتے ہیں۔

اس کے لئے چند شرطیں ہیں، اگر وہ سب پائی گئیں تو ایلاء ہوگا ورنہ نہیں۔

(ا) جماع نہ کرنے کی قسم اللہ کے نام یا صفات کے ساتھ کھائے یا کسی امر سے متعلق کرے مثلاً یوں کہے کہ اس سے جماع کروں تو مجھ پر یہ جزا لازم ہے۔

(ب) قسم وتعلیق مطلق ہوں یا مؤبد یا کسی خاص وقت کے لئے:

مطلق: مثلاً، اللہ کی قسم میں تجھ سے جماع نہ کروں گا، یا تجھ سے جماع کروں تو مجھ پر یہ جزا لازم ہے۔

مؤبّد: یعنی صراحۃً ہمیشہ کے لئے قسم یا تعلیق ہوں مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا یا تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پہ یہ جزا لازم ہے۔

کسی خاص وقت کے لئے ہوں تو وہ مدت چار ماہ سے کم نہ ہو۔ مثلاً یوں کہے مجھے قسم ہے چار مہینے تک تیرے ساتھ صحبت نہ کروں گا، یا چار ماہ تک صحبت کروں تو مجھ پہ یہ جزا لازم ہے۔

(ج) تعلیق کی صورت میں ضروری ہے کہ وہ امر جس کو لازم کرے اس میں مشقت ہو، مثلاً میرا غلام آزاد ہے مجھ پر حج لازم ہو یا مجھ پر سو رکعت نفل لازم ہوں یا میرا مال خیرات ہو۔

(د) جو جزا تعلیق سے معلق کرے وہ شرعاً لازم آسکتی ہوں مثلاً نماز، روزہ، حج، اعتکاف، طلاق، کفارہ وغیرہ، اور جو چیزیں نذر یا تعلیق سے لازم نہ ہوتی ہوں ان سے تعلیق کرنا ایلاء کے لئے کافی نہیں، مثلاً وضو، غسل، تلاوت قرآن مجید، سجدہ تلاوت، جنازہ میں شامل ہونا۔

(ہ) یہ قسم اور تعلیق ایسے طور پر واقع ہو کہ بے کسی چیز کے لازم آئے اصلاً مفر نہ رہے، ایسی صورت نہ نکل سکے کہ یہ اس عورت سے جماع کرے اور کچھ لازم نہ آئے، مثلاً اللہ کی قسم میں اس گھر میں تجھ سے وطی نہ کروں گا یا اس شہر میں تجھ سے وطی کروں تو مجھ پر حج لازم ہو، یہ بھی ایلاء نہیں، کیونکہ اس گھر یا اس شہر کی تخصیص ہے تو بغیر کچھ لازم آئے مفر موجود ہے جب چاہے اس گھر یا شہر سے باہر لے جا کر جماع کرنے سے کچھ لازم نہیں آتا۔

ان پانچ شرطوں کے پائے جانے سے ایلاء ہوگا، اگر ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو ایلاء نہ ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۷۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)
☆ (الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور، ج ۳، ص ۲۲ ومابعد)
☆ (رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)
☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۵، ص ۱۲۲ ومابعد)
☆ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۲۶)

(۲) ایلاء میں ترک مجامعت پر ایسا لفظ شرط ہے جس سے مجامعت، جماع، وطی یا نزدیکی کے معنی سمجھے جائیں، مثلاً میں تیرے قریب نہ جاؤں گا، تیرے بستر پر نہ سوؤں گا، تجھ سے غسل جنابت نہ کروں گا، تجھ سے وطی نہ کروں گا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ص ۱۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ص ۱۶۵)

(۳) حالت غضب اور حالت رضا میں ایلاء درست ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۸)

(۴) ہر اس شخص کا ایلاء درست ہے جس کی طلاق جائز ہے، مثلاً آزاد، غلام، بوڑھا، خصی، نشے میں مدہوش۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۱۳۰)

(۵) ہر اس عورت سے ایلاء درست ہے جو نکاح میں ہو، مثلاً آزاد، باندی، ذمیہ، طلاق رجعی والی عورت۔ مطلقہ بائنہ سے ایلاء نہیں ہوسکتا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷)

(۶) اجنبی عورت سے (جو ابھی اس کے نکاح میں نہیں) ایلاء اور ظہار نہیں ہوسکتا۔ البتہ اجنبی عورت سے ایلاء کی صورت میں نکاح کے بعد قربت سے کفارہ قسم لازم آئے گا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۶)

(۷) مدخولہ اور غیر مدخولہ، ایلاء میں یکساں ہیں، یعنی دونوں سے ایلاء ہوسکتا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷)

(۸) ایلاء میں ترک وطی اور مدت کا تلفظ ایک مجلس میں ہونا شرط ہے، مجلس کے بعد مدت کے تعین سے ایلاء نہ ہوگا، بلکہ حلال کو حرام کرنا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)

(۹) ایلاء میں اگر اللہ کی قسم کھائے تو حنث ہونے پر کفارہ لازم ہے اور اگر اللہ کے نام وصفات کے بغیر قسم کھائے مثلاً طلاق یا عتاق سے تعلیق کرے تو شرط پائے جانے سے جزاء لازم ہوگی، کفارہ نہیں ہوگا، کفارہ اور جزا کے علاوہ اور کچھ لازم نہیں اور نہ گناہ ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۹)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۶)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱، ص ۴۷۱)

(۱۰) ایلاء کا کفارہ قسم توڑنے کے بعد دیا جائے گا، اگر حنث سے پہلے ادا کیا گیا تو دوبارہ دینا لازم ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۶۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۱۰)

(۱۱) بلاوجہ وطی چھوڑ دینا عورت کو ایذا دینا ہے، یہ حرام ہے، حقوق زوجیت ادا کرنا لازم اور بہترین معاشرت ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۸۰)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۳۰)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶)

(۱۲) بیوی کو تکلیف دینے کی نیت سے بلاقسم چھوڑے رکھنے سے ایلا نہ ہوگا، اگرچہ چار ماہ سے زائد عرصہ تک ہو، البتہ ضرر کا گناہ لازم ہوگا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸۵)

(۱۳) اگر چار ماہ سے کم مدت تک مجامعت ترک کرنے کی قسم کھالے تو ایلاء نہ ہوگا، البتہ قسم توڑنے کی صورت میں قسم کا کفارہ دینا لازم ہوگا۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۶)

(۱۴) مدت ایلاء یوم حلف سے شمار ہوگی۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)

(۱۵) مدت ایلاء کا نان ونفقہ اور بیوی کے دیگر اخراجات مرد کے ذمہ ہوں گے، بخلاف مرد کی نافرمان عورت کے نافرمانی کی مدت کا نان ونفقہ مرد پر لازم نہیں۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)

(۱۶) ایلاء سے رجوع کے لئے ضروری ہے کہ وطی پر قادر خاوند وطی سے رجوع کرے گا، اگر کسی عذر کے باعث وطی پر قادر نہیں، مثلاً عورت کم سن ہے، یا بیمار ہے، یا مرد عورت کے درمیان مسافت بعیدہ ہے مدت ایلاء میں اس تک نہیں پہنچ سکتا، یا کسی نے اسے ناحق قید کر رکھا ہے، تو رجوع کے وعدہ سے رجوع ہو جائے گا، مثلاً کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجوع کیا، اگر مدت ایلاء میں وطی پر قادر ہو جائے تو وطی سے رجوع ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۸۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۶)

(۱۷) ایلاء کے قصد کے بغیر کسی عذر کی وجہ سے ترک جماع پر گناہ نہیں، مثلاً مرض، سفر۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۴۰۰)

(۱۸) ایلاء سے رجوع نہ کرنے کی صورت میں عورت کو از خود طلاق بائن ہو جائے گی، ایلاء مؤبد کی صورت میں اگر دوبارہ اسی عورت سے نکاح کرے گا وہی ایلاء عود کر آئے گا، یعنی جماع کرنے کی صورت میں کفارہ اور ترک کی صورت میں چار ماہ بعد طلاق بائن ہوگی، اسی طرح اگر تیسری مرتبہ نکاح کرے تو ایلاء عود کر آئے گا، البتہ تیسری طلاق کے بعد بغیر حلالہ کے اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶، ۳۵۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۸۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۵، ص ۱۱۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۶)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۴۸۲)
☆ (شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۶۴۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۶)

(۱۹) اگر کوئی خاوند اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے، اس کلمہ کے حکم میں تفصیل ہے، اگر حرام ہونے کی نیت کرے گا تو ایلاء ہوگا، اگر طلاء بائن کی نیت کرے تو طلاق بائن ہوگی، اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو تینوں واقع ہوں گی، اگر ظہار کی نیت کرے تو ظہار ہوگا۔ اگر کذب یا لغو کی نیت کرے گا تو کذب ہی سمجھا جائے گا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)

(۲۰) طلاق کا اختیار مرد کو ہے عورت کو نہیں، تاوقتیکہ عورت کو حق طلاق تفویض نہ کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ** : اگر وہ مرد طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں۔

آیت میں طلاق دینے کی نسبت مرد کی طرف کی گئی ہے۔

(۲۱) جو شخص ایلاء کا کفارہ ادا نہ کر سکے، وہ صرف توبہ کرے اس کے ذمہ سے کفارہ معاف ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)

باب (۳۶) :

طلاق کی عدت
اور
زوجین کے حقوق و فرائض

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَالۡمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوۡٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنۡ یَّکۡتُمۡنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیۡۤ اَرۡحَامِهِنَّ اِنۡ کُنَّ یُؤۡمِنَّ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَبُعُوۡلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ اِنۡ اَرَادُوۡۤا اِصۡلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیۡهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ☆

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک۔ اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے۔ اگر ملاپ چاہیں اور عورتوں کا حق بھی ایسا ہی ہے جیسا اُن پر ہے شرع کے موافق' اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۲۸)

حل لغات :

"اَلْمُطَلَّقٰتُ" : طلاق یافتہ عورتیں۔ طلاق کا لغوی معنی ہے کھلنا اور چھوٹنا۔ آزادی سے چلنے کو" **انطلاق**" کہا جاتا ہے۔ جس پر کوئی پابندی نہ ہو اسے" **مُطلِق**" کہتے ہیں' تیز زبانی کو طلاقت اور ہنس مکھ کو" **طَلْق الوجه**" کہا جاتا ہے۔

شریعت میں طلاق سے مراد ہے مرد کا نکاح کی بندش سے آزاد کر دینا۔

جسے طلاق دی گئی ہو اسے **مُطَلَّقه** کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۰۶)

آیت مذکورہ میں مطلقات سے مراد وہ عورتیں ہیں جنہیں حیض آتا ہو اور مرد نے طلاق سے پہلے ان سے خلوت کر لی ہو۔ کیونکہ اس کے علاوہ دیگر عورتوں کی عدت کے احکام اور ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۳۷۱، ۳۷۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۱۸۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۶۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۴۸۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۶۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۶۶)

آیت مذکورہ میں مطلقات میں وہ عورتیں بھی شامل ہیں جو نکاح میں آ کر نکاح سے نکل جائیں۔ اس طرح طلاق کے علاوہ مرد کے مرتد ہو جانے کی وجہ سے تفریق، سُسر کے شہوت کے ساتھ بوسہ دینے سے اور مرد کا اپنی ساس سے زنا کرنے سے تفریق کو شامل ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۱۷)

"یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ":

تربص کا معنیٰ ہے رکنا، انتظار کرنا، با کے ساتھ متعدی ہو جانے کی وجہ سے اس کا معنی ہے۔ روکے رکھنا۔

"اَنْفُس" بمعنیٰ ذات یا جان ہے۔ اس کا اضافہ عورتوں کے رکے رہنے پر ترغیب کے لیئے ہے۔ یعنی مطلقہ عورتیں دوسرے نکاح سے اپنے آپ کو قصداً روکے رکھیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۸۴۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۹۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۲۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۴۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۶۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۵)

آیت مبارکہ کا اسلوب امر کی بجائے خبر، اس لیئے ہے کہ تعمیل امر میں مبالغہ مقصود ہے۔ یعنی عورتوں پر فرض ہے کہ طلاق کے بعد دوسرے نکاح تک ایک مخصوص وقت تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔

"ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ" : "**قَرْءٌ**" کا معنی ہے جمع ہونا، وقت، ایک حال سے دوسرے حال میں داخل ہونا۔

اس کا اطلاق حیض اور طہر دونوں میں مشترک ہے۔ ہمارے علماء نے اس سے مراد حیض لیا ہے۔ اس کے بے شمار دلائل تفسیر اور فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ بلکہ زبان نبوت میں "**قُرْءٌ**" کی تفسیر حیض وارد ہے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

"**دَعِي الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكَ**" اپنے ایام حیض کو چھوڑ (کر اور دنوں میں نماز ادا کر)

☆ (رواہ النسائی و ابو داؤد و دار قطنی بحوالہ)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۷۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۶۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۱۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۶۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۹۷)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۴۸۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۳۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۶۶)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۶۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۱۸)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ج ۱ ص ۲۷۵)
☆ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضیٰ زبیدی مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی ج ۱ ص ۱۲۹)
☆ (جامع المسانید از امام ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۱۳۹)

"اَنْ يَّكْتُمْنَ" : كَتَمَ کا معنی ہے چھپانا اور پردہ ڈالنا۔

"اَرْحَامِهِنَّ" : رَحْمٌ کی جمع ہے بمعنی رحمت، کرم۔ اس سے مراد عورت کی بچہ دانی ہے۔

چونکہ بچہ دانی ذریعہ محبت و رحمت ہے۔ اسی سے رشتہ داریاں استوار ہوتی ہیں۔ اس لیئے اسے رَحْمٌ کہا گیا ہے۔

"مَا خَلَقَ اللّٰهُ" : ما عمومیت کے لیئے ہے۔ یعنی رحم کی جو کیفیت اللہ تعالیٰ پیدا کر دے خواہ حیض ہو یا حمل۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ عورتوں کے لیئے یہ امر حلال نہیں کہ اللہ نے جوان کے رحم میں حیض یا حمل پیدا کیا ہے۔ اس کیفیت کو چھپائیں:

"اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ" :

اس سے مراد یہ ہے کہ مومن عورتوں کی یہ شان نہیں کہ اپنے رحم کی کیفیت کو چھپائیں۔ یہ شرط نہیں بلکہ تاکید ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ج ۱ ص ۲۷۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۱۸۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۷۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۳۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۹۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۴۸۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۶۷)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۶۷)

" وَبُعُولَتُهُنَّ ": **بَعْلٌ** کی جمع ہے۔ بمعنی مالک وسردار۔ چونکہ خاوند عورت کا سردار ہوتا ہے۔ اس علو مرتبت کے پیش نظر اسے **بَعْل** کہا جاتا ہے۔ زمین کا جو خطہ دوسرے خطوں سے بلند ہو اسے بھی بَعْل کہتے ہیں۔ کھجور کا درخت اپنی بلندی اور پائیداری کے باعث **بَعْل** کہلاتا ہے۔ **بِعَالٌ** جماع سے کنایہ ہے۔ اس اعتبار سے بھی مرد کو **بَعْل** کہا گیا ہے

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۵۵،۵۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۴۸۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۳۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۱۸۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۹۹)

" اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ ": **اَحَقُّ** اسم تفضیل بمعنی اسم فاعل ہے۔ یعنی حقدار' اسم تفضیل تحریض کے لیئے ہے۔
رَدٌّ بمعنی رجوع کے ہے۔ اس معنی کی تائید قرآن مجید سے ہوتی ہے۔ ارشاد ربانی......

وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا☆ (سورۃ الکھف آیت' ۳۶)

اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو اور اگر میں اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا۔

......میں "رد" بمعنی رجوع ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۴۸۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۳۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶ ص ۱۰۰)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ طلاق رجعی کی عدت کے دوران طلاق دینے والے خاوند کو رجعت کا حق حاصل ہے۔

" وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ":

هُنَّ ضمیر سے مراد عورتیں ہیں۔ لام انتفاع اور علیٰ الزام کے لیئے ہے۔ یعنی عورتوں کے کچھ حقوق مرد کے ذمہ ہیں۔ اسی طرح مردوں کے کچھ حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں:

مِثلیت میں تشبیہ صرف حقوق کے وجوب میں ہے۔ حقوق میں برابری کی تشبیہ نہیں۔

معروف سے مراد وہ شے ہے جو شرع میں منکر نہ ہو اور لوگ اسے ناپسند نہ جانیں۔ یعنی کچھ حقوق شرعی ہیں اور کچھ حقوق اخلاقی ہیں۔ دونوں قسم کے حقوق کی ادائیگی مرد اور عورت پر شرعاً اور اخلاقاً واجب ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۴۹۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ ص ۲۷۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۳۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۱۸۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۰۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۳۷۴ و بعد)

"وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ" :

رِجَال" جمع ہے رَجل" کی۔اس کا مادہ رَجْل" یا رَجْلَة" بہ سکون جیم ہے۔ بمعنی قوت۔اس لیئے پاؤں کو رِجْل" کہتے ہیں کہ اس میں چلنے کی طاقت ہے۔قوی بات کو کلام مُرتَجِل" اور دن چڑھے کو ارتجالُ النہار کہتے ہیں۔چونکہ بہ مقابلہ عورت کے مرد دینی اور دنیوی اعتبار سے قوی ہوتا ہے اس لیئے اسے رَجل" کہا جاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۸۹، ۱۹۰)

دَرَجَة" : دَرَج" سے بنا ہے جس کا معنی ہے سیڑھی، لپیٹنا۔اصطلاح میں بلندی کو دَرَجَہ کہا جاتا ہے۔چونکہ بلندی راستہ طے کر کے اور ترقی کا زینہ چڑھ کر حاصل ہوتی ہے۔اس لیئے اسے درجہ اور تدریج کہتے ہیں۔درجہ میں بلندی اور قوت کا مفہوم شامل ہے۔اس لیئے مرد کو عورت پر یا خاوند کو بیوی پر قوت، فوقیت اور افضلیت حاصل ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۷)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۷۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۳۵)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۰۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ، ج ص ۱۶۸)

شانِ نزول:

حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی۔اس وقت تک مطلقہ عورت کی عدت کے احکام اسلام میں نہ آئے تھے۔زمانہ جاہلیت میں بھی عدت نہ تھی کہ اسی پر عمل کیا جاتا، میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا۔اس پر یہ آیت اتری۔عدت کے احکام پر سب سے پہلے میں نے عمل کیا۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ج ۱ ص ۲۷۴)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۶۹)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ طلاق کے بعد عدت عورت پر فرض ہے۔عدت میں نکاح کرنا حرام ہے۔بلکہ پیغام نکاح بھی حرام ہے۔ آیت مذکورہ میں عورت سے فرمایا کہ طلاق والی عورتیں (دوسرے نکاح سے) اپنے آپ کو روکے رکھیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۹۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۴۸۵)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۹۲۶)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۵)

﴿۲﴾ غیر حاملہ، قابل حیض، آزاد مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے۔ اسی طرح جو عورت نکاح میں آ کر نکل جائے۔ خواہ طلاق سے یا مرد کے مرتد ہو جانے سے یا اس طرح کہ عورت (نعوذ باللہ) اپنے سُسر کو شہوت سے بوسہ دے یا اس طرح کہ خاوند (نعوذ باللہ) اپنی ساس سے زنا کرے یا شہوت سے اسے چھو لے۔ غرضیکہ جس طرح سے جدائی ہو۔ وہی تین حیض عدت ہے۔ آیت مبارکہ مذکورہ میں تین حیض تک مطلقہ کو انتظار کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱. ص ۳۷۱ و ما بعد)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱. ص ۱۸۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۱۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۶۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۴۸۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۳۰)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۶۶)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۶۶)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم' ایران' ج ۱: ص ۲۷۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۹۱)

﴿۳﴾ جس مطلقہ کو بوجہ صغر سنی یا بڑھاپا کے حیض نہ آتا ہو۔ اس کی عدت تین ماہ ہے۔ حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔ وہ مطلقہ جس سے نکاح کے بعد مباشرت ہوئی نہ خلوت صحیحہ ہوئی اس کی کوئی عدت نہیں۔ ان عورتوں کے عدت کے مسائل آئندہ اپنے موقعوں پر بیان ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

☆ (تفصیل کے لیئے سورہ احزاب اور سورہ طلاق کے مضامین ملاحظہ ہوں۔)

﴿۴﴾ عدت کی غرض استبراء رحم ہے۔ اس مدت میں واضح ہو جائے گا کہ سابقہ شوہر کا حمل نہیں۔ اس طرح نسل کی حفاظت ممکن ہے۔ نیز اس میں عورت کا اعزاز و اکرام ہے کہ کوئی جلد باز مرد طلاق کے فوراً بعد عورت سے نکاح کر کے عورت کو کھلونا نہ بنا لے۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ طلاق رجعی اور بائن میں مرد سے یا عورت سے جس غلطی کے باعث طلاق ہوئی اگر وہ دونوں اس کی اصلاح کر لیں تو انہیں اپنی اصلاح کا موقع مل جائے اور دوبارہ رجوع یا نکاح کر لیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اگر عورت کی کسی غلطی کے باعث طلاق ہوئی تو دوسرے نکاح سے پہلے اس غلطی کا احساس پیدا ہو جائے اور آئندہ اس غلطی سے بچ کر سکون کی زندگی گزر جائے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۱۸، ۱۱۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۴۸۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱. ص ۳۶۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۱۸۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۹۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۳۳)

﴿۵﴾ استبراء رحم اگر چہ ایک حیض سے ممکن ہے۔ مگر لفظ "ثَـلٰثَةَ" (تین) خاص ہے۔ خاص پر عمل کرنے کے لیئے قیاس متروک ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۱۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۸۷)

﴿۶﴾ طلاق کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں مباشرت نہ ہوئی۔ اور اگر حالت حیض یا حمل میں طلاق دے گا۔ طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگر چہ ایسا کرنا بُرا ہے۔ جو طلاق حالت حیض میں دی گئی اس لیئے بہتر یہ ہے کہ اس طلاق سے رجوع کر لے (اگر ممکن ہو) اور جس حیض میں طلاق دی گئی وہ حیض عدت میں شمار نہ ہوگا۔ بعد والے طہر کے بعد حیض سے عدت شروع ہوگی اور تیسرے حیض کے بعد عدت ختم ہوگی۔ اگر حیض دس دن سے کم میں ختم ہوا تو انقطاعِ حیض سے جب تک غسل نہ کر لے یا اس پر کسی فرض نماز کا وقت نہ گذر جائے۔ عدت باقی ہے۔ اس میں مرد کے لیئے حق رجعت باقی ہے۔ اور اگر حیض دس دن میں ختم ہوا تو انقطاعِ حیض سے عدت کا وقت پورا ہو گیا۔ سابقہ مرد کے لیئے حق رجعت باقی نہ رہا اور عورت کو نیا نکاح کرنے کا اختیار ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۶۴)

﴿۷﴾ طلاق رجعی اور بائن میں نکاح کا تعلق مطلقاً ختم نہیں ہوتا۔ طلاق رجعی میں مرد کو حق رجعت حاصل ہے۔ اگر چہ عورت رضا مند نہ ہو۔ اور عدت گذر جانے کے بعد مرد دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ طلاق بائن میں عدت کے اندر اور عدت کے بعد مرد عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ طلاق مغلظہ کی صورت میں مرد کو حق رجعت ہے نہ دوبارہ بغیر حلالہ نکاح کا حق۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۷۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۱ و مابعد)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)

﴿۸﴾ طلاق رجعی میں رجعت کے وقت گواہوں کا ہونا لازم نہیں صرف مستحب ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۰)

﴿۹﴾ رجعت سے پہلے عورت کے ساتھ سفر نہ کرے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۲)

﴿۱۰﴾ عدت کے بارے میں صرف عورت کا قول معتبر ہے۔ چونکہ حیض کے بارے میں عورت ہی بتا سکتی ہے کسی اور کو اس پر اطلاع نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۱۸۶)

﴿۱۱﴾ حیض سے بالغ ہونے میں عورت کا قول معتبر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۷۲)

﴿۱۲﴾ طلاق رجعی میں رجعت اصلاح احوال کے لئے ہو اگر عورت کو ضرر اور ایذا رسانی کی نیت سے رجعت کرے گا، رجعت ثابت ہو جائے گی، مگر ایسا کرنا مرد کے لئے حرام ہے، اگر مرد کو شدت شہوت سے زنا کا خوف ہو تو رجعت واجب ہے، اگر مستحب عبادات میں عورت معاون ہو سکتی ہے تو رجعت مستحب ہے، اگر عورت عبادت میں رکاوٹ بنے تو رجعت مکروہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۵)

﴿۱۳﴾ مطلقہ عورت پر فرض ہے کہ عدت کے دوران اپنے رحم کی کیفیت (حیض یا حمل) صحیح طور پر بیان کرے۔ رحم کی حالت کو چھپانا عورت کے لیئے حرام ہے۔ اس طرح حمل کی صورت میں اسقاط حمل حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۱۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۸۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ج ۱: ص ۲۷۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۹۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۶)

﴿۱۴﴾ عورت کو طلاق ہوئی اور عدت کا وقت بھی گذر گیا۔ عورت کو اس کی خبر بعد میں ہوئی۔ اب وہ عورت نیا نکاح کرنے میں آزاد ہے۔ طلاق اور عدت کے لیئے عورت کا خبردار ہونا ضروری نہیں۔ آیت مبارکہ میں عدت گذارنے کو خبر سے بیان کیا ہے امر سے نہیں، اگر امر ہوتا تو اس کی تعمیل میں ارادہ کو دخل ہوتا۔ عدت اگر غیر اختیاری طور پر اور بے خبری میں گذر جائے تو مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص: ۴۸۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۹۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۱)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۶۶)

﴿۱۵﴾ مطلقہ کی عدت کی حالت میں نکاح کلیۃً منقطع نہیں ہوتا۔بعض وجہ سے اثر نکاح باقی رہتا ہے۔مثلاً مدت عدت میں عورت کا نان ونفقہ اور رہائش خاوند کے ذمہ ہے۔اس مدت میں اگر زوجین میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو دوسرے کی میراث سے بقدر شرعی حصہ پائے گا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱ ص ۳۷۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱ ص ۴۹۰)

﴿۱۶﴾ رجعت قول اور فعل دونوں سے ہوسکتی ہے۔مثلاً مطلقہ کو کہے کہ میں نے طلاق رجعی سے رجوع کیا۔یا صحبت کرے۔یا شہوت سے بوسہ دے لے یا چھو لے یا شہوت سے شرمگاہ کو دیکھ لے۔ہر طرح سے رجعت ہو جائے گی۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۲۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱ ص ۴۹۰)

﴿۱۷﴾ بالغہ عورت کے نکاح کرنے میں ولی کی اجازت شرط نہیں۔وہ اپنا نکاح خود کرسکتی ہے۔کیونکہ آیت مبارکہ میں عورت کو حکم ہے کہ وہ اپنے کو دوسرے نکاح سے روکے۔یہاں مردوں یا ولیوں کو خطاب نہیں۔عورت کے ولی سے اجازت لینے میں بے شمار دینی و دنیوی برکات ہیں۔یہ اپنے تجربات سے بہتر مشورہ دے سکتے ہیں۔ آیت کے کلمات کی تفسیر میں صراحت موجود ہے۔

﴿۱۸﴾ عورت پر اپنے خاوند کے حمل کی حفاظت فرض ہے۔نیز یہ بھی لازم ہے کہ وہ مرد کے حمل کے ساتھ کسی اور مرد کے حمل کو نہ ملائے۔اگرچہ اسے طلاق دی جاچکی ہو۔آیت مبارکہ نے نہایت تاکیدی انداز میں اسے بتایا کہ اگر وہ اللہ اور آخرت پر ایمان لاتی ہیں تو اپنے رحم کی حالت کو نہ چھپائیں۔

﴿۱۹﴾ خاوند اور بیوی کے ایک دوسرے پر چند حقوق وفرائض ہیں۔ان میں سے کچھ وہ ہیں کہ جن کے ادا نہ کرنے پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔اور اسے ادائیگی پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔یہ شرعی حقوق ہیں۔کچھ حقوق وہ ہیں جو اخلاقی طور پر ذمہ ہوتے ہیں ان کا دعویٰ عدالت میں نہیں کیا جاسکتا۔یہ حقوق اخلاقی ہیں۔شرعی اور اخلاقی حقوق خاوند اور بیوی دونوں کے ذمہ لازم ہیں۔

آیت مبارکہ کے کلمہ "**بِالْمَعْرُوْفِ**" نے ان دونوں کا بیان نہایت اعجاز سے کردیا ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۱۶۷)

﴿۲۰﴾ عورت کے شرعی حقوق جو خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں وہ یہ ہیں:

(ا) کھانا، جیسا خود کھائے اسے بھی کھلائے۔

(ب) کپڑا، جس حیثیت کا خود پہنے اسے بھی پہنائے۔

(ج) حسب حیثیت اسے رہنے کے لیئے مکان دے۔

(د) حسبِ ضرورت مجامعت کا حق ادا کرے۔

(ہ) حق مہر ادا کرے۔

(و) بیوی کے لیئے احکام اسلام اور شرائع کی تعلیم کا اہتمام کرے۔

(ز) حُسن معاشرت کے ساتھ سلوک کرے۔ اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو حقوق کی ادائیگی میں عدل و انصاف سے کام لے۔ معاملات اور معاشرت میں کسی ایک کو ترجیح نہ دے۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں جا بجا ان حقوق کا ذکر ہے۔ اختصار کی خاطر ہم چند آیات مقدسہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ جن میں ان حقوق کا واضح حکم ہے۔

(ا) وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ......الآیہ (سورۃ النساء آیت ۱۹)

اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔

(ب) فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ ......الآیہ (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹)

پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے۔ یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

(ج) وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ......الآیۃ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۳)

اور جس کا بچہ ہے (خاوند) اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور۔

(د) اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ...... الآیۃ (سورۃ النساء آیت ۳۴)

مرد افسر ہیں عورتوں پر، اس لیئے کہ ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیئے۔

(ہ) وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ...... الآیۃ (سورہ النساء آیت ۴)

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو۔

(و) وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ☆ وَكَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ☆ (سورۃ النساء آیات ۲۱،۲۰)

اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو (ایک بیوی کو طلاق دے کر دوسرے سے نکاح کرنا چاہو) اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا اسے واپس لو گے۔ جھوٹ باندھ کر، اور کھلے گناہ سے، اور کیونکر اسے واپس لو گے۔ حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا، اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں۔

(ز) وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ...... الآیة (سورۃ النساء آیت ۱۲۹)

اورتم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھواور چاہے کتنی ہی حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو آدھر میں لٹکتی چھوڑ دو۔

(ح) وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ...... الآیة (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اوران کی (عدت کی) میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکواس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔ جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں۔

(ط) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ......الآیة (سورۃ النساء آیت ۱۹)

اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ۔ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہران کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو۔ مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا:ص ۳۷۴ و مابعد)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ا:ص ۱۸۹)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ا:ص ۲۷۱)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ا:ص ۱۶۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ا:ص ۱۶۷)

﴿۲۱﴾ خاوند کے شرعی حقوق جو بیوی کے ذمہ واجب الادا ہیں وہ یہ ہیں:

(ا) تمام امور میں اطاعت کرے۔

(ب) خاوند کی ہر خدمت بجالائے۔

(ج) بغیر اجازت کے خاوند کے مال میں تصرف نہ کرے۔

(د) اگر خاوند گھر میں موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نفلی عبادت (روزہ وغیرہ) میں مشغول نہ ہو۔

(ہ) حیض ونفاس کے سوا خاوند جب طلب کرے اپنے اوپر مرد کو قابو دے۔ منع نہ کرے۔

(و) خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے۔

(ز) شوہر کے گھر میں اسے نہ آنے دے جسے شوہر ناپسند کرے۔

(ح) بے حجابانہ غیر محرموں سے گفتگو نہ کرے۔

قرآن مجید اور احادیث مقدسہ میں عائلی اور خاندانی زندگی کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ایک آیت کی تلاوت کی جاتی ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ☆ (سورۃ النساء آیت ۳۴)

مرد افسر ہیں عورتوں پر، اس لیئے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیئے۔ تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں، خاوندوں کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں۔ جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بڑا بلند ہے۔

اس آیت نے مرد کے چند حقوق بتائے کہ عورت مرد کے مال، گھر، عزت اور حمل کی حفاظت کرے۔ مرد کی خاطر عورت اپنی عصمت کی حفاظت کرے۔ نافرمانی کسی حال میں بھی عورت کے لیئے جائز نہیں۔ بلکہ اس کی پوری اطاعت کرے،

(ترجمہ حدیث) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! تمہاری بیویوں پر تمہارا حق ہے اور تمہاری بیویوں کا حق تم پر ہے۔ تمہارا حق (بیویوں پر) یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کو نہ آنے دیں، تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کو تمہارے گھروں میں نہ آنے دیں۔ اور ان بیویوں کا تم پر حق یہ ہے کہ تم ان کو اچھے کپڑے پہناؤ اور اچھے کھانے کھلاؤ۔

☆ (اس حدیث کو ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے حضرت عمرو بن الاحوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے، بحوالہ.....)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ج ۱: ص ۲۷۶)

(ترجمہ حدیث) حضرت عمرو بن الاحوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں اللہ کی حمد وثنا اور وعظ ونصیحت کے بعد فرمایا: سنو! عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو۔ وہ تمہاری مددگار ہیں۔ تم ان پر صرف اس صورت میں حق رکھتے ہو جب وہ کھلی بدکاری کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو اُن کو اُن کی خوابگاہوں میں تنہا چھوڑ دو۔ اور ان کو (تادیب کے لیئے) معمولی سا مارو، پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں (اور بدکاری سے توبہ کرلیں) تو ان کو مزید مارنے کا کوئی بہانہ نہ بناؤ۔ سنو! تمہارا حق تمہاری بیویوں پر ہے اور تمہاری بیویوں کا حق تم پر ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ان کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو، اور نہ ان کو تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔ سنو! ان کا تم پر حق یہ ہے کہ ان کے کھانے پینے (اور لباس) میں حسن سلوک کرو۔

☆ (جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) ج ۱: ص ۱۴۲)

(ترجمہ حدیث) ایک صحابیہ نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! مرد کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: (خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے) اگر بغیر اجازت اس کے گھر سے نکلے گی تو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، روح الامین (حضرت جبرئیل) رحمت اور عذاب کے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ کر آئے۔ صحابہ نے دوبارہ دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ اسے پاس بلائے تو اپنے کو

باز نہ رکھے اگر چہ کجاوہ پر ہو۔ صحابیہ نے مزید دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر خاوند ناراض ہو جائے تو اسے راضی کرے۔ ایک آدمی، جو وہاں حاضر تھا، اس نے دریافت کیا۔ اگر چہ خاوند بلا وجہ ناراض ہو۔ فرمایا! اگر چہ وہ زیادتی کرتے ہوئے ناراض ہو (اس کو راضی کرنا عورت پر لازم ہے)

☆ (رواہ الحکم بن زیاد مرفوعاً جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ج ۲: ص ۱۳۲)

ایک اور حدیث میں ہے:

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حَقِّهٖ مُرَاقَبَةُ اللّٰهِ فِيْهِ نَظْراً وَّ سَمْعاً وَّ نُطْقاً وَّ بَطْشاً وَّسَعْياً وَّ مَشْرَباً وَّمَلْبَساً و مَطْعماً وَّ رِعَايَةً لَّهٗ فِيْ سَائِرِ ذٰلِكَ وَحِفْظاً وَّاِيْثَاراً وَّمُوَافَقَةً وَّاِحْتِرَاماً لِمَا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهٗ

☆ (رواہ الامام ابوحنیفہ عن الحکم بن زیاد الجوہری مرفوعاً بحوالہ..........)

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ج ۲: ص ۱۳۲، ۱۳۳)

حضور اکرم نور مجسم رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ وہ مرد کے تمام امور کے بارے میں اللہ سے ڈرتی رہے۔ دیکھنے، سننے، بولنے، پکڑنے، چلنے، پینے، لباس، غذا اور دیگر تمام امور میں اور مرد کے حقوق (مال، اولاد، گھر وغیرہ) کی حفاظت کرے، ایثار کرے، اس کی تمام امور میں موافقت کرے اور اس کا احترام کرے کہ اللہ نے اس کا احترام ضروری قرار دیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۲ و مابعد)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۱)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ج ۱: ص ۲۷۶)
☆ (ترمذی، ابن ماجہ، مسند امام احمد بحوالہ......)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۴)
☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ج ۲: ص ۱۳۲، ۱۳۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۲)

﴿۲۲﴾ مرد اور بیوی کے اخلاقی حقوق بے شمار ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(ا) عورت خاوند کے لیئے کھانے پینے کا سامان حسب ضرورت تیار کرے۔

(ب) بوقت ضرورت اس کا لباس تیار کرے۔ کپڑوں کو دھو کر صاف کرے۔

(ج) خاوند کو ہر طرح سے راضی کرنے کی کوشش کرے۔

(د) گھر کو آراستہ رکھے۔

(ہ) خاوند کی رضا کے لئے بناؤ سنگار کرے۔

(و) خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی عبادات میں مشغول نہ ہو۔

(ز) مرد کے لیئے ضروری ہے کہ بیماری میں اس کا علاج کرائے اور اس کی صحت کو برقرار رکھنے کی تدابیر کرے۔

(ح) کبھی کبھی اس کے میکے والوں سے ملاتا رہے۔

(ط) بیوی کی رضاجوئی کے لیئے عمدہ لباس پہنے۔

(ی) بیوی کی سہیلیوں سے حسن سلوک کرے۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: **خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ** تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حوالہ سے بہتر ہو

☆ (رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ بحوالہ.....)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶: ح ۴۴۹۷۱)

تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حوالہ سے بہتر ہو۔

نیز ارشاد نبوی ہے:

لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّى الْمَرْاَةُ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّى الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّىَ حَقَّ زَوْجِهَا كُلِّهٖ حَتّٰى لَوْ سَاَلَهَا وَهِىَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ

☆ (رواہ الامام احمد وابن ماجہ وابن حبان عن عبداللہ بن ابی اوفی بحوالہ...........)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶: ح ۴۴۷۷۲)

اگر میں کسی کو غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو اپنے خاوند کو سجدہ کرنے کا حکم کرتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں (مجھ) محمد کی جان ہے۔ عورت اپنے رب کا حکم اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاوند کے تمام حق ادا نہ کرے۔ اگر خاوند اسے طلب کرے اگرچہ وہ اونٹ کی کوہان پر ہو تو اسے منع کا حق نہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۲)

﴿۲۳﴾ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے عورت پر فضیلت دی ہے۔ افضلیت کی چند وجہیں ہیں جسمانی طور پر مضبوط ہیں۔ عورتوں کی نسبت ان کی عقل کامل ہوتی ہے۔ دیت، وراثت، غنیمت اور شہادت میں ان کا حق زیادہ ہے۔ منصب امامت وقضا کے یہی اہل ہیں۔ بوقت ضرورت بشرط عدل مرد ایک سے زیادہ بیویوں سے بیک وقت نکاح کر سکتا ہے۔ زوجین پر لازم ہے کہ وہ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کریں۔ تاکہ اسلامی معاشرہ واقعۃً امن کا گہوارہ بن جائے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۶)

☆☆☆☆☆

باب (۳۷)

طلاق کی اقسام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ☆

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَکُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّاۤ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ شَیۡئًا اِلَّاۤ اَنۡ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰہِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَا فِیۡمَا افۡتَدَتۡ بِہٖ ؕ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ فَلَا تَعۡتَدُوۡہَا ۚ وَمَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ☆ فَاِنۡ طَلَّقَہَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجًا غَیۡرَہٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَہَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَاۤ اَنۡ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنۡ ظَنَّاۤ اَنۡ یُّقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰہِ ؕ وَتِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ یُبَیِّنُہَا لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ☆

یہ طلاق دو بار تک ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے۔ یا نیکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔ پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نبھائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیئے۔

(سورہ بقرہ آیت ۲۲۹، ۲۳۰)

حل لغات:

"اَلطَّلَاقُ": طلاق کا لغوی معنی ہے: پابندی سے آزاد کردینا۔

اصطلاح شرع میں طلاق سے مراد ہے: نکاح کی پابندی کو مخصوص الفاظ سے فی الفور یا آئندہ اٹھا دینا۔ طلاق کے الفاظ صریح بھی ہیں اور کنایہ بھی۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۰۶)

☆ (رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ج ۳: ص ۶۲۶)

☆ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق از علامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۳: ص ۳۳۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳: ص ۱۲۶)

"اَلطَّلَاقُ" میں الف لام عہدی ہے۔ اس سے مراد ایسی طلاق ہے جس میں مرد کو رجوع کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔

"مَرَّتٰنِ": لغت میں مرۃ سے مراد ایک دفعہ کرنا ہے۔ مگر اس کا استعمال جز زمانہ پر ہوتا ہے۔ یعنی دوبار۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جس طلاق میں مرد کو رجعت کا حق باقی رہتا ہے وہ دو بار طلاق ہے۔ یکے بعد دیگرے ہوں یا اکٹھی دو مرتبہ، دونوں صورت میں طلاق رجعی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۱۲۴)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) دعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۰۶)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص: ۱۹۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۸)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲: ص ۱۳۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱: ص ۲۷۱)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱: ص ۳۷۸)

"فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ": اِمْسَاک: مسک سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے روکنا۔ طلاق کا مقابل۔

بخیل کو مُمْسِک اسی لیئے کہتے ہیں کہ وہ مال کو روکے رکھتا ہے۔

مسک کا معنی حفاظت کرنا بھی ہے۔ اسی لیئے عقل اور قوت کو مسکہ کہتے ہیں کہ وہ بھی حفاظت کرتی ہے۔ عقل برائیوں سے اور قوت ذلت سے روکتی ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۶۸، ۴۶۹)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶: ص ۱۰۴)

معروف: شرعاً معروف ہر وہ معاملہ ہے جو اچھائی کو شامل ہو۔ نیک سلوک، حسن صحبت اور حقوق کی ادائیگی۔

☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۶۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دوطلاقوں کے بعد بغرض اصلاح بیوی کو روک لینا اور طلاق سے رجوع کر لینا ہے۔

اَوْتَسْرِیْحٌ بِاِحْسَان: تسریح، سرح سے بنا ہے جس کا معنی ہے آزاد چھوڑ دینا، علیحدہ کر دینا۔ بالوں کو کھلا چھوڑ دینے کو تسریح کہتے ہیں۔ کنگھی کرنا۔ اسی طرح جانور کو چرنے کے لیئے کھلا چھوڑ دینے کو بھی تسریح کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۲۳۰)

اِحْسَان سے مراد عورت کا مہر ادا کرنا، حقوق عدت ادا کرنا اور غیبت نہ کرنا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دوطلاقوں کے بعد مرد کو دوسرا حق یہ حاصل ہے کہ عورت کو بھلائی کے ساتھ چھوڑ دے۔ اس کے مالی حقوق ادا کرے اور بعد تفریق اس کی بُرائی بیان نہ کرے کہ یہ غیبت ہے۔

دوطلاقوں کے بعد چھوڑ دینے کی دوصورتیں ہیں:

(۱) عورت کو اسی حالت میں رہنے دے تا کہ اس کی عدت ختم ہو جائے اور وہ اس کے نکاح سے آزاد ہو جائے۔

(۲) دوطلاقوں کے بعد تیسری طلاق دے کر فارغ کر دے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳: ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶: ص ۱۰۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱: ص ۵۰۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۲۹)

"لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا":

اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو۔

آیت میں خطاب مردوں سے ہے یا حاکموں سے۔ دونوں وجہیں درست ہیں۔

اگر خطاب مردوں سے ہے تو اس سے مراد بطور ملکیت لینا ہے اور اگر حاکموں سے خطاب ہے تو معنی ہے 'دلانا' 'قبضہ کروانا'

"اٰتَيْتُمْ": سے مراد مہر یا عورت کو ہر دی ہوئی شئے ہے۔

مفہوم آیت کا یہ ہے کہ اے مردو! تمہیں روا نہیں کہ جو مہر یا اور کوئی شئے جو تم نے اپنی بیوی کو دی وہ واپس لو۔

یا اے حاکمو! تمہارے لیئے جائز نہیں کہ جو مہر بوقت نکاح تم نے مردوں سے لے کر عورتوں کو دلوایا طلاق کے وقت وہ مہر لے کر مردوں کو واپس لوٹاؤ۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳: ص ۱۳۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۱)

حُدُودَ اللّٰه : حدود اللہ سے مراد اس آیت میں وہ شرعی حقوق ہیں جو شوہر کے بیوی کے ذمہ پر اور بیوی کے خاوند کے ذمہ ہوتے ہیں۔ حُسن صحبت اور خوش روئی سے زوجین کا اپنے حقوق ادا کرنا اس میں شامل ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر مرد یا عورت یا دونوں کو اندیشہ ہو کہ ہم زوجیت کے حقوق ادا نہیں کر سکیں گے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۵۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۱۹۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ج ۱۲۵)

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ :

فدیہ سے مراد مالی بدلہ جس سے انسان آنے والی مصیبت کو ٹال دے یا عبادت میں نقصان کو پورا کر دے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۷۴)

زوجین اگر گمان کریں کہ ہم اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے اور حقوق زوجیت ادا ہونا ہم سے دشوار ہے تو عورت جو مالی معاوضہ (مثلاً مہر کی واپسی) دے کر اپنی خلاصی کرالے تو فدیہ دینے اور لینے میں عورت اور مرد پر کوئی گناہ نہیں۔

اس آیت میں خلع کے احکام بیان ہوئے ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۷۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۱۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۴۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۹۱)

" **فَإِنْ طَلَّقَهَا** " : پھر اگر تیسری طلاق اسے دی۔

اس طلاق سے مراد تیسری طلاق ہے۔ یہ مختلف صورتوں کو شامل ہے۔ مثلاً! پہلے دو طلاقیں متفرق دیں یا اکٹھی۔ طلاق رجعی تھیں یا بائن۔ طلاق مال کے عوض دی تھیں یا عوض کے بغیر۔ اور اب تیسری طلاق دے دی۔ یا تینوں طلاقیں ایک مجلس میں یا ایک طہر یا حیض میں دی تھیں۔ بہر صورت جب تین طلاقیں ہو جائیں گی تو آئندہ آنے والا حکم لازم ہو جائے گا۔ جمہور علماء کا اس پر اجماع ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۷۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۱۹۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۸۰)

فا تعقیب کے لیے جس کا مفاد یہ ہے کہ طلاق کو اکٹھا نہ دے۔ بلکہ یکے بعد دیگرے دینا مسنون طریقہ ہے۔ اگر کوئی شخص مسنون طریقہ سے طلاق نہیں دیتا پھر بھی واقع ہو جائیں گی۔

" **فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ** " : تیسری طلاق کے بعد وہ عورت طلاق دینے والے شوہر کو کسی طرح حلال نہیں۔ یہ مرد نہ رجوع کر سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

"حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ" : اس جملہ میں حرمت کی انتہا بیان ہوئی ہے۔

نکاح کے دو معنی ہیں: (۱) عقد نکاح کرنا۔ (۲) وطی کرنا۔

نکح کا مفعول جب اجنبی ہو تو بمعنی عقد نکاح ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "نَكَحَ فُلَانٌ فُلَانَةً" اس نے فلاں عورت سے نکاح کیا۔

اور جب اس کا مفعول زوج یا زوجہ ہو تو بمعنی صحبت کرنا ہوتا ہے۔ نَكَحَ اِمْرَاَتَهٗ اَوْ زَوْجَتَهٗ: اس نے اپنی بیوی سے وطی کی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص: ۱۰۷)

جمہور مفسرین کا اجماع ہے کہ اس آیت میں نکاح سے مراد جماع ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جب عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں خواہ متفرق خواہ اکھٹی تو اس عورت کا نکاح زوج اوّل سے حلال نہیں تاوقتیکہ وہ عورت کسی اور سے نکاح کر کے صحبت نہ کرے (اور پھر وہ مرد ثانی اسے طلاق دے کر فارغ کر دے اور عورت دوبارہ عدت گذار نہ لے)

"فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَّتَرَاجَعَا" : رجوع کا معنی ہے لوٹنا۔

عَلَيْهِمَا میں ضمیر کا مرجع یہ عورت اور شوہر اول ہے۔ یعنی اگر شوہر ثانی طلاق دے دے تو شوہر اول کو دوبارہ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ دونوں گمان کریں کہ آئندہ وہ اللہ کی حدیں قائم رکھ سکیں گے اور حقوق زوجیت ادا کر سکیں گے۔

شانِ نزول:

(۱) زمانہ جاہلیت میں طلاق کا کوئی عدد معین نہ تھا۔ لوگ جب چاہتے کہ اپنی بیوی کو پریشان کریں تو اسے طلاق دیتے۔ جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوتی رجوع کر لیتے۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا۔ بیوی معلق ہو کر رہ جاتی۔ چنانچہ اسی طرح کی صورت حال میں مبتلا ایک عورت نے ام المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنی مشکل کی شکایت کی۔ انہوں نے حضور سید عالم ﷺ سے عرض کیا۔ اس پر آیت کا پہلا جملہ "بِاِحْسَانٍ" تک نازل ہوا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۱۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۶)

(۲) جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی (اور ایک روایت میں حبیبہ بنت سہل انصاری) حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ یہ اپنے شوہر سے سخت نفرت کرتی تھی اور ان کے نکاح میں نہیں رہنا چاہتی تھی، ایک مرتبہ وہ حضور سید عالم ﷺ کے پاس شکایت لائی۔ آپ نے ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر سب واقعہ کہا۔ انہوں نے عرض کی یا حبیب اللہ! میں نے نکاح میں اِسے ایک قیمتی باغ دیا تھا۔ اگر یہ باغ واپس کر دیں تو میں انہیں آزاد کر دوں گا۔ جمیلہ نے کہا کہ مجھے منظور ہے۔ بلکہ میں کچھ اور بھی دینے کو رضامند ہوں۔ آپ نے فرمایا ان کا باغ واپس کردو، زیادہ کی حاجت نہیں۔ حضرت ثابت نے باغ واپس لے کر انہیں طلاق دے دی۔ یہ طلاق خلع کہلاتی ہے۔ اسلام میں سب سے پہلا خلع یہی ہے۔ اس پر آیت کا آخری جملہ **"ولا یحل"** سے آخر تک نازل ہوا۔

- ☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۲۵)
- ☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱: ص ۵۰۷)
- ☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۶۹)
- ☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲: ص ۱۴۰)
- ☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج، ص ۱۵۰)
- ☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
- ☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۲۷)
- ☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶: ص ۱۰۶)
- ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳: ص ۱۳۹)

(۳) حضرت عائشہ بنت عبدالرحمٰن حضرت رفاعہ بن وہب کے نکاح میں تھیں۔ حضرت رفاعہ نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ عدت کے بعد انہوں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کرلیا۔ کچھ دنوں بعد وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور اپنے شوہر عبدالرحمٰن کی شکایت کی کہ وہ جماع پر قادر نہیں۔ آپ نے اُن کا ارادہ پوچھا کہ کیا تم اپنے شوہر اول رفاعہ سے دوبارہ نکاح کا ارادہ رکھتی ہو۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا۔ جب تک تم زوج ثانی عبدالرحمٰن سے لذت نہ اٹھالو پہلے شوہر سے تمہارا نکاح حلال نہیں۔ اس پر آیت فَاِنْ طَلَّقَهَا الآیۃ نازل ہوئی

- ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱: ص ۳۹۱)
- ☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۲۴)
- ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳: ص ۱۴۷)
- ☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۷۱)
- ☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
- ☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۰۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شوہر پر لازم ہے کہ وہ اختلاف ونزاع کی صورت میں بھی حتی الامکان بیوی سے نباہ کرے اور طلاق سے گریز کرے۔ طلاق صرف ناگزیر حالت میں دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا

اوران سے اچھا برتاؤ کرو، پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۹)

حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شے طلاق ہے۔

حضور سید المرسلین شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ حلال اشیاء میں سے اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شے طلاق ہے

☆ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر بحوالہ.........)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ۔ از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱: ص ۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۳۸۳)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۲۷)

اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے طلاق کی شرح میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ اسی سے معاشرے کا امن وسکون برقرار رہ سکتا ہے۔ طلاق کے مغربی ممالک کے تصور اور اس پر عمل نے خاندانی نظام تباہ کردیا ہے۔ اولاد دربدر پھرتی ہے۔ والدین اور اولاد کی فطرتی محبت آوارگی میں بدل چکی ہے۔

﴿۲﴾ طلاق تین وجہ پر ہے:

(ا) احسن (ب) حسن (ج) بدعی

(ا) احسن وہ طلاق ہے جو اس طہر کی حالت میں ایک طلاق دی جائے۔ جس میں عورت سے قربت نہ ہوئی ہو۔ عورت کو چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ اپنی عدت پوری کرکے آزاد ہوجائے۔

(ب) حسن وہ طلاق ہے جو اس طہر کی حالت میں دی جائے۔ جس میں قربت نہ ہوئی ہو۔ حیض گذرنے کے بعد دوسرے طہر میں دوسری طلاق دی جائے۔ پھر تیسرے طہر میں تیسری طلاق دی جائے۔ تین طلاقوں کے بعد عدت گذارنے کے بعد عورت فارغ ہے۔ عقد ثانی کرنے میں آزاد ہے۔

(ج) بدعی وہ طلاق ہے جو حیض کی حالت میں دی جائے یا ایسے طہر میں دی جائے جس میں مقاربت ہوچکی ہو۔ یہ تین طلاقیں خواہ متفرق دی گئی ہوں یا ایک ہی کلمہ سے۔ ایسی طلاق مسنون طریقہ کے خلاف ہے۔ لہٰذا مکروہ ہے۔ مگر واقع ہوجائے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۲۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۲۶، ۱۳۲)

﴿۳﴾ طلاق کی تین قسمیں ہیں:

(ا) رجعی (ب) بائن (ج) مغلظہ

(ا) رجعی وہ طلاق ہے جس میں مرد عدت کے اندر اپنی مطلقہ سے رجوع کر سکتا ہے۔ اس میں عورت کی رضا مندی کی حاجت نہیں۔ طہر میں دی ہوئی ایک یا دو طہروں میں دی ہوئی یکے بعد دیگرے دو طلاقوں تک رجوع ممکن ہے۔ عدت کے بعد حق رجوع ختم ہو جاتا ہے۔

(ب) بائن وہ طلاق ہے۔ جس میں مرد کو دوبارہ نکاح کا اختیار مطلقہ بیوی کی رضا مندی سے حاصل رہتا ہے۔ کنایہ کے الفاظ سے دی گئی ایک طلاق یا خلع کے ذریعہ حاصل ہونے والی ایک طلاق بائن کہلاتی ہے۔ یا ایک طلاق کی صورت میں جب عدت گذر جائے تو وہ عورت بائن ہو کہلاتی ہے۔ یا ایک طلاق کی صورت میں جب عدت گذر جائے تو وہ عورت بائن ہو جاتی ہے۔ دوبارہ نکاح کے لیئے زوجین کی باہمی رضا مندی لازمی ہے۔

(ج) مغلظہ وہ طلاق ہے جو متفرق طور پر تین طہروں میں حالت حیض میں دی گئی ہو یا ایک ہی مجلس میں متفرق طور پر یا ایک ہی کلمہ سے تین طلاقیں دی گئی ہوں۔ طلاق مغلظہ کی صورت میں زوجین کا دوبارہ نکاح بغیر حلالہ کے جائز نہیں۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج:۱ ص ۱۶۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۰)

﴿۴﴾ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو ایک یا دو طلاقیں دے دے۔ خواہ یکے بعد دیگرے دے یا اکٹھی دے۔ طہر میں دے یا حیض میں دے یا حمل کی حالت میں دے۔ دونوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ مگر مرد کو اختیار ہے کہ عدت کے اندر رجوع کر لے اور اس صورت میں عورت کی رضا مندی کی حاجت نہیں' اور اگر عدت گذر جائے تو وہ دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو نئے مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نکاح ثانی کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت مذکورہ میں یہ مسئلہ بیان ہوا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۰)

﴿۵﴾ دو طلاقوں کے بعد مرد کو اختیار ہے کہ عورت کو عدت کے اندر تیسری طلاق دے دے یا اس سے خلع کرے۔ اگر عدت گذر گئی تو عورت محل طلاق نہ رہی اب اسے مزید طلاق دینے کا اختیار نہیں۔ آیت مذکورہ بالا میں بھلائی کے ساتھ روکنے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑنے سے یہی مراد ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۳۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۱۹۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۱ ص: ۵۰۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل 'مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۱۰۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱: ص ۱۶۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'ج ۱: ص ۲۷۱)

﴿۶﴾ طلاق کے الفاظ دو قسم کے ہیں۔ (ا) صریح، (ب) کنایہ۔

(ا) طلاق کے صریح لفظ سے طلاق بہر طور ہو جائے گی۔ طلاق کی نیت ہو یا نہ ہو۔ طلاق کے الفاظ اگر چہ بطور تمسخر ہوں۔ صریح الفاظ سے یکے بعد دیگرے دو طلاقوں تک طلاق رجعی ہو گی۔ تین مرتبہ طلاق دینے سے طلاق مغلظہ ہو جائے گی۔

(ب) کنایہ کے الفاظ سے وقوع طلاق کے لیئے نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق ہونا ضروری ہے۔ کنایہ سے طلاق بائن ہو گی۔ اگر چہ ایک طلاق ہو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۳۳، ۱۳۴)

﴿۷﴾ خلع یہ ہے کہ عورت کچھ مال دے کر یا اپنے حقوق مالیہ کے عوض شوہر سے طلاق حاصل کرلے۔ مگر اس میں لفظ خلع کا بولنا ضروری ہے۔ مثلاً عورت یوں کہے کہ مجھ سے ہزار روپیہ کے عوض خلع کرلے۔ اگر مال کا ذکر کیا مگر خلع کا ذکر نہ کیا تو یہ طلاق بالمال کہلائے گی۔ خلع نہ کہلائے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۲۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ج ۱۵۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۳۸)

﴿۸﴾ خلع طلاق بائن ہے۔ خلع کے بعد عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ نیز خلع کی عدت میں نئی طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۲۵، ۱۲۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۹۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۱: ص ۵۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱: ص ۱۷۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'ج ۱: ص ۲۷۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۱۰۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۲: ص ۱۴۱)

﴿۹﴾ جو شے نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔ خلع میں بدل بن سکتی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۳۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۱۹۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۷۲)

﴿۱۰﴾ اگر نافرمانی مرد کی طرف سے ہو تو خلع میں بدلہ لینا مکروہ ہے۔ اسی طرح مہر سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۰۵)

﴿۱۱﴾ خلع میں مہر سے زیادہ یا کم مال لینا جائز ہے۔ مرد کو لینے میں اور عورت کو مال دینے میں کوئی گناہ نہیں۔ آیت مبارکہ میں فدیہ کو مطلق رکھا ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۴۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ج ۱: ص ۳۹۳)

﴿۱۲﴾ کراہت جواز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ جیسے خلع میں مہر سے زیادہ مال لینا اگرچہ مکروہ ہے۔ مگر جائز ہے۔ ایسے ہی آذان جمعہ کے وقت خرید و فروخت کرنا۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۱)

﴿۱۳﴾ غیبت تو ہر حال میں حرام ہے۔ اسی طرح اپنی مطلقہ بیوی کے ظاہری یا پوشیدہ عیب ظاہر نہ کرے۔ بلکہ اپنے خانگی اختلاف اور نزاعی معاملات بھی ہر کس و ناکس سے نہ کہے۔ اختلاف کی صورت میں بیوی کو نکوئی کے ساتھ فارغ کرے۔ آیت مبارکہ کا یہی حکم ہے۔

﴿۱۴﴾ طلاق اکثر و بیشتر اختلاف مزاج، مخالفت اور جھگڑے کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ طلاق دینے میں بھی احسان و نکوئی کا حکم ہے۔ خدانخواستہ اگر جھگڑے کی نوبت آجائے تو اس میں بھی اللہ کی حدود کی پاسداری لازمی ہے کہ مومن کی یہی شان بیان ہوئی۔ آیت مبارکہ مذکورہ بالا میں '' اَوْتَسْرِیْحٌ'' بِاِحْسَانٍ '' اسی حکم کو واضح کرتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۰۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۴)

﴿۱۵﴾ ہبہ کے بعد اسے لوٹانا منع ہے۔ حدیث شریف میں اسے ناپسند قرار دیا گیا۔ فرمایا گیا کہ جو ہبہ دے کر اسے لوٹا لے وہ اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لے۔ ☆ (صحیح بخاری از امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)

مگر شوہر اور بیوی میں سے جو کوئی ایک دوسرے کو دے دے وہ ہرگز واپس نہ لے۔ سوائے خلع کے۔ آیت مبارکہ میں فرمایا گیا۔ ''اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو'' (سورہ بقرہ)

﴿۱۶﴾ چند چیزیں ہبہ کی واپسی کو ناجائز کر دیتی ہیں:

"ہبہ میں زیادتی، موت، عوض، ملک سے نکل جانا، زوجیت، قرابت داری"

☆ (ردالمحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان ج ۵ ص ۶۹۸ وما بعد)

﴿۱۷﴾ رشوت لینا اور رشوت دینا حرام ہے۔ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے:

اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی النَّار رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دوزخی ہیں۔

☆ (رواہ الطبرانی بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ ص ۳۳۱)

مگر دفع ظلم کے لیئے رشوت دینے والے پر گناہ نہیں۔ لینے والا بہر صورت گناہگار ہے۔ مظلومہ عورت شوہر کے ظلم سے بچنے کے لیئے خلع کر سکتی ہے۔ جو ایک نوعیت کی رشوت ہے۔

﴿۱۸﴾ تین طلاقوں کے بعد مرد کو نہ رجوع کا حق رہتا ہے اور نہ بغیر حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے۔ تین طلاقیں خواہ متفرق دی گئی ہوں یا ایک ساتھ۔ حیض میں ہوں یا حالتِ حمل میں۔ بہر صورت واقع ہو جائیں گی۔ قرآن مجید، احادیث طیبہ، آثار صحابہ، ائمہ مجتہدین اور جمہور امت کا اسی پر اجماع ہے۔

آیت مبارکہ کا ارشاد:

"پھر اگر تیسری طلاق اسے دے دی تو اب وہ عورت حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے"۔

جمہور مفسرین کا ارشاد گذر چکا ہے کہ تیسری طلاق سے مراد دو کے بعد تیسری، یکے بعد دیگرے اور ایک ساتھ تین طلاقوں کو شامل ہے۔

بیک وقت دی گئی طلاقوں کو حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین قرار دیا۔ اس سلسلہ میں چند احادیث شریفہ ملاحظہ ہوں:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص (حضرت عویمر عجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضور آقا و مولیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو (ناقابل برداشت حالت میں) دیکھ لے تو اس کو قتل کر دے یا کیا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں قرآن مجید میں لعان کا مسئلہ ذکر فرمایا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ تیرے اور تیری بیوی کے درمیان اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان دونوں نے میرے سامنے مسجد میں لعان کیا۔ جب وہ لعان سے فارغ ہو گئے تو اس شخص نے کہا۔ اب اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو میں خود جھوٹا ہوں۔

فَطَلَّقَهَا ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ یَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے، لعان سے فارغ ہوتے، انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کر لی۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۲ ص ۸۰۰)
☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۱ ص ۴۸۹)
☆ (سنن نسائی از امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) ج ۲ ص ۱۸۱)

اسی مضمون کی ایک اور حدیث بخاری شریف میں موجود ہے۔ اس میں بھی تین طلاقوں کا مجلس واحد میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے۔

حضرت عویمر عجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مجلس واحد میں تین طلاقیں دینا اور حضور سید عالم ﷺ کا انہیں برقرار رکھنا اس امر کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کے نزدیک مجلس واحد میں تین طلاقوں سے بیوی حرام ہو جاتی ہے۔ اگر تین طلاقوں سے ایک طلاق رجعی ہوتی تو صحابی کا فعل عبث ہوتا اور تحریم کا مقصد پورا نہ ہوتا۔

اس حدیث کی شرح میں امام نووی فرماتے ہیں:

علماء کے نزدیک تین طلاقیں بیک وقت دینا جائز ہے (اگرچہ مکروہ ہے) اور تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔

☆ (نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۴۸۹)

سنن ابوداؤد میں یہی حدیث اور وضاحت سے بیان ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تینوں طلاق کو باقی رکھا۔

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) ج ۱ ص ۳۱۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ اس عورت نے کہیں اور نکاح کر لیا۔ شوہر ثانی نے اسے طلاق دے دی۔ پھر نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ یہ عورت پہلے خاوند کے لیئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں جب تک کہ دوسرا مرد اس کی مٹھاس نہ چکھ لے (مجامعت نہ کرلے)

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۲ ص ۷۹۱)

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۱ ص ۴۶۳)

امام بخاری کا اس حدیث کو "باب من اجاز الطلاق الثلث" میں روایت کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ اس شخص نے تین طلاقیں مجموعی طور پر ایک مجلس میں دی تھیں۔

☆ (عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۲ ص ۳۳۷)

تین طلاقوں کے بعد حکم تحریم کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ تین طلاقیں حرمت میں موثر ہیں' حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ عائشہ خثعمیہ، حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت امام حسن جب خلیفہ ہوئے تو اس نے آپ کو خلافت کی مبارک دی۔ امام حسن اس پر غضب ناک ہوئے کہ تم مجھے اپنے باپ (حضرت علی) کی شہادت پر مبارک دے رہی ہو۔ جاؤ، تم کو تین طلاقیں دیں۔ بعد عدت حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بقیہ مہر اور کچھ رقم بھیجی۔ قاصد سامان لے کر آیا تو اس نے کہا۔ مجھے اپنے جدا ہونے والے محبوب سے یہ تھوڑا سا سامان ملا ہے۔ حضرت حسن تک جب یہ بات پہنچی تو آپ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا۔ اگر مجھے اپنے نانا سے یہ بات نہ پہنچی ہوتی یا کہا میرے والد نے یہ بیان نہ کیا ہوتا......

اَیُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ ثَلَاثاً عِندَ الْاَقْرَاءِ اَوْثَلَاثاً مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجاً غَیْرَہٗ

جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ خواہ الگ الگ طہروں میں یا ایک ہی مرتبہ تو وہ عورت اس کے لیئے حلال نہیں۔ یہاں تک کہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔ ......تو میں اس سے رجوع کر لیتا۔

☆ (رواہ الطبرانی والبیہقی بحوالہ ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۹ ح ۲۸۰۵۸)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور حدیث اور واضح الفاظ میں مروی ہے:

اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاتَهُ ثَلَاثًا فِی مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

اگر کسی نے اپنی بیوی کو مجلس واحد میں تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور سوائے دوسرے شوہر سے نکاح کیئے پہلے مرد کے لیئے حلال نہیں۔

☆ (رواہ ابن عدی والبیہقی عن علی/ بحوالہ)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۹ ح ۲۸۰۶۰)

حضرت محمود بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ کو خبر دی گئی کہ کسی نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ غضب ناک ہوئے اور فرمایا میرے سامنے کتاب اللہ سے کھیلتے ہو؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس کو قتل نہ کر دوں۔

☆ (سنن نسائی از امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) ج ۲: ص ۹۸)

ظاہر ہے کہ طلاق دینے والے نے سنت کا خلاف کیا۔ اس پر حضور نے اظہار ناراضی فرمایا۔ اگر بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک ہوتی تو حضور اس پر ناراضگی کا اظہار نہ فرماتے۔ یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں۔ اگر چہ ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔

آثار صحابہ کرام میں یہی امر مروی ہے۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِاَحَدِهِمْ اِمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَ اِمْرَاَتَكَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنِیْ بِهٰذَا وَاِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيْمَا اَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ اِمْرَاَتِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب طلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں (تو وہ ایک یا دو ہی ہیں کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے اسی کا حکم فرمایا ہے اور اگر تو نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں (یک بار) دے دی ہیں تو تو نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور سے شادی نہ کرے اور طلاق کے معاملہ میں تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۱: ص ۴۷۶)

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتاویٰ نقل فرمایا ہے

"کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی"۔

☆ (موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۱۹۹، ۲۰۰)

اوائل اسلام میں اگر کوئی اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو تاکید کے لیئے کہتا:

"تجھے طلاق ہے۔ تجھے طلاق ہے۔ تجھے طلاق ہے۔"

اس سے بینونت کی تاکید ہوتی تھی۔ استیناف (نئی طلاق) مراد نہ ہوتی تھی۔ وقت گذرنے کے ساتھ انہی کلمات سے نئی طلاق کا ارادہ کیا جانے لگا۔ ظاہر ہے لوگوں کی عادت بدل جانے سے حکم بھی بدل گیا۔ کسی سابقہ حکم کے خلاف یہ کوئی نیا حکم نہ تھا۔ حضور سید عالم ﷺ کے حیات ظاہری میں، حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں اور حضرت عمر فاروق کی خلافت کے ابتدائی دو سال تک طلاق میں لوگوں کی عادت تاکید کی رہی۔ اس لیئے تین کلمات کے باوجود ایک ہی طلاق کا حکم دیا گیا۔ بعد لوگوں کی عادت مختلف ہو جانے کے حضرت عمر نے حکم دیا کہ لوگ تین بار طلاق سے تین کی نیت کرتے ہیں۔ اس لیئے اب اُن کی عادت کے مطابق تین ہی طلاقیں ہوں گی۔ حضرت عمر کے اس حکم کو دیگر تمام صحابہ کرام نے قبول کرلیا۔ گویا اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا کہ تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی۔ خواہ متفرق دی گئی ہوں یا یک بار۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) معہ شرح نووی ج ۱: ص ۴۷۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۸۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۴ و مابعد)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۸)

﴿۱۹﴾ تین طلاقوں کے بعد عورت سے خاوند کو رجوع یا دوبارہ نکاح کا اختیار نہیں تاوقتیکہ عورت کسی اور مرد سے نکاح کر کے مجامعت نہ کرے۔ اس ناگوار عمل کو حلالہ کہتے ہیں۔ یہ ناگوار عمل اس لیئے مشروع ہوا تا کہ مرد طلاق دینے میں جلدی نہ کرے۔ حلالہ کے لیئے پانچ شرطیں ہیں:

☆ زوجِ اول کی طلاق کے بعد عدت کا گذرنا۔
☆ دوسرے شوہر سے نکاح کرنا۔
☆ دوسرے شوہر کا وطی کرنا۔
☆ دوسرے شوہر کا اپنی رضامندی سے طلاق دینا
☆ دوسرے شوہر کی طلاق کے بعد عدت گذرنا۔

اس کے بعد عورت اگر شوہر اوّل سے نکاح کرنا چاہے تو اسے اختیار ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۰۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۰)

﴿۲۰﴾ نیت تحلیل سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ احادیث طیبہ صحیحہ صریحہ میں اس کی کراہت وارد ہے۔ تاہم ایسے نکاح سے عورت پہلے کے لیئے حلال ہو جائے گی۔ اگر محض نیت تحلیل کی مگر تلفظ نہ کیا تو مکروہ بھی نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۰)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۲)

﴿۲۱﴾ تحلیل اگر بہ نیت اصلاح و مشکل کشائی ہو تو باعث اجر ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲. ص ۱۳۲)
☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ازعلامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور ج ۵: ص ۴۷۷)

﴿۲۲﴾ بالغ عورت اپنا نکاح کرنے میں مختار ہے۔ ولی کی اجازت پر موقوف نہیں۔ بشرطیکہ نکاح کفو میں ہو۔ اگر غیر کفو میں نکاح ہو تو عورت کے اولیاء کو روکنے کا اختیار ہے۔ قرآن مجید نے نکاح کا فاعل عورت کو بتایا۔
آیت مبارکہ مذکورہ الصدر میں: "**حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجاً غَیۡرَہٗ**" میں نکاح کا فاعل عورت ہے۔

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۸)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۷)

﴿۲۳﴾ عورت کے ذمہ خاوند کی خدمت ہے۔ اس کے لیئے کھانا تیار کرے، بستر بچھائے، اس کے گھر کی حفاظت کرے، اس کی اولاد کی تربیت کرے، اپنے خاوند کے لیئے زینت اختیار کرے۔ ازواج النبی، امہات المؤمنین، اہل بیت اطہار کی ازواج اور صحابہ کرام کی بیویاں رضوان اللہ تعالیٰ علیہن کا یہی دستور تھا۔ آج کی عورتوں کے لیئے یہی اسوہ حسنہ ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۴)

﴿۲۴﴾ متعہ یعنی کچھ مدت کے لیئے عارضی نکاح باطل ہے۔ ایسا نکاح نہ منعقد ہوتا ہے نہ اس سے حلالہ جائز ہوتا ہے۔ متعہ کی حرمت کا بیان احادیث طیبہ میں وارد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں:
نَهٰی رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ عَنۡ نِكَاحِ الۡمُتۡعَةِ وَعَنۡ لُحُوۡمِ الۡحُمُرِ الۡاَحۡصِلِيَّةِ زَمَنَ خَيۡبَرَ
فتح خیبر کے زمانہ میں حضور اکرم ﷺ نے متعہ اور پالتو گدھے کے گوشت سے منع فرمادیا۔

☆ (رواہ مالک والطبرانی والحمیدی وابن ابی شیبہ واحمد والدارمی والعدنی وابن وھب والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وتیل وابن جریر وابن عساکر وابن الجارود وابوعوانہ والطحاوی وابن حبان والبیہقی بحوالہ..........)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶: ح ۴۵۷۲۷)

﴿۲۵﴾ مرد نے اگر دو طلاقوں کے بعد رجوع کرلیا تو اب اسے ایک طلاق دینے کا حق باقی ہے۔ ایک طلاق دینے سے وہ مغلظہ ہو جائے گی۔ مگر حلالہ کے بعد جب عورت پہلے شوہر کے نکاح میں آئے گی تو شوہر اوّل کو تین طلاقوں کا حق حاصل ہوگا۔ آیت مبارکہ میں یَتَرَاجَعَا اور حدیث میں "**اَنۡ تَعُوۡدِیۡ اِلٰی رِفَاعَةَ**" میں رجوع اور عود پہلی حالت پر لوٹ آنے کو کہتے ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۲)

﴿۲۶﴾ عورت اگر تحلیل کا دعویٰ کرے تو شوہر اوّل کے لیئے جائز ہے کہ اسے تسلیم کرلے بشرطیکہ مدت اس کی متحمل ہو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۲)

باب (۳۸):

﴿طلاق کے بعد کے احکام﴾

﴿بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْسَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَاتُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَاتَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآاَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ☆ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لیئے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو۔ اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنا لو اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

حل لغات:

"فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ": بلوغ کا معنی ہے انتہا کو پہنچ جانا۔ مگر کبھی قریب پہنچنے کو بھی بلوغ کہہ لیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

ارشاد ربانی ہے: فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (سورۃ النحل آیت ۹۸)

اور جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے

ارشاد ربانی ہے: اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ (سورۃ الطلاق آیت: ۱)

جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو

ارشاد ربانی ہے: وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو۔ (سورہ انعام آیت ۱۵۲)

ان آیات میں مراد یہ ہے کہ جب تم قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو، جب طلاق کا ارادہ کرو، جب کچھ کہنے کا ارادہ کرو۔

اجل، مدت، آخر مدت، موت اور انسانی زندگی کو کہتے ہیں۔

اس آیت سے مراد یہ ہے کہ طلاق والی عورتیں جب اپنی عدت کی انتہا کے قریب پہنچ جائیں، اس معنی پر علماء کا اجماع ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۹۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۱۹۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۱۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۸۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۱۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۲)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۲،۱۱)

"فَامْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ": امساک کا معنی روکنا ہے مگر آیت میں اس سے مراد طلاق سے رجوع کر لینا ہے۔

معروف: مشہور اور جانی پہچانی شئے معروف ہے۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال اچھے طریقے پر ہوتا ہے۔ ہر وہ شئے جو عقلاً، شرعاً، عرفاً اور عادۃً پسندیدہ ہو معروف ہے۔ شریعت کے احکام کی پیروی معروف ہے اس کا مقابل منکر ہے۔ اسی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۳۱)

رجوع میں بھلائی یہ ہے کہ خوش اسلوبی اور نیت اصلاح کے ساتھ رجوع کرو اور رجوع پر گواہ مقرر کر لو۔ حسن معاشرت بھی معروف میں شامل ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۸۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۱)

"اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ": تسریح سے مراد چھوڑ دینا۔ رجوع کرنا۔ طلاق کو جاری وقائم رکھنا۔ چھوڑنے میں بھلائی یہ ہے کہ عورت کا مہر، عدت کا نفقہ ادا کرنا اور دوسرے حقوق ادا کرنا اور اس کو عیب لگا کر دوسروں کو نکاح کرنے سے متنفر کرنا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۱۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۱)

"**ضِرَارًا**": ضرر کا معنی نقصان ہے۔ ضرار نقصان دہ شے یا ارادہ نقصان دہی ہے۔

اسی سے مسجد ضرار ہے۔ یعنی ایسی مسجد جو مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے ارادہ سے تعمیر ہوئی۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۹۴)

اس سے مراد یہ ہے کہ عورت کی عدت دراز نہ کرو، یا اس کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرو، یا مال حاصل کرنے کے لیئے اسے تنگ نہ کرو۔

"**وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا**": آیات اللہ سے مراد ہے۔ طلاق کے احکام کی آیات، یا تمام احکام شرعیہ یا قرآن مجید کی تمام آیات۔ **هُزُوًا** سے مراد ہے: سُستی کرنا، رعایت نہ کرنا، عمل نہ کرنا، ٹھٹھا کرنا۔ یعنی احکام شرعیہ میں سُستی و بے عملی نہ کرو۔ یا حکم معلوم ہونے کے باوجود عمل نہ کرو۔ یا منہ سے کوئی بیہودہ بات کہہ کر یہ کہو کہ میں نے دل لگی کے طور پر ایسا کہا ہے۔ میری مراد نہ تھا۔ اسی سے اِستہزاء بنا ہے بمعنی ٹھٹھا کرنا۔ **هُزُوًا** کا مقابل ہے **جِد**"۔ یعنی سنجیدہ بات کرنا۔ سنجیدگی اختیار کرنا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۵۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۳۹۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۲۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۸)

"**اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ**": ذِکر کا معنی ہے: یاد کرنا، بیان کرنا، شکر بجالانا۔

نِعْمَتَ اللّٰهِ سے مراد عام نعمتیں مراد ہیں یا خاص۔ اللہ کی ہر نعمت، اسلام، ہدایت اور بعثت سید المرسلین ﷺ یا حقِ طلاق ورجوع مردوں کو ملنا، تمہارے لیئے ایک سے زائد چار تک بشرط عدل بیویوں سے بیک وقت نکاح کرنا۔

یاد رہے کہ پچھلی امتوں میں ایک بیوی کی زندگی تک دوسری سے نکاح حلال نہ تھا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)

”وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ “:

کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد سنت اور حدیث ہے۔ حکمت سے مراد قرآن مجید کے اشارات واسرار بھی ہیں۔ سنت وحدیث کے شرف کی بدولت اس کا ذکر الگ کیا گیا ہے۔

حدیث بھی قرآن کی طرح اللہ کی طرف سے اتری۔ کیونکہ ان دونوں کے اتارنے کا ذکر ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قرآن مجید کے کلمات اور مضمون سب رب کی طرف سے نازل ہوئے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے۔ حدیث کا مضمون رب کی طرف سے ہے۔ الفاظ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے ہیں۔

حدیث وسنت کے بارے میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ☆ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ☆

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی۔

(سورۃ النجم آیات ۳،۴)

شان نزول:

(۱) ایک شخص بقول بعض حضرت ثابت بن یسار انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ عدت ختم ہونے میں دو یا تین دن باقی رہ گئے تو انہوں نے رجوع کر لیا' پھر دوبارہ طلاق دے دی تا کہ اُن کی عدت از سرِ نو شروع ہو جائے۔ اختتام عدت کے قریب انہوں نے پھر رجوع کر لیا۔ اسی طرح وہ عرصہ نو ماہ تک معلق رہی وہ کسی اور سے نکاح نہ کر سکیں۔ اس پر آیت کریمہ ” ظَلَمَ نَفْسَهٗ “ تک نازل ہوئی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۲۸۵)

(۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ کسی سے کہہ دیتے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تجھ سے کر دیا۔ وہ کہتا میں نے قبول کیا۔ بعد میں کہہ دیتے کہ ہم نے تو بطور دل لگی ایسا کہا۔ اسی طرح کچھ لوگ اپنے غلاموں کو آزاد کر دیتے یا اپنی بیویوں کو طلاق دے دیتے۔ بعد میں دل لگی کا بہانہ کر لیتے۔ اس پر آیت کریمہ کا دوسرا حصہ آخر تک نازل ہوا۔ فرمایا گیا کہ اللہ کی آیات کو دل لگی کا آلہ نہ بناؤ۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۲۸۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۵۶)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ طلاق رجعی کی عدت میں رجوع کا اختیار مرد کو حاصل ہے۔ عدت گذر جانے پر رجوع کا اختیار ختم ہو جاتا ہے' ہاں باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے۔ آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱، ص ۳۹۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱، ص ۱۹۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۴۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۱۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)

﴿۲﴾ طلاق رجعی میں رجوع کرنے کا اختیار مرد کو حاصل ہے۔ عورت کی اجازت اور رضامندی لازمی نہیں۔ اگر چہ خوشگوار عائلی زندگی کے لیئے عورت کی رضامندی ہونا لازمی ہے۔
"فَامْسِكُوْا" اور "سَرِّحُوْا" میں خطاب مردوں کو ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)

﴿۳﴾ رجوع قول اور فعل دونوں سے ہو سکتا ہے۔ آیت کے حکم میں کوئی پابندی نہیں۔ منہ سے بول کر رجوع کر سکتا ہے۔ اسی طرح وطی یا بوس وکنار سے بھی رجوع کر سکتا ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۱۶)

﴿۴﴾ رجوع پر گواہ بنا لینا مستحب ہے تا کہ اختلاف پیدا نہ ہو اور نہ لوگوں میں بدگمانی پیدا ہو کہ اس نے مطلقہ عورت کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)

﴿۵﴾ طلاق کے بعد عورت کو مہر اور عدت کا نفقہ ادا کرنا لازم ہے۔ بلکہ مہر سے کچھ زیادہ دے کر فارغ کرے کہ اس نے اپنے خاوند کی خدمت کی ہے۔ آیت میں نکوئی کے ساتھ چھوڑنے کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)

﴿۶﴾ اپنی مطلقہ بیوی کے عیب بیان کرنا گناہ ہے اس سے لوگوں میں اس عورت کے بارے میں نفرت پیدا ہو گی اور اس کے نکاح ثانی میں دقت پیش آئے گی۔ نکوئی کے ساتھ چھوڑنے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۱۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)

﴿۷﴾ مطلقہ عورت سے رجوع بہ نیت اصلاح ہو۔ عورت کو ستانے اور اس کی عدت دراز کرنے کے لیئے رجوع کرنا ظلم ہے۔ مگر قصد ضرر کے باوجود عورت سے رجوع جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا:ص ۳۹۹)

﴿۸﴾ معذور اور مجبور کو ستانا ظلم اور جُرم ہے۔ جس قدر مجبور کی مجبوری اور معذور کی معذوری زیادہ ہوگی ستانے والے کو اسی قدر عذاب ملے گا۔ مجبور بیوی کو ستانا، بوڑھے ضعیف اور حاجت مند والدین کو ستانا، ملازموں اور جانوروں کو ستانا بڑا جرم ہے۔ جو مظلوموں پر زیادتی کرتا ہے وہ گویا اپنے آپ پر ظلم کر رہا ہے۔ آیت کریمہ ''فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ'' نے فیصلہ سنا دیا۔ نیز آیت کا شانِ نزول اس پر گواہ ہے۔

﴿۹﴾ نکاح، طلاق اور غلام کی آزادی کے الفاظ سنجیدگی سے ادا ہوں یا دل لگی یا بھول چُوک سے۔ جیسے بھی ادا ہوں۔ ان کا حکم ثابت ہو جاتا ہے۔ آیت کا شانِ نزول اس پر شاہد عادل ہے۔

حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ : اَلطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَ الرَّجْعَةُ

تین امور ایسے ہیں کہ اِن کی سنجیدگی اور ان سے ہنسی مذاق بھی سنجیدگی کے حکم میں ہے' طلاق، نکاح اور رجعت۔

☆ (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج۹: ح ۲۷۷۸۵)

ہنسی مذاق سے طلاق دینے والے کی طلاق ہو جائے گی۔ اگرچہ اس کا ارادہ کھیل اور دل لگی کا ہو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا:ص ۳۹۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳:ص ۱۵۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲:ص ۱۴۳)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ا:ص ۲۸۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ا:ص ۵۱۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۲)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ا:ص ۱۰۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ا:ص ۱۷۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ا:ص ۱۷۲)

﴿۱۰﴾ کسی کو طلاق دینے پر مجبور کیا [illegible] طلاق واقع ہو جائے گی۔ بشرطیکہ قتل کی دھمکی نہ دی گئی ہو۔

☆ ([illegible] قرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا:ص ۳۹۹)

﴿۱۱﴾ رب تعالیٰ کے احکام سے ٹھٹھا کرنا حرام اور کفر ہے۔ عورتوں کو دکھ دینے کے لیئے روکے رکھنا احکام الٰہیہ کے ساتھ ٹھٹھا کرنا ہے۔ جو حرام ہے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۲)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ا:ص ۱۰۸)

﴿۱۲﴾ زبان سے گناہوں سے استغفار کرنا اور عملاً گناہوں میں مشغول رہنا احکام الٰہیہ سے استہزاء ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۵۰)

﴿۱۳﴾ تنگدستی کے باعث، جب کہ خاوند نان ونفقہ دینے پر قادر نہ ہو، زوجین میں قاضی کو تفریق کرنے کا اختیار نہیں۔ فقراء صحابہ اور اصحاب صفہ تنگدستی کے باوجود ان کی عورتیں ان کا نکاح میں رہیں کسی نے بوجہ افلاس طلاق طلب نہ کی اور نہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ان کے درمیان تفریق فرمائی۔ فقر سبب فرقت نہیں۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

لِيُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰهَا

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔ (سورۃ الطلاق آیت' ۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳: ص ۱۵۵)

﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرنا، ان کا چرچا کرنا اور اُن پر اللہ کا شکر بجالانا۔ رب کی رضا کا موجب ہے۔ حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔ اسی نعمت کے طفیل اسلام، ایمان۔ قرآن بلکہ معرفت خداوندی ملی۔ دنیا کی تمام نعمتوں کا باعث حضور کی دنیا میں تشریف آوری ہے۔ اسی لیئے ذکر ولادت رسول پاک ﷺ رب کی رضا کا باعث ہے۔ آیت مبارکہ میں نعمت کے ذکر سے یہ بھی مراد ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۳۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۷)

﴿۱۵﴾ چونکہ قرآن مجید کی طرح سنت بھی منزل من اللہ ہے۔ اس لیئے اس کی حقانیت کا اعتقاد اور اس کے احکام پر عمل لازم ہے۔ کتاب وسنت دونوں نصیحت پر مشتمل ہیں۔ اللہ کی اطاعت کی طرح حضور سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت لازم ہے۔ حضور کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کی تصریح ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ☆ (سورۃ النساء آیت' ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے (رسول کے حکم سے) منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔

حضور سید عالم مطاع عالم ﷺ کے تمام احکام پر غیر مشروط طور پر عمل کرنا اللہ نے لازم ٹھہرایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا الآیة (سورۃ الحشر آیت' ۷)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

☆☆☆☆☆

باب (۳۹)

مطلقہ کا نکاح ثانی

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورہ بقرہ آیت: ۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں، جبکہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جاویں۔ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لیئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

حل لغات:

"**وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ**" : اس طلاق سے مراد طلاق رجعی یا بائنہ ہے۔ جس میں حلالہ کی ضرورت نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۸۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۷)

"**فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ**" : اس آیت میں بلوغ سے مراد انتہا کو پہنچ جانا ہے۔ اور اَجَل سے مراد عدت ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اے شوہرو! جب تم اپنی بیویوں کو طلاق رجعی یا بائنہ دے چکو اور عورتیں اپنی عدت پوری کر لیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱: ص ۳۹۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱: ص ۲۰۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۰۸)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)

"فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ": تعضُلُوْا، عَضْل" سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے روکنا، تنگی۔ پٹھے کے سخت گوشت کو سختی کی وجہ سے عُضْلَه کہتے ہیں۔ جس عورت کے بچہ دشواری سے پیدا ہوا سے **معضلہ** کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۳۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ص ۱۷۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ا ص ۱۷۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ ج ا ص ۱۰۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶ ص ۱۲۲)

"اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ": آیت میں ازواج سے اُن طلاق والی عورتوں کے پہلے شوہر مراد ہیں۔

معنی آیت کا یہ ہے کہ اے عورتوں کے وارثو! اگر طلاق والی عورتیں عدت گذر جانے کے بعد اپنے پہلے شوہروں سے نکاح کرنا چاہیں تو تم انہیں مت روکو۔

آیت کا ایک اور معنی بھی بیان ہوا ہے کہ اے طلاق دینے والے شوہرو! جب تم طلاق دے چکو اور عورت کی عدت بھی پوری ہو جائے تو عورت کو کسی اور جگہ دوسرا نکاح کرنے سے نہ روکو۔ یہ بھی ظلم ہے جو زمانہ جاہلیت سے جاری ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ا: ص ۲۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ا: ص ۵۱۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۲۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ا: ص ۴۰۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۳۶)

"اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ":

معروف ہر وہ کام ہے جو شرعاً عقلاً عادتاً بھلا ہو۔ یہاں معروف سے مراد جائز نکاح، پورا مہر اور عمدہ برتاؤ ہے۔
معنی آیت یہ ہے کہ وہ مرد اور عورت جب آپس میں جائز باتوں پر راضی ہو چکے ہوں تو تم انہیں دوبارہ نکاح کرنے سے نہ روکو۔ یا رضامندی کے جائز نکاح سے انہیں نہ روکو۔

شان نزول:

(۱) حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بہن جُمَیْلَه (بروزن سُهَيْلَةُ) بنت یسار کا نکاح اپنے چچازاد بھائی بداح بن عاصم بن عجلان (اور ایک روایت کے مطابق عبداللہ بن عاصم) سے کر دیا۔ عبداللہ مرد صالح تھا۔ اتفاق سے خاوند اور بیوی میں ناچاقی ہو گئی۔ عبداللہ نے جمیلہ کو طلاق دے دی۔ عدت گذرنے کے بعد عبداللہ نے جمیلہ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہا۔ جمیلہ بھی رضامند ہو گئی۔ مگر حضرت معقل نے قسم کھائی اب میں جمیلہ کا نکاح عبداللہ سے نہ کروں گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے معقل کو بلا کر یہ آیت سنائی انہوں نے عرض کیا۔ اپنے نفس کی نہ مانوں گا۔ رب کی اطاعت کروں گا۔ چنانچہ نکاح کر دیا گیا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیا۔

☆ (بروایت بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۵۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۰۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۱۰)

(۲) ایک اور یوں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چچازاد بہن کو اُن کے خاوند نے طلاق دے دی، عدت گذر جانے کے بعد دونوں (خاوند اور بیوی) دوبارہ نکاح پر رضامند ہو گئے۔ مگر حضرت جابر نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت اُتری۔ حضرت جابر نے حکم الٰہی کے سامنے اپنے انکار کو چھوڑ دیا۔ دوبارہ نکاح ہو گیا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)

ممکن ہے دونوں واقعات ایک ہی وقت میں ہوئے ہوں اور آیت نزول ہوا ہو۔

مسائل شرعیہ

(۱) طلاق رجعی یا بائن کی عدت گذر جانے کے بعد خاوند اور مطلقہ بیوی دوبارہ نکاح کرنے پر موافق شرع معروف طریقہ سے رضامند ہو جائیں تو نکاح کرنے میں مختار ہیں۔ ان کا کیا ہوا نکاح جائز ہو گا۔ عورت اور مرد کے کسی ولی کو منع کا اختیار نہیں۔ آیت مبارکہ میں والیوں کو منع سے روک دیا گیا ہے، نیز آیت کا شانِ نزول ہی اس مسئلہ کو واضح کر رہا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۰۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۰۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۸)

﴿۲﴾ عاقلہ بالغہ اپنی گفتگو سے یا اس کی رضامندی سے اس کا وکیل نکاح کرنے میں مختار ہے۔ ولی کی اجازت شرط نہیں۔ بشرطیکہ مہر مثل میں کمی نہ کرے اور غیر کفو میں نکاح نہ کرے ورنہ اولیاء کو اعتراض کا اختیار ہے۔ غیر کفو میں نکاح کرنے سے اولیاء کو عار لاحق ہوتی ہے۔ اس لیئے ایسا نکاح منعقد ہی نہ ہوگا۔ کفو اور مہر مثل کا بیان تو ''بِالْمَعْرُوْفِ'' میں ہے۔ عورت کے نکاح کے اختیار ''اَنْ یَنْکِحْنَ'' میں ہے۔ نیز دیگر آیات کریمہ میں اس اختیار کا بیان ہے۔

ارشاد ربانی ہے: حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ ...... یہاں تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح کر لیں (سورہ بقرہ آیت ۲۳۰)

آیت نکاح کرنے کی اضافت عورت کی طرف کی گئی ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ الآیۃ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۴)

تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں۔

احادیث صحیحہ صریحہ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

غیر شادی شدہ لڑکی ولی کی بہ نسبت اپنے نکاح کی زیادہ حق دار ہے اور بن بیاہی سے اذن لیا جائے اور اس کا اذن خاموشی ہے۔

☆ (رواہ مالک واحمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ والترمذی والنسائی عن ابن عباس بحوالہ)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱:ص ۲۱۳)

ایک اور حدیث میں ہے: لَیْسَ لِلْوَلِیِّ مَعَ الثَّیِّبِ اَمْرٌ'' بالغہ پر ولی کو کوئی جبر نہیں۔

☆ (رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابن عباس بحوالہ ....)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲:ص ۲۳۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۳۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳:ص ۱۵۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان' ج ۱:ص ۲۰۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱:ص ۴۰۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان' ج ۶:ص ۱۲۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱:ص ۵۱۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱:ص ۱۷۲)

انتباہ: آج کے مغرب زدہ ماحول میں لڑکیاں والدین کی رضامندی کے بغیر غیر کفو میں نکاح کرنے میں بے باک ہو چکی ہیں۔ غیر کفو کی وجہ سے انہیں تنگ و عار ہوتی ہے۔ وہ معاشرے میں اپنی لڑکیوں کے کرتوتوں کے باعث منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ ایسے غیر کفو میں ہونے والے نکاح، شریعت کی رُو سے منعقد ہی نہیں ہوتے۔

﴿۳﴾ نکاح میں زوجین کی رضامندی لازمی ہے۔ اگر بغیر اذن نکاح کر دیا گیا تو نکاح کا انعقاد اجازت پر موقوف ہے۔

آیت مبارکہ میں '' اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ '' میں اسی اجازت کا بیان ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۴۰۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ا ص ۲۰۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ا ص ۵۱۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ا ص ۱۷۳)

﴿۴﴾ امیر شوہر کی تلاش میں نکاح کرنے میں تاخیر کرنا سخت جرم اور صدہا فتنوں کا باعث ہے۔ روزمرہ میں ہونے والے فتنوں کا اکثر باعث یہی امر ہے۔ صحیح حدیث میں بطور حکم اس کا حکم ہے اور حکم عدولی کی صورت میں پیش آنے والے فتنوں کی خبر ہے۔

اِذَا اَتَاکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهٗ وَ دِیْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ

جب کوئی ایسا رشتہ تمہیں دستیاب ہو جس کے اخلاق اور دین کو تم پسند کرتے ہو تو فوری طور پر نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد کبیر پیدا ہوگا۔

☆ (رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرہ وابن عدی عن ابن عمر والترمذی والبیہقی عن ابی حاتم المزنی / بحوالہ)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ ج ا: ص ۲۴)

﴿۵﴾ لڑکی کے نکاح کرنے پر شوہر سے پیسے لینا حرام اور رشوت ہے۔ اور ایک گونہ نکاح کرنے میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔ جسے قرآن مجید نے '' لَا تَعْضُلُوْهُنَّ '' فرما کر منع فرما دیا ہے۔

﴿۶﴾ جہاں نکاح کرنے میں لڑکی کی منشا ہو اور وہ کفو ہو تو وہاں نکاح نہ ہونے دینا منع ہے۔ اور '' لَا تَعْضِلُوْهُن '' میں داخل ہے۔

﴿۷﴾ احکام شرع بجالانے میں برکت، پاکیزگی اور گناہوں کا کفارہ ہے۔ خلاف شرع کاموں میں بے برکتی، گندگی اور گناہوں کا بوجھ نامہ اعمال میں درج ہوگا۔ آیت مبارکہ کا جز '' ذٰلِکُمْ اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْهَرُ ''۔ یہی حقیقت واضح کر رہا ہے۔

﴿۸﴾ طلاق دے کر عدت گذر جانے کے بعد سابقہ خاوند کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنی سابقہ بیوی کو کہیں اور نکاح کرنے سے روکے۔ یہ رسم جاہلیت کی ہے۔ قرآن مجید نے '' لَاتَعْضُلُوْهُنَّ '' کہ کر اس سے روک دیا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۵۹)

☆☆☆☆☆

باب (۴۰)

رضاعت

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ☆

(سورہ بقرہ آیت : ۲۳۳)

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس، اس کے لیئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہیئے اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور، کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا، مگر اس کے مقدور بھر، ماں کو ضرر نہ دیا اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے (یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو، اور اولاد والا اپنی اولاد کو) اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔ پھر اگر ماں باپ آپس میں رضا اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں۔ اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں۔ جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا، بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

حل لغات:

”وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ“:

”والدات“ میں چند احتمال ہیں:

(۱) طلاق والی عورتیں، جن کے بچے شیر خوارگی کی عمر میں ہوں۔

(۲) بیویاں، جو اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی ہوں۔

(۳) تمام مائیں، خواہ بیویاں ہوں یا مطلقہ۔

والدات کہہ کر انہیں بچوں کی پرورش پر مائل کیا گیا۔

اس آیت میں اُن عورتوں کے لیئے درس ہدایت ہے۔ جو اپنے بچوں کی پرورش دوسروں پر سونپ کر خود اس سے غافل ہو چکی ہیں۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۱۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۱۷۳)

”يُرْضِعْنَ“: رَضَعٌ سے بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں: پستان سے دودھ چوسنا، باب افعال سے آکر اس کا معنی ہے دودھ پلانا۔ شیر خوارگی کی عمر میں بچہ کو دودھ پلانا ”رَضَاعَت“ کہلاتا ہے' جملہ خبریہ بمعنی امر ہے' یعنی مائیں دودھ پلائیں۔

اَوْلَادَهُنَّ: اولاد جمع ہے وَلَدٌ کی بمعنی بچہ۔ لڑکی ہو یا لڑکا۔

اولاد کو عورتوں کی طرف نسبت کرنے میں کئی فوائد ہیں۔

(۱) ماں کے ذمہ اپنی اولاد کو دودھ پلانا ہے نہ کہ سوکن کی اولاد کو دودھ پلانا۔

(۲) اولاد کہہ کر ماں کی شفقت کو ابھارا گیا ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۲ ص ۱۲۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۳)

”حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ“: حول بمعنی بدلنا، پلٹنا ہے۔ سال بھر میں موسموں کا انقلاب آتا ہے۔ تبدیل موسم کے باعث سال کو حَوْلٌ کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۲ ص ۱۲۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۶۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۳)

کامل کہنے سے مراد یہ ہے کہ مدت تقریبی نہیں بلکہ پورے دو برس مراد ہیں۔

"وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ":

بچہ باپ کے لیئے جنا جاتا ہے۔ ماں تو بمنزلہ برتن کے ہے۔ اس لیئے "مَوْلُوْدٌ لَهٗ" سے مراد باپ ہے۔ بچہ کا نسب باپ سے ہوتا ہے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۲۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۹)

عَلٰی وجوب کے لیئے ہے۔

رِزْقٌ سے مراد غذا اور **کِسْوَت** سے مراد لباس ہے۔

طلاق والی عورتیں اگر اپنے بچوں کو دودھ پلائیں تو اُن کی خوراک اور لباس کی ذمہ داری بچہ کے باپ پر ہے۔ اگر اس سے عام عورتیں مراد ہوں تو معنی یہ ہوں گے کہ بیویاں اگرچہ بچہ کی پرورش کی وجہ سے خاوند کی خدمت سے قاصر رہیں تب بھی اس کی خوراک اور لباس کا خرچہ بچہ کے باپ پر ہے۔

بِالْمَعْرُوْفِ: سے مراد یہاں حسب طاقت خرچہ دینا ہے۔ نہ اعلیٰ نہ گھٹیا۔ شوہر کی مالی حیثیت کے مطابق۔

دودھ پلانے والی عورتوں کا حسب استطاعت خوراک اور لباس کا خرچہ باپ کے ذمہ واجب ہے۔ مرد نہ اپنی حیثیت سے کم دے نہ عورت اُس کی حیثیت سے زیادہ طلب کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۲۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۰)

"لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ":

لَاتُضَآرَّ، ضَرَرٌ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے تکلیف، نقصان۔

مُفَاعَلَةٌ کے وزن پر آنے سے اس کا معنی ہے ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔

اُسے معروف اور مجہول دونوں قرآتوں سے پڑھا گیا ہے۔

"با" تعدیہ یا استعانت کی ہے۔

اس طرح آیت متعدد معنوں کا احتمال رکھتی ہے۔ وہ تمام معنی ممکن اور درست ہیں۔

(۱) ماں بچہ کے ذریعہ اپنے شوہر کو نقصان نہ پہنچائے کہ غریب و نادار شوہر کو دائی رکھنے پر مجبور کرے۔

(۲) ماں بچہ کو نقصان نہ پہنچائے کہ اس کی پرورش میں کوتاہی کرے۔

(۳) ماں کو بچہ کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے کہ وہ بچہ کو دودھ نہ پلانا چاہے اور باپ میں دائی رکھنے کی استطاعت ہو تو شوہر اسے دودھ پلانے پر مجبور کرے۔

(۴) باپ اپنے بچہ کو نقصان نہ پہنچائے کہ اس کی پرورش میں لاپرواہی کرے۔

(۵) باپ بچہ کی ماں کو نقصان نہ پہنچائے اپنے بچہ کی وجہ سے۔

(٦) باپ بچہ کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے کہ دودھ پلانے والی دستور سے زیادہ خرچہ کا مطالبہ کرے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۰۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱٦۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۸۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ٦ ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴٦)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۲۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ٦۸۵ھ) ص ۱۵۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۲)

"وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ": وارث سے مراد اس آیت میں بچہ کا وارث ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اس کا وارث ہے۔

بچہ کے وہ قریبی رشتہ دار جو ذی رحم محرم ہیں۔ یعنی وہ قرابت دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لیئے حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں "وَعَلَى الْوَارِثِ ذِی رَحْمٍ الْمَحْرَمِ مِثْلُ ذٰلِکَ" ہے۔

یعنی باپ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے جو فرائض باپ پر تھے۔ اب وہ بچہ کے قریبی رشتہ داروں پر واجب ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۰٦)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ٦۸۵ھ) ص ۱۵۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱٦۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ٦۳۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ٦ ص ۱۲۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۳)

"فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا": فِصَالًا، فَصْلٌ سے بنا ہے جس کے معنی جدائی کے ہیں۔ راستہ کی مسافت کو فاصلہ، شہر پناہ کو فَصِیْل اور اونٹ کے بچہ کو فِصَال کہتے ہیں۔ ان سب میں جدائی کا معنی پایا جاتا ہے۔

فِصَالًا سے مراد شیر خوار بچے کا دودھ چھڑانا ہے، اسے فِطَامٌ بھی کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ٦ ص ۱۳۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۷۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' اس سے مراد ہے دو سال سے پیشتر یا دو سال پر یا دو سال کے بعد دودھ چھڑانا مراد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۱۳۱)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۴۵)

آیت میں '' اَرَادَا '' سے مراد بچہ کا والد اور والدہ ہے۔

باہمی رضامندی اور باہمی مشورہ سے۔ یعنی ماں اور باپ اگر دونوں کی رضامندی ہو، آپس میں باہمی مشورہ کر لیں اور اہل تجربہ سے بھی مشورہ کر کے بچہ کا دودھ مناسب وقت میں چھڑا دیں تاکہ بچہ کا نقصان ہو، تو اُن پر کچھ حرج نہیں۔

'' وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ '':

اِسْتِرْضَاعٌ کے معنی ہیں بچہ کو دودھ پلانے کے لیئے دائی تلاش کرنا۔

آیت کا معنی ہے کہ اے بچوں کے باپو! اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلانے کے لیئے دایہ مقرر کر لو تو تم پر کوئی حرج نہیں۔ مقصد بچہ کی عمدہ طریقہ سے پرورش کرنا ہے۔

'' اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ : تسلیم کا معنی آفت سے محفوظ رہنا، فرمانبرداری، رضا پر راضی رہنا، سلام کہنا، پورا پورا سونپنا اور سپرد کر دینا ہے۔ اس مقام پر طے شدہ اجرت کا دے دینا مراد ہے۔

بِالْمَعْرُوْفِ : اس مقام پر معروف سے مراد خوش اسلوبی، بھلائی مراد ہے۔ یعنی دایہ کی اجرت خوش اسلوبی سے بروقت ادا کرو۔ اس میں تاخیر نہ کرو۔

بعض علماء فرماتے ہیں۔ معروف سے مراد دایہ کو رزق حلال کھلاؤ تاکہ بچے کے اخلاق پر اچھا اثر پڑے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۸،۱۴۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۶۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ماں کے ذمہ بچہ کو دودھ پلانا واجب نہیں، مستحب ہے۔ چونکہ ماں کا دودھ بچوں کے لیئے زیادہ موافق ہے۔ نیز مائیں بچوں پر مہربان بھی۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ وہ خود دودھ دے کر پالیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۶۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۵)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۱۲۵)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۳)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۳۹)

﴿۲﴾ باپ کے ذمہ بچہ کی پرورش واجب ہے۔ چونکہ شیر خوار بچہ کی غزا کا واسطہ ماں ہے۔ اس لیئے ماں پر خرچ کرنا درحقیقت بچہ کی پرورش کرنا ہے۔ اسی طرح اگر بچہ حمل میں ہو تو بھی ماں پر خرچ کرنا بچہ کی پرورش کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ الآیة (سورہ طلاق آیت' ٦)

اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان ونفقہ دو۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۰۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۴۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۰۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۴۱)

﴿۳﴾ واجب کی ادائیگی جس سے پر موقوف ہو وہ شے بھی واجب ہو جاتی ہے۔ بچہ کی پرورش حمل کی صورت میں اسی وقت ہی ممکن ہے جب ماں کو نان ونفقہ دیا جائے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۰۳)

﴿۴﴾ بعض صورتوں میں ماں پر بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے:

(ا) باپ پر دایہ رکھنے کی استطاعت نہ ہو۔

(ب) دایہ ملتی نہ ہو۔

(ج) بچہ ماں کے سوا کسی اور کا دودھ نہ پیتا ہو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱ ص ۵۲۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۴۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۱۷۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱ ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۰۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۹)

﴿۵﴾ اگر مطلقہ عورتیں بچہ کو اُجرت پر دودھ پلائیں تو اُن کے لیئے دو سال کی اُجرت باپ پر لازم ہے۔ اس سے زیادہ عرصہ تک کی اُجرت کی حق دار نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۱۶۲)

﴿۶﴾ بحالت نکاح یا طلاق کی عدت میں ماں کو رضاعت کی اُجرت لینا جائز نہیں۔ بعد عدت اُجرت کی حق دار ہے۔

ارشاد ربانی ہے: فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ (سورہ طلاق آیت : ٦)

پھر اگر وہ تمہارے لیئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اُجرت دو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۰۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۰۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱ ص ۵۲۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۴۶)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۰۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)

﴿۷﴾ رضاعت کی مدت دوسال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ" میں اسی کا بیان ہے۔ دوسال کے بعد دودھ چھڑادیا جائے۔ لیکن اگر کوئی بچہ اڑھائی برس تک کسی کا دودھ پیئے تو حرمت رضاعت ثابت ہوجائے گی۔ اس میں لڑکے اور لڑکی میں کوئی تفریق نہیں۔

قرآن مجید میں ہے: وَحَمْلُهُ وَفِصٰلُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا......الآية (سورة الاحقاف آیت ۱۵)

اور اسے (حمل کو) اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔

اس آیت میں حمل اور دودھ پلانے دونوں کی مدت اڑھائی برس بتائی گئی۔ حدیث شریف نے حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دوسال بتائی گئی۔

حدیث میں ہے: مَا تَزِيْدُ الْمَرْأَةُ فِي الْحَمْلِ عَلٰى سَنَتَيْنِ قَدْرَمَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ عَمُوْدِ الْمِغْزَلِ

سوت کاتنے کے تکلے سایہ کی مقدار سے دوسال سے زیادہ عورت کا حمل نہیں ہوتا۔

☆ (رواہ الدار قطنی والبیہقی عن ام المؤمنین سیدہ عائشہ بحوالہ........)
☆ (الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور ج ۳ ص ۵۴۰)
☆ (رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان)
☆ (شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی ج ۱ ص ۶۸۱)
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۹ ص ۱۰۰)

ایک اور روایت میں " لَاتَزِيْدُ " ہے۔

اور ایک حدیث میں یوں ہے: لَايَكُوْنُ الْحَمْلُ اَكْثَرَمِنْ سَنَتَيْنِ حمل کی مدت دوسال سے زیادہ نہیں ہوتی۔

☆ (رواہ الدار قطنی عن عائشہ بحوالہ..........)
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۴۵۲)
☆ (الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور ج ۳ ص ۵۴۰)

چونکہ ان معاملات میں حکم کرنا سوائے سماع سے ممکن نہیں۔ اس لیئے اصول حدیث کی اصطلاح میں یہ حدیث حکم مرفوع میں ہے۔

آیت مذکورہ میں بچہ کا حمل اور اس کی شیرخوارگی کی مدت اڑھائی برس ہے۔ یہاں تقسیم مراد نہیں بلکہ حمل اور شیرخوارگی دونوں کی انتہائی مدت کا بیان ہے۔ مگر حدیث نے حمل کی انتہائی مدت دوسال بتائی اور آیت دلالت میں قطعی نہیں۔ لہٰذا دودھ کی انتہائی مدت اڑھائی سال ہوئی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۱۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۸۳)

﴿۸﴾ اگر کوئی اجنبی عورت بچے کو دودھ پلائے تو وہ رضاعی ماں بمنزلہ حقیقی ماں کے ہے اور اس کا خاوند بچہ کا رضاعی باپ بن جاتا ہے۔ رضاعی ماں اور رضاعی باپ کی اولاد بچہ کے بہن بھائی بن جاتے ہیں۔

حرمت رضاعت کے تفصیلی احکام آئندہ اپنے محل میں بیان ہوں گے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۹)

﴿۹﴾ رضاعت کی کم از کم مدت متعین نہیں۔ جب ماں اور باپ اہل تجربہ کے مشورہ سے باہمی رضامندی سے بچے کا دودھ چھڑا دیں جائز ہے۔ اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اگر رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہیں تو وہ دو سال ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۰۲، ۲۰۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۵)

﴿۱۰﴾ دو سال سے کم عمر میں بچہ کا اگر دودھ چھڑانا مقصود ہو تو باپ اور ماں دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔ کسی ایک کے کہنے سے دودھ چھڑانا جائز نہیں۔ آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ واضح ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۶ ص ۲۸۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۷۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۳۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)

﴿۱۱﴾ ماں اگر بچہ کو دودھ نہ پلائے تو اُجرت پر دایہ کا انتخاب کیا جائے۔ حسب استطاعت اسے خوراک اور لباس دینا بچہ کے باپ کے ذمہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۰۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۸۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۶۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۸)

﴿۱۲﴾ بچہ کو دودھ پلانے والی مطلقہ ماں یا دایہ کا خرچہ کا اندازہ باپ کی حیثیت سے کیا جائے۔ قرآن مجید میں ہے:

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ...... الآیہ

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اس جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا۔ مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔ (سورۃ الطلاق آیت: ۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۰۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۰)

﴿۱۳﴾ اجنبی عورت کے مقابل ماں کو دودھ پلانے کا حق زیادہ ہے۔ ہاں اگر ماں زیادہ اجرت مانگے یا اجنبی سے نکاح کر لے تو اس کا حق جاتا رہا۔ بچہ کے ذی رحم محرم سے اگر نکاح کرے تو حقِ پرورش باقی رہتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۹)

﴿۱۴﴾ عورت کا دودھ بدن انسانی کا جز ہے۔ اس کا استعمال بغیر ضرورت جائز نہیں لہٰذا دو سال کے بعد دودھ نہ پلایا جائے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۲۶)

یاد رہے انسانی اعضا کا استعمال بطور دوا یا غذا جائز نہیں اور اسے دودھ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ کہ وہ خود خلاف قیاس نص سے ثابت ہے اور جو حکم خلاف قیاس سے ثابت ہو اس پر کوئی اور قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اصول فقہ کے باب قیاس میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

﴿۱۵﴾ بچہ کا نسب باپ سے ہے۔ ماں سے نہیں۔ کیونکہ آیت مبارکہ میں باپ کو مَوْلُوْدٌ لَہٗ (جس کا بچہ ہے) کہا گیا ہے۔ لہٰذا جس بچہ کا باپ سیّد ہے اور ماں غیر سیّد، تو بچہ سیّد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۲۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۱)

﴿۱۶﴾ باپ اپنی اولاد اور اس کے مال کا مالک ہے۔ اسے خرچ کرنا جائز ہے۔ باپ کو مَوْلُوْدٌ لَہٗ کہا گیا۔ اس میں لام تملیک کا ہے۔

نیز حدیث شریف میں وارد ہوا۔ اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ تو اور تیرا مال تیرے باپ کی مِلک ہے۔

☆ (رواہ ابن ماجہ عن جابر والطبرانی عن سمرہ وابن مسعود بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاہٗ ج ۱: ص ۱۸۶)

لہٰذا اگر باپ اپنے بیٹے کا مال خرچ کرے تو اس پر تاوان نہیں۔ نیز قاتل باپ پر قصاص نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ج ۱: ص ۱۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۰)

﴿۱۷﴾ اولاد کا خرچہ باپ کے ذمہ ہے۔ ماں یا کسی اور پر نہیں۔ آیت مبارکہ میں وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَہٗ سے یہ مسئلہ واضح ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۲۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۳)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۶۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ص ۱۲۷)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۹)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۰۴)

﴿۱۸﴾ محتاج ماں باپ اور دادا، دادی کا خرچہ غنی اولاد پر بقدر میراث ہے۔ بیٹے یا بیٹوں کے ذمہ دو تہائی اور بیٹی یا بیٹوں کے ذمہ ایک تہائی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۱)

بعض علماء نے فرمایا خرچہ اولاد پر برابر ہے وراثت کے طور پر نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۰)

﴿۱۹﴾ ماں باپ اور اولاد کے سوا بوقت حاجت دوسرے محتاج رشتہ داروں کا خرچہ دینا بھی واجب ہے۔ بیمار، نادار، بے دست و پا اور معذور بہن بھائی، ماموں، چچا وغیرہ کا خرچہ آدمی کے ذمہ ہے۔ آیت مبارکہ میں مورد نصف تو صغیر بچہ ہے اور صغر محتاجی کے اسباب میں سے ہے۔ پس ذی رحم محرم میں کوئی محتاج ہوگا تو محتاجی کے باعث اسے صغیر کے حکم میں کر دیا جائے گا۔

ارشاد ربانی ہے: وَاٰتِ ذَی الْقُرْبٰی حَقَّهٗ ... الآیۃ اور رشتہ داروں کے اُن کا حق دے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۴۰۴)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ا ص ۵۳۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ا ص ۲۸۴)

﴿۲۰﴾ خوراک اور لباس کے عوض دایہ رکھنا جائز ہے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ اس کی خوراک اور لباس کی مقدار کیا ہوگی۔ آیت مبارکہ میں رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ مطلقاً بیان ہوا اس کی مقدار متعین نہ ہوئی۔ رضاعت کی اجرت ناپ تول کی تقدیر سے مستغنی ہے۔ ☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۱)

﴿۲۱﴾ شوہر اور بیوی میں طلاق کی صورت میں بچہ کی پرورش کی حقدار ماں ہے۔ لڑکا اس وقت تک ماں کے پاس رہے گا جب تک وہ اکیلا کھا پی نہ سکے۔ اکیلا وضو نہ کر سکے اور اکیلا غسل نہ کر سکے۔ لڑکی بلوغت کی عمر تک ماں کے پاس رہے گی۔ اس کے بعد لڑکا اور لڑکی باپ کے سپرد کر دیئے جائیں تا کہ باپ اُن کی تعلیم و تربیت کر سکے۔ ہاں اگر مطلقہ عورت کسی اجنبی سے نکاح کر لے تو اس کا پرورش کا حق ختم ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت بارگاہ بیکس پناہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کناں ہوئی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے، میرے بطن سے پیدا ہوا، میرے پستان سے اس نے دودھ پیا، میری گود میں کھیلا۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اسے مجھ سے جدا کر لے۔ آپ نے فرمایا:
اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْكِحِیْ جب تک کسی اجنبی سے نکاح نہ کرے گی۔ تو بچہ کی پرورش کی زیادہ حقدار ہے۔

☆ (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو ۱:۳۱۷)

☆ (رواہ الامام احمد عن عبداللہ بن عمرو ۲:۱۸۲)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ا: ص ۲۰۲)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا: ص ۴۰۵)

﴿۲۲﴾ اگر ماں فاسقہ ہو تو بچہ اس کی پرورش میں نہ دیا جائے تا کہ بچے کے اخلاق تباہ نہ ہو جائیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ۳: ص ۱۶۴، ۱۶۵)

﴿۲۳﴾ ماں کی عدم موجودگی میں خالہ پرورش کی حقدار ہے۔ حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ پرورش کرنے میں خالہ والدہ کے قائم مقام ہے۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن البراء وابوداؤد عن بحوالہ)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاۂ ج ۲: ص ۱۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۴۰۵)

﴿۲۴﴾ ماں کے لیئے جائز نہیں کہ باپ کی رضا کے بغیر بچہ کو سفر پر لے جائے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۶)

﴿۲۵﴾ ماں کے ذمہ حقیقی بچہ کی پرورش ہے۔ سوکن کے بیٹے کی پرورش اس کے ذمہ واجب نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۷)

﴿۲۶﴾ باپ کے فوت ہو جانے کی صورت میں بچہ کی پرورش اور دودھ پلانے کے اخراجات کی ذمہ داری بچے کے ان وارثوں پر ہے جن سے نکاح ہمیشہ حرام ہے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۶۲۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۲۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۰۶)

﴿۲۷﴾ دو سال سے زائد عرصہ تک دودھ پلانے سے بچہ کا ذہن کند ہو جاتا ہے اور بدن میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ شریعت کی خلاف ورزی کی یہ سزا ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۸۴)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۹)

﴿۲۸﴾ اسلام سے پہلے کے جن معمولات کو اسلام نے منع نہ کیا اُن پر عمل جائز ہے۔ دایہ سے دودھ پلانے کا دستور زمانہ جاہلیت میں تھا۔ بلکہ خود نبی اکرم نور مجسم نے اپنی والدہ ماجدہ کے علاوہ چند بیبیوں کا دودھ پیا۔ ان میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا زیادہ مشہور ہیں۔ اسلام نے دایہ کو رکھنے کی اجازت دے دی ہے۔ اصول یہ ٹھہرا کہ اسلام میں جن معمولات کی ممانعت نہیں وہ مباح ہیں۔ ان کے کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۷۳)

﴿۲۹﴾ مشورہ کرنا مسنون اور مستحب ہے، مشورہ عموماً اہل علم اور اہل تجربہ سے کیا جائے، لیکن چھوٹے درجہ کے لوگوں سے مشورہ کرنا بھی جائز ہے، دودھ چھڑانے میں عورت سے مشورہ کا حکم دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول معظم ﷺ کو صحابہ کرام سے مشورہ کرنے کا حکم فرمایا:

ارشاد ربانی ہے: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ...... الآیة اور کاموں میں اُن سے مشورہ لو (سورہ آل عمران آیت ۱۵۹)

بلکہ قادر مطلق حکیم و غالب رب ذو الجلال جل مجدہ الکریم نے اپنے کمال فضل سے اپنے محبوب و مکرم رسول ﷺ سے مشورہ فرمایا۔ حدیث قدسی میں ہے:

اِنَّ رَبِّیْ اِسْتَشَارَ نِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَاذَا اَفْعَلُ بِهِمْ، فَقُلْتُ مَا شِئْتَ یَارَبِّ هُمْ خَلْقُکَ وَعِبَادُکَ، فَاسْتَشَارَنِیَ الثَّانِیَةَ، فَقُلْتُ لَهٗ کَذٰلِکَ، فَاسْتَشَارَ نِی الثَّالِثَةَ، فَقُلْتُ لَهٗ کَذٰلِکَ، فَقَالَ تعالیٰ، اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَکَ فِیْ اُمَّتِکَ یَا اَحْمَدُ

میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ کیا کہ میں ان سے کیا سلوک کروں۔ میں نے عرض کیا اے رب! جوتو چاہے، کر، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر دوبارہ مجھ سے مشورہ فرمایا، میں نے وہی عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے تیسری بار پھر مجھ سے مشورہ فرمایا: میں نے وہی عرض کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے احمد! میں تجھے تیری امت کے بارے میں رسوانہیں کروں گا۔

☆ (رواہ الامام احمد وابن عساکر عن حذیفہ بحوالہ..........)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۱ ص ۳۲۱۰۹)
☆ (المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت لبنان ج ۵: ص ۳۹۳)

﴿۳۰﴾ بچہ کی ولادت کے بعد اسے غسل دیا جائے۔ اس کے دائیں کان میں آذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ کسی صالح سے تحلیک کرائی جائے اور اچھے ناموں میں سے اچھا نام رکھا جائے۔ یہ سب امور مسنون ہیں اور سنت سے ثابت ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اپنے بچوں کو تحنیک کے لیئے حضور اکرم ﷺ کے پاس لاتے۔

یادر ہے کوئی شیریں شے منہ میں چبا کر بچہ کے منہ میں ڈالنا تحنیک کہلاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت ابوطلحہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا وہ اسے حضور کی بارگاہ میں لائے۔ ان کے ہمراہ کھجور کے چند دانے تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں اپنے دہن مبارک میں چبایا:

فَجَعَلَهَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ ثُمَّ حَنَّکَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

کھجور اور اپنا لعاب بچے کے منہ میں ڈالا، تحنیک فرمائی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

☆ (رواہ مسلم عن انس ۲: ۲۰۹، رواہ البخاری والترمذی عن انس)

﴿۳۱﴾ بچے کے دودھ پلانے کے لیئے اچھے اخلاق اور صالح کردار والی دایہ کا انتخاب کیا جائے اور رزق حلال سے اس کی اجرت ادا کی جائے تاکہ بچہ صالح دودھ سے پرورش پا کر صالح بن جائے۔

آیت مبارک میں دایہ کو خوراک اور لباس کی ادیگی میں معروف فرمایا گیا۔ معروف کی ایک تاویل رزق حلال ہے۔

﴿۳۲﴾ جس طرح تمام معاملات میں خوش اسلوبی لازمی ہے۔ اسی طرح دایہ کی اجرت کی ادائیگی میں خوش اسلوبی ضروری ہے۔ وقت پر بلکہ وقت سے پہلے اجرت ادا کی جائے۔ کیونکہ آیت میں بِالْمَعْرُوْفِ کی تاویل خوش اسلوبی سے بھی کی گئی ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۲۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۲۸)

﴿۴۳﴾ بلاضرورت بچہ کو دایہ کے بغیر ہر عورت دودھ نہ پلائے۔ اگرچہ بظاہر یہ معمولی کام ہے۔ مگر دودھ پلانے والی بچے کی ماں اور عورت کا خاوند بچہ کا باپ کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ان کی اولاد بچہ کے بہن بھائی ہو جاتے ہیں۔ بڑے ہو کر رشتہ کرنے میں دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی عورت بچہ کو ایک مرتبہ بھی دودھ پلا دے تو وہ اس کا اعلان کر دے تا کہ آئندہ نکاح کرنے میں حرمت رضاعت ملحوظ ہو۔

﴿۴۴﴾ اللہ کریم جل وعلا کا احسان ہر توانا، ناتواں پر ہر وقت رہتا ہے۔ بلکہ جتنا کوئی ناتواں اور ضعیف ہوتا ہے۔ اللہ کا فضل اسی قدر بڑھ جاتا ہے۔ شیر خوار بچہ جو خود نہ حرکت کر سکتا ہے نہ گرمی سردی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ نہ کھا پی سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی غذا کے لیئے ماں کی چھاتی میں دودھ بھر دیا۔ دل میں شفقت ڈال دی۔ باپ پر بچہ اور اس کو دودھ پلانے والی کا خرچہ لازم کر دیا۔ یہ سب رب کریم کی رحمت کے جلوے ہیں۔ مومن کے لیئے لازم ہے کہ وہ تنگی میں مایوس نہ ہو۔ ناتوانی ہی اس کی پریشانیوں کا علاج بن جائے گی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۲، ۳۴)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۳۸۴)

☆☆☆☆☆

باب (۴۱)

بیوہ کی عدت

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ☆

(سورہ بقرہ آیت' ۲۳۴)

اور تم میں جو مریں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینہ اور دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں تو جب اُن کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں' اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

حل لغات:

" **وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ** " : توفی کا معنی ہے پورا لے لینا، وَفٰی یا وفاء سے مشتق ہے۔ وفائے عہد، وعدہ پورا کرنے کو اور اپنے حق لینے کو استیفاء حق کہتے ہیں۔

توفی نیند اور موت پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ انسان اپنی عمر اور اپنا رزق پورا کر کے ہی مرتا ہے اسی مناسبت سے اسے وفات کہتے ہیں۔ اس آیت میں توفیٰ سے مراد موت ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۵۲۹،۵۲۸)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج:۱ ص ۵۲۲)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج:۶ ص ۱۳۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج:۱ ص ۱۷۵)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج:۱ ص ۱۱۰)

مِنْکُمْ کا خطاب مسلمانوں سے ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے: اور اے مسلمانو! تم میں سے جو فوت ہو جائے۔

"یذرون": کا معنی ہے چھوڑتے ہیں۔

اس فعل کا ماضی، مصدر، اسم فاعل اور اسم مفعول لغت عرب میں مستعمل نہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۵۱۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۳۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۹)

ازواج، زوج کی جمع ہے۔ بیوی اور خاوند میں سے ہر ایک کو زوج (جوڑا) کہتے ہیں۔ بسا اوقات بیوی کے لیئے زوجہ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی مرنے والے اپنے پیچھے بیوی چھوڑ جائیں۔

"یتربصن": روکیں رکھیں۔ اس سے مراد دوسرے نکاح کی تیاری، یا نکاح یا زیب وزینت سے رکنا مراد ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۰۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۱۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)

"فِیمَا فَعَلْنَ فِیٓ اَنْفُسِھِنَّ": عدت پوری ہونے پر عورتیں اگر نکاح ثانی کریں یا بناؤ سنگار کریں یا گھر سے نکلیں، اس میں تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔

بِالْمَعْرُوْفِ: اس سے مراد جائز کام ہیں۔ یعنی عدت کی وجہ سے جو چیزیں عورتوں پر حرام تھیں، عدت گذرنے کے بعد وہ کام کرسکتی ہیں۔

یاد رہے کہ ناجائز کام جو عدت سے پہلے عورتوں پر حرام تھے' عدت کے بعد بھی حرام رہیں گے۔ مثلاً عورتوں کا خوشبو لگا کر یا بن سنور کر غیر محرم مردوں کے سامنے بے حجابانہ آنا۔ یہ فائدہ معروف نے دیا۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بیوہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ یہ چار ماہ دس دن سے زیادہ اور کم بھی ہوسکتی ہے۔ حاملہ خواہ مطلقہ ہو یا بیوہ، اس کی عدت وضع حمل ہے۔

رب کریم ارشاد فرماتا ہے: وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ......الآیة (سورۃ الطلاق آیت: ۴)

اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔

ائمہ مفسرین اور علمائے کاملین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ آیت ہر حاملہ کی عدت بیان کرتی ہے۔ خواہ مطلقہ ہو یا بیوہ۔

حدیث شریف میں ایسا ہی حکم وارد ہے۔

حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں۔خاوند کے وصال کے وقت وہ حاملہ تھیں۔خاوند کی وفات کے چند روز بعد انہوں نے بچہ جنا۔وضع حمل کے بعد حضور سید الانبیاء ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نکاح کی اجازت طلب کی۔حضور نے اجازت دے دی۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۲: ص ۸۰۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۱۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۱۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۸۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۳۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۶)

﴿۲﴾ بیوہ غیر حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔بیوہ خواہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، قرآن مجید کی آیت مذکورہ میں یہ مسئلہ صراحت سے بیان ہوا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۸۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۲ ص ۱۳۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۰)

﴿۳﴾ بیوہ کی عدت کا شمار چاند سے ہوگا۔اگر ابتدائے عدت رویت ہلال سے ہوئی تو چار ماہ میں اگرچہ تام ہو یا ناقص۔چار ماہ دس دن عدت ہے۔جس طرح رمضان کی ابتدا چاند سے ہوتی ہے تو رمضان کا مہینہ خواہ ناقص یا کامل۔مہینہ ہی شمار میں آئے گا۔اور اگر عدت درمیان ماہ سے شروع ہو تو حسابات میں کامل چار ماہ اور دس دن یعنی ایک سو تیس دن شمار ہوں گے۔اسی طرح ایمان، طلاق، اجارات وغیرہ میں جہاں وقت شمار کرنا ہو تو اس کا بھی وہی انداز ہے جو بیان ہوا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۱۶)

﴿۴﴾ چار ماہ دس روز کی عدت میں آخری روز کے بعد آنے والی رات عدت میں شمار ہوگی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۶)

﴿۵﴾ بیوہ کی عدت اس کے خاوند کے موت کے دن سے اور مطلقہ کی عدت طلاق کے روز سے شمار ہوگی۔اگرچہ خاوند کی وفات یا طلاق کی خبر تاخیر سے ملی ہو۔کیونکہ عدت کو خاوند کی وفات یا طلاق نے واجب کیا ہے۔ان کے پائے جانے سے عدت واجب ہوگئی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۱۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۱۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۸۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۹)

﴿۶﴾ عدت کی طرح بیوہ کی میراث کا حساب بھی خاوند کی وفات کے روز سے ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۱۶)

﴿۷﴾ اگر کسی عورت کو طلاق رجعی ہو جائے۔ عدت کے دوران اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اب اس کی عدت بیوہ کی عدت ہوگی۔ یعنی حمل کی صورت میں وضع حمل ورنہ چار ماہ دس دن۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۸۲)

﴿۸﴾ مسلمہ اور کتابیہ عدت کے حکم میں برابر ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۷)

﴿۹﴾ بیوہ اپنے خاوند کے مکان میں یا خاوند کی وفات کے وقت جس مکان میں تھی وہیں عدت پوری کرے۔ ضرورت کے وقت وہ دن کو اور رات کے کچھ ابتدائی حصہ میں، مکان سے باہر نکل سکتی ہے۔ رات کا اکثر حصہ خاوند کے مکان میں بسر کرے۔ مطلقہ کو دن یا رات میں باہر جانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اس کے نان ونفقہ کا ذمہ خاوند پر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۱۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۷۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۷)

﴿۱۰﴾ بیوہ کی عدت کا نان ونفقہ خاوند کے مال سے ادا نہ ہوگا۔ نہ خاوند کے وارثوں کے ذمہ ہے۔ بلکہ وہ خاوند کی جائیداد سے بطور وراثت اپنا حصہ لے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۱۴)

﴿۱۱﴾ حیض ونفاس والی سے نکاح کرنا جائز ہے البتہ قربت ناجائز ہے۔ حضور امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سبیعہ اسلمیہ کو نفاس کی حالت میں نکاح کی اجازت دے دی۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۲: ص ۸۰۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۷۵)

﴿۱۲﴾ شوہر کی موت سے نکاح بالکل نہیں ٹوٹ جاتا۔ بلکہ یک گونہ تعلق باقی رہتا ہے۔ مگر عورت کی موت سے اس کا تعلق مطلق مرد سے ختم ہو جاتا ہے۔ آیت مبارکہ میں بیوہ کے بارے میں حکم ہے کہ وہ اپنے آپ کو خاوند کے حق میں چار ماہ دس روز روکے رکھے۔ یہ یک گونہ تعلق پر دلیل ہے۔ لہٰذا عورت اپنے خاوند کی میت کو چھو سکتی ہے اور بوقت حاجت غسل بھی دے سکتی ہے۔ مگر خاوند اپنی بیوی کی میت کو چھو نہیں سکتا۔ غسل دینے والا کوئی نہ ہو تو ہاتھ پر کپڑا باندھ کر غسل دے۔

﴿۱۳﴾ عدت اور دیگر احکام شریعت صرف مسلمانوں کے لیئے ہیں۔ کفار پر سب سے پہلے ایمان قبول کرنا فرض ہے۔ احکام شرع پھر اس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ آیت مبارک کے کلمہ "مِنْکُمْ" (اے مسلمانو! تم میں سے) نے یہ فائدہ دیا۔ لہٰذا کافر اگر بغیر عدت کے نکاح کرلیں پھر ایمان لے آئیں تو اب ان کا نکاح باقی ہے کیونکہ عدت مسلمان عورت پر فرض ہے کافر عورت پر نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۷)

﴿۱۴﴾ موت کی عدت میں سوگ واجب ہے۔ طلاق بائنہ کی عدت کا یہی حکم ہے۔ البتہ طلاق رجعی کی صورت میں سوگ نہیں بلکہ وہ بن سنور کر رہے تا کہ شوہر رجوع کرنے پر مائل ہو۔

سوگ کے بارے میں سید الانبیاء حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا یَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَ عَشْرًا

☆ (رواہ البخاری ومسلم والامام احمد عن ام حبیبہ وزینب بن جحش ومسلم والنسائی وابن ماجہ والامام احمد عن حفصہ وعائشہ والنسائی عن ام سلمہ/ بحوالہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۹ ح ۲۷۸۱۵)

جو عورت اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیئے جائز نہیں کہ کسی میت پر تین روز سے زیادہ سوگ کرے۔ البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس روز سوگ کرے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۱۹، ۴۲۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۴)

﴿۱۵﴾ سوگ یہ ہے کہ عورت نہ تو سرمہ لگائے، نہ تیل، نہ خوشبو ملے، نہ رنگین ریشمی کپڑے پہنے، نہ مہندی لگائے نہ دوسرے نکاح کا پیغام کرے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۲۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۵)

﴿۱۶﴾ سوگ میں گھر سے صرف بوقت ضرورت دن کو نکلنا جائز ہے۔ رات اپنے خاوند کے گھر بسر کرے۔ حضرت ابوسعید خدری کی بہن حضرت فریعہ بنت مالک کا خاوند حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہم کا وصال ہوا۔ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُمْكُثِیْ فِیْ بَیْتِكِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ

☆ (رواہ الترمذی، والنسائی وابن ماجہ والحاکم والامام مالک وابن حبان والدارمی عن فریعہ بحوالہ....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۹: ح ۲۷۸۱۷)

اپنے گھر میں رہ یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۱۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱. ص ۵۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۶)

﴿۱۷﴾ بیوہ کو اگر خاوند کے وارث مکان سے نکال دیں، یا کرایہ کے مکان میں رہتی ہے۔ اب اس مکان کا کرایہ ادا نہیں کر سکتی تو اسے مکان سے نکل جانا جائز ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۴)

﴿۱۸﴾ میت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرنا، پیٹنا، بال نوچنا اور نوحہ کرنا حرام ہے۔ بے صبری کے الفاظ بولنا اور میت کی غلط تعریف ناجائز ہے۔ اسی طرح اہل قرابت کا کئی ماہ تک گھر کو نہ جھاڑنا اور پہلی عید کو میت کے غم کی وجہ سے عمدہ لباس نہ پہننا وغیرہ بے اصل ہے۔ یہی حال محرم میں ماتم کرنا، کالے کپڑے پہننا حرام ہے۔ شہیدانِ کربلا معلّٰی کا ذکر کرنا جائز ہے۔ حضرت ام حبیبہ، حضرت زینت بنت جحش، حضرت حفصہ، حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے مروی احادیث مذکورہ بالا سے یہی مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۴۱۹، ۴۲۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳: ص ۱۸۰)

﴿۱۹﴾ بالغ عورت کفو میں اپنے نکاح کرنے میں مختار ہے۔ ولی کی اجازت شرط نہیں۔
آیت مبارکہ میں " فِيمَا فَعَلْنَ فِيٓ اَنْفُسِهِنَّ " میں اسی طرف اشارہ ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۶: ص ۱۳۸)

﴿۲۰﴾ عدت اور سوگ ختم ہونے کے بعد دستور کے مطابق زینت کرنا، نکاح کرنا اور باہر نکلنا جائز ہے۔ خاوند کے وارثوں کو روکنے کا اختیار نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۶)

﴿۲۱﴾ اگر عورتیں خلاف شرع کام کریں، عدت میں نکاح کرنا چاہیں، خلاف دستور زینت کر کے گھروں سے نکلیں تو اہل قرابت پر بالخصوص اور مسلمانوں پر بالعموم فرض ہے کہ انہیں روکیں۔ نہ روکیں گے تو وہ گناہ گار ہوں گے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۴۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳: ص ۱۸۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۶: ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)

☆☆☆☆☆

باب (۴۲)

مطلقہ کو پیغام نکاح دینا

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِہٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ سَتَذْکُرُوْنَھُنَّ وَلٰکِنْ لَّا تُوَاعِدُوْھُنَّ سِرًّا اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّکَاحِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتٰبُ اَجَلَہٗ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ فَاحْذَرُوْہُ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ ☆

(سورہ بقرہ آیت: ۲۳۵)

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیغام دو، یا اپنے دل میں چھپا رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ اب تم اُن کی یاد کرو گے، ہاں اُن سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو۔ مگر یہ کہ اتنی ہی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو، جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے۔ تو اُس سے ڈرو، اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

حل لغات:

" **فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِہٖ** " : عَرَّضْتُمْ تَعْرِیْضٌ سے بنا ہے۔ یہ تصریح کے مقابل ہے۔ تعریض کا معنی ہے اشارہ سے بات کرنا۔ یہ عَرْض سے مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے کنارہ۔ تعریض سے مراد مقصد کے ارد گرد گھومنا اور صاف بات صراحت سے نہ کرنا۔ جیسے سائل دولت مند سے کہے: میں آپ کو سلام کرنے آیا ہوں۔ تعریض کو تلویح بھی کہتے ہیں کہ

اس سے مقصد روشن ہوتا ہے۔ گویا تعریض وہ کلام ہے جس سے سننے والا متکلم کی مراد کو سمجھ لے بغیر اس کے کہ حقیقۃً یا مجازاً وہ لفظ اس کی مراد کے لیئے وضع ہو۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۳۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۱۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶ ص ۱۳۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱ ص ۱۷۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱ ص ۵۲۷)

" مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ " : خَطَبٌ کا معنی ہے شان۔ اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ ......الآیۃ کہا پھر تمہارا کیا کام ہے۔ (سورۃ الحجر آیت ۵۷)

خِطْبَہ خا' کے کسرہ کے ساتھ طلب نکاح کا پیغام، ایسا کلام جو عقد نکاح کا متقاضی ہو اور خا کے ضمہ کے ساتھ بمعنی وعظ و نصیحت ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۵۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶ ص ۱۳۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱ ص ۵۲۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۲۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۱۸۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۱۷۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱ ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۵۰)

" النِّسَآءِ " : سے مراد عدت گذارنے والی بیوہ عورتیں ہیں۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۱۷۷)

آیت کا معنی یہ ہے کہ بیوہ عورتیں جو عدت کے اندر ہوں اُن سے اشارہ سے نکاح کا پیغام یا کلام کرنے میں حرج نہیں'

" اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِىْ اَنْفُسِكُمْ " : کِنٌّ کا معنی ہے ہر وہ شے جس میں کوئی چیز چھپائی جائے۔ جِی میں کسی شے کا چھپا رکھنا۔ اس کی جمع **اَكْنَانٌ** اور **اَكِنَّةٌ** ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' ص ۴۴۲)

یعنی اس میں کوئی حرج نہیں کہ بیوہ کی عدت کے اندر تم اس نکاح کا ارادہ اپنے دل میں چھپا رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو۔ گویا ارادہ نکاح اور اشارہ نکاح گناہ نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۲۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶ ص ۱۴۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۱۸۹)

"وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا": تُوَاعِدُوْهُنَّ کا معنی ہے ایک دوسرے سے معاہدہ کرلینا۔
سِرًّا کا معنی خفیہ ہے۔ بعض علماء نے اس کا معنی نکاح یا جماع بیان کیا ہے۔
معنی یہ ہے کہ بیوہ جو ابھی عدت کے اندر ہے اس سے در پردہ نکاح کا معاہدہ نہ کرو کہ عدت کے بعد وہ صرف تم سے نکاح کرے۔ یا اِن عورتوں سے نکاح یا جماع کی خاص بات نہ کرو۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۱۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۴۲،۱۴۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۵۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۹۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۷)

علماء لغت فرماتے ہیں کہ "سِرًّا" سات معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) پوشیدہ کلام (۲) کنارہ وادی (۳) بہترین سے (۴) زنا
(۵) جماع (۶) شرمگاہ (۷) وہ راتیں جن میں چاند طلوع نہیں کرتا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۱۵،۲۱۴)

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا سے مراد ہے جائز بات۔ نکاح کا اشارہ کرنا۔ یعنی اِن عورتوں سے تم نکاح کی گفتگو اشارۃً کر سکتے ہو۔ صراحت سے نکاح کی گفتگو جائز نہیں۔

"وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ": عَزْمٌ کا معنی ہے پختہ ارادہ۔ دل سے کسی کام کرنے پر حتمی ارادہ کرلینا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۴۴)

عُقْدَة : عَقْدٌ سے بنا ہے جس معنی ہے گرہ۔ معاملات منعقد کرنے کو بھی عُقدہ اسی لیئے کہتے ہیں کہ اس سے جانبین ایک معاہدہ کے پابند ہو جاتے ہیں۔ جیسے عقد بیع، عقد نکاح جب تک بیوہ کی عدت ختم نہ ہولے اس وقت تک نکاح کا عزم نہ کرلو۔

علماء لغت قلبی خیالات کے چند درجے بتاتے ہیں۔ اولاً ہاجس، پھر خاطر، پھر حدیث نفس، پھر ہمت، پھر عزم۔ بعض نے اس ترتیب کو یوں بیان کی اہے۔ خاطر، فکر، ارادہ، ہمت، عزم

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۱۱)

کسی کام کی تیاری کا نام ہمت ہے اور کام کے کر گذرنے پر تیار ہو جانا عزم کہلاتا ہے۔

"فَاحْذَرُوْهُ": حذر سے بنا ہے جس کا معنی ہے: ڈرنا، بچنا۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اِن عورتوں سے عزم نکاح نہ کرو اس سے بچتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ عزم گناہ بھی گناہ ہے۔

مسائل شرعیه:

﴿۱﴾ عدت میں نکاح کرنا حرام ہے' عدت خواہ طلاق کی ہو یا فسخ نکاح کی یا شوہر کی وفات کی' بلکہ اس حالت میں عزم نکاح بھی حرام ہے۔ آیت مقدسہ مذکورہ نے یہ مسئلہ نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۸، ۱۹۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۷)

﴿۲﴾ عدت کے اندر دل میں نکاح کا ارادہ کر لینا جائز ہے۔ اسی طرح عورت سے یا عورت کے اولیاء سے نکاح کی تعریض جائز ہے۔ اشارۃً اُن سے نکاح کی گفتگو کر سکتا ہے۔ مثلاً یوں کہے مجھے زندگی کا ساتھی درکار ہے۔ یا عورت کے لیئے بغیر خاوند کے اپنے ایام زندگی بسر کرنا دشوار ہے وغیرہ۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۰)

﴿۳﴾ عدت کے اندر عورت سے نکاح یا جماع کا صراحۃً ذکر کرنا حرام ہے' تعریض پر مواخذہ نہیں' اس پر اجماع امت ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۷)

﴿۴﴾ عدت والی کو بطور تعریض ہدیہ دینا جائز ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۸، ۱۸۹)

﴿۵﴾ تعریض کے چند الفاظ یہ ہیں:

میرا ارادہ نکاح کا ہے۔ تجھے بہت لوگ چاہتے ہیں' میں اس بیوی کا طلب گار ہوں جس میں فلاں فلاں خوبیاں ہوں۔ میں اپنی بیویوں سے بہت اچھا برتاؤ کرتا ہوں۔ تیرے لیئے شوہر نایاب نہیں۔ تو بہت خوبصورت ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۶)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۷)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۰)

﴿۶﴾ مرد عورت کو یا اُس کے اولیاء کو نکاح کا پیغام دے نہ کہ عورت مرد کو، مرد خاطب ہے، عورت مخطوبہ۔ یہ حکم استحبابی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ......الآیۃ

(سورۃ النساء آیت ۲۴)

وہ تمہیں حلال ہے کہ تم اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔

آیت مذکورہ بالا میں ''عَرَّضْتُمْ'' اور ''مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ'' میں یہی اشارہ ہے۔ یعنی مرد پیغام نکاح دیں اور عورت مخطوبہ ہے۔

﴿۷﴾ جس طرح عدت کے اندر عورت کو پیغام نکاح دینا جائز ہے اسی طرح عورت کو اشارۃً اس کا جواب دینا جائز ہے۔ قرآن مجید نے صاف صاف کہنا منع کیا ہے۔ تعریض جائز رکھی۔

﴿۸﴾ عورت کے اولیاء کے لیئے جائز ہے کہ عدت کے اندر کسی کا پیغام نکاح عورت کو اشارہ سے پہنچائیں۔

لَاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ کی ایک تفسیر کے مطابق عورت کے اولیاء سے خطاب ہے۔

﴿۹﴾ عدت میں نکاح کا معاہدہ کر لینا حرام ہے۔ قرآن مجید نے پوشیدہ معاہدہ نکاح سے روک دیا ہے۔ ظاہر میں کیا ہوا معاہدہ نکاح بطریق اولیٰ حرام ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۱۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۲۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۷)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۰)

﴿۱۰﴾ اگر کوئی شخص عدت میں نکاح کرے (العیاذ باللہ) تو فوراً تفریق کرادیں گے۔ عورت کو مہر مثل دینا ہوگا۔ البتہ پہلی عدت ختم ہونے پر اگر وہ دوبارہ نکاح پر راضی ہوں تو دوسرا نکاح کرادیا جائے گا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۲۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۷)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۱)

﴿۱۱﴾ زانی اپنی مزنیہ سے اگر نکاح کرنا چاہیئے تو نکاح کرنا جائز ہے۔ مزنیہ پر عدت نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۲۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۱)

﴿۱۲﴾ بغیر خاوند والی اور بغیر عدت والی کو پیغام نکاح تعریض اور تصریح سے جائز ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۹)

﴿۱۳﴾ کسی نے اگر کسی عورت کو پیغام نکاح دیا تو جب تک اس پیغام کا فیصلہ نہ ہولے۔ دوسرے کو پیغام دینا جائز نہیں۔ نبی مکرم سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ

☆ (رواہ النسائی عن ابی هریرہ/ بحوالہ .....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶ ص ۴۴۵۳۸)

اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح نہ دو۔ یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا اسے مسترد کردے۔ ہاں اگر عورت نے اس پیغام کو مسترد کردیا ہو تو اب جائز ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۹)

﴿۱۴﴾ منکوحہ غیر کو پیغام نکاح دینا حرام ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۳۹)

﴿۱۵﴾ معتدہ رجعیہ کو خاوند کے علاوہ دوسرے شخص کا پیغام نکاح جائز نہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۵۰)

﴿۱۶﴾ معتدہ غیر رجعیہ تین قسم پر ہیں۔ ہر ایک کا حکم جدا ہے۔

قسم اوّل: عدت وفات ہو۔ اس سے تعریض جائز ہے۔ تصریح سے پیغام نکاح حرام ہے۔

قسم دوم: معتدہ طلاق ثلاثہ ہو۔ اس سے تعریض جائز ہے۔ تصریح جائز نہیں۔

قسم سوم: معتدہ بائنہ ہو۔ خاوند کے لیئے تعریض اور تصریح جائز ہے۔ غیر خاوند کے لیئے تصریح جائز نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۹، ۱۴۰)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۶)

﴿۱۷﴾ گناہ کا عزم بھی گناہ ہے۔ البتہ گناہ کا خیال گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بیوہ کو عدت کے اندر معاہدہ نکاح سے روک دیا اور فرمایا کہ عقد نکاح کا عزم نہ کرو۔ اس کے بعد فرمایا:

یَعْلَمُ مَافِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اللہ تمہارے دلی ارادوں کو جانتا ہے۔ اس سے ڈرتے رہو۔

گویا عزم گناہ بھی گناہ ہے۔

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفِھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلُ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصاً عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ

دو مسلمان آپس میں جنگ کریں اور ایک دوسرے کو قتل کا عزم کر لیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قاتل ہے۔ اپنے جرم کی پاداش میں جہنم میں پہنچا۔ مقتول کا کیا حال ہے۔ فرمایا: یہ بھی اس کے قتل کا پختہ ارادہ رکھتا تھا۔ (اگرچہ اسے قتل نہ کر سکا تاہم اپنے عزم کی بنا پر مجرم ٹھہرا)

(رواہ البخاری عن ابی بکرۃ ۱:۹)

☆☆☆☆☆

باب(۴۳)

﴿حق مہر﴾

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْتَفْرِضُوْالَهُنَّ فَرِيْضَةً وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ☆ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْفَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَافَرَضْتُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَاَنْ تَعْفُوْآ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ☆ (سورہ بقرہ آیات' ۲۳۶، ۲۳۷)

تم پر کچھ مطالبہ نہیں' اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے اُن کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر نہ کرلیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو، مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق، حسب دستور کچھ برتنے کی چیز' یہ واجب ہے' بھلائی والوں پر۔ اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لیئے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے۔ تو جتنا ٹھہرا تھا۔ اس کا آدھا واجب ہے' مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے' جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو! تمہارا زیادہ دینا پرہیز گاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو۔ بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

حل لغات:

لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ : جُناح، جَنح سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے: جھکنا، مائل ہونا۔ بوجھ سے انسان ایک طرف جُھک جاتا ہے۔ اس لیئے اسے بھی جُناح کہتے ہیں۔

مطالبات، مالی مواخذے بھی انسان کو جھکا دیتے ہیں' اس لیئے انہیں بھی جُناحُ کہتے ہیں۔ اس مقام پر جُناحَ سے مراد گناہ یا مہر یا حق مہر یا عدت کا خرچہ ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۰۰)
☆ مصباح المنیر' ج ۱: ص ۵۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۴۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۵۲)

عَلَيْكُمْ خاوندوں سے خطاب ہے۔ یعنی اے خاوندو! تم پر کوئی گناہ نہیں یا کوئی مالی مطالبہ نہیں۔

"**مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ**": مَسّ کا معنی ہے چھونا، ہاتھ لگانا' مگر آیت میں اس سے مراد بالا جماع عورت سے صحبت کرنا ہے' یعنی نکاح کے بعد اگر تم نے عورتوں سے صحبت نہ کی ہو۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۵۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶ ص ۱۴۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)

"**اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً**": فرض کا معنی ہے۔ قطع کرنا، لازم کرنا۔

اس مقام پر فرض سے مراد مہر ہے۔ قرآن مجید میں مہر کو فرض کہا گیا ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ ..... الآية (سورۃ الاحزاب' پ' ۵۰)

ہمیں معلوم ہے۔ جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ان کی بیبیوں میں۔

اکثر مفسرین نے اس آیت میں کلمہ "اَوْ" کو واؤ کے معنی میں بیان کیا ہے۔

معنی آیت کا یہ ہے کہ اے مردو! اگر تم نے اپنی بیویوں سے صحبت سے پہلے طلاق دے دی اور نکاح کے وقت ان کا مہر بھی مقرر نہ تھا تو تم پر کوئی مالی مواخذہ، مہر یا گناہ نہیں۔ تمہارے لیئے ایسا کرنا جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۹۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ [illegible]وف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۳)

"**وَمَتِّعُوْهُنَّ**": دنیا کی ہر فانی مگر نافع چیز کو مُتعہ اور مَتاعُ کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ الآية تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔ (سورۃ النساء آیت' ۷۷)

کھانا، کپڑا، گھر کا اثاثہ متاع ہے۔

آیت میں متعہ سے مراد وہ عطیہ ہے جس سے مطلقہ فائدہ اٹھائے۔

محدود وقت کے لیئے نکاح جسے نکاح متعہ کہتے ہیں حرام ہے۔ اس کی حرمت میں احادیث صحیحہ بکثرت موجود ہیں۔

☆ (المصباح المنیر' ص ۱۰۲-۲)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۴۲۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱، ص ۴۳۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱، ص ۵۳۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)

" **عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ** ": مُوسِع، وَسْعٌ یا وُسْعَةٌ سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے، فراخی، گنجائش، مال کی زیادتی۔ مُوسِعٌ سے مالدار اور غنی مرد مراد ہے۔

مُقْتِرٌ، قَتَرٌ سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے۔ تھوڑا خرچ کرنا۔ مُقْتِرٌ تنگ دست آدمی کو کہتے ہیں۔

قَدَرٌ اور قَدْرٌ (دال کے فتحہ اور سکون کے ساتھ) دونوں کا معنی اندازہ، تنگی، عزت، مقدار اور قدردانی کے ہیں۔ اس مقام پر اندازہ مراد ہے۔

معنی آیت کا یہ ہے کہ مالدار مرد پر اس کی فراخی کے اعتبار سے متعہ ہے اور تنگ دست پر اس کی مالی حیثیت کے مطابق متعہ واجب ہے۔

" **اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ** ": عَفْوٌ کا معنی مٹا دینا، معاف کر دینا، کثیر ہونا، بڑھنا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا ......الآية (سورۃ الاعراف آیت ۹۵)

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَحْفُوا الشَّارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى مونچھیں پست کرو (یہاں تک کہ ہونٹ نظر آئیں) اور داڑھیوں کو بڑھاؤ

☆ (رواہ مسلم والترمذی والنسائی عن ابن عمر وابن عدی عن ابی ھریرۃ بحوالہ......)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱: ص ۱۹)
☆ (المصباح المنیر' ج ۲: ص ۳۲)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۴۰)

" **بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ** ": جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ نکاح ہو جانے کے بعد نکاح کو باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار مرد کے ہاتھ میں ہے۔ اس لیئے اس سے مراد مرد ہے۔ آیت کا معنی یہ ہے۔ عورت اپنا نصف مہر معاف کر دے یا مرد اپنے ذمہ نصف سے زائد مہر مطلقہ بیوی کو دے دے۔ یہ جائز ہے۔ ایسا کرنا دونوں کے اختیار میں ہے۔ اس میں ان پر کوئی جبر نہیں۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بغیر جماع اور بغیر مہر مقرر کیئے طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں نہ ہی مرد کے ذمہ مہر دینا لازم ہے۔ آیت مبارکہ کا صریح مفہوم یہی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۲۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۰۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۱)

﴿۲﴾ خلوت صحیحہ جماع کے حکم میں ہے اس سے مہر لازم ہو جاتا ہے طلاق کی صورت میں عورت پر عدت لازم ہے اور موت کی صورت میں وارث ہو گی۔ اسی پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم یہی فیصلہ فرماتے تھے حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اَغْلَقَ بَاباً وَاَرْخٰى سَتْرًا اَوْرَ اٰى عَوْرَةً فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ و نحوه عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما

☆ (رواہ الدار قطنی عن عباد بن عبداللہ ۳: ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲)

جب دروازہ بند کرے اور پردہ دے یا شرمگاہ کو دیکھ لے تو خاوند پر مہر واجب ہو جاتا ہے۔ (ایک روایت میں ہے کہ دخول ہو یا نہ ہو)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۳۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۱۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۳)

﴿۳﴾ خلوت صحیحہ یہ ہے کہ خاوند اور بیوی ایک مکان میں اس طرح اکٹھے ہوں کہ درمیاں میں کوئی مانع حسی یا شرعی نہ ہو۔

مانع شرعی یہ ہیں: حیض، نفاس، فرض روزہ، نماز فرض میں مشغولیت، احرام خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا۔

مانع حسی یہ ہیں: شرمگاہ کا ملا ہونا، پھٹا ہونا، مرض، تیسرے فرد کا موجود ہونا اگرچہ سویا ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۳۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۵۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۳)

﴿۴﴾ نکاح کرنے کی غرض طلب عصمت، حصول ثواب، قصد دوام صحبت اور تکثیر امت ہونا چاہیئے۔ محض قضاء شہوت کے لیئے نکاح کرنا منع ہے۔ ایسا کرنا حیوانی فعل ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۱۹۷)

﴿۵﴾ جس عورت سے دخول نہ ہوا ہو اور نہ خلوت صحیحہ واقع ہوئی۔ اسے حیض کی حالت میں طلاق دینے میں حرج نہیں۔ حیض کی حالت میں طلاق دینے سے عدت بڑھ جاتی ہے۔ جب کہ غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں حیض و طہر کی کوئی تخصیص نہیں۔ نیز قرآن مجید میں ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ...... الآية

(سورۃ الاحزاب آیت ۴۹)

اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیئے ان پر کچھ عدت نہیں جسے گنو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۹۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۵۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۱)

﴿۶﴾ بغیر ذکر مہر یا مہر نہ ہونے کی شرط سے بھی نکاح جائز ہے۔ آیت مبارکہ بالا میں اس کی تصریح ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۳۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳. ص ۱۹۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۱۷۸)

﴿۷﴾ عقد نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ تھا۔ قبل دخول مقرر کر لیا۔ اب طلاق کی صورت میں پورا مقرر کردہ مہر واجب ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۹۸)

﴿۸﴾ نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ تھا۔ قبل دخول موت واقع ہوگئی۔ مہر مثل واجب ہے۔ عورت پر عدت لازم ہے اور میراث کی حقدار ہے۔ حدیث صحیح میں ہے:

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقاً وَّلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ: فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآءِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقَلُ بْنُ سَنَانِ الْاَشْجَعِىُّ: فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بِرْوَعِ بِنْتِ وَاشِقٍ اِمْرَاَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَاقَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ

☆ (رواہ الترمذی عن ابراہیم بن علقمہ ۱: ۱۷۰)
☆ (اخرجہ اصحاب السنن والحاکم وابن حبان فی صحیحہ بحوالہ .)
☆ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی' ج ۱: ص ۱۵۴)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرد کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اس نے ایک عورت سے نکاح کیا، اس وقت اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اس سے دخول کیا۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اس عورت کے لیئے مہر مثل واجب ہے۔ جس میں نہ کمی ہو نہ زیادتی۔ اس عورت پر عدت لازم ہے اور اس کے لیئے مرد کے مال سے میراث ہے۔ حضرت معقل بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کے لیئے بھی وہی فیصلہ کیا۔ جو آپ نے فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرحت محسوس فرمائی۔

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۱۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۸)

﴿۹﴾ مہر کی کم از کم مقدار دس درہم چاندی ہے۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: لَا صَدَاقَ دُوْنَ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ دس درہم سے کم مہر نہیں۔

☆ (رواہ الدارقطنی عن جابر و عن علی ج ۳: ص ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶)

یہ احادیث متعدد طرق کے باعث قوت کے درجہ میں ہیں' ان سے استناد جائز ہے' درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے۔ دس درہم چاندی کا وزن تین تولہ نو ماشہ ہے۔ کم از کم مہر میں دس درہم چاندی یا اس کی رائج الوقت قیمت دی جائے۔

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۳۶)

حضور سید عالم ﷺ نے امہات المؤمنین کے مہر چار سو درہم مقرر فرمائے۔

☆ (تفصیل کے لیئے ملاحظہ ہو............:)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، باب الصداق ج ۱۶: ح ۴۴۳۵ ومابعد) (= ایک سو اڑسٹھ تولہ نو ماشہ)

﴿۱۰﴾ جس عورت کو بغیر صحبت طلاق دی گئی اور اس کے لیئے مہر مقرر نہ تھا' تو اسے کپڑوں کا جوڑا دینا واجب ہے تاکہ طلاق کی وحشت کم ہو جائے اور صحبت والی کو پورا مہر دینا واجب ہے' اسے کپڑوں کا جوڑا دینا مستحب ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں متعہ (جوڑا) کا امر وجوب کے لیئے ہے۔

نیز رب تعالیٰ نے حضور سید المرسلین ﷺ کو فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا☆ (سورۃ الاحزاب آیت' ۲۸)

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرمادیں۔ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔ ازواج مطہرات اگر دنیا کی آرائش چاہتی تو انہیں چھوڑ کر حضور کپڑوں کا جوڑا دیتے۔ یہ اُن کے لیئے مستحب تھا۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ...... الآية

(سورۃ الاحزاب آیت ۴۹)

اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو۔ پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیئے ان پر کچھ عدت نہیں۔ جسے گنو، تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح چھوڑ دو۔

نیز ارشاد ربانی ہے: وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ☆ (سورہ بقرۃ آیت ۲۴۲)

طلاق والیوں کے لیئے بھی مناسب طور پر نان ونفقہ ہے۔ یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۱۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۳۸ و مابعد)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۵۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۶)

﴿۱۱﴾ متعہ طلاق (کپڑوں کے جوڑے) کی قلیل اور کثیر کوئی حد مقرر نہیں اوسط درجہ ایک قمیض، چادر اور اوڑھنی متعین ہے، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی مروی ہے۔

متعہ طلاق میں اس سے زائد جتنا چاہے دے۔

امیر المومنین حضرت حسن بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی عائشہ خثعمیہ کو تین طلاق کے بعد دس ہزار درہم بطور متعہ طلاق دیا۔ مطلقہ بیوی نے دوبارہ آپ کے ہاں آباد ہونے کا اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا: میں تین طلاقیں اکٹھی دے چکا ہوں اس سے وہ مغلظہ ہو چکی ہے اس سے رجوع کس طرح ہو سکتا ہے۔ میں نے حضور سرور عالم ﷺ سے سنا ہے:

اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً اَوْ عِنْدَ رَاْسِ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيْقَةً اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيْعًا لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

☆ (رواہ الدار قطنی عن سوید بن غفلہ ۲:۳۰)

جو آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے ہر طہر میں ایک طلاق، یا ہر ماہ ایک طلاق یا اکٹھی ایک ہی مرتبہ تین طلاقیں تو اس کے لیئے بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح کرنا حلال نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۰۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۱۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۳۳)

﴿۱۲﴾ متعہ طلاق میں مرد کی مالی حیثیت کو مدنظر رکھا جائے گا۔ مالدار مرد پر قیمتی کپڑوں کا جوڑا اور تنگ دست مرد پر اس کی حیثیت کے مطابق جوڑا واجب ہے۔ نیز زمانہ اور عادات کے بدلنے سے متعہ بھی تبدیل ہوسکتا ہے۔ آیت مذکورہ میں یہی حکم صراحت سے بیان ہوا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۳۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۳۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۵۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۱۱)

﴿۱۳﴾ غیر منصوص احکام اور نئے پیدا ہونے والے مسائل میں اجتہاد کرنا جائز ہے۔ احکام میں اجتہاد کا جواز متعہ طلاق سے بھی مستنبط ہوتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۳۳)

﴿۱۴﴾ طلاق والی عورتیں چار قسم کی ہیں۔ ہر ایک کا حکم الگ ہے:

(ا) جن کا مہر مقرر ہو اور بعد صحبت طلاق ہوئی۔ انہیں مقررہ مہر دینا واجب اور متعہ مستحب ہے۔

(ب) جن کا مہر مقرر نہ ہو مگر انہیں صحبت سے پہلے طلاق دی گئی ہو۔ انہیں آدھا مہر مقررہ دینا واجب ہے۔ ان کے لیئے متعہ مستحب ہے۔

(ج) جن کا مہر مقرر ہو مگر انہیں صحبت سے پہلے طلاق دی گئی ہو۔ انہیں آدھا مہر مقررہ دینا واجب ہے۔ ان کے لیئے متعہ مستحب ہے۔

(د) جن کا مہر مقرر نہ ہو مگر صحبت یا خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دی گئی ہو اسے مہر مثل دیا جائے گا اس کے لیئے متعہ مستحب ہے۔

مہر مثل وہ ہے جو عورت کے خاندان والی عورتوں کا بالعموم مہر مقرر ہوتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۱۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۹۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۴۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۵۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۳۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۸۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۱۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۸)

﴿۱۵﴾ تمام اخراجات رزقِ حلال سے ہونا لازم ہیں۔ اسی طرح متعہ طلاق بھی حلال کمائی سے دینا واجب ہے۔ آیت مبارکہ میں '' بِالْمَعْرُوْفِ '' کی ایک تفسیر رزقِ حلال سے کی گئی ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)

﴿۱۶﴾ مہر حق العباد سے ہے' عورت کے معاف کر دینے سے معاف ہو جاتا ہے' اسی طرح مرد نے تمام مہر ادا کر دیا' مگر صحبت یا خلوت صحیح سے پہلے طلاق دے دی تو نصف مہر سے زائد مہر عورت کو معاف کر دینے کا اختیار ہے۔ آیت مبارکہ میں اس کی تصریح ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے: فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ☆ (سورۃ النساء آیت : ۴)

پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۰)

﴿۱۷﴾ مہر میں عورت کے ولی کو کوئی اختیار تصرف نہیں۔ مہر عورت کا مال ہے۔ اسے ہبہ بھی نہیں کر سکتا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۹)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم' ایران' ج ۱: ص ۲۹۲)

﴿۱۸﴾ نکاح کے بعد نکاح کی گرہ خاوند کے قبضہ میں ہے۔ اسے باقی رکھنے یا چھوڑنے کا اختیار مرد کو ہے۔

آیت مبارکہ میں '' اَلَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ '' سے یہی مراد ہے۔

نیز حدیث شریف میں اس کی وضاحت یوں ہے ' وَلِيُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ هُوَ الزَّوْجُ نکاح کی گرہ کا مالک مرد ہے

☆ (رواہ الدار قطنی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ۳: ۱۲۸ ... ونحوہ عن علی وعن جبیر بن مطعم وعن ابن عباس)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۵۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۰۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۶)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم' ایران' ج ۱: ص ۲۹۲)

﴿۱۹﴾ طلاق کو فساد اور جھگڑے کو قائم رکھنے کی بنیاد بنانا سخت گناہ ہے۔ گذشتہ محبت اور حسن سلوک کو کسی نہ کسی صورت میں باقی رکھنا چاہیئے۔ آیت مبارکہ میں فرمایا گیا: لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ

☆☆☆☆☆

باب (۴۴)

درمیانی نماز کی اہمیت

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ☆ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورہ بقرہ آیات: ۲۳۸، ۲۳۹)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔ پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے، پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے۔

حل لغات:

"حافظوا": مُحافظت سے بنا ہے۔ (بابِ مُفاعَلَةٌ) اس باب میں مبالغہ اور شرکت دونوں پائے جاتے ہیں۔ اس کا مادہ اشتقاق حِفْظٌ ہے۔ کسی شے کی حفاظت یہ ہے کہ اس سے کے اجزاء اور صفات کی مراعت کی جائے۔ اجزا اور صفات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی نگہبانی کی جائے۔

امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض مکاتیب میں احکام شرع کے بارے میں لکھا:

مَنْ حَفِظَهَا وَ حَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ فَيَجِبُ اَوَّلًا حِفْظُهَا ثُمَّ الْمُحَافَظَةُ بِذٰلِكَ يَتِمُّ الدِّيْنُ ☆

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۲۲۳)

جس نے انہیں یاد کرلیا اور ان کی محافظت (نگہبانی) کی اس نے اپنا دین محفوظ کرلیا۔ اوّلاً اس کو یاد کرنا اور پھر اس کو ہمیشہ محفوظ رکھنا۔ اس سے دین مکمل ہو جائے گا۔

نمازوں کی محافظت یہ ہے کہ انہیں وقت مقررہ پر ادا کیا جائے۔ ادائیگی میں نماز کی شرائط، فرائض، واجبات، سُنن اور مستحبات کی پابندی کی جائے، نماز کو توڑنے والی اور ناقص کرنے والی چیزوں سے بچایا جائے اسے ہمیشہ ادا کیا جائے، نمازوں کی محافظت میں شرکت کا مفہوم یہ ہے۔ انسان نماز کی حفاظت کرے اسے ضائع نہ ہونے دے تو نماز نمازی کی حفاظت گناہوں سے، بلاومصیبت سے اور عذاب آخرت سے کرے گی۔

اس حفاظت کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انسان رب کے مقرر کردہ فرض، نماز کی حفاظت کرے، رب تعالیٰ اس نماز کی حفاظت فرمائے گا۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ..... تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۵۲)
صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید الشافعین رحمۃ للعالمین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ

☆ (رواہ الترمذی عن علی بن ابی طالب/ بحوالہ .....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶ ح ۴۴۱۶۵)
☆ (رواہ احمد وعبد بن حمید فی مسندہ والترمذی وابن مردویہ والبیہقی فی الشعب وفی الاسماء والصفات عن ابن عباس/ بحوالہ)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ج ۱ ص ۶۶)

اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، تو (ہمیشہ) اسے سامنے پائے گا۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۵۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۴۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۰۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۷)

"**اَلْوُسْطٰی**": اوسط کا مؤنث ہے۔ وسط کا معنی درمیانی یا افضل ہے۔

قرآن مجید میں ہے: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ..... الآیۃ (سورہ بقرہ آیت ۱۴۳)

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل

اور درمیانی سے تعداد میں یا وقت میں درمیانی نماز مراد ہے' درمیانی یا افضل نماز کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۲۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۵۷)

"**قٰنِتِيْنَ**": قَانِتِيْنَ، قُنُوْتٌ سے بنا ہے۔ قنوت چند معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

سکوت، خاموشی، سکون، خضوع وخشوع، اطاعت، دعا، طول قیام، طول رکوع، آنکھ جھکالینا، بازو بچھالینا۔
اطاعت میں دوام، قیام، طاعت کا کامل کرنا اور پورا کرنا، اس طرح کہ اس کے ارکان، سنن اور آداب میں خلل واقع نہ ہو۔

اس آیت میں تمام معنی مراد ہو سکتے ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۱۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۲۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۴۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۴۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱. ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱. ص ۲۹۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۷)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۴۱۳)
(مصباح المنیر ۲ ۸۰)

"فَاِنۡ خِفۡتُمۡ ": اس خوف سے مراد دشمن یا درندے وغیرہ کا وہ ڈر، جس سے قبلہ رُخ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا ممکن نہ ہو

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۴۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر ابن عباس ۱: ۱۲۳)

"فَرِجَالًا": رِجَالٌ، رَاجِلٌ کی جمع ہے' راجل کا معنیٰ ہے پیروں پر رہنے والا، خواہ چلتا ہوا یا کھڑا' اس مقام پر پاؤں پر کھڑا ہونا مراد ہے۔

"رُکۡبَانًا": رَاکِبٌ کی جمع ہے۔ جس کا معنیٰ ہے: سوار۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر ابن عباس ج ۱: ص ۱۲۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نماز فرض قطعی ہے۔ تمام اِدلّہ شرعیہ (قرآن مجید، حدیث شریف، اجماع امت اور قیاس) اس پر ناطق ہیں' اس کی فرضیت کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج اور تارک فاسق ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۲۴۲)

﴿۲﴾ فرض نمازوں پر مداوت اور مواظبت بھی فرض ہے' نماز کے تمام شرائط و فرائض، واجبات اور سنن کی پابندی لازمی ہے۔ قرآن مجید میں محافظت نماز کے حکم کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۴۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۰۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۲۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۵۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۷)
☆ (تفسیر ابن عباس ج ۱: ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۴۲)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ج ۱: ص ۲۹۳، ۲۹۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۹)

﴿۳﴾ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ نماز کے اوقات کا بیان قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں وارد ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ☆وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ☆

(سورۃ الروم آیات ۱۷، ۱۸)

تو اللہ کی پاکی بولو (نماز ادا کرو) جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اس کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے، اور جب تمہیں دوپہر ہو۔

حِيْنَ تُمْسُوْنَ سے مغرب اور عشا، حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ سے صبح عَشِيًّا سے عصر اور حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ سے نماز ظہر مراد ہے۔ نیز قرآن مجید میں ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا☆

نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک، اور صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ سے مراد ظہر، عصر، مغرب، عشا اور قُرْاٰنَ الْفَجْرِ سے مراد نماز فجر ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ☆

(سورہ طٰہٰ آیت ۱۳۰)

تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو۔ سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو اور دن کے کناروں پر اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سے مراد مغرب، عشا، فجر اور قَبْلَ غُرُوْبِهَا سے مراد ظہر اور عصر کی نمازیں ہیں۔

نیز ارشاد ربانی ہے: وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ...... الآیة (سورہ ھود آیت ۱۱۴)

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔

طَرَفَيِ النَّهَارِ سے مراد صبح، ظہر، عصر اور زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ سے مراد مغرب اور عشا کی نمازیں ہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۵۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۱۳)

احادیث صحیحہ مرفوعہ مشہورہ میں دن رات میں پانچ نمازوں کی فرضیت بیان ہوئی ہے۔

ارشاد نبوی ہے: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

☆ (رواہ مسلم عن جابر ۱: ۳۰، ... رواہ البخاری عن جابر ۱: ۱۱)

☆ (ورواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والامام مالک)

پانچ نمازوں کی فرضیت کی احادیث، کثیر محدثین نے اپنی صحاح، سُنن، مسند، معجم وغیرہ میں ذکر کی ہیں۔ مثلاً امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم بیہقی نے عبادہ بن صامت سے ابن نصر نے ابن عمرو سے۔

حَافِظُوْ اعَلَی الصَّلَوٰتِ، میں الصَّلَوٰت جمع کا صیغہ ہے۔ نیز اَلصَّلوٰۃِ الْوُسْطیٰ درمیانی نماز کا تقاضا ہے کہ نمازیں کم ازکم پانچ ہوں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۰۹)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۵۶)

﴿۴﴾ نماز پنجگانہ کے علاوہ اور بھی کئی قسم کی نمازیں ہیں۔ جن میں سے بعض فرض ہیں، بعض واجب، بعض سنت اور بعض مستحب ہیں۔ مثلاً نماز جمعہ، نماز جنازہ، نماز وتر، نماز عید الفطر، نماز عید الاضحٰی، نماز سنت، نماز منت، نماز تسبیح، نماز حاجت، نماز اوابین، نماز غوثیہ (صلوٰۃ الاسرار) نماز توبہ، نماز تراویح، نماز سورج گرہن، نماز چاند گرہن، نماز استخارہ، نماز اِستسقا، وغیرہ۔ ان میں سے بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور باقی کا حکم احادیث طیبہ میں ہے۔

☆ (تفصیل کے لیئے ملاحظہ ہو......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان کتاب الصلوٰۃ)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۲)

﴿۵﴾ نماز وتر واجب ہے۔ یہ نماز تین رکعت ایک سلام کے ساتھ نماز عشا کے بعد پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی عذر کے باعث وقت پر ادا نہ ہو سکے تو اس کی قضا لازم ہے۔ آیت مبارکہ زُلَفاً مِّنَ الَّيْلِ میں اس کا بیان ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی زَادَکُمْ صَلَاۃً فَصَلُّوْھَا فِیْمَا بَیْنَ صَلَاۃِ الْعِشَآءِ اِلٰی صَلَاۃِ الْفَجْرِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ

☆ (رواہ احمد وابن قانع والباوردی والطبرانی عن ابی بصرۃ الغفاری بحوالہ..........)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۷: ح ۱۹۵۴۹)

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے ایک نماز زیادہ دی تو اسے عشا اور فجر کے درمیان پڑھو۔ سُن لو وہ وتر ہے۔

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۴۳)

﴿۶﴾ فرض نمازوں میں قیام فرض ہے۔ نوافل بیٹھ کر بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ یہاں بیٹھنا قیام کے قائم مقام ہے۔ آیت مبارکہ میں قُوْمُوْا میں قیام کا حکم دیا گیا ہے۔ فرض نمازوں میں قیام عذر یا مرض کے باعث ساقط ہو جاتا ہے۔ امام، مقتدی اور منفرد سب پر قیام فرض ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۱۵)

﴿۷﴾ قیام سے معذور امام کے پیچھے مقتدی کے لیئے قیام فرض ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے وصال سے پہلے ایام مرض میں آخری نماز بیٹھ کر پڑھائی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے قیام کی حالت میں نماز ادا کی۔

☆ (صحیح بخاری ازامام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۱ ص ۹۴)
☆ (صحیح مسلم ازامام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۱ ص ۱۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۱۶)

﴿۸﴾ کھانا پینا اور کلام کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔ کلام خواہ عمداً ہو یا سہواً۔ نماز کی اصلاح کے لیئے ہو یا نہ۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَایَصْلِحُ فِیْهَا شَیْءٌ مِنْ کَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هُوَا لتَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرْاَةُ الْقُرْاٰنِ

☆ (رواہ الامام احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی عن معاویہ بن الحکم بحوالہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۷ ح ۱۹۹۱۵)

نماز لوگوں کی کلام کی صلاحیت نہیں رکھتی' یہ تو تسبیح، تکبیر اور قرأت قرآن (پر مشتمل) ہے۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۱: ص ۳۰۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۱۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۴۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۲۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر ابن عباس ج ۱: ص ۱۲۲)

﴿۹﴾ دعا قنوت صرف وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ باقی نمازوں میں پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ کسی حادثہ عام اور مصیبت عظمی میں چند روز نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھنا وارد ہے۔ اسے قنوت نازلہ کہتے ہیں۔ ہمیشہ نماز فجر میں یا کسی اور نماز میں پڑھنا خلاف سنت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ابو مالک الاشجعی سعد بن طارق اپنے باپ سے سوال کرتے ہیں کہ ابا جان! آپ نے حضور نبی مکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور یہاں کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتدا میں پانچ سال نمازیں پڑھی ہیں۔ کیا یہ حضرات دعا قنوت پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا! بیٹا یہ بدعت ہے۔

☆ (رواہ الامام احمد عن ابی مالک ج ۳: ص ۴۷۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۴۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۸)

﴿۱۰﴾ تمام نمازوں کی حفاظت فرض ہے۔ مگر نماز عصر کی محافظت زیادہ اہم ہے۔ درمیانی نماز سے مراد صحیح تر قول کے مطابق نماز عصر ہے۔ غزوہ احزاب میں نبی اکرم ﷺ کی نماز عصر قضا ہوگئی۔ حضور سید الانبیاء ﷺ نے کفار کے لشکر کے خلاف دعا فرمائی:

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی مَلَأَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا

☆ (رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ واحمد وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والبیہقی عن رز/ بحوالہ ....)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ج ۱: ص ۳۰۲)

کفار نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روک دیا۔ اللہ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۴۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳. ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر ابن عباس ج ۱: ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۴۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۸۰)

﴿۱۱﴾ دشمن، درندے، سیلاب وغیرہ شدید خوف کی حالت میں جب قبلہ رُخ ہو کر نماز ادا کرنا ممکن نہ رہے تو اس حالت میں قبلہ رُخ ہونے کی شرط ساقط ہو جاتی ہے۔ جس طرح بن پڑے نماز ادا کرے خواہ کھڑے ہو کر یا سوار ہو کر۔ آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ واضح طور پر بیان ہوا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱ ص ۴۴۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۲۲۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور' ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۸۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۷)
☆ (تفسیر ابن عباس' ج ۱: ص ۱۲۳)

﴿۱۲﴾ قتال اور چلنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳: ص ۲۲۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور' ص ۱۵۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۷)

﴿۱۳﴾ نماز ہر حال میں فرض ہے۔ صحت، مرض، حضر، سفر، قدرت، عجز، خوف، امن ہر حال میں نماز ادا کرنا فرض ہے۔ مرض، عجز اور عذر کے باعث قیام، رکوع اور سجدہ معاف ہو جاتے ہیں۔ عذر کی حالت میں اشارہ سے نماز ادا کرنا لازم ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳: ص ۲۲۶)
☆ (تفسیر ابن عباس' ج ۱: ص ۱۲۳)

﴿۱۴﴾ شدت خوف میں نماز میں جماعت ساقط ہو جاتی ہے۔ الگ الگ نماز ادا کریں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۷)

﴿۱۵﴾ شدت خوف میں نماز قصر نہیں ہو جاتی۔ بلکہ پوری نماز ادا کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۷)

﴿۱۶﴾ فرض اور واجب نماز کے علاوہ سنن اور نوافل سواری پر ادا ہو سکتے ہیں۔ جبکہ تکبیر تحریمہ کے وقت منہ قبلہ کی جانب ہو۔ جیسا کہ خوف کی حالت میں قیام اور استقبال قبلہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

باب(۴۵)

بیوہ کی عدت اور نان نفقہ

﴿بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم﴾

وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًاۚ وَّصِیَّۃً لِّاَزۡوَاجِہِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ ۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡ مَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ☆ وَلِلۡمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ حَقًّا عَلَی الۡمُتَّقِیۡنَ ☆ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ☆

(سورۃ البقرہ آیات ۲۴۰،۲۴۱،۲۴۲)

اور جو تم میں مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ اپنی عورتوں کے لیئے وصیت کر جائیں۔ سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی بے نکالے، پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں، جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیئے بھی مناسب طور پر نان ونفقہ ہے یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے تمہارے لیئے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو۔

حل لغات:

"**وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ**": یُتَوَفَّوۡنَ سے مراد قریب الوفات ہونا اور علامات موت ظاہر ہونے کے ہیں۔ یعنی جب علامت موت تمہارے قریب ہو جائے۔

"**غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ**": انہیں اپنے خاوند کے مکان سے نہ نکالا جائے۔

"**مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ**": جائز زیب وزینت کرنا، بناؤ سنگار کرنا، دوسرے نکاح کی تیاری کرنا مراد ہے۔

مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ : اس مقام پر متاع سے مراد عدت کا خرچہ ہے۔ متعہ طلاق (جوڑا) مراد لینا بھی جائز ہے۔
اگر مطلقات سے تمام معتدہ طلاق والی مراد ہوں تو عدت کا نان ونفقہ اور رہائش مرد کے ذمہ لازم ہے' یہ حکم وجوبی ہے۔ اس صورت میں آیت محکم ہے۔
اور اگر مطلقات سے تمام طلاق والی مراد ہوں، خواہ عدت والی ہو یا غیر عدت والی، اور متاع سے متعہ طلاق مراد ہو تو یہ حکم وجوب اور استحباب کو شامل ہے۔ اس صورت میں بھی آیت محکم ہے منسوخ نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۸)

شانِ نزول:

(۱) حضرت حکیم بن حارث (ایک روایت کے مطابق بن اشرف) رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام طائف کے رہنے والے مالدار شخص تھے۔ حضور سید المرسلین ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کی خبر سُن کر اپنے بیوی بچوں اور والدین کے ہمراہ مدینہ طیبہ چل دیئے۔ راستہ میں یا مدینہ منورہ پہنچ کر اُن کا وصال ہو گیا۔ معاملہ حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے اُن کے والدین اور اولاد کو میراث سے حصہ دیا اور بیوی کے لیئے حکم دیا کہ خاوند کے مال سے بیوی کو ایک سال تک نان ونفقہ دیا جائے۔ اسی کے مطابق آیت نازل ہوئی۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۸۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۶۱)

(۲) جب آیت مبارکہ " وَمَتِّعُوْهُنَّ .... عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ " (سورہ بقرہ) نازل ہوئی تو ایک صاحب کہنے لگے طلاق کا جوڑا دینا احسان ہے۔ احسان کرنا میرے اختیار میں ہے۔ کروں یا نہ کروں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں کہا گیا کہ طلاق کا جوڑا دینا واجب ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے' ایک سال کی عدت منسوخ ہے' اس عورت کو اپنے خاوند کے ترکہ سے چوتھایا آٹھواں حصہ ملے گا۔ اس کی عدت کا نان ونفقہ اور رہائش مرد کے ورثا پر لازم نہیں ہے۔ ایک سال تک رہائش دینے کا حکم منسوخ ہے۔

بیوہ کی عدت کا ناسخ حکم قرآن مجید میں اس طرح ہے:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا الآية (سورہ بقرہ آیت' ۲۳۴)

اور تم میں جو مریں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینہ اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

ناسخ آیت تلاوت میں مقدم ہے اور منسوخ تلاوت میں مؤخر ہے۔ ایسے ناسخ منسوخ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر موجود ہیں۔

بیوہ کو خاوند کے ترکہ سے حصہ ملا' رہائش کا حکم منسوخ ہے' آیت میراث ناسخ ہے' وہ یہ ہے:

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ...... الآية

اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کو چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں آٹھواں۔

(سورۃ النسآء آیت' ۱۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۲۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ کرمہ)
☆ (تفسیر صادی از علامہ احمد بن محمد صادی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ کرمہ' ج ۱: ص ۱۱۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۸۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۹۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۱)

نیز حدیث میں ہے کہ بیوہ کے لیئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا اِقْرَارَ بِدَيْنٍ

وارث کے لیئے وصیت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی وارثوں کے لیئے قرضہ کا اقرار کرنا جائز ہے

☆ (رواہ الدارقطنی عن جعفر بن محمد عن ابیہ ۴: ۱۵۲)

﴿۲﴾ منسوخ آیت بھی قرآن مجید کا حصہ ہے اس کی تلاوت پر اجر ہے کسی کے لیئے یہ جائز نہیں منسوخ آیت کو قرآن مجید سے خارج کر دے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عرض کی۔ جب آیت منسوخ ہے تو آپ نے اسے قرآن مجید میں کیوں لکھا؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

یَاابْنَ اَخِیْ لَااُغَیِّرُ شَیْأً مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ اے میرے بھتیجے! میں قرآن میں سے کوئی شے اس کی جگہ سے تبدیل نہیں کر سکتا

☆ (رواہ البخاری عن ابن زبیر ۲: ۶۵۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۲۶)

﴿۳﴾ بیوہ اور مطلقہ عدت کے بعد جائز زیب و زینت اور بناؤ سنگار کر سکتی ہے۔ جس سے عورت کا پردہ اور زیب و زینت غیر محرم پر نہ کھلے۔ آیت مبارکہ میں مَعْرُوْفِ سے یہی پردہ اور جائز زیب و زینت مراد ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۸۳)

﴿۴﴾ مطلقہ رجعیہ، بائنہ اور مغلظہ کا نان و نفقہ اور رہائش مرد پر واجب ہے۔

آیت مبارکہ میں " وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ " میں معروف سے نان و نفقہ اور رہائش مراد ہے۔

ارشاد ربانی ہے: اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ (سورۃ الطلاق آیت ۶)

(مطلقہ) عورتوں کو وہاں رکھو جہاں تم رہتے ہو اپنی طاقت بھر۔

اس آیت مبارکہ نے اُن کے لیئے رہائش کا وجوب ثابت کیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے فرمایا کہ حضور نے مطلقہ کے لیئے نان و نفقہ اور رہائش کی نفی فرما دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ کو ایک عورت کے کہنے پر ترک نہیں کر سکتے۔ کیا خبر کہ بھول گئی ہو۔ حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ طلاق والی کے لیئے عدت کے عرصہ تک رہائش اور نان و نفقہ مرد کے ذمہ لازم ہے۔

☆ (رواہ الدار قطنی عن ابی اسحٰق ۴: ۲۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۲۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۵۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۶۰)

﴿۵﴾ بے چھوئے عورت کو طلاق دی۔ متعہ طلاق دینا واجب ہے مدخولہ کو متعہ دینا مستحب ہے متعہ کا تعین مرد کی مالی حیثیت سے کیا جائے گا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۵۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۳)

☆☆☆☆☆

باب (۴۶)

وبائی امراض کی حقیقت اور اس کے احکام

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ☆

(سورة البقرہ آیت ۲۴۳)

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے، موت کے ڈر سے۔ تو اللہ نے اُن سے فرمایا! مر جاؤ، پھر انہیں زندہ فرما دیا۔ بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے، مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

حل لغات:

"اَلَمْ تَرَ": تَرَ، رُؤْیَة سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے دیکھنا، خواہ آنکھ سے ہو یا قلب سے (جاننا)۔ جاننے اور بتانے کے معنوں میں اس کا استعمال قرآن مجید میں بکثرت ہے۔

مثلاً ارشاد ربانی ہے: وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا ...... الآیہ اور ہمیں ہمارے عبادت کے قاعدے بتا۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۸)

رُؤْیَةٌ جب اِلٰی کی طرف متعدی ہو تو اس کے معنی ہیں آنکھ سے دیکھنا۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں: وَاِذَا عُدِّیَ رَأَیْتُ بِاِلٰی اِقْتَضٰی مَعْنَی النَّظَرِ الْمُؤَدِیْ اِلَی الْاِعْتِبَارِ

اور جب لفظ رَأَیْتَ (رُؤْیَةٌ کا مشتق) اِلٰی کی طرف متعدی ہو تو اعتبار اور یقین تک پہنچانے والی نظر کا معنی دیتا ہے،

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۲۰۹)

آیت کا معنی یہ ہے کہ اے محبوب! آپ کو اس واقعہ کا علم ہے۔ ذرا توجہ فرمائیے۔

☆ (مصباح المنیر، ج ۱: ص ۱۱۹) ☆ (خفاجی حاشیہ تفسیر بیضاوی، ص ۱۵۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶: ص ۱۷۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۸۳)

"**وَهُمْ اُلُوْفٌ**" : اُلُوف، اَلْف کی جمع ہے۔ اَلْف کا معنی ہزار ہے یعنی ہزاروں بعض مفسرین نے بیان فرمایا ہے کہ آلِف کی جمع ہے آلِفَ اُلْفَت سے بنا ہے۔ اس اعتبار سے معنی یہ ہے کہ وہ متفق ہو کر ایک ہی جہت کو نکلے۔ مفسرین نے اِن کی تعداد تین ہزار سے ستر ہزار بیان کی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۶۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۴۵۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۹۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۶۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳: ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶: ص ۱۷۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱: ص ۵۵۴)

"**حَذَرَ الْمَوْتِ**" : موت کے ڈر سے اس مقام پر موت سے مراد طاعون ہے ان کی بستی میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی تھی، طاعون سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں طاعون کی وجہ سے ہمیں موت نہ آجائے، یہ لوگ بستی سے بھاگ نکلے۔

"**فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا**" : اللہ نے انہیں فرمایا! مر جاؤ۔
یعنی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے واسطے سے انہیں موت دی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو دفعۃً موت آئی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱: ص ۲۹۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲: ص ۱۶۱)

"**ثُمَّ اَحْيَاهُمْ**" : پھر ایک نبی کی دعا قبول کرتے ہوئے اُن کو زندہ کیا۔
موت اور حیات اور اسی طرح رزق، عزت وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ مگر اُن کا ظہور فرشتوں یا محبوب بندوں کے واسطے سے ہوتا ہے۔ یہی نظام کائنات ہے۔
آیت مبارکہ " فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا " (سورۃ النازعات آیت: ۵)...... میں اسی کا بیان ہے۔

شانِ نزول:

(۱) سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ کے پیچھے بیٹھے دو یہودی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی ہم حضرت حزقیل علیہ السلام کے مردے زندہ کرنے کا معجزہ ذکر کر رہے تھے کہ اُن کی دُعا سے رب نے ہزاروں مردے زندہ کر دیئے۔ آپ نے فرمایا! ہم قرآن مجید میں اس کا ذکر نہیں پاتے صرف حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مردے زندہ کرنے کا معجزہ قرآن مجید میں ہے۔ وہ کہنے لگے کہ کیا قرآن مجید میں یہ آیت نہیں:

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ......الآیۃ (سورۃ النساء آیت ۱۶۴)

اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے اور اُن رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! ہاں انہوں نے عرض کی یہ بھی انہیں رسولوں میں سے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور اپنا قصہ ذکر کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں واقعہ کا اجمالی بیان ہے

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱: ص ۳۱۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱: ص ۵۵۵)

حضرت حزقیل علیہ السلام کا معجزہ :

ملک عراق کے علاقہ واسط میں ایک بستی تھی' دَاوَرْدَان (بعض روایت کے مطابق ذَاوَرْدَان) وہاں ایک مرتبہ طاعون پڑا۔ مالدار اور صاحب ثروت جو نقل مکانی کر سکتے تھے' بستی چھوڑ کر جنگل میں بھاگ گئے' کمزور اور غریب بستی میں رہ گئے' رب قدیر کی شان! بھاگنے والے بچ گئے اور بستی میں رہنے والوں میں سے اکثر ہلاک ہوگئے۔ طاعون کے ختم ہونے پر مالدار صحیح وسلامت واپس اپنے گھروں کو لوٹے۔ غریب اور کمزور لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ بڑے عقل مند تھے۔ جنہوں نے بھاگ کر طاعون سے جان بچالی۔ آئندہ اگر ایسی مصیبت پڑی تو ہم بھی بستی کو چھوڑ جائیں گے۔ سُوءِ اتفاق، اگلے برس پھر طاعون نے حملہ کیا۔ تمام شہر والے بھاگ کر پہاڑی وادی میں جا رہے۔ حکم الٰہی سے فرشتہ کی چیخ سے آناً فاناً سب ہلاک ہوگئے۔ آٹھ روز تک اُن کی لاشیں بے گور وکفن پڑی رہیں یہاں تک کہ پھول پھٹ کر اُن کی بد بُو ہر سمت پھیلی۔ قرب وجوار کے لوگ پریشان ہو کر ادھر آئے اور چاہا کہ اِن کو دفن کر دیں۔ مگر ہزاروں آدمیوں کا دفن کرنا ممکن نہ تھا۔ انہوں نے مردوں کے اردگرد ایک دیوار بنادی تاکہ کوئی درندہ وہاں نہ پہنچے اور یہ لوگ خود بد بُو سے بچے رہیں۔ یہاں تک کہ لاشیں بالکل گل سڑ گئیں۔ ان کی ہڈیاں بکھر گئیں۔ اتفاق سے وہاں حضرت حزقیل علیہ السلام گذرے۔

(حضرت حزقیل بن بُوزی کا لقب ذُوالکِفل ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ ضامن بن کر ستر نبیوں کو قتل ہونے سے بچالیا تھا۔ اس لیے اُن کا یہ لقب ہوا۔ ان کی کنیت ابن عجوز ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے بڑھاپے میں انہیں پایا۔ یاد رہے عجوز بوڑھیا کو کہتے ہیں۔ حضرت حزقیل علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ یُوشع بن نُون ہیں۔ حضرت یُوشع کے خلیفہ کالِب بن یُوحَنّا ہیں اور حضرت کالِب کے خلیفہ حضرت حزقیل ہیں علیہم السلام)

حضرت حزقیل علیہ السلام نے اِن بوسیدہ ہڈیوں کو دیکھ کر تعجب کیا، اور بارگاہ رب العزت میں دعا کی کہ انہیں زندہ فرما دے۔ وحی ہوئی کہ آپ انہیں پکاریئے۔ چنانچہ آپ نے آواز دی کہ اے ہڈیو! حکم الٰہی سے جمع ہو جاؤ۔ وہ تمام جمع ہو گئیں اور قرینہ سے جسم میں لگ گئیں۔ پھر آواز دی ''اے گلے ہوئے جسمو! اللہ تعالیٰ کے حکم سے گوشت اور کھال پہن لو''۔ آواز دیتے ہی سب جسموں پر گوشت آگیا اور کھال آگئی۔ آپ نے پھر آواز دی۔ ''اے مُردو! میرے رب کے حکم سے اٹھ کھڑے ہو جاؤ'' وہ سب یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ' یہ لوگ کئی سال زندہ رہے' مگر اِن کے چہرے مُردوں جیسے رہے۔ جو کپڑا پہنتے وہ کفن کی مانند بوسیدہ ہو جاتا' ان کی اولاد بھی ہوئی مگر اولاد میں کچھ خفیف سی بُو باقی رہی اور آج تک اس کا بقیہ ان کی نسل میں باقی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج:۱ص ۲۲۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج:۱ص ۴۵۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳:ص ۲۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲:ص ۱۶۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶:ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ص: ۲۹۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج:۱ص ۵۵۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج:۱ص ۱۸۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج:۱ص ۱۱۴)

(۲) ایک دوسری روایت یوں بیان کی گئی ہے کہ حضرت حزقیل علیہ السلام نے ایک قوم کو جہاد کا حکم دیا' موت کے خوف سے انہوں نے جہاد سے منہ موڑا' اللہ تعالیٰ نے انہیں فوراً موت دی۔ ان کی آناً فاناً موت جہاد سے انکار کے باعث ہوئی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۵۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ طاعون سے فرار حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ طاعون سے فرار آنے والی مقررہ موت کو ٹال نہیں سکتا۔ موت کے مقررہ وقت کو کوئی شے نہ مؤخر کر سکتی ہے اور نہ مقدم۔ آنے والی اپنے مقررہ وقت پر آ کر رہتی ہے۔ اس لیئے اس سے فرار بے سود ہے۔ آیت مبارکہ مذکورہ بالا میں یہی حقیقت بیان ہوئی۔ اس حقیقت کو متعدد آیات مقدسہ نے بیان فرمایا۔

ارشاد ربانی ہے:

اَیۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا یُدۡرِكۡكُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَةٍ (سورۃ البقرہ آیت' ۷۸)

تم جہاں کہیں ہو تمہیں موت آئے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

رب قادر جل وعلا فرماتا ہے:

قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِیۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیۡكُمۡ ...... الآیۃ (سورۃ الجمعہ آیت' ۸)

تم فرماؤ! وہ موت، جس سے تم بھاگتے ہو۔ وہ تو ضرور تمہیں ملتی ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

قُلۡ لَّنۡ یَّنۡفَعَكُمُ الۡفِرَارُ اِنۡ فَرَرۡتُمۡ مِّنَ الۡمَوۡتِ اَوِ الۡقَتۡلِ ...... الآیۃ (سورۃ الاحزاب آیت' ۱۷)

تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا۔ اگر موت سے یا قتل سے بھاگو۔

رب قدیر ارشاد فرماتا ہے:

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَلَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ...... الآیۃ (سورہ یونس آیت ۴۹)

جب اُن کا وعدہ آئے گا۔ تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔

حدیث صحیح صریح میں طاعون سے بھاگنے کی شدید وعید سنائی گئی ہے۔ اسے میدان جنگ میں دشمن سے بھاگنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سید المرسلین امام الانبیاء حضور رحمۃ للعالمین ﷺ فرماتے ہیں:

اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْهِ کَالصَّابِرِ فِی الزَّحْفِ

☆ (رواہ الامام احمد وعبد بن حمید عن جابر ونحوہ الامام احمد عن جابر وابن سعد عن عائشۃ۔ بحوالہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۰ ح ۲۸۴۴۲، ۲۸۴۴۳، ۲۸۴۴۴)

طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا میدان جنگ سے بھاگنے والا، اور طاعون میں صبر کرنے والا ایسا ہے جیسا میدان جنگ میں دشمن کے سامنے ٹھہرنے والا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۲۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۵۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۸۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۸۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۵۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۱۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۹۸)

﴿۲﴾ اگر کسی علاقہ یا شہر میں طاعون پھوٹ پڑے تو وہاں سے بھاگ کر نکل جانا حرام ہے' اسی طرح طاعون زدہ علاقہ میں جانا حرام ہے۔ دافع البلاء والوبا شفیع یوم الجزا حضور سید عالم ﷺ کے ارشادات کثیرہ اس مسئلہ میں موجود ہیں' احادیث صحیحہ مرفوعہ مشہورہ صریحہ نے اس میں کوئی احتمال باقی نہ رکھا۔

اِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْهِ وَاِذَا وَقَعَ وَاَنْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا

جب تم سنو کہ کسی علاقہ میں طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر طاعون تمہاری بستی میں آجائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

☆ (رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن اسامہ بن زید واحمد والبخاری ومسلم عن عبد الرحمٰن بن عوف وابوداؤد عن ابن عباس/ بحوالہ ...)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۰ ح ۲۸۴۲۷)
☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۲ ص ۸۵۳)

اجلّہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی معمول تھا' امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ربیع الآخر ۱۸ھ میں مدینہ طیبہ سے ملک شام کے سفر کو نکلے۔ حجاز مقدس اور شام کی سرحد کے قریب واقع مقام سَرغ میں پہنچے تو خبر ملی کہ شام میں طاعون ہے۔ صحابہ کرام میں پہلے مہاجرین عظام پھر انصار کرام پھر مشائخ قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لیئے' سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی' حضرت فاروق اعظم نے سفر ملتوی فرما دیا اور شام کے سفر سے رجوع فرمالیا' حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کا ارشاد بیان فرمایا کہ جب تم سنو کہ کسی علاقہ میں طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب طاعون تمہاری بستی میں پھوٹ پڑے تو وہاں سے نہ بھاگو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر اطمینان کا اظہار فرمایا اور حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق عمل کرنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد فرمائی' حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا یہ اللہ کی تقدیر سے بھاگنا نہیں؟ فرمایا!

نَفِرُّ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ اِلٰی قَدْرِ اللّٰهِ

ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر اللہ کی تقدیر میں پناہ لیتے ہیں۔

☆ (بخاری عن عبداللہ بن عباس' ج ۲: ص ۸۵۳)

پھر ایک مثال سے اس مسئلہ کو واضح فرمایا' اگر تیرا اونٹ ایک وادی میں چرنے چلا جائے' وادی کا ایک کنارہ سرسبز ہو اور دوسرا خشک' کیا تو اپنے اونٹ کو سرسبز کنارہ پر نہیں چراتا' حالانکہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ خشک وادی میں تیرے اونٹ کا پیٹ بھر دے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۵۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ ص ۲۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۳)

﴿۳﴾ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون، تپ دق وغیرہ کوئی بیماری متعدی نہیں' ایک کی بیماری اڑ کر دوسرے کو نہیں لگتی' بیماری کے جراثیم دوسرے پر اثر انداز نہیں ہوتے' امراض کے متعدی ہونے کا وہم محض بے اصل ہے' کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے۔ اسے دوسرے کی بیماری نہ لگی' بلکہ خود اس کی باطنی بیماری (وہم) نے صورت ظاہر پکڑی۔

حدیث قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اِنْ ظَنَّ خَیْراً فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ شَراً فَلَهٗ

میں اپنے بارے میں بندے کے گمان کے مطابق اس سے پیش آتا ہوں۔ اگر اچھا گمان کرے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک ہوگا۔ اگر بُرا گمان کرے تو برائی اسے پیش آئے گی۔

☆ (رواہ الامام احمد عن ابی ھریرۃ ونحوہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ عن واثلہ والبیہقی عن واثلہ بن الاسقع/ بحوالہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۳: ح ۵۸۳۴، ۵۸۳۵، ۵۸۵۰، ۵۸۵۸)

متواتر احادیث مبارکہ میں وضاحت ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی' کثیر صحابہ کرام: سعد بن مالک، علی المرتضی، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، ابوھریرۃ، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، سائب بن یزید اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے امراض کے متعدی نہ ہونے کی احادیث مروی ہیں۔ بلکہ کوئی حدیث امراض کے متعدی ہونے میں نص صریح نہیں۔ امراض کے متعدی ہونے کی نفی کے ثبوت میں سے چند احادیث یہ ہیں:

لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا هَامَةَ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ واحمد والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ وابوداؤد عن انس واحمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ والطحاوی عن ابن عمر واحمد ومسلم والطحاوی عن السائب بن یزید وھم وابن جریر جمیعا عن جابر واحمد والترمذی والطحاوی عن ابن مسعود واحمد وابن ماجہ والطحاوی والطبرانی وابن جریر عن ابن عباس والثلاثۃ الاخیرۃ عن ابی امامہ وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان وابن جریر عن سعد بن ابی وقاص والطحاوی عن ابی سعید الخدری والشیرازی فی الالقاب والطبرانی فی الکبیر والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ عن عمیر بن سعد الانصاری والطبرانی وابن عساکر عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی وابن جریر عن ام المؤمنین عائشۃ وایضا ھو والقاضی محمد بن عبدالباقی الانصاری عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم/ بحوالہ..........)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' جلد ۱، کتاب الطب)
☆ (الحق المجتلی فی حکم المبتلی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) ص ۲۵۳)

کوئی بیماری متعدی نہیں۔ کوئی بیماری اڑ کر دوسرے کو نہیں لگتی اور اونٹ کی خارش دوسرے اونٹ کو لگتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۵۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ ص ۲۹۹)

حدیث صحیح صریح مرفوع میں ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! کہ بیماری اڑ کر دوسرے کو نہیں لگتی' ایک بادیہ نشین نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ وہ صحرا میں ہوتے ہیں۔ جیسے ہرن (یعنی صاف شفاف بدن)' ایک خارش والا اونٹ آ کر ان میں داخل ہوتا ہے۔ جس سے باقیوں کو خارش ہو جاتی ہے۔
حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔

☆ (رواہ الشیخان وابوداؤد والطحاوی عن ابی ھریرۃ/ بحوالہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان)

ایک روایت میں یوں ہے۔ ذٰلِكُمُ الْقَدَرُ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ یہ تقدیری باتیں ہیں پہلے کو کس نے خارش زدہ کیا

☆ (رواہ احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عمر/ بحوالہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان)

اگر بیماری متعدی مانی جائیں تو دو امر لازم آئیں گے۔

اوّل ...... بیمار کے آس پاس تمام افراد بیمار ہو جائیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

دوم ...... جس فرد سے بیماری پھیلی، اس کو کس نے بیمار کیا۔

جب ایک فرد میں بیماری لگ سکتی ہے تو باقیوں میں از خود بھی لگ سکتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۰)

﴿۴﴾ فال نکالنا، ستاروں کی تاثیر ماننا بھی تقدیر سے فرار ہے۔ تقدیر الٰہی سے فرار حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۰)

﴿۵﴾ رزق اور عمر مقرر ہیں۔ کسی تدبیر سے ان میں کمی بیشی ممکن نہیں۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۸)

﴿۶﴾ طاعون والی بستی سے بغیر نیت فرار کسی غرض صحیح کے نکلنا جائز ہے۔ اسی طرح طاعون والی بستی میں اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنے کی نیت کے بغیر، داخل ہونا جائز ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۴)

﴿۷﴾ تدبیر سے تقدیر نہیں بدل سکتی۔ تاہم کفار اور ڈاکو شہر پر حملہ کر دیں تو کمزوروں پر اپنا بچاؤ کرنا اور حفظ ماتقدم کی تدابیر اختیار کرنا جائز ہے' اسی طرح بیماریوں سے بچاؤ کی تدابیر کرنا جائز ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۳)

﴿۸﴾ نقصان دہ امور اور مضر اشیاء سے اُن کے وقوع سے پہلے بچنا لازم ہے' خوف دلانے والی اشیاء سے ہجوم سے پہلے اجتناب لازم ہے' یہ توکل کے خلاف نہیں' اسی طرح اگر مصیبت نازل ہو جائے (العیاذ باللہ) تو اس پر صبر کرنا لازم ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۲)

﴿۹﴾ جہاد فرض ہے۔ امن کی حالت میں جہاد کی تیاری اور جنگ کی حالت میں دشمن سے مقابلہ بقدر امکان فرض ہے۔ دشمن سے مقابلہ کے وقت بھاگ جانا حرام ہے اور اس سے زندگی نہیں بڑھ جاتی۔ حامی قوت اسلام، امیر لشکر سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زندگی بھر جہاد کیا۔ قبول اسلام سے پہلے کافروں کی طرف سے لڑے۔ اُن کے جسم پر کوئی عضو خالی نہ تھا جس پر تلوار، تیر یا نیزہ کا زخم نہ تھا۔ بوقت وصال بستر پر پڑے شہادت کی تمنا فرما رہے تھے۔ اگر جنگ میں موت یقینی ہوتی تو وہ کبھی کے شہادت پا چکے ہوتے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۹)

﴿۱۰﴾ انبیاء سابقین کی شریعتوں کا حکم اگر بغیر تردید کے بیان ہو تو وہ ہماری شریعت میں بھی واجب العمل ہے۔ طاعون اور جہاد سے فرار بنی اسرائیل پر حرام تھا۔ ہماری شریعت نے اس کی تردید نہ کی۔ بلکہ اسے باقی رکھا۔ اب یہ ہماری شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔ ☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۲۸)

﴿۱۱﴾ حضور پر نور سرکار سرّ ہر کار سرکار دو جہاں عالم ما یکون وما کان شہِ لولاک تاجدارِ حرم مالکِ باغِ ارم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم، گذشتہ تمام واقعات، حالات اور کیفیات سے باخبر ہیں۔ اسی طرح قیام قیامت بلکہ جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلہ تک کے تمام آنے والے واقعات اور حالات سے باخبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو ابتدائے آفرینش سے لے کر آخری دن کے آخری واقعہ تک کا علم عطا فرما دیا ہے۔ یہ علم مصطفیٰ علم الٰہی کے مقابلہ میں سمندر کے مقابل قطرہ کی نسبت بھی نہیں رکھتا۔ علم الٰہی غیر متناہی ہے۔ اور علم مصطفیٰ متناہی ہے کہ اسے ما کان اور ما یکون کی دو حدوں نے احاطہ کیا ہوا ہے۔

آیت مبارکہ میں "اَلَمْ تَرَ" کی تفسیر میں گذشتہ کے حالات کا بیان ہے۔ قرآن مجید کی دیگر کثیر آیات میں آئندہ کے حالات سے باخبری کا بیان ہے۔ صحیح مرفوع احادیث کثیرہ میں اس کا ذکر ہے۔

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں:

قَامَ فِینَا النَّبِیُّ ﷺ مَقَاماً فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْأِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَ وَنَسِیَهُ مَنْ نَسِیَهُ (رواہ البخاری عن عمر، ج ۱: ص ۴۵۳)

حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ کھڑے ہوئے تو آپ نے ابتدائے آفرینش سے لے کر حالات بیان فرمائے۔ یہاں تک کہ جنتی اپنی جگہوں پر اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے۔ (آخر تک کے حالات بیان فرمائے) جس نے یاد رکھا اسے یاد رہ گیا اور جو بھول گیا سو وہ بھول گیا۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۷۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۸)

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

صلی اللہ علی النبی الامی بعدد علمہ تعالی والہ و صحبہ و عترتہ و علماء ملتہ و بارک وسلم

باب (۴۷)

﴿جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ﴾

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ☆ (سورہ بقرہ آیت ۲۴۴)

اور لڑو اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ اللہ سنتا جانتا ہے۔

حل لغات:

"فِي سَبِيلِ اللّٰهِ": سبیل راستہ کو کہتے ہیں۔ ایسا راستہ جس میں چلنا آسان ہو۔

"سَبِيلِ اللّٰهِ" سے مراد عبادات اور احکام شرع ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے وصول الی اللہ ممکن ہے' لہٰذا ان کی حفاظت لازمی ہے۔ یعنی عبادات اور احکام شرع کی حفاظت کے لیئے اگر جان لٹانا پڑے تو گریز نہ کرو۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ کی راہ میں قتال فرض ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۶)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۴)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۸۴)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۴)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۷)

﴿۲﴾ چونکہ عبادات کثیر ہیں اور احکام شرع کا دائرہ بھی وسیع ہے' اس لیئے ان سب پر عمل کرنا اللہ کی راہ پر چلنا ہے' لہٰذا عبادات اور احکام شرع کی حفاظت کرنا فرض ہے اور یہ عمل حفاظت اللہ کی راہ میں قتال کا درجہ رکھتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۹)

﴿۳﴾ عبادات اور احکام شرع چونکہ کئی نوع پر ہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب ان سب کو اپنے درجہ میں رکھنا لازم ہے۔ فرض کو فرض، واجب کو واجب، سنت کو سنت اور مستحب کو مستحب جاننا اور اسی درجہ میں اس کی حفاظت لازم ہے۔ مثلاً

نماز پنجگانہ کے لیئے آذان اور اقامت سنت ہے۔اگر کوئی اس سنت کی ادائیگی میں حائل ہوگا تو اس سے بقدر امکان قتال فرض ہے۔قربانی صاحب استطاعت پر واجب ہے اور عقیقہ مستحب ہے۔اگر کوئی فرد یا جماعت قربانی اور عقیقہ کی ادائیگی میں مانع ہو تو اس سے بقدر استطاعت جہاد فرض ہے۔قربانی میں اونٹ، گائے، بھیڑ بکری کے ذبح میں اختیار ہے۔اگر کوئی فرد یا جماعت قربانی کی کسی نوع کو ذبح کرنے میں مانع بنے تو بقدر استطاعت اس کے خلاف جہاد فرض ہے۔اور یہ سب اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۱۷۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ ص ۲۲۹)

﴿۴﴾ اعلاء کلمۃ اللہ کے لیئے جہاد اعلیٰ ترین جہاد ہے' شریعت کے تمام احکام مقدسہ کلمۃ اللہ ہیں' اس لیئے جہاد تقویت دین کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۱۷۷)

﴿۵﴾ اپنے مال، جان، عزت، آبرو، دین اور اہل و عیال کی حفاظت فرض ہے' ان کی حفاظت کرتے ہوئے اگر مارا جائے تو شہید ہے۔حدیث شریف میں ہے:

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَّ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَّ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَّ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ

☆ (رواہ الائمہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان عن سعید بن زید بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی و شرکاہ' ج ۲: ص ۳۱۰)

جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔جو اپنی جان کی حفاظت کرے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔جو اپنے دین کے احکام کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔جو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۲۲۹)

﴿۶﴾ حصول غنیمت اور اظہار شجاعت کے لیئے جہاد حرام ہے' جہاد صرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لیئے مشروع ہے۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۴)

﴿۷﴾ موت کا وقت مقرر ہے' اس سے بھاگنا بے سود ہے' وہ اپنے وقت مقررہ پر آکر رہے گی' اس لیئے جہاد سے فرار بے سود اور حرام ہے۔اسی طرح ہر وہ کام جس میں موت سے فرار ہو حرام ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۴)

☆☆☆☆☆

باب (۴۸)

قرضِ حسن

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ☆

(سورہ بقرہ آیت ۲۴۵)

ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لیئے بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا ہے۔

حل لغات:

"**یُقرِضُ**" "قرض" سے بنا ہے۔ جس کا لغوی معنی ہے: کاٹنا۔ قینچی کو "مِقراض" اور انتہائے مدت کو "اِنقراض" کہتے ہیں۔ چونکہ ادھار رقم مالک سے کچھ وقت کے لیئے الگ ہو جاتی ہے اور بسا اوقات قرض سے بہتر تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اس لیئے اسے قرض کہا جاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۰۰)

☆ (المصباح المنیر، ج ۲: ص ۱۷)

اصطلاح عرب میں ہر وہ کام جو بدلہ کی نیت سے کیا جائے قرض کہلاتا ہے۔

اصطلاح شرع میں ہر نیک کام خواہ عبادات ہوں یا معاملات یا صدقات و خیرات ہوں قرض ہے، کہ اِن پر ثواب کا ملنا قطعی اور یقینی ہے اور رب ذوالجلال مالک ارض و سما، مالک روز جزا، نے اعمال صالحہ کا اچھا بدلہ اپنے ذمہ کرم پر کر رکھا ہے۔

آیت مبارکہ...... كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (سورۃ الانعام آیت ۵۴)

تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے ......میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۳۹)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۵۱)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۳۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۷۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۴)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۸۴)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۴)

"قَرۡضًا حَسَنًا": قرض حسن سے مراد ایسا قرض ہے جو حلال مال سے دیا جائے۔ یا ریا سے پاک ہو کر اخلاص نیت سے دیا جائے یا قرض دے کر احسان جتا کر اس کا ثواب ضائع نہ کیا جائے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۸۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۴)

"فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضۡعَافًا كَثِيۡرَةً": ضِعۡفٌ (بکسر ض) کسی شے کا مثل مل کر اسے دو گنا کرنا۔ ضَعۡفٌ یا ضُعۡفٌ (فتحہ اور ضمہ ض کے ساتھ) بمعنیٰ کمزوری۔ قوت کا خلاف۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۹۹)
☆ (المصباح المنیر ج ۲: ص ۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کے اجر کو نیک اعمال سے کئی گنا زیادہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک نیکی کئی لاکھ گنا ہے۔

"وَاللّٰهُ يَقۡبِضُ وَيَبۡصُۜطُ":

قَبۡضٌ کا معنیٰ ہے: سمیٹنا، تنگ ہونا، تنگی کرنا، لینا۔ یَبۡصُطُ کا معنیٰ ہے قبض کا مقابل یعنی پھیلا دینا، وسعت دینا، عطا فرمانا۔ بَسۡطٌ اور بَصۡطٌ دونوں کا ایک ہی معنیٰ ہے۔ اس لیئے یہاں دو قراءتیں ہیں: یَبۡصُطُ، یَبۡسُطُ۔

آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی روزی تنگ کر دیتا ہے یا کسی کی روزی تنگ کر دیتا ہے یا کسی سے لیتا ہے اور کبھی روزی فراخ کر دیتا ہے یا کسی کی روزی فراخ کر دیتا ہے یا کسی کو فراخی عطا فرماتا ہے۔

وہ فقراء کے لیئے اغنیاء سے لیتا ہے اور فقراء کو دیتا ہے۔ اغنیاء کا صدقہ و خیرات کرنا در حقیقت اللہ کو قرض دینا ہے۔

شانِ نزول:

(۱) حضرت ابو الدحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ طیبہ میں دو باغ تھے۔ ایک عالیہ میں دوسرا سافلہ میں۔ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی یا حبیب اللہ! میرے پاس دو باغ ہیں اگر میں ان میں سے ایک صدقہ کر دوں تو کیا مجھے اللہ تعالیٰ ایسا باغ جنت میں دے گا جس میں میری بیوی اور بچے بھی ساتھ ہوں؟ حضور نے فرمایا! ہاں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ضمانت دیجیئے۔ آپ نے ضمانت دی۔ انہوں نے بہترین باغ، جس کا نام حنیفیہ تھا، اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ اس باغ میں اس کا خاندان رہتا تھا۔ اس باغ کے دروازے پر کھڑے ہو کر بیوی کو آواز دی کہ اے ام الدحداح! یہ باغ میں نے رب کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے یہاں سے نکل چلو اب یہ باغ ہمارا نہیں، سعادت مند بیوی نے کہا: "مبارک ہو تم نے بہترین گاہک کے ہاتھ بڑے نفع والا سودا کیا ہے۔"

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس باغ میں چھ سو پھل دار درخت تھے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۷۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۵۱)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ……

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ …… الآیۃ (سورہ بقرہ آیت' ۲۶۱)

اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں، ہر بال میں سو دانے، اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

……نازل ہوئی جس میں خبر دی گئی مسلمانوں کو اپنے صدقات کا بدلہ سات سو گنا یا اس سے زیادہ ملے گا' اس پر حضور محبوب پاک ﷺ نے دعا فرمائی۔ ''اے میرے مولا! میری امت کو اور زیادہ دے''

اس پر یہ آیت نازل ہوئی: مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضاً حَسَناً۔

اس آیت میں بتایا گیا! نیکی کا اجر کئی گنا کر کے ملے گا۔

تب آپ نے دعا مانگی: ''اے میرے رب! میرا امت کو اور زیادہ دے''

اس پر یہ آیت اُتری: اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ …… الآیۃ (سورہ زمر آیت' ۱۰)

صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا' بے گنتی

نبی اکرم محبوب اعظم ﷺ کی دعا اور رضا سے امت کے نیک اعمال کا بدلہ بے گنتی دیا جائے گا۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۳۱۳)

مسائل شرعیہ:

(۱) جہاد کی تیاری اور دین اسلام کی نُصرت میں خرچ کرنا اعلیٰ درجہ کے صدقات ہیں' یہ نفقات بعض اوقات مستحب ہوتے اور بعض اوقات فرض ہو جاتے ہیں۔ حسب حالات ان کے احکام بدل جاتے ہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)' ج ۱: ص ۱۸۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ ھ)' ج ۱: ص ۱۸۵)

(۲) فقیر، مسکین، یتیم، بیوہ، بھوکے، پیاسے وغیرہ محتاجوں پر حسب ضرورت خرچ کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے' یہ نفقات اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں' ان محتاجوں پر خرچ نہ کرنا اور بُخل سے کام لینا رب تعالیٰ کے ہاں سخت ناپسندیدہ ہے محتاجوں کو دیئے جانے والے صدقات و خیرات محتاجوں کے ہاتھوں میں پہنچنے سے پہلے رب تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں جاتے ہیں اور وہ اپنے کرم سے انہیں قبول فرما کر ان کا بدلہ عطا فرماتا ہے' اللہ تعالیٰ بندوں سے بندوں کے واسطے لیتا ہے اور بندوں کو بندوں کے واسطے عطا کرتا ہے۔

حدیث قدسی شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَارَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّہٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَارَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ'' فَلَمْ تُطْعِمْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَاابْنَ اٰدَمَ اِسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَارَبِّ الْعَالَمِیْنَ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اِسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ اَمَا اَنَّکَ لَوْ اَسْقَیْتَہٗ وَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ

(رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ 'ج ۲: ص ۳۱۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز بندے سے فرمائے گا' اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی' بندہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے۔ (بیمار ہونے سے مبرا ہے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے نہ جانا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی' اگر تو اس کی عیادت کرتا تو اس کے پاس مجھے پاتا' (پھر فرمائے گا) اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ بندہ عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلاتا' حالانکہ تو رب العالمین ہے (کھانے سے مبرا ہے) رب فرمائے گا' فلاں میرے بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے اسے نہ کھلایا' اگر تو اسے کھلاتا تو اس کے پاس مجھے پاتا' (پھر ارشاد فرمائے گا) اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہ پلایا' بندہ عرض کرے گا' اے پروردگار! میں تجھے کیسے پلاتا حالانکہ تو رب العالمین ہے' (پینے سے منزہ ہے) رب تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا اگر تو اسے پلاتا تو مجھے وہاں پاتا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۴۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۵)

﴿۴﴾ قرض پر زیادتی طلب کرنا سود ہے جو حرام ہے۔ البتہ قرض ادا کرنے والا اگر اپنی طرف سے احسان کے طور پر کچھ زیادہ دے تو بہتر ہے' حضور محسن کائنات نبی اکرم ﷺ جب بھی قرض لیتے تو واپسی میں قرض سے کچھ زیادہ ادا فرماتے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۴۳۰)

﴿۴﴾ قرض کو مقررہ وقت کے اندر ادا کرنا لازم ہے۔ ادائیگی میں ٹال مٹول اور حیلے حوالے سے تاخیر کرنا گناہ ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۴۰)

﴿۵﴾ صدقہ کرنے سے قرض دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے اور قرض کی میعاد تک اگر مقروض قرض ادا نہ کر سکے تو مزید سہولت تک مہلت دینا کارِ ثواب ہے۔ مہلت دینے سے ہر روز قرض کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

مَامِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِماً قَرْضاً مَرَّ تَيْنِ اِلَّا كَانَ كَصَدَ قَتِهَا مَرَّةً

☆ (رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود ' ص ۱۷۷)

جو مسلمان کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دے اس کا ثواب اتنا ہے جتنا ایک مرتبہ (اتنے مال کا) صدقہ کرنے کا ہوتا ہے'

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۴۰)

﴿۶﴾ ہر وہ شے جس کی مثل موجود ہے اس جنس سے قرض دینا جائز ہے۔ مثلاً غلہ کی تمام اجناس، روپیہ، پیسہ، پھل، کپڑا، مٹی، ریت، اینٹ، وغیرہ۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۳۰۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۰)

﴿۷﴾ قرض خواہ، مقروض سے کوئی ہدیہ قبول نہ کرے۔ ہاں اگر قرض لینے سے پہلے ان میں ہدیہ کا تبادلہ ہوتا تھا تو اب قبول کرنا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضاً فَاَهْدِیٰ لَهٗ اَوْ حَمَلَهٗ عَلَى الدَّابَةِ فَلَا يَرْ كَبْهَا وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ

☆ (رواہ ابن ماجہ عن یحییٰ بن ابی اسحاق عن انس ' ص ۱۷۷)

جب تم کسی کو قرضہ دو، اس کے لیئے ہدیہ دیا جائے یا اسے سواری پر سوار کیا جائے تو ہدیہ قبول نہ کرے اور نہ سواری پر سوار ہو۔ مگر جب قرض سے پہلے ان کے درمیان ہدیہ وغیرہ کے تبادلے ہوتے تھے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۴۲)

﴿۸﴾ اللہ کی راہ میں حلال کمائی سے خرچ کیا جائے حرام کمائی کا صدقہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ آیت میں ''قرض حسن'' اسی کو کہا گیا ہے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۸۰)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۴)

﴿۹﴾ قرض دے کر مقروض پر احسان نہ رکھے اور نہ اسے ایذا دے کہ اس سے قرض دینے کا اجر ضائع ہو جاتا ہے۔ اس قرض کو قرض حسن کہا گیا ہے۔ قرض دینے میں ریا سے بچے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۸۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۵۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۴)

﴿۱۰﴾ محبوب رب العالمین حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی رضا سے اللہ تعالیٰ کرم فرماتے ہوئے اپنے احکام میں تبدیلی فرماتا ہے تا کہ امت مرحومہ کو نفع زیادہ ملے۔ آپ کی دعا سے قرض کا اجر بے شمار گنا بڑھا دیا گیا۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج:۱ص:۳۰۰)

﴿۱۱﴾ قرض اور صدقہ کا ثواب حُسن نیت اور اخلاص کی پختگی سے بڑھتا ہے' اخلاص میں جس قدر قوت ہوگی' صدقہ اور قرض کا ثواب اسی قدر بڑھ جائے گا۔ ہزاروں سے لاکھوں، لاکھوں سے کروڑوں اور کروڑوں سے بے انتہا، بے حساب اجر حسنِ نیت اور اخلاص میں پختگی کی مقدار بڑھتا ہے۔ چونکہ امت میں بلکہ نسل انسانی میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اِخلاص بے مثال تھا۔ اس لیئے ان کے صدقات کا اجر بھی سب سے زیادہ ہے۔

اسی سلسلہ میں حضور رحمت عالم ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا:

لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُهُمْ اُحُدًا ذَهَباً مَّابَلَغَ مُدَّ اَحَدِكُمْ وَلَانَصِيْفَهٗ

☆ (رواہ الامام احمد عن یوسف بن عبداللہ بن سلام فی مسندہ ' ج:۶ص:۶)

(بعد میں آنے والے) اگر اُحد پہاڑ برابر سونا صدقہ کریں تو تمہارے مُد یا نصف مُد خرچ کرنے کے ثواب کے برابر نہیں ہوگا۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج:۱ص:۱۱۴)

﴿۱۲﴾ ہر تنگی کے بعد فراخی ہونا لازمی ہے اس کا عکس ممکن ہے لازمی نہیں۔ آیت مبارکہ میں کلمات کی ترتیب یہی واضح کرتی ہے۔ قبض کے بعد بسط کا ذکر ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے: اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ☆ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (سورہ الم نشرح آیات: ۵،۶)

بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے' بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

بلکہ علماء کرام نے فرمایا کہ ایک تنگی کے بعد دہری سہولت میسر آتی ہے۔ تنگی اور دشواری پر صبر لازمی ہے۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج:۱ص:۱۱۴)

☆☆☆☆☆

باب (۴۹):

انفاق فی سبیل اللہ اور عشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡآ اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبۡتُمۡ وَمِمَّآ اَخۡرَجۡنَا لَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الۡخَبِیۡثَ مِنۡہُ تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِیۡہِ اِلَّآ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِیۡہِ وَاعۡلَمُوۡآ اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۷)

اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے، اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔

حل لغات:

"اَنۡفِقُوۡا": اِنۡفَاق سے مراد خرچ کرنا ہے یہ امر وجوب کے لیئے ہے اور ممکن ہے کہ یہ امر استحباب کے لیئے ہو یعنی زکوٰۃ، صدقات واجبہ، فطر اور نفلی صدقات اللہ تعالیٰ کی راہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیئے ادا کرتے رہو۔

"مِنۡ طَیِّبٰتِ": طیبات طَیِّبَۃٌ کی جمع ہے۔ طیبہ کے دو معنی ہیں' کھرا اور حلال' حواس اور نفس جس شے کو لذیذ جانیں وہ طیب ہے۔

اصطلاح شرع میں طیب کھانا وہ ہے جس کا لینا من حیث الجواز، من حیث القدر اور من حیث المکان جائز ہو' ایسا کھانا طیب ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے: کُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ......الآیۃ (سورۃ المومنون آیت : ۵۱)

پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ......الآیۃ (سورۃ الاعراف آیت : ۳۲)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیئے نکالی اور پاک رزق۔

وہ انسان جو جہالت، فسق اور بُرے اعمال کی نجاست سے پاک ہو اور علم، ایمان اور محاسن اعمال سے مزین ہو، طیب کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اسی معنی میں ہے: اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ ...... الآیۃ (سورۃ النحل آیت : ۳۲)

وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں۔

خوشبو بے مثال، وباؤں سے پاکیزگی اور ایمان کو لذت و سرور حاصل ہونے کے باعث مدینہ منورہ کو ''طیبہ'' کہا جاتا ہے' یہ مقام شفا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۰۸، ۳۰۹)

اس آیت میں ''طیّبات'' سے ستھری اور حلال اشیاء مراد ہیں۔ طیّبات جمع ارشاد فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنی ہر دل پسند شے میں صدقہ کرو۔ مال، مویشی، اسباب، لباس، خوراک وغیرہ ہر شے میں سے صدقات دو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۶۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ص ۵۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۳۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۰۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۶۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۱)

''**مَاكَسَبْتُمْ**'': ہر وہ کام جو اپنے یا غیر کے نفع کے لیئے کیا جائے کَسَبْ کہلاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۴۳۰)

کسب میں تجارتی مال، سونا، چاندی، جانور، صناعت وغیرہ شامل ہیں۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے مسلمانو! اپنی کمائی میں سے کھرے حلال اور دل پسند مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

اللہ تعالیٰ حلال مال اور حلال کمائی سے کیئے ہوئے صدقات و خیرات قبول فرماتا ہے۔ لہٰذا حرام کمائی اور اس سے خرچ اللہ کے ہاں سخت ناپسند ہیں۔ وہ انہیں قبول نہیں فرماتا۔

''**وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ**'': اس سے مراد ہر زمینی پیداوار ہے۔ یعنی غلہ، پھل، سبزیاں، معدنیات، دفینے وغیرہ سب زمین سے نکلتے ہیں ان سب میں سے اللہ تعالیٰ کا مقرر حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۶۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۲۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۳۹)

''**وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ**'': تَيَمَّمُوْا. اَمّ سے بنا ہے جس کا معنی ہے: قصد کرنا، چاہنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۴)

عذر کی حالت میں پانی چھوڑ کر مٹی سے طہارت حاصل کرنے کے قصد کو تیمم کہا جاتا ہے۔

"**اَلْخَبِيْث**": طیب کا مقابل ہے، بمعنی ناپسندیدہ، ہر خسیس شے خبیث ہے، محسوس ہو یا معقول، اسی وجہ سے باطل عقائد، جھوٹی بات، حرام اشیاء اور فعل قبیح خبیث کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں ان سب معنوں میں خبیث استعمال ہوا ہے، ارشاد ربانی ہے: وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ...... الآية اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے (سورہ اعراف آیت ۱۵۷)

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ...... الآية (سورة الانبياء آيت : ۷۴)

اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ الآية (سورہ آل عمران آیت ۱۷۹)

اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۴۱)

مذکورہ بالا اور ان جیسی متعدد آیات میں افعال قبیحہ، نفوس خبیثہ، کفر وغیرہ کو خبیث کہا گیا ہے۔

آیت مبارکہ میں طیب سے مراد اگر حلال ہو تو خبیث سے مراد حرام ہوگا اور طیب سے مراد کھرا ستھرا ہو تو خبیث سے مراد گندا اور ردی مال ہے۔ اور طیب سے خوش دلی سے دیا ہوا مال مراد ہو تو خبیث سے بددلی سے دیا ہوا مال مراد ہوگا۔

آیت کا معنی ہے: حرام، گندی، ردّی مال کی خیرات کا ارادہ نہ کرو۔ اور بددلی سے خیرات نہ دو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۶۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳: ص ۳۹)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۱)

"**وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ**": غَمْضٌ کا معنی ہے اونگھ، سستی، غفلت، کاہلی اور چشم پوشی۔

نشیبی زمین کو "اَرْضٌ غَامِضٌ" اور چھپی کلام کو "کَلَامٌ غَامِضٌ" کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۶۵، ۳۶۶)

یہاں بمعنی درگزر اور چشم پوشی ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر تم کو ردی مال یا حرام مال قرض کے بدلہ میں دیا جائے تو تمہیں اس کا لینا گوارا نہیں اگر اسے لو گے تو بادل نخواستہ، ناگواری اور آنکھ بند کر کے لو گے۔

اے مسلمانو! جب تم ردی اور حرام مال لینا پسند نہیں کرتے تو خیرات وصدقات میں ردی مال نہ دو کہ اللہ تعالیٰ بھی یہ مال قبول نہیں فرماتا۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۱۰)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۳۹)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۷: ص ۶۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۱)

شانِ نزول:

(۱) بعض انصاری حضرات نے ردی کھجوروں کے خوشے مسجد نبوی میں ٹانک دیئے تاکہ اہل صفہ کھالیں' ایک مرتبہ حضور سید الانبیاء ﷺ نے اُن کو جھاڑ کر فرمایا کہ ان ردی کھجوروں کا صدقہ کرنے والا ناقص ثواب چاہتا ہے' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۳۴۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۳۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۶۹)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)' ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ ھ)' ج ۱: ص ۳۲۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۳۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)' ج ۱: ص ۲۱۰)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ ھ)' ج ۱: ص ۲۱۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۷)

(۲) بعض لوگ اپنی کھجور کی پیداوار کے دو حصے کر دیتے، ردی کھجوریں ایک طرف اور عمدہ کھجوریں دوسری طرف' جب کوئی صدقہ وصول کرنے والا اُن کے پاس آتا تو رڈی کھجوروں میں سے دیتے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ اتری۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۳۴۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۳۹)

(۳) ایک بار نبی اکرم ﷺ نے صدقہ و خیرات کا حکم دیا' بعض لوگ ردی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۳۴۱)

ممکن ہے تمام واقعات ہوئے ہوں اور آیت مقدسہ اِن کے بارے میں نازل ہوئی ہو۔ یہ بعید نہیں۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جائز کسب سے روزی تلاش کرنا مباح ہے۔ کسی جائز کسب کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے' شدید حاجت کے وقت کسب کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)' ج ۱: ص ۲۰۸)

﴿۲﴾ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیئے سوال کرنے سے کسب کرنا بہتر ہے' اگرچہ وہ نہایت ہی معمولی ہو' اسلام نے ہاتھ سے کمائی کرنے کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَاَنْ یَّاْ خُذَ اَحَدُ کُمْ حَبْلَهٗ ثُمَّ یَغْدُوْ اِلَی الْجَبَلِ فَیَحْتَطِبَ فَیَبِیْعَ فَیَاْ کُلَ وَیَتَصَدَّقَ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ

☆ (رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ / بحوالہ)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۲ ص ۲۰۵)

تم میں سے کوئی رسی لے کر جنگل چلا جائے۔ لکڑیاں کاٹ کر بیچے اور اس اُجرت سے خود کھائے اور صدقہ کرے یہ اُس کے لیئے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے اپنی ضرورت کے لیئے مانگتا پھرے۔ وہ اسے خیرات دیں یا نہ دیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۵۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۰۹)

﴿۳﴾ ستھرے، کھرے اور حلال مال سے صدقہ وخیرات کرے۔ ردی اور حرام مال سے کیا ہوا صدقہ وخیرات اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ نیز صدقات خوش دلی سے کیئے جائیں۔ ورنہ ان پر ثواب نہ ملے گا۔ آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ واضح طور پر بیان ہوا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۵۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳: ص ۳۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷: ص ۶۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۲۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۲۰۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲: ص ۵۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۳۲۰)

﴿۴﴾ ہر قسم کے مال تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے، بشرطیکہ اس میں نمُوّ (بڑھوتری) ممکن ہو اور وہ نصاب کو پہنچ جائیں، مال منقولہ ہو یا غیر منقولہ۔ خواہ سامان ہو یا جانور، غلہ ہو یا کوئی سا تجارتی سامان۔ ہر قسم کے مال مکسوبہ سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳: ص ۳۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷: ص ۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۲۰۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۲۰۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۵۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲۔ ص ۵۹)

﴿۵﴾ سامان تجارت میں ہر جنس کا نصاب الگ مقرر ہے۔ اسی طرح تجارت کی غرض سے رکھے ہوئے مویشی کا نصاب الگ ہے۔ بلکہ ہر نوع کے مویشی کا نصاب الگ ہے۔ سونا کا نصاب ساڑھے سات تولہ اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲: ص ۵۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۶)

﴿۶﴾ اگر کسی کے پاس مختلف قسم کا سامان ہو۔ تو اس نصاب کے مطابق زکوٰۃ دی جائے جس میں فقراء کا نفع زیادہ ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۶۷)

﴿۷﴾ زمین کی ہر قسم کی پیداوار، جس کے لیئے زمین محفوظ کرلی جاتی ہے، پر عشر واجب ہے۔ ہر قسم کا غلہ مثلاً گندم، جو، جوار، باجرہ، دھان وغیرہ اور ہر قسم کے میوے بادام، آم، اخروٹ، السی، کسم وغیرہ اور ہر قسم کی سبزی ترکاری خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی، سردا، گرما، گنا، کپاس وغیرہ' ان سب پر عشر واجب ہے' یہ تمام اشیاء وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ کے عموم میں شامل ہیں۔ اسی طرح معدنیات اور دفینے بھی زمین سے نکلتے ہیں ان میں خمس واجب ہے۔

صحیح مرفوع حدیث میں ہے کہ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

فِیمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْاَنْھَارُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثْرِیاً ، اَلْعُشْرُ وَفِیمَا سُقِیَ بِالسَّوَانِی اَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

☆ (رواہ البخاری ۱:۲۰۱، الامام احمد والترمزی والنسائی وابن ماجہ وابوداؤد عن ابن عمر بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۴: ح ۱۰۹۵۴)

جس پیداوار کو بارش، دریا یا چشمے کا پانی سیراب کرے اس میں دسواں حصہ صدقہ ہے۔ اور جسے کنوئیں وغیرہ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ صدقہ ہے۔

نیز حدیث صحیح مرفوع میں ہے کہ سید دو عالم نور مجسم حضور احمد مختار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قال فِیْ کُلِّ شَیءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الْعُشْرُ اَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ...... زمین کی ہر پیداوار میں عشر یا نصف عشر ہے۔

☆ (رواہ امام الائمہ کاشف الغمہ الامام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت عن ابان بن ابی عیاش عن انس بن مالک بحوالہ . .)

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۴)

معدنیات اور دفینہ کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ معدنیات اور دفینہ میں پانچواں حصہ صدقہ ہے۔

☆ (رواہ ابوحنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن رسول اللہ ﷺ ....)

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۲)

☆ (رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر عن ثعلبہ والطبرانی فی الاوسط عن جابر وابن مسعود بحوالہ . .)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۴: ح ۱۰۹۶۴)

یہ صریح احادیث اپنے اطلاق اور عمومیت کے باعث زمین کی ہر پیداوار، غلہ، پھل، سبزی، چارہ، درخت، معدنیات اور دفینہ کو شامل ہے۔ ان سب میں صدقہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۵)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۲۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۶۱)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۶۵)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۰۹)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۰)

﴿۸﴾ زمین کی وہ پیداوار جس کو بارش، دریا اور چشمے وغیرہ سے سیراب کیا گیا ہو اس میں دسواں حصہ صدقہ ہے اور جس پیداوار کو کنوئیں، نل، دستی نلکے، ٹیوب ویل، نہر، پانی بھر کر مشکیزہ وغیرہ یا جانور پر لاد کر سیراب کیا جائے اس میں دسواں حصہ صدقہ ہے۔ یعنی جس فصل کو سیراب کرنے میں مشقت یا اُجرت ہو اُس میں نصف عشر واجب ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۵۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۲۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳: ص ۳۹)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۱)

﴿۹﴾ زمین کی پیداوار میں نصاب نہیں۔ پیداوار قلیل ہو یا کثیر، اس میں عشر یا نصف عشر واجب ہے' آیت مبارکہ بالا اور احادیث طیبہ محولہ بالا کا اطلاق اسی کا متقاضی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۵۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۲۱)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۳۵)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۲۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۷: ص ۶۵)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۲۱۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۳۲۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۲۶)

﴿۱۰﴾ زمین کی وہ پیداوار، جس کے لیئے زمین محفوظ نہ کی گئی ہو اس پر عشر نہیں' مثلاً گھاس، لکڑی، ایندھن' ہاں ان اشیاء کے لیئے زمین محفوظ کی گئی تو اب اِن پر عشر واجب ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۶۱)

﴿۱۱﴾ عشر وصول کرنے والے کے لیئے لازم ہے کہ پیداوار میں سے اوسط قسم کی پیداوار سے عشر وصول کرے۔ اعلیٰ اور ادنیٰ قسم سے عشر وصول نہ کرے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۴۵۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۳۲۶)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۷)

﴿۱۲﴾ عشر کا ادا کرنا کاشتکار کے ذمہ ہے' نہ کہ مالک کے ذمہ' نیز عشر تمام پیداوار سے ادا کیا جائے' عشر ادا کرنے سے پہلے کاشت کے اخراجات ادا کرنے کی اجازت نہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳ ص ۴۰)

﴿۱۳﴾ جس طرح حرام مال کھانا حرام ہے۔ اسی طرح حرام کمائی سے ثواب کی نیت سے صدقہ وخیرات کرنا حرام ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۳۹)

﴿۱۴﴾ صدقات وخیرات اور اسی طرح تمام عبادات کی قبولیت کے لیئے ایمان شرط ہے۔ کسی کافر کی کوئی عبادت، صدقہ و خیرات قبول نہیں کی جاتی۔ رب کریم جل وعلا نے عبادات اور صدقات وخیرات کا حکم ایمان والوں کو دیا۔

آیت مبارکہ کا ابتدائی جز اس پر دلالت کرتا ہے۔

کفر سے احتراز کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ ......الآیة (سورۃ الحجرات آیت :۲)

کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

باب (۵۰)

صدقات کی ادائیگی کا طریقہ

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنۡكُمۡ مِّنۡ سَيِّاٰتِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ☆

اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو تو تمہارے لیئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (سورہ بقرہ آیت: ۲۷۱)

حل لغات:

"**تُبۡدُوۡا**" : بَـدَءٌ سے بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں: ظاہر ہونا۔ یہاں اِبۡـدَاءٌ میں وہ اظہار مراد ہے جو طلب شہرت اور ریاکاری سے پاک ہو۔

"**الصَّدَقٰت**" : صَدَقَ کے معنوں میں صحت اور کمال ملحوظ ہوتا ہے۔ اسی سے صادق، صدیق اور صدقہ بنا ہے۔ حصولِ ثواب اور قربِ خداوندی کی خاطر انسان اپنے مال سے جو حصہ نکالتا ہے۔ صدقہ کہلاتا ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷: ص ۷۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۲۱۲)

اس آیت میں صدقات سے نفلی خیرات یا واجب صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) یا دونوں مراد ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث کریمہ میں صدقہ کا اطلاق نفلی خیرات اور فرض زکوٰۃ وغیرہ پر ہوا ہے۔ فرض اور واجب صدقات کا بیان ارشادات ربانیہ میں موجود ہے۔ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا ...... الآیۃ (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۶)

اے محبوب ان کے مال سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰكِيۡنِ ...... الآیۃ (سورۃ التوبہ آیت : ۵۹)

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیئے ہے جو محتاج اور نرے نادار ہوں۔

صحیح حدیث میں ہے: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهۡلِهٖ صَدَقَةٌ آدمی جو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے صدقہ (خیرات) ہے۔

☆ (رواہ البخاری والترمذی عن ابن مسعود/ بحوالہ)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ ج ۲: ص ۳۳۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نیت خیر اور اخلاص کی بنا پر ہر قسم کے صدقات اور خیرات مقبول ہیں اور ان پر ثواب عطا ہوتا ہے' خیرات خواہ قلیل ہو یا کثیر، علانیہ دی جائے یا پوشیدہ' نمود و نمائش، ریا کی خاطر دی ہوئی خیرات و صدقات قبول نہیں ہوتے' اعمال کا ثواب تو نیتوں پر منحصر ہے۔ مالک کون و مکان نبی زمین و زمان رحمت عرش و آسمان حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَانَوٰی

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیئے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ واحمد والدار قطنی وابن حبان والبیہقی عن عمر بحوالہ . .)
☆ (عمدۃ القاری از حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ' ج ۱: ص ۲۱)

﴿۲﴾ واجب اور فرض صدقات و زکوٰۃ کو علانیہ دینا اور نفلی صدقات کو چھپا کر دینا افضل ہے۔ اجماع امت اسی پر ہے۔ آیت مبارکہ نے یہ مسئلہ واضح کر دیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۳۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۳۲۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۰۱ھ)' ج ۱: ص ۲۱۲)

﴿۳﴾ فرض اور واجب عبادات کو علانیہ اور نفل عبادات کو پوشیدہ ادا کرنا افضل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرض نمازوں، نماز جمعہ، عیدین کو جماعت، آذان و اقامت کے ساتھ ادا کرنا لازمی ہے اور نفل نمازوں میں جماعت مکروہ ہے' بلکہ نفل نمازیں الگ الگ پڑھی جائیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۳۲)

﴿۴﴾ تمام فرض اور واجب صدقات فقراء کو فقر اور محتاجی کی بنا پر دیئے جاتے ہیں چونکہ مولفہ قلوب اور عاملین محتاج نہیں۔ اس لیئے واجب صدقات کا یہ مصرف نہیں۔ عاملین کو تحصیل زکوٰۃ کے باعث زکوٰۃ دی جاتی ہے نہ کہ فقر اور محتاجی کی بنا پر۔ نفلی صدقات و خیرات صرف تقرب الٰہی کے لیئے دیئے جاتے ہیں' ان کی بنیاد فقر نہیں۔ اس لیئے نفلی صدقات و خیرات سے اغنیاء اور فقراء سب نفع لے سکتے ہیں۔ قبرستان کی وقف، مسجد کے وقف اور وقف کا کنواں نفلی صدقات ہیں۔ اس لیئے غنی و فقیر سب استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ایصال ثواب، فاتحہ، قُل، چہلم، عرس، گیارہویں شریف اور میلاد

شریف کا تبرک اغنیاء بھی کھا سکتے ہیں۔ آیت مبارکہ "وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ" کی نص صریح کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۶۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۴۴)

﴿۵﴾ صدقہ کا اطلاق نفل اور فرض نفقات پر ہوتا ہے۔ زکوٰۃ صرف فرض نفقہ پر بولی جاتی ہے۔ آیت میں اَلصَّدَقٰت سے یہی مراد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۷۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۲)

﴿۶﴾ زکوٰۃ وصول کرنے والے کو زکوٰۃ علانیہ دے تاکہ زکوٰۃ نہ دینے کی تہمت سے بچ جائے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۶۰)

﴿۷﴾ اگر کوئی آدمی نیکی کرے یا نفلی صدقہ کرے تو افضل ہے کہ اسے پوشیدہ رکھے۔ ہاں جس پر نیکی ہوئی یا اسے صدقہ ملا وہ اس کا اظہار کرے اسی میں اس کا اعزاز ہے۔ اپنی نیکی چھپاؤ کسی کی نیکی ظاہر کرو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۳۴)

﴿۸﴾ نفلی صدقات کا اخفا رب تعالیٰ کو محبوب ہے۔

محبوب رب العالمین، شافع روز جزا، شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ روزِ محشر جس روز کوئی سایہ نہ ہوگا۔ سات قسم کے آدمی رب تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے۔

(ترجمہ): انصاف کرنے والا حاکم۔ وہ جوان، جس کی اٹھان اللہ کی عبادت میں ہوئی۔ وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد بھی واپس آنے تک مسجد میں لٹکا رہے۔ وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے باہم محبت کرتے ہیں۔ باہم اکٹھے ہوتے ہیں تب بھی بوجہ اللہ اور الگ ہوتے ہیں تب بھی بوجہ اللہ۔ وہ آدمی، جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور روتا ہے۔ وہ شخص جس کو کوئی بڑے حسب والی خوبصورت عورت اپنی طرف گناہ کے لیئے بلاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں کچھ دیتا ہے اور اتنا چھپا کر دیتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

☆ (رواہ الائمۃ البخاری ومسلم واحمد والنسائی عن ابی ہریرۃ ومسلم عن ابی ہریرہ وابی سعید معاً ع مالک والترمذی عن ابی ہریرۃ وابی سعید/ بحوالہ)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ ج ۲ ص ۵۰)

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ پوشیدہ صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

☆ (رواہ الطبرانی فی الصغیر عن عبداللہ بن جعفر العسکری فی السرائر عن ابی سعید)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۶۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۲۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۴۴)

﴿۹﴾ صدقات صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' اس لیئے گناہوں کی مغفرت کے لیئے صدقات کی کثرت مفید ہے۔ آیت مبارکہ میں صدقات کو کفارہ گناہ کا سبب فرمایا گیا ہے' جب کہ توبہ سے تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۲)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۱۲)

﴿۱۰﴾ نیکی کا چھپا کر کرنے والا ضروری نہیں کہ مخلص ہو اور اعلانیہ کرنے والا ضروری نہیں کہ ریا کار ہو۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۱۹)

باب (۵۱)

صدقہ اور رضائے الٰہی

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لَیۡسَ عَلَیۡکَ ہُدٰىہُمۡ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَلِاَنۡفُسِکُمۡ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ اللّٰہِ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ یُّوَفَّ اِلَیۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ☆

(سورۃ البقرہ آیت' ۲۷۲)

انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں۔ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیئے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے۔

حل لغات:

"**لَیۡسَ عَلَیۡکَ ہُدٰىہُمۡ**": اس آیت میں ہدایت سے مراد توفیق خیر، خَلق ہدایت اور اسلام پر مجبور کرنا ہے' نہ کہ راہ حق دکھانا، دعوت حق دینا اور حق کا بیان کرنا۔

معنی یہ ہے کہ اے محبوب! آپ کے ذمہ خَلق ہدایت نہیں۔ آپ تو بشیر اور نذیر ہیں۔ آپ ان پر جبر نہیں فرماتے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱، ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)

"**وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ**": انفاق سے مراد صدقہ وخیرات ہے. خَیۡر مال کو کہتے ہیں' یا حلال مال۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جو تم صدقہ وخیرات کرتے ہو وہ درحقیقت تمہارے ہی لیئے ہوگا' اس لیئے فقیر پر نہ احسان دھرو، نہ اسے ایذا دو، نہ ریاکاری کر کے اس ضائع کرو۔ نہ خبیث مال دو کہ اس کا اجر تمہیں نہ ملے گا۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۹)

"یُوَفَّ اِلَیْکُمْ": وفا کا معنی ہے 'پورا کرنا' باب تفعیل میں زیادتی کے معنے پیدا ہوئے۔
آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو صدقہ و خیرات تم کرتے ہو اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا' اس میں کمی ہرگز نہ ہوگی بلکہ ہم اپنے کرم سے اسے بے شمار بڑھا کر تمہیں دیں گے۔

شانِ نزول:

اس آیت کے سان نزول میں چند روایات بیان کی گئی ہیں۔ ان میں تضاد نہیں۔ ممکن ہے تمام واقعات کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہو۔

(۱) انصار مدینہ کے بعض قرابت دار یہودی تھے' اسلام لانے کے بعد انصار نے اپنے یہودی قرابت داروں کو صدقات دینے کے بارے میں حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ اور دادی حضرت اسماء کے پاس اپنی حاجت لے کر آئی چونکہ یہ دونوں مشرکہ تھیں اس لیئے آپ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اجازت کے بغیر تمہیں کچھ نہ دوں گی۔ آپ بارگاہ نبوی میں دریافت کے لیئے حاضر ہوئیں تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳) مدینہ طیبہ کے مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ کی اجازت سے اپنے یہودی قرابت داروں پر صدقات کرنے بند کر دیئے تاکہ یہ کفار مسلمان ہو جائیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۳۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۳۲۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سونا چاندی اور نقدی کی زکوٰۃ نیز جانوروں کی زکوٰۃ کافر کو ہرگز نہیں دی جاسکتی۔ اگر دی گئی تو ادا نہ ہوگی۔ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ البتہ نفلی صدقات بوقت حاجت ذمی کافر کو دیئے جاسکتے ہیں۔ حربی کافر کو نفلی صدقات دینا بھی جائز نہیں۔ اس پر اجماع امت ہے۔

حدیث صحیح مرفوع مشہور میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا قاضی مقرر کر کے روانہ فرمایا۔ انہیں کچھ ہدایات فرمائیں ان میں سے ایک یہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَاءِ هِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآءِ هِمْ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابن عباس بحوالہ ...)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۶: ح ۱۵۷۷۳)

ان کے مالداروں سے زکوٰۃ لی جائے گی اور انہی کے فقراء میں تقسیم کردی جائے گی۔ زکوٰۃ کا وجوب اہل اسلام پر ہے اور وہی اس کے مصرف ہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۷، ۲۳۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۶۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۳۳۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲: ص ۷۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۳۲۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳: ص ۴۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۲۱۳)

﴿۲﴾ مرتکب معاصی کو زکوٰۃ وصدقات دیئے جاسکتے ہیں، زکوٰۃ کے مصرف کے لیئے ایمان شرط ہے، تقویٰ شرط نہیں۔

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَ فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا عَلٰى يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ عَلٰى سَارِقٍ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا زَانِيَةٌ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ

☆ (رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ ج ۱: ص ۳۲۹)
☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۱: ص ۱۹۱)

ایک آدمی نے کہا کہ آج رات میں ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا، وہ صدقہ زانی عورت کے ہاتھ لگا۔ صبح لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس آدمی نے کہا اے اللہ! زانیہ کو صدقہ دینے پر تیری حمد ہے۔ (اس آدمی نے پھر کہا) میں آج رات ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا۔ صدقہ غنی کے ہاتھ لگا۔ صبح لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ غنی کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس نے کہا۔ اے اللہ! غنی کو صدقہ دینے پر تیری حمد ہے۔ (پھر

اس نے کہا) آج رات میں ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا، صدقہ چور کے ہاتھ لگا۔ صبح لوگوں نے باتیں کیں کہ چور کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس نے زانیہ، غنی اور چور کو صدقہ دینے پر اللہ کی تعریف کی۔ اس آدمی کو بتایا گیا تیرا صدقہ قبول کرلیا گیا ہے۔ زانیہ اس صدقہ دینے کے باعث زنا سے توبہ کرلے گی۔ غنی اللہ کے مال سے خرچ کرے گا۔ اور چور چوری سے محفوظ ہو جائے گا۔

جب ذمی کافر کو صدقہ دیا جاسکتا ہے تو مسلمان گناہگار کو صدقہ کیوں نہیں دیا جاسکتا؟

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۱ ص ۲۳۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۳۳۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۳۲۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۴۲۱)

﴿۳﴾ مقبول صدقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے کیا جائے' طلب رضائے خداوندی کے بغیر کیا ہوا صدقہ قبول نہیں ہوتا' بلکہ اس کا ثواب برباد ہو جاتا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۳۳۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۳۲۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۹)

﴿۴﴾ جو صدقہ اللہ کی رضا کی خاطر کیا جائے اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ہے' وہ صدقہ خواہ قلیل ہو یا کثیر، قرابت داروں پر کیا جائے یا اجنبی پر، مومن پر کیا جائے یا کافر پر' حتیٰ کہ ہر ذی روح پر رحم کرنا، اسے خوراک غذا، دانہ پانی دینا صدقہ ہے' حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَۃً تَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللہِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَیْھَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فَمِ اِمْرَاَتِکَ

جو تو خرچ کرے اور اس میں اللہ کی رضا مقصود ہو اس پر تجھے اجر ملے گا حتیٰ کہ اس پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے۔

☆ (رواہ البخاری عن عامر بن سعد ج ۱: ص ۱۳)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ کے ایصال ثواب کے لیئے کنواں تیار کروا کر وقف کیا اور ایک روایت میں پھل دار باغ وقف کیا۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)' ج ۱: ص ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸)

اسی طرح اگر کوئی مومن حضور غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ یا دیگر اولیاء کے ایصال ثواب کے لیئے کوئی صدقہ کرے تو وہ قبول ہوگا اور صدقہ کرنے والے کو اجر ملے گا۔

گیارہویں شریف کی حقیقت تو ایصال ثواب ہے۔ اور یہ جائز و مستحسن ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳: ص ۳۳۹)

﴿۵﴾ جو آدمی محض رضائے الٰہی کے حصول کے لیئے صدقہ کرے یا کوئی عبادت کرے اس میں اس کا مقصد جنت کا حصول یا دوزخ سے حفاظت بھی نہ ہو تو یہ اعلیٰ درجہ کا صدقہ اور عبادت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے صدقات اسی نوعیت کے ہوتے تھے۔ آیت مبارکہ نے اس کی تصریح فرمادی کہ......

وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ

اے نبی کے محبوب غلامو! تم جو صدقہ کرتے ہو وہ صرف اللہ کی رضا طلب کرنے کے لیئے کرتے ہو۔

یہ آیت صحابہ کرام کے ایمان اور تقویٰ کی اعلیٰ دلیل ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۳۹)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۹)

﴿۶﴾ صدقہ کرنے سے مال بڑھتا ہے اور بخل سے مال گھٹتا ہے' قرآن مجید اور احادیث میں صدقہ کی ترغیب اور فضائل پر کثیر نصوص موجود ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ...... اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔ (سورۃ البقرہ آیت' ۲۷۶)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۲)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)

☆☆☆☆☆

باب (۵۲)

سائل اور سوال

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ☆ (سورہ بقرہ آیت' ۲۷۳)

ان فقیروں کے لیئے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے' نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب، تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا' لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

حل لغات:

" اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ " : حَصَر اور اِحْصَار کا معنی ہے: رکنا، مانع ظاہر مثلاً دشمن اور مانع باطن مثلاً مرض کی صورت کو اِحصار کہا جاتا ہے۔ اور مانع باطن کو حصر کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۲۰)

بیماری، حاجت یا خوف کی وجہ سے مقصود سے رک جانا اِحصار ہے اور جو آدمی حج کے ارادے سے گھر سے نکلے لیکن کسی مانع حسّی یا مانع معنوی کے باعث حج سے رک جائے وہ مُحْصَر کہلاتا ہے۔

اس آیت میں احصار سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طاعت میں ایسے مشغول ہیں کہ وہ کسب معاش نہیں کر سکتے۔ مثلاً جہاد، قرآن وسنت اور علوم دینیہ (ظاہری و باطنی) کی تحصیل میں مصروف ہیں،

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۷)

"یَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ" : نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب۔

اَلۡجَاهِلُ سے مراد بے خبر ہے نہ کہ بے علم۔

اَلتَّعَفُّفُ : عِفت سے بنا ہے' جس کے معنی ہیں رکنا، چھوڑنا، صبر کرنا، مرغوب ناجائز چیز سے بچنا عفت کہلاتا ہے۔ اسی لیئے وہ عورت جس کا دامن بے غیرتی اور بے حیائی سے پاک ہے عفیفہ کہلاتی ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۳۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی رضا میں مشغول رہنے کی وجہ سے کسب سے باز رہنے والوں کو ان کے سوال سے باز رہنے اور اپنے فقر کو چھپانے کی وجہ سے ناواقف آدمی انہیں غنی سمجھ بیٹھتا ہے' حالانکہ ان کے پاس دنیوی مال نہیں ہوتا۔ وہ صرف قانع ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۶)

"تَعۡرِفُهُمۡ بِسِیۡمٰهُمۡ" : تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا۔

سِیۡما اور سِیۡمِیَآء کا معنی ہے علامت، آثار، نشان۔

اصطلاح میں کسی کی وہ خصوصی علامت، جس سے وہ شے پہچانی جائے۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ بھوک اور حاجت کی وجہ سے ضعف اور بوسیدگی ان کے چہروں سے نمایاں ہے' یا عبادت اور اخلاص کے باعث اُن کے چہروں کی ہیبت اور وقار کو ہر کوئی پہچان لیتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۸۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۴)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۴)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۷)

"لَا یَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا" : لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے۔

لَحۡفٌ کا معنی ہے ڈھانک لینا۔ ڈھانک لینے کی وجہ سے رضائی کو لحاف کہتے ہیں۔

اس سے مراد سوال میں اتنا اصرار کرنا کہ مخاطب دینے پر مجبور ہو جائے۔ گڑگڑا کر مانگنا ہے۔ یہ قناعت شعار لوگ لوگوں سے مطلقاً سوال ہی نہیں کرتے کہ سوال کے لیئے زاری کرنا پڑے۔ اس کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے سوال تو کرتے ہیں مگر اصرار و زاری نہیں کرتے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۲)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۳۰)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۹)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۹)

شانِ نزول:

ہجرت کے بعد فقراءِ مہاجرین کے پاس مدینہ منورہ میں رہنے کے لئے کوئی گھر نہ تھا' نہ دینوی ساز و سامان، نہ کاروبار، نہ رشتہ دار، نہ کنبہ وقبیلہ۔ یہ لوگ مسجد نبوی شریف میں ایک چبوترے پر رہتے تھے' جسے صُفّہ کہا جاتا ہے' اہل صفہ ہمیشہ مسجد میں حاضر رہتے' دن میں روزہ، تلاوت قرآن مجید اور رات کو شب بیداری میں مشغول رہتے' ہر جہاد میں لشکر اسلام میں شامل ہوتے تھے' حضور سید العالمین ﷺ کی خدمت اقدس میں رہ کر اسلام کے احکام اور اسرار الٰہیہ سیکھتے تھے' کھانے کو کچھ مل جاتا تو شکر کرتے ورنہ صبر وقناعت سے رہتے تھے۔ ان کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ چار، پانچ تک عموماً تعداد رہتی۔ ان میں ستر وہ تھے کہ جن کے پاس سترِ عورت کے لیئے بھی پورا لباس نہ تھا۔

ان فقراء کے بارے میں آیت مبارکہ بالا کا نزول ہوا' جس میں اغنیاء مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ ان فقراء پر اپنے صدقات خرچ کرو جو قناعت شعاری کی وجہ سے سوال تک نہیں کرتے' مگر دیکھنے والا پہلی نظر میں ان کی حالت کا اندازہ کر لیتا ہے۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ج ۱: ص ۳۵۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)' ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ ھ)' ج ۱: ص ۳۲۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۳۰)

مسائلِ شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے جو شخص دین کے حصول اور تبلیغ کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دے' اللہ کی خصوصی عنایات کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اصحاب صفہ نے اپنی زندگی عُسرت کے باوجود فی سبیل اللہ وقف کر دی۔ اللہ نے ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیئے مسلمانوں کو خصوصی حکم دیا۔ یہ ان کی رفعت شان کی وجہ سے ہے۔ جس طرح کوئی قطعہ اراضی وقف ہو کر مسجد بن جائے۔ اس قطعہ اراضی کی شان بڑھ جاتی ہے۔ کتے نے اپنے آپ کو اصحاب کہف کے ساتھ وقف کر دیا۔ رب تعالیٰ نے اس کا ذکر تعریف کے ساتھ قرآن مجید میں فرما دیا۔

یہ فائدہ " اَلَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ " سے حاصل ہوا۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)

﴿۲﴾ نفلی صدقات وخیرات کا مصرف عام فقراء ہیں۔ خواہ متقی ہوں یا گناہگار۔ مگر متقی فقیر پر خرچ کرنا بہتر ہے۔ اسی طرح غریب طالبانِ علوم دینیہ، محتاج مدرسین اور علماء پر خیرات کرنا افضل ہے۔ ان کی خدمت سے دوہرا فائدہ ہے۔ محتاج کی امداد اور دین کی ترویج واشاعت۔ آیت مبارکہ سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔

﴿۳﴾ پیشہ ور بھکاریوں کے مقابل قناعت پسند فقیروں کو صدقہ دینا بہتر ہے' آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ وضاحت سے بیان ہوا'

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۷۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۷)

﴿۴﴾ ہر وہ شخص جو محتاج ہو، اسے زکوٰۃ وصدقات دیئے جاسکتے ہیں۔ اگرچہ وہ تندرست ہو، کما لیتا ہو مگر اس کی آمدنی اس کی ضروریات کو کفایت نہ کرتی ہو، اگرچہ اس کا لباس عمدہ ہو، نہ بیمار ہو، نہ معذور۔ اس کے باوجود وہ فقیر ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۶۴۲)

﴿۵﴾ جس شخص کے پاس اپنی حاجت اصلیہ (مکان، گھر میں برتنے کا ضروری سامان، سواری، لباس، خادم) سے ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت سے کم رقم ہو وہ فقیر ہے۔ اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے' زکوٰۃ کا نصاب حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے مقرر فرمایا۔ ارشاد نبوی ہے۔

وَلَیْسَ فِیْمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ...... پانچ اوقیہ چاندی سے کم مال میں زکوٰۃ نہیں۔

☆ (رواہ الائمہ مالک والشافعی واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ والترمذی والنسائی عن ابی سعید بحوالہ......)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲: ص ۲۳۱)

اوقیہ چالیس درہم چاندی کا ہے۔

☆ (سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۲۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنہ ملتان' ج ۲: ص ۹۳)

دوسو درہم ساڑھے باون تولہ کے برابر ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۸)

﴿۶﴾ زکوٰۃ اور صدقات دینے والے پر لازم ہے کہ لوگوں کے احوال کی مراعات کو مدنظر رکھے۔ جسے زیادہ محتاج جانے یا جو قناعت شعار بڑھ کر سوال نہیں کرتا، یا جسے زکوٰۃ وصدقات دینے میں زیادہ ثواب ہے۔ اسے دینے میں ترجیح دے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۴)

﴿۷﴾ مخلوق سے اپنی محتاجی اور فقر وفاقہ چھپانا اللہ کو پسند ہے' اصحاب صفہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے اسی عمل پر تعریف فرمائی گئی۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)

﴿۸﴾ علامات اور آثار پر احکام شرع جاری ہوتے ہیں۔ اگر کسی میں فقر کی علامت پائی جائے' اسے فقیر جان کر زکوٰۃ ادا کرے ادا ہو جائے گی۔ اگر کسی میں کفر کی علامت زُنّار اور چوٹی ہو اسے کافر سمجھا جائے۔ اگر کسی میت کے ایمان اور کفر کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور اس کے جسم پر زُنّار یا چوٹی ہو اسے غسل و کفن دیا جائے اور نہ اسے اسلامی قبرستان میں دفن کیا جائے۔ اگر ایسی میت کے علامت ختنہ ہو تو اسے مسلمانوں کی طرح دفن کیا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی میت مسلمانوں کے محلہ، آبادی یا اسلامی ملک میں ہو تو اسے علامت ایمان شمار کیا جائے اسے اسلامی طریقہ کے مطابق تجہیز و تکفین کے بعد دفن کیا جائے اور دار الکفر میں میت کا پایا جانا علامت کفر ہے۔ یہی حال بچہ کا ہے۔ جس کے ماں باپ معلوم نہ ہو سکے۔ اسلامی آبادی میں پایا جانا علامت ایمان اور کافروں کی آبادی میں پایا جانا علامت کفر ہے۔

عزیز مصر کے پاس سیدنا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی برأت ایک بچہ نے بطور علامت بیان فرمائی۔

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ☆ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ☆ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ☆

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی اگر ان کا کرتہ آگے سے چِرا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے' پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے چِرا دیکھا، بولا! بے شک یہ عورتوں کا چرتر ہے' بے شک تمہارا چرتر بڑا ہے۔ (سورہ یوسف آیات ۲۶...۲۸)

حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی پر اُن کا کرتہ علامت بنا۔

سجدوں کا داغ اور چہروں کی نورانیت کو اللہ نے قلبی ایمان کی علامت ٹھہرایا۔ ارشاد ربانی ہوا:

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے۔ سجدوں کے نشان سے (سورۃ الفتح آیت:۲۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۲، ۴۶۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۴)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۴)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۷۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۸)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۳۰)

﴿۹﴾ جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک ہے۔اسے مزید کا سوال حرام ہے۔حدیث شریف میں ہے:

مَنْ سَالَ شَيْئًا وَعِنْدَهٗ مَايُغْنِيْهِ فَاِنَّمَايَسْتَكْثِرُمِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَمَايُغْنِيْهِ ؟قَالَ قَدْرُ مَايُغَدِّيْهِ اَوْيُعَشِّيْهِ

☆ (رواہ الائمہ احمد وابوداؤد ج ۱:ص ۲۳۷......وابن حبان والحاکم فی المستدرک عن سھل بن الحنظلیہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۶: ح ۱۶۷۱۵)

جس نے اس حال میں سوال کیا کہ اس کے پاس کفایت کی شی ہو تو اس نے دوزخ کی آگ زیادہ کی' عرض کیا گیا' کفایت کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا' ایک دن اور ایک رات کی خوراک۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱:ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲:ص ۷۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱:ص ۴۶۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ کرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ کرمہ ج ۱:ص ۱۳۰)

﴿۱۰﴾ جو آدمی اپنی حاجت کا سوال لوگوں سے نہ کرے۔اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔سوال سے وقار مجروح ہوتا ہے اور استغنا سے غنا اور وقار بڑھتا ہے۔حدیث شریف میں ہے:

وَمَنِ اسْتَغْنٰى اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَكْفٰى كَفَاهُ اللّٰهُ

☆ (رواہ الامام احمد والنسائی والضیاء عن ابی سعید بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۶: ح ۱۶۷۲۷)

جس نے استغنا اختیار کیا۔اللہ نے اسے غنی کر دیا اور جو سوال سے بچا' اللہ نے اسے بچالیا اور جس نے کفایت شعاری کی اللہ اس کو کافی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱:ص ۲۳۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳:ص ۳۴۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲:ص ۷۹)

﴿۱۱﴾ بغیر سوال کے جو عطیہ ملے اسے قبول کرے، رد نہ کرے' ہدیہ اور عطیہ کو قبول کرنا مسنون ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا اٰتَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هٰذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَّلَااِشْرَافٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَالَافَلَاتُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

☆ (رواہ النسائی عن عمر ج ۱:ص ۳۶۵)

بغیر سوال اور اصرار کے اللہ تعالیٰ جو مال تجھے دے وہ لے لو۔چاہو تو اسے اپنے پاس رکھو یا صدقہ کر دو۔اور جو بغیر سوال کے نہ ملے اس میں اپنی جان نہ کھپاؤ۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳:ص ۳۴۵)

﴿۱۲﴾ عبادات اور اخلاص کی علامت حسی نہیں بلکہ روحانی ہوتی ہے۔اسی لیئے صالحین اور مخلصین کی ہیبت اور وقعت اُن کے چہروں سے عیاں ہوتی ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۷: ص ۸۶)

﴿۱۳﴾ ایسا سوال کرنا جس سے آدمیت کی تذلیل ہو، منع ہے۔لیکن استعمال کی معمولی اشیاء کا سوال کرنا جائز ہے، جیسے آگ، پانی، نمک، سوئی دھاگا وغیرہ۔ان معمولی اشیاء کو سوال پر دینا مومن کی شان ہے۔انہیں روکنے والا اللہ کو ناپسند ہے۔ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ. اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے (سورۃ الماعون) ......میں اسی کا بیان ہے۔

﴿۱۴﴾ مسجد میں اپنے لیئے سوال کرنا جائز نہیں' البتہ دینی ضرورت اور دیگر فقراء کے لیئے سوال کرنا جائز ہے' حضور سید عالم ﷺ نے غزوات کی تیاری کے لیئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے متعدد مرتبہ مالی امداد طلب فرمائی۔

☆☆☆☆☆

باب (۵۳) :

سود کی حرمت اور قرض کے احکام

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَھٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ☆ یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ☆ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ☆ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ☆ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ☆ وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ☆ (سورہ بقرہ آیات ۲۷۵ـ ۲۸۱)

وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن کھڑے نہ ہوں گے مگر وہ جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے کہا: بیع بھی تو سود کی مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اسے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا۔ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں

رہیں گے...... اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار...... بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (اجر) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ غم ...... اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو...... پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا' اور اگر توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو' نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ تمہیں نقصان ہو...... اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک' اور اگر قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر جانو...... اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

حل لغات:

"اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ" **اَلَّذِیْنَ**: اگرچہ امرائے عرب کی طرف اشارہ ہے جو سودی کاروبار کرتے تھے مگر اس مقام پر تمام انسان مراد ہیں' چونکہ سود لینا' دینا ہر انسان کو منع ہے مومن ہو یا کافر' اس لئے دارالاسلام میں سلطان اسلام کافروں کو بھی سودی کاروبار سے روک دے گا' جیسے انہیں چوری' زنا' قتل وغارت سے روک دیتا ہے۔

یاد رہے کہ سود خوری ہر دین میں حرام رہی۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۶)

"یَاْکُلُوْنَ": **اَکْلٌ** سے بنا ہے' جس کا لفظی معنی کھانا ہے' مگر اس سے مراد اخذ کرنا' لینا' ہر نوع کا فائدہ اٹھانا اور تصرف کرنا ہے' چونکہ سود کا مقصد لوگوں کا مال ناحق ہضم کرنا ہے اس لئے اس کا ذکر کھانے سے کیا گیا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۴۸'۳۵۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۴۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۹۱)
☆ (انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۱۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۱)

"اَلرِّبٰوا": لفظی معنی زیادتی اور بلندی ہے۔ اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ☆

(سورہ حم السجدۃ آیت ۳۹)

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی پھر ہم نے جب پانی اتارا تو تازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اسے جلایا ضرور مردے جلادے گا۔

حدیث شریف میں ربٰو انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

وَایْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِھَا اَکْثَرُ مِنْھَا حَتّٰی شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلُ الحدیث

اللہ کی قسم جب ہم کوئی لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے سے زیادہ ابھر آتا یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو گیا۔

☆ (رواہ البخاری عن عبدالرحمٰن بن ابی بکر ج ۱ ص ۵۰۶)

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الاشربۃ)

حدیث شریف میں ربا بمعنی بڑھنا، بلند ہونا اور ابھرنا ہے۔

جس طرح صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم اور حج لغوی معنوں میں نہیں بلکہ اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں اسی طرح ربٰو بھی اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اصطلاح شرع میں ناپنے، تولنے والی ہم جنس اشیاء بلاعوض زیادہ لینا ربٰو ہے۔ (ربٰو کی چند قسمیں ہیں ان کا بیان آئندہ صفحات میں ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ)

یاد رہے کہ مصحف شریف میں ربٰو کو واو سے لکھتے ہیں، جیسے صلوٰۃ اور زکوٰۃ، بعض جگہ الف سے بھی لکھا گیا ہے۔

قرآن مجید میں ہر حرام مال کو بھی ربا کہا گیا ہے۔ یہود کی مذمت میں ارشاد ربانی ہے:

وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ☆

اور اس لیئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ النساء آیت ۱۶۱)

اس آیت میں بعض مفسرین نے ربٰو سے مطلق حرام مراد لیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۲۴۱، ۳۴۳)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۴۶۴، ۴۶۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۳۴۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان، ج ۷ ص ۹۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳ ص ۴۸)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲ ص ۸۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۲۱۴)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۲۱۴)

"یَتَخَبَّطُهُ الشَّیطٰنُ مِنَ المَسِّ" : خبط کا معنی ہے ایسی سخت ضرب جس سے گفتار و رفتار میں بگاڑ پیدا ہو' یکسانیت نہ رہے' وہ آدمی جو چلنے بولنے میں بھٹکتا ہو اسے خبطی کہا جاتا ہے۔

شیطان سے مراد ابلیس یا عام جن ہے' ابلیس یا جن جب کسی کو چھو لیتے ہیں اس کے حواس میں فتور آجاتا ہے' اعتدال ختم ہو جاتا ہے' بعض اوقات اسے کوئی مرض لاحق ہو جاتی ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ سود خور جب اپنی قبر سے اٹھ کر میدان حشر کی طرف چلنے لگے گا تو اس طرح گرتا پڑتا جائے گا جیسے کسی پر شیطان یا جن سوار ہو کر اسے دیوانہ کر دے' اس کی رفتار سے اعتدال جاتا رہے' یہ لوگ اپنے پیٹ کے بوجھ یا جنون کے باعث آسانی سے چل نہ سکیں گے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۴۲)
☆ (المصباح المنیر' ج ۱' ص ۹۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۴۱۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۴۱۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۹۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۴۹)

"وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ" : بیع سے مراد عام حلال تجارتیں ہیں' اللہ تعالی نے تجارت کو حلال و جائز فرمایا ہے اس کے ذریعے نفع لینا حلال اور جائز ہے۔

"یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا" : مَحق کا معنی ہے کم ہونا' نقصان ہونا' کسی شی کا سرے سے ختم ہو جانا' آخر ماہ میں چاند جب گھٹ جاتا ہے تو اسے مَحق کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۴۶۴)
☆ (المصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۰۴)

معنی آیت کا یہ ہے اللہ تعالی دنیا میں سودی مال کو گھٹاتا ہے' اسے برکت سے خالی کر دیتا ہے' جس حلال مال میں سود شامل ہو جائے اسے بھی نقصان سے دوچار کر دیتا ہے اور قیامت میں سود کو ہلاک کر دے گا۔ یہ مال سود خور کے کسی کام نہ آئے گا' بلکہ الٹا اس کے لئے وبال جان بن جائے گا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۱۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۲۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۱)

"**وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ**": "یُرْبِیْ" رَبْوٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے بڑھانا' صدقہ فرض ہو یا نفلی' تمام خیرات صدقات میں شامل ہیں۔

معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے صدقات کو بڑھاتا ہے۔ صدقہ کے بعد جو مال بچ رہتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے' دیئے گئے صدقات وخیرات سے زیادہ دولت ملتی ہے اور آخرت میں ہر صدقہ کا اجر عطا فرمائے گا۔ سخاوت کرنے والا کبھی تنگ دست نہیں ہوتا۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۱۹)

"**فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللهِ وَرَسُولِهٖ**": اَذِنَ کا معنی سننا' جاننا ہے' آذان نماز کے اعلان کو کہتے ہیں پھر ہر علم کو اذن کہا گیا' معنی یہ ہے کہ منکرین کو بتا دو اور وہ یقین کر لیں۔

اللہ اور رسول (جل وعلا ﷺ) سے لڑائی سے مراد دنیوی یا اخروی لڑائی ہے' یعنی دنیا میں قتل وغارت اور آخرت کے عذاب کا یقین کر لو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۴)

"**وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ**":

عُسْرٌ کا معنی ہے تنگی' تنگ دستی' مفلسی' سخت مشکل۔ **یُسْرٌ** اس کا متضاد ہے بمعنی آسانی' سہولت' فراخی۔

قرآن مجید میں ہے۔ **اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا** ☆ بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ (سورۃ الانشراح آیت ۶)

ذُوْ عُسْرَةٍ: ایسا آدمی جو تنگ دستی کے باعث اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو۔

مَيْسَرَةٍ: فراخ دستی کی حالت' جب مقروض اپنا قرض ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہیں۔

فَنَظِرَةٌ: **نَظَرَ** کا معنی دیکھنا' غور کرنا اور **اِنْظَارٌ** کا معنی مہلت دینا' تاخیر کرنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ص ۴۹۸'۴۹۷'۳۳۴)
☆ (المصباح المنیر' ج ۲' ص ۲۸' ج ۲' ص ۱۲۷)

آیت کا معنی یہ ہے کہ مقروض اگر اپنی تنگ دستی اور افلاس کے باعث مدت مقررہ پر قرضہ ادا نہ کر سکے تو اسے فراخ دستی تک مہلت دو اور مطالبہ کو مؤخر کر دو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۴)

شان نزول :

ان آیات کریمہ کے شان نزول کے بارے میں چند روایات ہیں۔

(۱) قبیلہ بنی ثقیف میں چار بھائی، مسعود، عبد یالیل، حبیب اور ربیعہ سودی کاروبار کرتے تھے، بنی مغیرہ کے چند افراد ان کے مقروض تھے، طائف کے فتح ہونے کے بعد یہ چاروں بھائی مشرف بہ اسلام ہوئے، اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنا سود بنی مغیرہ کے مقروض افراد سے طلب کیا اور طلب میں سختی کی، بنی مغیرہ نے ادا کرنے سے انکار کر دیا اور قسم کھا کر کہا کہ اسلام نے سود کو حرام کر دیا ہے ہم ادا نہ کریں گے، مقدمہ حضرت عتاب ابن اسید کی بارگاہ میں پہنچا انہوں نے حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ لکھ بھیجا اس پر یہ آیت کریمہ "وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا" نازل ہوئی، ان بھائیوں نے سود لینے سے توبہ کر لی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۷۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۴۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۳۶۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۲۱۷)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۳۶۷)

(۲) حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے ممانعت سود سے پہلے کچھ کھجوریں سود پر دی تھیں، مقروض کے باغ کے پھل پکے تو انہوں نے کچھ کھجوریں لے لیں کچھ باقی بچیں، مقروض نے قرضہ کی ادائیگی میں تاخیر مانگی اور ساتھ کہا اس کے بدلے اتنی کھجوریں زائد ادا کروں گا، جب حرمت سود کی آیت اتری تو ان حضرات نے سود معاف کر دیا، بلکہ اصلی زر کی وصولی کے مطالبہ سے بھی دستبرداری اختیار فرمالی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۰۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۲۱۷)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۳۶۷)

(۳) چار ثقفی بھائیوں نے جن کے بارے میں اوپر مذکور ہوا، کہا ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی طاقت نہیں رکھتے، ہم سود لینے سے توبہ کرتے ہیں، مگر اپنا اصل مال فوراً وصول کریں گے، بنی مغیرہ کے مقروض بھائیوں سے اصل زر کا مطالبہ کیا، بنی مغیرہ کے مقروض بھائیوں نے کہا کہ فی الحال ہم تنگ دست ہیں، ہمیں قرضہ کی ادائیگی کے لئے کچھ مہلت دو، مالی استطاعت ہوتے ہی ہم قرضہ ادا کر دیں گے، انہوں نے انکار کیا اور فوری ادائیگی کا مطالبہ کیا، اس پر حکم نازل ہوا کہ تنگ دست سے قرض کا مطالبہ اس کی فراخ دستی تک مؤخر کر دو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۷، ص ۹۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سود حرام قطعی ہے' اس کی حرمت قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی نصوص' اجماع امت اور قیاس سے ثابت ہے' اس کو حلال جاننے والا کافر ہے' اسلام لاکر اس کے حلال ہونے کا قائل مرتد ہے' حرام سمجھ کر لینے والا فاسق اور مرتکب گناہ کبیرہ ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ج ۳' ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۹۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۰)

﴿۲﴾ سود کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) زیادتی کا سود

(ب) ادھار کا سود

(ا) ''زیادتی کا سود'' یہ ہے کہ دونوں طرف ایک جنس ہو اور ناپ تول برابر ہو' پھر اگر ایک طرف کی جنس کو زیادہ لیا جائے' مثلاً گندم کے بدلے گندم خریدی گئی دونوں کا وزن دس کلوگرام ہو یہ سودا جائز ہے اور اگر ایک طرف گندم دس کلوگرام سے زیادہ ہو تو یہ سود ہے اور حرام ہے' اس کی حرمت پر کثیر احادیث طیبہ وارد ہیں جو درجہ شہرت کو پہنچتی ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے:

اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مَثَلًا بِمَثَلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ یَدًا بِیَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ ھٰذِہِ الْاَصْنَافُ فَبِیْعُوْا کَیْفَ شِئْتُمْ اِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ

سونا سونے کے عوض' چاندی چاندی کے عوض' گندم گندم کے عوض' جو جو کے عوض' کھجور کھجور کے عوض اور نمک نمک کے عوض برابر برابر دست بدست بیچو اور جب یہ اجناس مختلف ہوں تو جیسا چاہو بیچو جب کہ وہ دست بدست فروخت ہوں۔

☆ (رواہ الائمہ احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن عبادہ بن الصامت'
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲' ص ۲۲)

ایک اور روایت میں ہے کہ......

’’جس نے زیادہ لیا یا زیادہ دیا اس نے سودی کاروبار کیا دینے والا اور لینے والا دونوں برابر ہیں‘‘۔

ایک اور روایت میں ہے کہ......

’’ ایک دینار کو دو دینار کے عوض اور ایک درہم کو دو درہم کے عوض نہ فروخت کرو ‘‘۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ج ۲، ص ۲۴، ۲۵، ۲۶)

سود کے حرام ہونے کی احادیث......

☆ صحاح ستہ میں حضرت عمر سے،

☆ مستدرک میں حضرت علی سے،

☆ مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے،

☆ الدارقطنی میں حضرت انس سے،

☆ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوبکر سے،

☆ مسند بزار میں حضرت بلال سے،

☆ بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم سے مروی ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۹۰)

اتحاد جنس اور قدر معلوم (ناپ اور تول) کی صورت میں برابر برابر، نقد بہ نقد تجارت جائز ہے اور زیادتی حرام اور سود کے حکم میں ہے۔

(ب) ’’ادھار کا سود‘‘ زمانہ جاہلیت میں لوگ اس شرط پر قرض دیا کرتے کہ مقروض سے قرض کے عوض ہر ماہ یا ہر سال ایک معین رقم لیا کریں گے، اصل رقم مقروض کے ذمہ باقی رہتی، مدت پوری ہونے کے بعد قرض خواہ مقروض سے اصل رقم کا مطالبہ کرتا، اگر مقروض اصل رقم نہ ادا کر سکتا تو قرض خواہ مدت بڑھا دیتا لیکن ساتھ ہی سود میں اضافہ کر دیتا تھا، زمانہ جاہلیت کے اس ادھار سود کو قرآن مجید نے حرام قرار دے دیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۶۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۵۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۹۳)۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۸۹، ۹۰)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۱۵)

یاد رہے کہ موجودہ بینک کاری نظام میں اسی نوعیت کا سود رائج ہے یہ حرام ہے۔

﴿۳﴾ دو چیزوں کے ایک جیسی ہونے کی صورت میں ناپ یا تول میں برابری ہونا بدلہ میں ضروری ہے' جنس کے کھرے یا ردی ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' مقدار میں برابری اس لیے ہے کہ لوگوں کے مال ضائع نہ ہوں' لوگوں کے مال کی حفاظت کے لئے ناپ اور تول وضع ہوئے' ناپ اور تول میں عدل کا حکم خود قرآن مجید میں ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا☆

اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۵)

ماپ اور تول میں کمی کرنے والوں کی وعید میں ارشاد ربانی ہے:

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ☆ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ☆ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ☆

کم تولنے والوں کی خرابی ہے ☆ وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں' پورا لیں ☆ اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔ (سورۃ المطففین' ۱ ......۳)

مقدار کی برابری کے لیے حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے ماپ اور تول کو اختیار فرمایا۔

مَاوُزِنَ مَثَلٌ بِمَثَلٍ اِذَا کَانَ نَوْعًا وَّاحِدًا وَکِیْلَ مَثَلٌ بِذٰلِکَ فَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلَا بَاْسَ بِہٖ

جو شئ وزن سے تولی جائے تو اس کے برابر برابر بدلو جب کہ ایک نوع کی ہوں اور ماپ سے بدلی جائیں ان کا تبادلہ بھی اسی طرح کرو' جب جنس مختلف ہوں تو کمی بیشی میں حرج نہیں'

☆ (رواہ الدار قطنی عن عبادۃ وعن انس بن مالک)

☆ (سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۲۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان' ج ۳' ص ۱۸)

نیز صحیح حدیث میں ارشاد ہے:

مَنْ اَسْلَفَ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ وَّاَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

☆ (رواہ الدار قطنی عن ابن عباس)

☆ (سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۲۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان' ج ۳' ص ۴' ۳)

جو ادھار خریدے اسے چاہئے کہ ماپ تول اور مدت معلوم سے ادھار کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۹۰)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۸)

﴿۴﴾ قیاس ادلہ شرعیہ میں سے ہے' اس کے چند شرائط ہیں' اگر شرائط موجود ہوں تو قیاس عند اللہ مقبول ہے ورنہ مردود' نص کے مقابلے میں قیاس کرنا مردود اور شیطان کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام ٹھہرایا' کفار نے سود کو بیع کی مانند قرار دیا کہ دونوں میں نفع مقصود ہے' وہ اس امر کو بھول گئے کہ بیع کی حلت اور سود کی حرمت منصوص ہے تو کس طرح سود کو بیع پر قیاس کیا جا سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں' سوائے ابلیس کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا' ابلیس نے قیاس کیا کہ آدم علیہ السلام کا خمیر مٹی سے تیار ہوا اور میں آگ سے بنا ہوں' آگ مٹی سے بہتر ہے۔

قَالَ مَامَنَعَکَ اَلَّاتَسْجُدَ اِذْاَمَرْتُکَ ۔ قَالَ اَنَاخَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ وَّخَلَقْتَه مِنْ طِیْنٍ ☆

فرمایا' کس چیز نے تجھے روکا کہ نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا' بولا! میں اس سے بہتر ہوں' تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔ (سورہ اعراف آیت ۱۲)

سجدہ کی نص کے مقابل شیطان کا قیاس مردود ٹھہرا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ن ۷' ص ۹۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۹)

﴿۵﴾ درزی کو کپڑا دیا کہ اگر آج سی دے تو دو سو روپیہ اجرت ہے اور اگر کل سی کر دے گا تو ایک سو روپیہ اجرت ہے' یہ شرط باطل ہے' چونکہ عمل ایک ہی ہے اجرت کی زیادتی مدت کی وجہ سے ہے' یہ سود ہے' درزی کو دونوں صورتوں میں وہ اجرت ملے گی جو عام طور پر دی جاتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۷)

﴿۶﴾ آدمی پر ہزار روپیہ قرض موجل تھا' قرض خواہ پانچ سو روپیہ نقد پر مصالحت کر لے' یہ ناجائز ہے' مدت کے بدلہ میں قرض میں کمی بیشی سود ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۷)

﴿۷﴾ ایک ہی جنس کی ردی اور عمدہ اشیاء میں تبادلہ زیادتی کے ساتھ حرام ہے اور سود ہے' برابر برابر تبادلہ کرنا جائز ہے' اور کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کرنا ہو تو اس کے جواز کی صورت یہ ہے کہ ردی شئے کو فروخت کرے اس قیمت سے عمدہ جنس کم مقدار میں خریدے' حدیث شریف میں ایسی ہی مثال ملتی ہے' حضور ﷺ نے حضرت سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کا امیر بنا کر بھیجا' سواد نے وہاں کے عمدہ چھوہارے خدمت مبارک میں بھیجے' آپ نے دریافت فرمایا کہ خیبر میں سب چھوہارے ایسے ہی عمدہ ہوتے ہیں' حضرت سواد نے عرض کیا: جی نہیں' حضور ہم دو صاع ردی چھوہارے دے کر ایک صاع اور تین صاع دے کر دو صاع خرید لیتے ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ لَاتَفْعَلْ وَلٰکِنْ بِعْ هٰذَا وَاشْتَرِ بِثَمَنِه مِنْ هٰذَا

☆ (رواہ الدار قطنی عن ابی هريرة)
☆ (سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۳۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنہ ملتان' ج ۳' ص ۱۷)

ایسا نہ کرو' بلکہ انہیں فروخت کرو ان کی قیمت سے عمدہ خرید لو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۹۴)

﴿۸﴾ جس طرح سود لینا حرام ہے اسی طرح دینا بھی حرام ہے' بلکہ جو شخص اس کاروبار میں شریک ہو وہ بھی حرام کا مرتکب ہے' سودی دستاویز کا کاتب' گواہ اور معاون کے لیے وہی حکم ہے' فرق صرف اتنا ہے کہ سود خور گناہگار بھی ہے اور ظالم بھی' اس کی حرمت کا بیان قرآن مجید کی نص قطعی میں ہے۔ باقی لوگوں کے وعید احادیث طیبہ میں ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰہُ آکِلَ الرِّبَا وَمُوْکِلَہ' وَشَاھِدَہ' وَکَاتِبَہ'

☆ (رواہ الائمہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ والترمذی والنسائی عن ابن مسعود)
☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۴' ح ۹۷۶۵)

اللہ نے سود کھانے والے' کھلانے والے' سود کے گواہ اور کاتب پر لعنت فرمائی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۴۳)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۴۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۱۵
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' [illegible] ص ۹۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۴۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)

﴿۹﴾ قیامت کے روز سود خور مخبوط الحواس شخص کی طرح گرتا پڑتا اٹھے گا' اپنی اس علامت کے باعث پہچانا جائے گا اور رسوائی وذلت سے میدان حشر میں روسیاہ ہو کر ہانکا جائے گا' جیسے بعض نیکیوں کے صالحین کے چہروں پر نورانی نشانات ہوں گے' وضو کرنے والے اپنے اعضاء وضو کی چمک سے پہچانے جائیں گے' اسی لئے حضور شفیع المذنبین شافع یوم محشر کا لقب "قائد الغر المحجلین" ہے' (چمکنے والے اعضاء وضو والوں کے قائد ﷺ)

مذکورہ بالا آیت میں اس کا واضح بیان ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۴۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۹۶)

﴿۱۰﴾ حلال میں برکت اور حرام میں بے برکتی ہے' سود کا مال اگرچہ کثیر ہو جائے مگر برکت سے محروم رہتا ہے' بھیڑ بکریوں کا ریوڑ ہوتا ہے اگرچہ اسے ہر روز ہزاروں کی تعداد میں ذبح کیا جاتا ہے بخلاف کتیا کے۔

یاد رہے کثرت اور برکت میں نمایاں فرق ہے' تھوڑی نعمت اگر مبارک ہو تو بہت فائدہ دیتی ہے' تھوڑی بارش اگر برکت والی ہو تو فائدہ مند ہے' شئ کی کثرت بعض اوقات عذاب کا باعث بن جاتی ہے اگر اس سے برکت اٹھ جائے' بیع' صدقہ وخیرات میں برکت ہے اور سود کو بے برکت رکھ کر اللہ تعالیٰ اسے مٹا دیتا ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔ اَلرِّبَاوَاِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِیْرُ اِلٰی قُلٍّ

☆ (رواہ الامام احمد والطبرانی عن ابن مسعود)

☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان' ج ۴' ح ۹۷۸۶)

سود اگرچہ کثیر ہو جائے مگر اس کا انجام کمی اور بے برکتی ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳' ص ۳۵۳)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۴۶۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱' ص ۳۲۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۷' ص ۱۰۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱' ص ۲۱۷)

﴿۱۱﴾ سود خور کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے' شرعاً اس کی گواہی قبول نہیں' اس کے مزاج میں قساوت اور بے رحمی آجاتی ہے' اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کوئی صدقہ' حج' جہاد اور صلہ قبول نہیں' انجام کار اسے مصیبت اٹھانا پڑے گی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۷' ص ۱۰۱)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳' ص ۳۵۳)

﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ صدقات وخیرات کرنے سے مال میں برکت دے کر بڑھاتا ہے' یہی حال زکوٰۃ کا ہے۔

آیت مبارکہ میں " یُرْبِی الصَّدَقٰتِ " میں اسی کا بیان ہے' مال بڑھنے اور بابرکت ہو جانے کی تمثیل حضور سید وسرور ہر دو جہاں ﷺ نے بڑی عمدہ بیان فرمائی۔ حدیث شریف میں ہے۔

(ترجمہ حدیث) اللہ تعالیٰ مومنوں کے صدقہ کی ایسی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی گھوڑی یا گائے کے بچے کی پرورش کرتا ہے' یہاں تک کہ جب بندہ مومن آخرت میں اٹھے گا تو ایک پیسہ یا لقمہ کے صدقہ پہاڑ برابر پائے گا۔

☆ (سنن ابن ماجہ از امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) عن ابی ہریرۃ' ص ۱۳۳۔ ونحوہ مسلم' والترمذی والنسائی وغیرہم)

اپنے حلال کی کمائی سے صدقہ کرنے والا کبھی مفلس نہیں ہوتا' اگرچہ سارا مال صدقہ کر دے' رب تعالیٰ اسے دنیا میں بھی بدلہ دیتا ہے اور آخرت کا ثواب تو اس کے لئے محفوظ ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۱۰۴)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱' ص ۲۱۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱' ص ۲۱۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۲)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۴)

﴿۱۳﴾ حرام مال مثلاً سود وغیرہ اگر حلال مال میں شامل ہو گیا اور مال خلط ملط ہو گیا' اب اگر پاک کرنے کا ارادہ ہو تو حرام مال کی مقدار نکال دے باقی مال پاک ہو گیا' یہ لازم نہیں کہ مال حرام معین ہی نکالے' حرام مال کی مقدار نکالنا کافی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۳۴۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳' ص ۳۶۶)

﴿۱۴﴾ حرام مال سے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ یہ مال مالک کو واپس کر دے' جس سے سود لیا یا رشوت لی' یا کسی کا مال غصب کیا یہ حرام کا مال مالک کو واپس کرے اور پھر رب تعالیٰ سے معافی مانگے' صرف رب تعالیٰ سے معافی مانگنا کافی نہیں کیونکہ حقوق العباد بندوں کے معاف کرنے یا ادا کرنے سے معاف ہوتے ہیں' تلاش بسیار کے بعد اگر مالک نہ مل سکے تو اس کی طرف سے صدقہ کر دے' اس صدقہ کا ثواب مالک کو ملے گا' یہ بری الذمہ ہو جائے گا' اگر صدقہ کرنے کے بعد مالک نے اپنے مال کا مطالبہ کیا تو اسے دینا لازم ہوگا' اب صدقہ اس کی طرف سے ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۶)

﴿۱۵﴾ اگر مالی مظالم زیادہ ہوں بایں طور کہ زندگی بھر حرام اکٹھا کرتا رہا' اس کے پاس موجود مال مالی مظالم کو پورا نہیں کرتا' تو توبہ کی صورت یہ ہے کہ اپنا تمام مال صدقہ کر دے اپنے لئے صرف ستر عورت کا لباس اور ایک روز کی خوراک باقی رکھ لے' اس سے امید کی جا سکتی ہے کہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۷)

﴿۱۶﴾ سود کی حرمت سے پہلے جس نے سود لیا تھا وہ اس کے حق میں جائز ہے' لہٰذا جو حربی کافر سودی لین دین کے بعد مسلمان ہوا تو اس پر گذشتہ لیا ہوا سود واپس کرنا واجب نہیں' اگر کافر نے مہر کے عوض خنزیر' شراب یا مردار دیا پھر مسلمان ہو گیا تو اگر مہر ادا ہو چکا تو جائز ہے ورنہ اس کے عوض مال دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **فَلَهٗ مَا سَلَفَ**...... الآیۃ جس کے پاس رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا۔

تمام محرمات کا یہی حکم ہے' توبہ سے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں' ایسے آدمی کو توبہ سے پہلے گناہوں کے پیش نظر حقارت سے دیکھنا حرام ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۳)

﴿۱۷﴾ موجودہ بینک کاری نظام میں مقررہ شرح سے ماہوار' یا شش ماہی یا سالانہ منافع سود ہے اگرچہ اسے کسی نام سے موسوم کیا جائے' البتہ مضاربت یا شراکت کی بنیاد پر نفع یا نقصان تقسیم ہو تو جائز ہے کہ یہ بیع ہے' بیع اور سود میں فرق یہ ہے کہ بیع میں نفع اور نقصان دونوں کا احتمال ہے۔ اس کا نفع و نقصان متعین نہیں' بخلاف سود کے کہ اس کے منافع کی شرح متعین ہوتی ہے' آیت کریمہ میں بیع اور سود کے فرق کو بیان کر دیا گیا ہے۔

﴿۱۸﴾ رائج الوقت سکہ اور کرنسی کو ایک دوسرے کے ساتھ' اسی طرح غیر ملکی کرنسی سے تبدیل کرنے میں کم یا زیادہ کر لینا جائز ہے' کیونکہ یہ دو مختلف جنس کا تبادلہ ہے' جب دو جنسیں مختلف ہوں تو ان کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے' مگر اس میں دونوں طرف فوری قبضہ شرط ہے۔

حضور سید عالم ﷺ کا واضح ارشاد ہے۔ **فَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلَا بَأْسَ بِهٖ**

☆ (رواہ الدار قطنی عن عبادہ وانس بن مالک) (سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۳۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان' ن ۳' ص ۱۸)

جب جنس مختلف ہوں تو تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ' ۲' ص ۹۰)

﴿۱۹﴾ بیمہ یا انشورنس جوا اور سود ہے' خود زندگی کا ہو یا کسی اور شئ کا' کیونکہ رقم کے عوض متعینہ منافع واپس کیا جاتا ہے' متعینہ منافع سود ہے' یہ تجارت نہیں۔

﴿۲۰﴾ گناہ کبیرہ کا مرتکب اگر گناہ پر اصرار کرے تو حاکم اسلام اسے تعزیراً قید کردے' اگر وہ توبہ کرے تو اسے آزاد کردے' سود خور اور ہر قرض کے تارک کا یہی حکم ہے' توبہ کے بعد اگر سود کو حلال جان کر اس کا دوبارہ کاروبار کرے تو وہ شخص مرتد ہے' ورنہ باغی ہے' اللہ و رسول (جل وعلا ﷺ) کے احکام پر عمل کرتے ہوئے سلطان اسلام اسے قتل کردے۔

اس بارے میں اللہ تعالی کا واضح حکم یہ ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ☆

پھر اگر ایسا نہ کرسکو تو یقین کرلو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۷۹)

اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی دنیا میں تلوار اور آخرت میں دوزخ کی آگ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۲)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۷۴)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ' ج ۲' ص ۱۰۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ' ج ۱' ص ۲۱۹)

﴿۲۱﴾ جس طرح اسلام کے تمام احکام کا انکار کفر ہے اسی طرح ایک حکم کا انکار بھی کفر ہے' سود کی حرمت کے انکار کرنے والے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۷)

﴿۲۲﴾ کوئی جماعت اگر سنت کے ترک پر اتفاق کرلے تو حاکم اسلام کو اس پر قتال کا حکم ہے' مثلاً اگر پوری قوم آذان ترک کرنے پر اتفاق کرے یا اپنے مسلمان میتوں کو دفن نہ کرنے پر اتفاق کرے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۷)

﴿۲۳﴾ احکام شرع سے جہالت گناہ کو معاف نہیں کر دیتا بلکہ یہ خود ایک گناہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت فرمائی ہے۔ جن لوگوں نے سود کو تجارت کی مانند قرار دیا اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت فرمائی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۶۹)

﴿۲۴﴾ گناہ سب ہی جرم ہیں، کسی گناہ کو ہلکا جاننا خود جرم ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے دو جرموں پر مجرموں کو اعلان جنگ دیا ہے۔ ایک سود خور، جس کا بیان آیت مذکورہ میں ہوا، دوسرا اولیاء اللہ سے عداوت رکھنے والا۔

حدیث قدسی میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ.......... الحدیث

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی وہ میرے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔

(رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج ۲، ص ۹۶۲)

حدیث شریف میں ہے کہ چند لوگوں پر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے لعنت فرمائی، ان میں چند ایک یہ ہیں:

"سود لینے والا، سود دینے والا، سود کی دستاویز لکھنے والا، سود کا گواہ، نیل سے بدن پر داغ لگوانے والا، زکوٰۃ نہ دینے والا، طلاق مغلظہ کرنے والا جبکہ زبان سے حلالہ بولے، مرتد، ماں باپ کا نافرمان، یتیم کا مال ظلماً کھانے والا، جاندار کا فوٹو بنانے والا، رشوت لینے والا، رشوت دینے والا، شراب پینے والا، پلانے والا، بیچنے والا، لانے والا، تیار کرنے والا، شراب کی قیمت کھانے والا وغیرہ"۔

☆ (طبرانی عن ابن مسعود، احمد والترمذی والحاکم عن ابی ھریرۃ، احمد ونسائی والترمذی وابن ماجہ وابوداؤد عن علی وابن مسعود واحمد عن ثوبان)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۲۰۸)

﴿۲۵﴾ حضور سید عالم ﷺ رب تعالیٰ کے محبوب ومقرب رسول ہیں، ان کی اطاعت رب کی اطاعت ہے، ان سے صلح رب سے صلح ہے اور ان سے جنگ رب سے جنگ ہے، اسی طرح حضور اکرم نبی انور ﷺ کی وساطت سے صحابہ کرام اور اولیائے عظام سے معاملہ رب سے معاملہ ہے، رب تعالیٰ نے سود خور کو اپنے اور اپنے رسول ﷺ سے جنگ کا اعلان فرمایا ہے، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے باغی کے خلاف حضور ﷺ اور صحابہ کرام نے تلوار اٹھائی، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا باغی اللہ تعالیٰ کا باغی ہے، سلطان اسلام اور حاکم اس کے خلاف جہاد کرے گا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۷۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۰۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۱۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۳۶۳)

﴿۲۶﴾ دارالحرب میں اگر کوئی مسلمان امن سے داخل ہو اور وہاں حربی سے معاملہ لین دین کرے اگرچہ وہ سود کی شکل ہو مگر مسلمان کے لئے اس سود لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کوئی بدعہدی' دغا اور ظلم نہ ہو' حربی کا مال مباح ہے۔

بدعہدی' دغا اور ظلم سے بچتے ہوئے اس کی رضامندی سے جو مال لے وہ مسلمان کے مباح ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

لَارِبٰو مِنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِيْ دَارِالْحَرْبِ

☆ (رواہ البیہقی عن مکحول)

☆ (نصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) مطبوعہ مجلس علمی سورت' ہند)

☆ (بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان)

☆ (شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی' ج ۲' ص ۵۹)

﴿۲۷﴾ حربی کے عقود فاسدہ اسلام لانے کے بعد فسخ نہ کئے جائیں گے' غلبہ اسلام کے بعد امام ان کو باقی رکھے گا۔

آیت مبارکہ مذکورہ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ الآیۃ اور فَلَهٗ مَاسَلَفَ الآیۃ سے یہی استنباط ہوتا ہے' اسی طرح خلاف قاعدہ اسلامی اسلام لانے کے بعد ان کے نکاح باقی رکھے جائیں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۱)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۶)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۵)

﴿۲۸﴾ شرعی اصولوں کے مطابق خرید و فروخت جائز ہے' اس سے حاصل ہونے والا مال حلال ہے' بیع کے جواز پر نصوص قرآنی کے علاوہ کثیر احادیث طیبہ' حضور اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ' تعامل صحابہ کرام وائمہ عظام' اجماع امت اور قیاس موجود ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں اس کی صراحت ہے۔ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ ۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۱)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۳)

﴿۲۹﴾ بیع میں متعارف حد تک نفع لینا جائز ہے۔ رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ☆

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے۔ (سورہ بقرہ آیت' ۱۹۸)

حج جیسی اہم عبادت میں بیع کی اجازت ہے تو دوسرے اور دنوں میں اس کا جواز بطریق اولٰی ثابت ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۹)

﴿۳۰﴾ بیع میں غبن فاحش حرام ہے کہ اس میں خریدار کو نقصان پہنچانا ہے' کسی مسلمان کو مالی طور پر نقصان پہنچانا ناجائز ہے' مسلمان کی جان اور عزت کی طرح اس کا مال بھی محفوظ ہے۔

حجۃ الوداع کے خطبہ میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَاِنَّ دِمَائَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا .... الحدیث

☆ (رواہ الائمۃ الترمذی والنسائی وابن ماجہ عن عمر بن الاحوص)

☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۲۳۰۳)

بے شک تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن' یہ شہر اور یہ مہینہ حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۴۲)

﴿۳۱﴾ بیع میں متعاقدین (فروخت کرنے والے اور خریدنے والے) کی رضامندی ضروری ہے' نیز اختیار بھی' اچھے برے' نفع نقصان کی تمیز بھی ضروری ہے' اسی پر اجماع امت ہے' بیع کرنے والے کو شرعی ولایت حاصل ہونا بھی لازم ہے خواہ مالک ہو یا وکیل' لہٰذا سمجھ والے نابالغ بچے کی بیع بشرط اجازت ولی جائز ہے اور ناسمجھ اور پاگل کی بیع جائز نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۱)

﴿۳۲﴾ بیع میں متعاقدین میں ایجاب وقبول ہونا شرط ہے' ایجاب وقبول ماضی کے صیغہ سے ہو' اگر عرف اس پر جاری ہو کہ ایجاب وقبول حال اور مستقبل کے صیغہ سے ہو تو بھی بیع منعقد ہو جائے گی۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۴)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۱)

﴿۳۳﴾ بیع میں ایجاب وقبول کبھی لفظاً نہیں ہوتا بلکہ خریدار مال پر اور فروخت کرنے والا قیمت پر قبضہ کر لیتا ہے' یہ بھی جائز ہے' اصطلاح میں اسے بیع تعاطی کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۴)

﴿۳۴﴾ بیع کے چار ارکان ہیں:

خریدار' فروخت کرنے والا' قیمت اور مال جو فروخت کیا جائے' مال کا نظر شرع میں مال ہونا' بعض اوقات کسی شئ کو لوگ اپنے طور پر مال کہہ لیتے ہیں اس کا اعتبار نہیں' مثلاً شراب' مردار' خون' خنزیر وغیرہ کہ نظر شرع میں یہ مال نہیں' لہٰذا ان کی بیع پر عقد واقع نہیں ہوتا۔

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۵۶۔۳۵۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱' ص ۸۹)

﴿۳۵﴾ بیع میں اگر شرط لگائی جائے تو بعض اوقات وہ شرط جائز ہوتی ہے‘ مثلاً مبیع میں اگر عیب نکلا تو واپس کر دے گا‘ کچھ شرطیں باطل ہوتی ہیں‘ اختیار رد کی شرط باجماع علماء درست ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۰۰)

﴿۳۶﴾ بعض اوقات کسی بیرونی عارضہ کے باعث بیع حرام ہو جاتی ہے‘ مثلاً شہر میں جہاں جمعہ فرض ہو‘ جمعہ کی آذان اول کے بعد بیع حرام ہے‘ اس حرمت کی وجہ جمعہ میں حاضری میں تاخیر کے باعث ہے‘ اسی طرح پھل پکنے سے پہلے درخت پر اس کی بیع حرام ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۳ ص ۳۴۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۱ ص ۴۶۹)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۲۸)

﴿۳۷﴾ حلت و حرمت میں اگر تعارض یا تردد واقع ہو تو احتیاطاً حرمت کو اختیار کیا جائے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۰۲)

﴿۳۸﴾ محرمات کے ذرائع بھی حرام ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے۔ اگرچہ مرد عنین ہو اور جوان اجنبیہ عورت کے چہرے کو دیکھنا‘ کہ ان سے فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے‘ یہ حرام ہے‘ لٰہذا ان کا باعث بھی حرام ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۳ ص ۳۶۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۲۷)

﴿۳۹﴾ مبیع بائع کے پاس خریدار کے قبضہ سے پہلے ضائع ہو گیا اب بیع ساقط ہو جائے گی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۱ ص ۴۷۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۳ ص ۳۶۵)

﴿۴۰﴾ خریدار کے قبضہ سے پہلے اگر مبیع پر وہ کیفیت طاری ہو گئی جو عقد کے حرام ہونے کا موجب ہو تو عقد باطل ہو جاتا ہے‘ مثلاً کسی مسلمان نے شکار کا جانور خریدا پھر خریدار یا فروخت کرنے والے نے احرام باندھ لیا‘ اب بیع باطل ہو گئی‘ کیونکہ قبضہ سے پہلے عقد پر حرمت طاری ہو گئی‘ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قبضہ سے پہلے سود کو حرام کر دیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۱ ص ۴۷۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۳ ص ۳۶۵)

﴿۴۱﴾ اگر کسی کے پاس مال نہ ہو اور وہ کسی سے بیع کر دے‘ خریدار کو بیع کے بعد بازار سے لا کر دے ایسا کرنا جائز نہیں‘ حضور سید عالم ﷺ نے ایسی بیع سے منع فرما دیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ: بعض لوگ میرے پاس ایسا سامان خریدنے آتے ہیں جو میرے پاس اس وقت نہیں ہوتا میں فروخت کر دیتا ہوں پھر بازار جا کر خرید کر لا دیتا ہوں‘ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ **لَاتَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ**

☆ (المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت‘ لبنان‘ ج ۳ ص ۴۳۴)

☆ (رواہ الائمہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والنسائی وابن حبان عن یوسف بن مالک)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۸۵)

﴿۴۲﴾ اہل معاملہ کی دشواری کے لئے ثمن میں حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے موجود ہونے کی شرط نہیں لگائی بلکہ مشتری کے ذمہ ادائیگی کا وجوب کافی ہے' اگر قیمت فوری طور پر ادا نہ کی جائے تو چار چیزوں کو بیان کرنا لازم ہے' مدت ادا کا تعین' جنس ثمن' مقدار ثمن' صفات ثمن' تاکہ آئندہ نزاع پیدا نہ ہو۔

آج کل چونکہ ہر ملک میں تقریباً ہر ملک کی ایک ہی کرنسی رائج ہے' اس لئے مقدار ثمن اور مدت ادا کافی ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۸۸)

﴿۴۳﴾ مقروض کو قرضہ کی فوری یا مدت معینہ پر ادا کرنا لازمی ہے' اگر مدیون ادائے قرض پر قادر ہو اور ادا نہ کرے ظالم ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ .... الحدیث

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ا ص ۳۰۵)
☆ (رواہ الائمہ مسلم وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی ومالک واحمد)
☆ (بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی ج ۴ ص ۸۳)

غنی کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ا ص ۴۷۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۳ ص ۳۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۵۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۰۷)

﴿۴۴﴾ مدیون اگر اپنا قرض ادا نہ کرے تو قرض خواہ کو مطالبہ کا حق ہے' قرض خواہ اس کے مال پر اس کی رضا کے بغیر اپنے حق کی مقدار برابر قبضہ کی اجازت ہے۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ حضور سید المرسلین ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور اپنے خاوند کی شکایت کی کہ وہ میرا اور میری اولاد کا نفقہ ادا نہیں کرتا' آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔

خُذِيْ مِنْ مَّالِ اَبِيْ سُفْيَانَ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ

☆ (رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن عائشہ' بحوالہ)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ ج ۲ ص ۳)

(اے ہندہ) تو اپنے خاوند ابوسفیان کے مال سے معروف طریقہ سے اتنا لے لے جتنا تجھے اور تیری اولاد کو کفایت کرے' (اس میں تجھ پر کوئی حرج نہیں)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ا ص ۴۷۴)

﴿۴۵﴾ مدیون اگر مال کی عدم موجودگی اور عدم دستیابی کے باعث تنگ دست ہو اور وہ اپنا قرضہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے فراخ دستی تک مہلت دینا واجب ہے' آیت مبارکہ بالا میں اس کا حکم صراحت سے موجود ہے۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ اور اگر قرض دار تنگی والا ہو تو اسے مہلت دو آسانی تک

تنگ دست کوفراخ دستی تک سہولت دینے میں بڑا اجر ہے' حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو تنگ دست کو سہولت دے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں سہولت دے گا۔...... نیز ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَه بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُه صَدَقَةٌ قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ فَاِذَاحَلَّ الدَّيْنُ فَاَنْظَرَه فله بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَاهُ صَدَقَةٌ

☆ (رواہ الائمہ احمد و مسلم والحاکم عن ابی ھریرۃ' بحوالہ......)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی و شرکاہ' ج ۶' ح ۱۵۳۹۳)

جس نے تنگ دست کو قرضہ کی میعاد پوری ہونے سے پہلے مہلت دی تو اس کے لئے ہر روز قرضہ کے برابر صدقہ کرنے کا اجر ہے اور اگر قرضہ کی مہلت پوری ہونے پر مہلت دی تو اسے قرضہ سے دو گنا مالیت صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۳)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۱۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۹)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۰۸)

﴿۴۶﴾ مدیون اگر قرض ادا نہ کرے تو مطالبہ پر حاکم اسے قید کرے تاوقتیکہ وہ قرض ادا کرے' اگر تفتیش کے بعد قاضی کو معلوم ہو جائے کہ قرض ادا کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہیں تو اسے آزاد کر دے' آزاد ہونے کے بعد قرض خواہ اس سے مطالبہ جاری رکھ سکتا ہے' جب امکان ہو اپنا قرض وصول کر سکتا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۳)

﴿۴۷﴾ مدیون کے قرضے اگر اس کے پاس موجود مالیت سے زیادہ ہوں تو اس کی ضروریات کی چیزوں کے علاوہ اس کا تمام سامان حاصل کر لے اور بقدر حصہ قرض خواہوں میں تقسیم کر دے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے ہی موقعہ پر قرض خواہوں سے فرمایا: خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ لَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ

☆ (رواہ الائمہ احمد و عبد ابن حمید والترمذی فی کتاب الزکوۃ و مسلم فی کتاب المساقاۃ والنسائی و ابن ماجہ فی کتاب الاحکام و ابن حبان عن ابی سعید' بحوالہ
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۰۴۸۰)

جو موجود ہے وہی لے لو اس کے علاوہ تمہیں کچھ اختیار نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۲)

﴿۴۸﴾ تنگ دست مقروض کو فراخ دستی تک قرضہ کی ادائیگی کے لئے مہلت دینا واجب ہے لیکن اس کا قرض معاف کر دینا مستحب ہے' آیت مبارکہ مذکورہ میں " وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ " سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے' مگر یہ مستحب واجب سے افضل ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۳۲)

﴿۴۹﴾ بعض اوقات مستحب واجب سے افضل ہوتا ہے' مثلاً......

(ا) وقت داخل ہونے پر نماز کے لئے طہارت حاصل کر لینا واجب ہے مگر وقت کے داخل ہونے سے پہلے نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا مستحب ہے۔

(ب) مسلمان کو سلام کا جواب دینا واجب ہے اور اس کو سلام کی ابتدا کرنا مستحب ہے' تنگ دست کو فراخ دستی تک مہلت دینا واجب ہے مگر اس کا قرض معاف کر دینا مستحب ہے۔

یہ مستحبات واجبات سے افضل ہیں۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۳۲)

﴿۵۰﴾ بعض جسمانی بیماریاں شیطان کے چھو جانے سے پیدا ہو جاتی ہیں جیسے مرگی' جنون' استحاضہ وغیرہ'

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری کا حال یوں بیان فرمایا:

وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ اِذْنَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ (سورہ ص آیت' ۴۱)

اور یاد کرو ہمارے بندے ایوب کو جب اس نے پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی۔

استحاضہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد یہ ہے۔

اِنَّمَاھٰذِہٖ رَکْضَۃٌ مِّنْ رَکْضَاتِ الشَّیْطٰنِ.......... الحدیث یہ شیطان کی رگڑ سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ (رواہ الائمہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ والنسائی والترمذی والحاکم عن حمنۃ بنت جحش' بحوالہ..........)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۹' ۲۶۷۳۷)

اسی طرح جنون بھی شیطان کے چھونے سے ہوتا ہے' آیت مبارکہ مذکورہ میں شیطان کے چھو جانے سے مخبوط ہو جانا بیان کیا گیا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ا' ص ۲۱۵)

﴿۵۱﴾ خبیث جن کا وجود برحق ہے' اس کا انکار کفر ہے' اسے محض قوت واہمہ تصور کرنا قرآن مجید کی تعلیمات سے انکار ہے' جن بھوت وغیرہ انسان کو بدحواس کر دیتے ہیں۔

حدیث شریف میں چند چیزوں سے پرہیز کا حکم دیا گیا کہ وہ چیزیں شیطان کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔

(ا) چھوٹے بچوں کو سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت باہر نہ نکالو۔

(ب) زیادہ رات گئے خود بھی بلاوجہ گھر سے باہر نہ نکلو' یہ وقت شیاطین وجنات کے پھیلنے کا ہے۔

(ج) سفر کے دوران راستہ کے درمیان نہ چلو' نہ قیام کرو کہ وہ شیاطین کی گذرگاہ ہے۔

(د) مرگی اور طاعون جنات اور شیاطین کے اثر سے ہیں' اس لئے ان میں آذان دی جاتی ہے' کیونکہ آذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے۔

(ہ) ہر بچہ کو بوقت پیدائش شیطان اس کی کوکھ میں مارتا ہے جس سے وہ روتا ہے' سوائے حضرت عیسٰی اور حضرت مریم علیہما السلام کے۔

(و) سوراخ میں پیشاب نہ کرو' ممکن ہے اس میں سانپ بچھو وغیرہ حشرات الارض یا جن ہو۔

﴿۵۲﴾ مفسرین کرام' محدثین عظام اور ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں نزول کے اعتبار سے سب سے آخری آیت......

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ☆

اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف سے پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی۔

...... ہے' نزول کے وقت حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا......

"اسے سورۃ بقرۃ میں دوسواسی (۲۸۰) آیتوں کے بعد رکھیئے"۔

اس آیت کے نازل ہونے کے چند روز حضور سید العالمین محبوب رب العالمین ﷺ کا اپنے رب کریم سے وصال ہوا۔

صلی اللہ تعالی علی نبیه الکریم واله واصحابه وعلماء ملته اجمعین وبارک وسلم وکرم وشرف

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱' ص ۳۷۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۵)

☆ (الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات' لاہور' ج ۱' ص ۶۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۰)

☆☆☆☆☆

باب (۵۴) :

قرض، شہادت، دستاویز، رہن

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ ؕ وَ لۡیَکۡتُبۡ بَّیۡنَکُمۡ کَاتِبٌۢ بِالۡعَدۡلِ ۪ وَ لَا یَاۡبَ کَاتِبٌ اَنۡ یَّکۡتُبَ کَمَا عَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلۡیَکۡتُبۡ ۚ وَ لۡیُمۡلِلِ الَّذِیۡ عَلَیۡہِ الۡحَقُّ وَ لۡیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ وَ لَا یَبۡخَسۡ مِنۡہُ شَیۡئًا ؕ فَاِنۡ کَانَ الَّذِیۡ عَلَیۡہِ الۡحَقُّ سَفِیۡہًا اَوۡ ضَعِیۡفًا اَوۡ لَا یَسۡتَطِیۡعُ اَنۡ یُّمِلَّ ہُوَ فَلۡیُمۡلِلۡ وَلِیُّہٗ بِالۡعَدۡلِ ؕ وَ اسۡتَشۡہِدُوۡا شَہِیۡدَیۡنِ مِنۡ رِّجَالِکُمۡ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَا رَجُلَیۡنِ فَرَجُلٌ وَّ امۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّہَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰىہُمَا فَتُذَکِّرَ اِحۡدٰىہُمَا الۡاُخۡرٰی ؕ وَ لَا یَاۡبَ الشُّہَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا ؕ وَ لَا تَسۡـَٔمُوۡۤا اَنۡ تَکۡتُبُوۡہُ صَغِیۡرًا اَوۡ کَبِیۡرًا اِلٰۤی اَجَلِہٖ ؕ ذٰلِکُمۡ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰہِ وَ اَقۡوَمُ لِلشَّہَادَۃِ وَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَرۡتَابُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ تِجَارَۃً حَاضِرَۃً تُدِیۡرُوۡنَہَا بَیۡنَکُمۡ فَلَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا تَکۡتُبُوۡہَا ؕ وَ اَشۡہِدُوۡۤا اِذَا تَبَایَعۡتُمۡ ۪ وَ لَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّ لَا شَہِیۡدٌ ۬ؕ وَ اِنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاِنَّہٗ فُسُوۡقٌۢ بِکُمۡ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَ یُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ☆ وَ اِنۡ کُنۡتُمۡ عَلٰی سَفَرٍ وَّ لَمۡ تَجِدُوۡا کَاتِبًا فَرِہٰنٌ مَّقۡبُوۡضَۃٌ ؕ فَاِنۡ اَمِنَ بَعۡضُکُمۡ بَعۡضًا فَلۡیُؤَدِّ الَّذِی اؤۡتُمِنَ اَمَانَتَہٗ وَ لۡیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ ؕ وَ لَا تَکۡتُمُوا الشَّہَادَۃَ ؕ وَ مَنۡ یَّکۡتُمۡہَا فَاِنَّہٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُہٗ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ☆

(سورہ بقرۃ ۲۸۲، ۲۸۳)

ترجمہ:

اے ایمان والو! جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیئے اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے' پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے' پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں' ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے' اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو' یہ اللہ کے نزدیک انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے' مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید وفروخت کرو تو گواہ کرلو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے......

......اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی ہو قبضہ میں دیا ہوا' اور اگر تم میں ایک دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

حل لغات:

"اِذَاتَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ": دَین کا لغوی معنی قرض ہے' تَدَایَن کا معنی ہے ایک دوسرے سے قرض لینا' قرض سے خرید وفروخت کرنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۷۵)

☆ (مصباح المنیر' ج ۱' ص ۹۹)

آیت کا معنی یہ ہے کہ جب تم کوئی ایسا معاہدہ یا عقد کرو جس میں ایک جنس میں ادھار کرو۔

دَیْن میں تنوین تنکیر' تکثیر اور تفصیل کا معنی دے رہی ہے' یعنی مطلقاً قرض' معمولی قرض یا بڑا قرض جس میں تنازع کا خدشہ ہو۔

یہ آیت اگرچہ بیع سَلَم کے بارے میں نازل ہوئی مگر اس میں ہر مالی عقد شامل ہے جس میں ایک طرف ادھار ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۸)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۷)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۵)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۷۵)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۱۲۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۱۲۰)

یاد رہے کہ عقد میں دو عوضوں میں سے ایک عوض ادھار ہو تو اس ادھار کو دَین کہتے ہیں' اور اگر کوئی نقد جنس ادھار دیا جائے تو اسے قرض کہتے ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۶)

"اَجَلٍ مُّسَمًّى": اجل کا معنی مدت' دیر لگانا' تاخیر کرنا' انتہائے عمر اور موت ہے۔

اس مقام پر مقرر مدت اور معلوم عرصہ مراد ہے' تمام عقود میں مدت کا مقرر ہونا لازم ہے' اگر مدت مجہول ہو تو عقود فاسد ہو جاتے ہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۷)

"فَاكْتُبُوْهُ": اس کتابت سے مراد قرض' اس کی نوع اور مدت ادائیگی لکھنا اور لکھوانا ہے' معاملات اور عقود کی تحریر اور دستاویز مناسب انداز میں خود لکھنا یا کسی اور سے لکھوانا سب اسی میں شامل ہے' تاکہ ادائیگی کے وقت قرض کی مقدار' نوع اور مدت میں تنازع نہ پڑے اور مال کی حفاظت رہے' حقوق ضائع نہ ہوں۔

بِالعَدلِ "عَدْلٌ" کا معنی ہے انصاف' برابری' سیدھا ہونا' امور میں توسط' ظلم کا مقابل۔
معنی یہ ہے کہ انصاف' برابری یا وضاحت۔ سے تحریر کرے اس میں جانبداری یا ابہام نہ رہنے دے' یہ معنی بھی درست ہے کہ کاتب انصاف کے ساتھ' صاف صاف دستاویز لکھنے والا ہو۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'ص ۳۲۵)
☆ (مصباح المنیر' ج ۲'ص ۲۱)

وَلیُملِل " :املال مصدر کا معنی ہے کاتب پر مضمون پیش کرنا' املا کرانا۔
قرآن مجید میں **امـلاءٌ** مصدر بھی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے' نیز تاخیر کرنے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔
اِملَال سے **مِـلَّـت** بمعنی دین اور **اِملَاءٌ** سے **مَلَاءٌ** بمعنی جماعت بنا ہے۔ **اِمـلَال** لغت بنی حجاز اور بنی اسد اور **اِملَاءٌ** لغت بنی تمیم اور قیس کے مطابق ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی'ص ۴۷۴)
☆ (مصباح المنیر' ج ۲'ص ۱۱۱)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳'ص ۳۸۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲'ص ۱۲۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)'ص ۱۷۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱'ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷'ص ۱۲۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۱۳۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور'ص ۱۷۸)

آیت کا معنی یہ ہے کہ جس کے ذمہ دین ہو وہ کاتب کو لکھوائے' تحریر اس کی طرف سے ہو' یہ تحریر اقرار کے قائم مقام ہے' صاحب حق اس تحریر کو پیش کر کے اپنا حق وصول کرنے کا مجاز ہے' اقرار مدعیٰ علیہ کا معتبر ہے یہی وجہ ہے کہ مقروض اپنا مقروض ہونا لکھوائے۔

سَفِیـهًا " :سَفَهٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے بے عقلی' بے وقوف' احمق اور بے عقل کو سفیہ کہتے ہیں' مخبوط الحواس بھی اس میں شامل ہے۔

ضَعِیـفًا " : ضَعفٌ سے بنا ہے جس کا معنی کمزوری ہے' عمر کے اعتبار سے جو کمزور ہو یعنی بچہ' بوڑھا جو مضمون املاء نہ کرا سکے

لَایَستَطِیعُ اَن یُّمِلَّ هُوَ ": اس سے مراد وہ اشخاص ہیں جو کسی وجہ سے املاء نہ کرا سکیں' مثلاً زبان کی کمزوری' گونگا پن' زبان سے ناواقفی وغیرہ۔

فَلیُملِل ولیُّـه' بِالعَدلِ " **وَلِی** متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے' بمعنی قریب' متولی' کارکن' وکیل' مترجم وغیرہ۔ عموم مشترک کے طور پر تمام معنی یہاں مراد ہیں۔

مجنوں، بے عقل، مخبوط الحواس اور بچہ کے معاملات میں اس کا قریبی تعلق دار لکھوائے گا یعنی باپ، بیٹا، قاضی یا سلطان۔
زبان سے ناواقف اور گونگے کے معاملات میں اس کا کارکن، مختار، وکیل، مترجم تحریر کروائے گا۔
بچہ اور دیوانہ کا ولی اپنی طرف سے املاء کرائے گا کہ میں اپنے فلاں عزیز کی طرف سے یہ عقد کر رہا ہوں اور اس کے حقوق ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔

گونگے اور زبان سے ناواقف کا ولی ان کی طرف سے لکھوائے گا کہ ان کا اقرار معتبر ہے۔
غرضیکہ املاء سے معذور مقروض کا ولی یا والی یا کارکن یا مترجم یا مختار جو تحریر بطور دستاویز لکھوائے وہ انصاف کے ساتھ لکھوائے، قرض خواہ کی رعایت کر کے زیادہ نہ لکھوائے اور نہ مقروض کی طرف داری کر کے کم لکھوائے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۵۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۸۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۵۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۳۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۸۸)

"وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ" : شہید بمعنی شاہد، گواہ

یعنی اپنے معاملات اور عقود کے وقت دو گواہ تلاش کر لو، ایسے گواہ جن کی گواہی شرعاً قبول ہو، بہتر یہ ہے کہ جب معاملہ یا عقد کی تحریر ہو اس پر گواہوں کے دستخط لے لئے جائیں تا کہ تنازع کے وقت وہ گواہی دے سکیں اور کسی کا حق تلف نہ ہو

"مِنْ رِّجَالِكُمْ" : رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ ہے، جس کا معنی ہے مرد، عورت کا مقابل۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۸۹)
☆ (المصباح المنیر، ج ۲، ص ۱۰۸)

اصطلاح میں اس سے مراد عاقل، بالغ مرد ہے۔
کُم ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے متقی مسلمان مرد مراد ہیں، یعنی جو دو گواہ معاملہ یا عقد پر مقرر کرو وہ عاقل، بالغ اور متقی مرد ہوں۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ج ۱۳۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۲۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۲۲۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۷۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۹۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۸۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۵۱)

"فَاِنۡ لَّمۡ یَكُوۡنَا رَجُلَیۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ" : اگر دو مرد بطور گواہ میسر نہ ہوں یا کسی مصلحت سے دو مردوں کا گواہ بنانا میسر نہ ہو تو ایک مرد اور دو عورتیں ہی گواہ بنالو۔

چونکہ عورتوں کا بالعموم بطور گواہ پیش کرنا مناسب نہیں' وہ اپنی فطرت کے باعث گواہی کے لئے موزوں نہیں اس لئے مردوں کے دو گواہ میسر نہ ہونے پر ہی انہیں گواہ بنایا جائے' مردوں کی موجودگی میں خواہی نخواہی عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۱۲۵' ۱۳۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۲)

"مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ" :

رِضا بمعنی راضی ہونا اور پسند کرنا ہے' پسندیدگی سے مراد دینی اور تقویٰ کی پسندیدگی ہے' نہ کہ دنیوی۔
یعنی ایسے گواہ انتخاب کرو جن کی عدالت' دیانت' صداقت اور راست بازی سے تم راضی ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۹۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۹۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳' ص ۵۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۱۲۹)

"اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحۡدٰهُمَا الۡاُخۡرٰى" :

ضَلالت کے متعدد معانی ہیں' گمراہ ہونا' دین حق سے ہٹ جانا' ہدایت نہ پانا' ضائع ہونا' بے کار ہونا' کامیاب نہ ہونا' تلف ہو جانا' مرنا' بھول جانا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی' ص ۲۹۷' ۲۹۸)
☆ (المصباح المنیر' ج ۲' ص ۲۵)

اس آیت میں بھول جانا مراد ہے' کیونکہ اس کے مقابل لفظ "ذکر" ہے جس کا معنی یاد کرنا' یاد دلانا ہے۔
یعنی ایک مرد کی بجائے دو عورتیں گواہ بنیں کہ ان میں اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے' اس آیت میں عورتوں کی فطرت کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ وہ اپنے مزاج کے باعث اکثر بھول جاتی ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۱۲۵' ۱۳۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۲)

"وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَادُعُوْا" :

اَبٰى 'اِبَاءٌ' کا معنی ہے رک جانا' شدت سے رکا رہنا' انکار کرنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۔)

☆ (المصباح المنیر' ج ۲' ص ۳')

اَلشُّهَدَآءُ' جمع شہید بمعنی گواہ ہے۔

اس گواہ سے مراد وہ شخص ہے جسے عقد یا معاملہ کے موقعہ پر گواہ بننے کے لئے بلایا جائے یا رفع تنازع کے لئے گواہی کے لئے قاضی کے سامنے بلایا جائے' تحمل شہادت یا ادائے شہادت دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

آیت کا مفہوم یہ ہے' جس شخص کو گواہ بننے کے لئے بلایا جائے یا گواہی دینے کے لئے بلایا جائے وہ تحمل شہادت یا ادائے شہادت سے انکار نہ کرے اور حاضری سے باز نہ رہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱' ص ۲۲۱)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۱۳۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱' ص ۲۲۲)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۶)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱' ص ۳۳۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۰۰)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۲)

"وَلَا تَسْئَمُوْا" : سَأَم سے بنا ہے جس کا معنی ہے' ملال' دل تنگ ہونا' کوتاہی کرنا' اکتانا' سستی کرنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۵۱)

☆ (المصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۴۴)

آیت مذکورہ میں تمام معانی درست ہیں۔

یعنی دین خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ' اس کی تحریر میں کوتاہی نہ کرو' سستی کا مظاہرہ نہ کرو' لکھنے سے ملال نہ کرو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۴۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱' ص ۳۳۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱' ص ۲۲۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱' ص ۲۲۲)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

"تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ" : نفع کی نیت سے مال کی ہیر پھیر کو تجارت کہتے ہیں' اس میں جانبین کی طرف سے رضامندی ضروری ہے۔

حَاضِرَةً سے مراد ایسی تجارت جس میں مال اور قیمت نقد ہو' خریدار مال پر اور فروخت کرنے والا قیمت پر موقعہ پر ہی قبضہ کر لے۔

تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ سے بھی یہی مراد ہے کہ مال اور قیمت کو آپس میں گھما کر قبضہ کر لو۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان'' ج ۷' ص ۱۲۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ۴۸۵)

"وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ" : **لَا يُضَآرَّ** **ضَرَرٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے نقصان' تکلیف۔

لَا يُضَآرَّ معروف اور مجہول دونوں قراَتوں سے پڑھا گیا ہے۔

آیت کا معنی یوں ہے:

لکھنے والا اور گواہ اہل معاملہ کو نقصان نہ پہنچائیں' یا اہل معاملہ لکھنے والے اور گواہ کو نقصان نہ پہنچائیں۔

دونوں معنی درست اور مراد ہیں۔

لکھنے والا دستاویز لکھتے وقت خریدار یا فروخت کرنے والے میں کسی کا حق کم لکھے اور نہ زیادہ۔ تاکہ کسی کا حق تلف نہ ہو' اور اہل معاملہ' خریدار اور فروخت کرنے والا کاتب کو اس کا حق اجرت ادا کرے اور گواہ کو اس کی شرعی مجبوری کے باوجود گواہی پر مجبور نہ کرو' اور اگر گواہ کو سفر کر کے قاضی کے سامنے گواہی دینا پڑے تو اس کے سفر کے مصارف برداشت کرو' گواہ پر بوجھ نہ ڈالو۔

کاتب اور گواہ یا اہل معاملہ میں سے جو بھی اللہ کے قوانین کی پابندی نہ کرے گا اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور فاسق ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)' ج ۳' ص ۳۹۵ ومابعد)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۳۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان'' ج ۷' ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۴ ومابعد)

"فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ" : **رَهْنٌ** کا لغوی معنی دوام اور ثبوت ہے' اصطلاحاً گروی شَیٔ کو **رَهْنٌ** کہتے ہیں' کسی عقد میں بدلے کے طور پر روکی ہوئی شَیٔ رَھن ہے اس کی جمع رِھَانٌ ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۰۴)
☆ (المصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۱۷)

مقبوضہ سے مراد قرض خواہ کا قبضہ ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ عقد کرتے وقت اگر کاتب میسر نہ ہو تو مقروض دین کے بدلے کوئی شیٔ قرض خواہ کے قبضہ میں دے دے تاکہ اس کا حق تلف ہونے سے محفوظ ہو جائے۔ گروی شیٔ پر قرض خواہ کا قبضہ ہوگا' حقیقت میں وہ شیٔ مقروض کی ملک میں رہے گی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۱ وما بعد)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۰۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱' ص ۲۳۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان'' ج ۷' ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)

"فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ":

عینِ واجب شیٔ کا دینا ادا کہلاتا ہے اور واجب شیٔ کی مثل دینا قضا کہلاتا ہے' اس آیت میں ادا بمعنی قضا ہے' کیونکہ قرض میں واجب کا مثل دیا جاتا ہے نہ کہ عین' چونکہ دین ذمہ پر واجب ہوتا ہے اس لئے اس کا مثل دینا بھی بمنزلہ عین ہی کا دینا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۶)

اَلَّذِی سے مراد مقروض ہے۔

اُؤْتُمِنَ '**اِيْتِمَان**' سے بنا ہے' جس کا مادہ **اَمَنَ** ہے اس کا معنی ہے کسی کو امین جاننا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) کراچی' ص ۲۶)
☆ (المصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۴)

معتمد شخص کو **مَامُوْنٌ** اور **مُؤْتَمَنٌ** بھی کہتے ہیں۔

اس آیت میں امانت سے مراد قرض ہے' قرض کو امانت سے تعبیر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس کی ادائیگی میں اہتمام کریں' جس طرح امانت کی ادائیگی میں۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ مقروض اس قرض کو وقت پر ضرور ادا کر دے تاکہ مقروض پر جس نے اسے امین اور معتمد علیہ جان کر بغیر تحریر کے قرض دیا تھا اس کا اعتبار باقی رہے' مقروض پر لازم ہے کہ اپنا قرض صحیح وقت پر ادا کرے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۱ وما بعد)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

شان نزول :

(۱) حضور سید المرسلین خاتم النبیین تاجدار عرب وعجم ﷺ نے جب مدینہ طیبہ میں ورود مسعود فرمایا تو ملاحظہ فرمایا کہ اہل مدینہ طیبہ پھلوں میں بیع سلم کرتے ہیں کہ دو دو' تین تین سال پہلے غلہ کی خرید وفروخت کرتے ہیں حضور انور ﷺ نے اس بیع کو جائز رکھا مگر یہ پابندی عائد فرمادی کہ میعاد اور روزن وغیرہ پہلے طے کرلیں۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم والنسائی والترمذی وابن ماجہ وغیرھم' بحوالہ.....)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱' ص ۳۷)

(۲) مفسر قرآن حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت بیع سلم کے بارے میں نازل ہوئی

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱' ص ۳۷۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۱۱۲)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ) ج ۱' ص ۲۲۰)

(۳) حضرت ربیع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب آیت......

وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ

......نازل ہوئی تو بعض اہل معاملہ کاتبوں کے پاس آکر دستاویز لکھوانے کی فرمائش کرتے اگر وہ کاتب کہتا کہ مجھے اس وقت اور مصروفیت ہے کسی اور کاتب سے لکھوالو' تو یہ اسے پکڑ لیتے اور کہتے کہ تجھے دستاویز لکھنے کا اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے پھر کیوں انکار کرتا ہے' بغیر لکھوائے نہ چھوڑتے' اس سے کاتبوں کو بہت دشواری ہوگئی۔

اس پر آیت کریمہ کا جملہ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ نازل ہوا۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱' ص ۳۷۰)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ دو افراد یا جماعتوں کے درمیان طلب نفع کے لئے باہمی رضامندی سے مال کا لین دین تجارت کہلاتا ہے' مال موجود ہو یا اس کی ادائیگی کا ذمہ لیا گیا ہو' دونوں صورتوں میں جواز ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۱۱۲)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ) ج ۱' ص ۲۲۰)

﴿۲﴾ دو عوضوں میں سے اگر ایک نقد ہو اور دوسری ادھار بذمہ خریدار' تو اس ادھار کو اصطلاح شرع میں دَین کہتے ہیں اور اگر کوئی جنس یا نقد محض ادھار لی جائے تو اسے قرض کہتے ہیں' دَین کی ادائیگی مقرر مدت کو لازم ہے' مقرر مدت سے پہلے

اس کا مطالبہ جائز نہیں، قرض کی صورت میں قرض خواہ جب چاہے مطالبہ کرسکتا ہے، قرض درحقیقت عاریہ ہے، دین کے بارے میں **اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی** کا حکم واضح ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۵)

﴿۳﴾ تبادلہ جنسین چند وجہوں پر ہے۔

(ا) دو جنسوں کا تبادلہ دست بدست نقد ہو' یہ بیع نقد یا بیع حاضرہ کہلاتی ہے'

(ب) قیمت ادھار ہو اور مال نقد وصول کرلیا جائے' قیمت بذمہ خریدار دین ہوتی ہے۔

(ج) قیمت نقد ادا کردی جائے اور مال مدت مقرر کو وصول کیا جائے' یہ بیع سَلَم کہلاتی ہے۔

(د) کسی کاریگر سے کہہ دیا جائے کہ اس طرح کی شئ میرے لئے بنادو اس کی قیمت ٹھہرالی جائے یہ رسم استصناع کہلاتی ہے۔

(ہ) کسی شئ کی منفعت کو مقرر نرخ پر فروخت کردیا جائے' یہ اجارہ ہے۔

(و) مال موجود نہ ہو اور قیمت بھی ادھار ہو دونوں جنسوں کی عدم موجودگی میں تبادلہ کیا جائے' یہ ناجائز ہے' کیونکہ آیت میں **بِدَیْنٍ** ہے **بِدَیْنَیْنِ** نہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۹' ۴۸۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۱)

﴿۴﴾ قیاس کا تقاضا ہے کہ بیع سَلَم ناجائز ہو کیوں کہ جس جنس کا سودا ہو رہا ہے وہ موجود نہیں' مگر کتاب اللہ' سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت اس کے جواز پر ناطق ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۵)

﴿۵﴾ تجارت' اجارہ' کرایہ' وغیرہ معاملات میں مسلمانوں کے احکام کافروں پر بھی نافذ ہیں' یعنی جو معاملہ ان امور میں مسلمان آپس میں کریں' کافروں سے بھی وہی معاملہ کریں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۲)

﴿۶﴾ جن اشیاء کی مقدار اور جنس ماپ' تول' پیمائش اور عدد سے ہو سکتی ہے ان میں بیع سَلَم جائز ہے بشرطیکہ مدت معلوم ہو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۴)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

﴿۷﴾ ایک جنس کے ادھار میں زیادتی حرام اور سود ہے' مثلاً گندم کے بدلے گندم' روپیہ کے بدلے روپیہ' ان میں زیادتی سود شمار ہوتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان'' ج ۷' ص ۱۱۶)

﴿۸﴾ اگر دو مختلف جنسوں کا لین دین ہو تو اس میں زیادتی حلال ہے اور میعاد معتبر ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۵)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان'' ج ۷' ص ۱۱۶)

﴿۹﴾ بیع سَلَم کے جواز کی سات شرطیں ہیں' ان میں سے اگر ایک بھی نہ پائی گئی تو بیع سَلَم جائز نہیں' شرطیں یہ ہیں'

(ا) مال کی جنس معلوم ہو'

(ب) مال کی نوع اور قسم معلوم ہو'

(ج) مال کی صفت معلوم ہو'

(د) مال کی مقدار معلوم ہو'

(ہ) قیمت مقرر ہو'

(و) مال کے ادا کرنے کی جگہ معلوم ہو'

(ز) مال ایسا ہو جو وقت عقد سے وقت ادا تک بازار میں دستیاب ہو۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ والنسائی والترمذی عن ابن عباس' بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)

☆ مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲' ص ۲۷۹)

جو آدمی بیع سَلَم کرے اسے چاہیئے کہ ماپ' تول اور مدت معلوم سے سَلَم کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ۸/ ۳۷۸' ۳۷۹' ۳۸۱ وما بعد)

﴿۱۰﴾ ''بیع سَلَم'' میں فروخت ہونے والی جنس کو ''مُسْلَم فِیْه'' قیمت کو ''رَاسُ الْمَال'' خریدار کو ''رَبُّ السَّلَم'' اور فروخت کرنے والے کو ''مُسْلَمُ اِلَیْه'' یا ''رَبُّ المال'' کہتے ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۵)

﴿۱۱﴾ ادھار کی بیع جیسے بیع سَلَم اور ادھار سے بیع جیسے دین ان صورتوں میں عقد کو لکھ لینا مستحب ہے دستاویز میں دَین اور مدت واضح الفاظ میں ہونا ضروری ہے تاکہ تنازع پیدا نہ ہو اور مال محفوظ رہے۔

فَاكْتُبُوْهُ کا امر استحباب کے لئے ہے جیسا کہ درج ذیل ارشاد ربانی میں امر استحباب کے لئے ہے۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاجاؤ

(سورۃ الجمعہ آیت ۱۰)

نماز جمعہ کے بعد دنیوی کاروبار مباح ہے واجب نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۸۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۴۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۸۲ ومابعد)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۳۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۲۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۵، ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ص ۵۵، ۵۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۷)

﴿۱۲﴾ دستاویز کا مضمون وہ لکھوائے جس کے ذمہ دَین ہے یہ تحریر درحقیقت اس کی طرف سے اقرار ہے کہ میں نے فلاں کو فلاں شیٔ اتنی مقدار میں فلاں تاریخ کو ادا کرنا ہے مدیون مبہم عبارت نہ لکھے اور نہ لکھوائے رب تعالی سے ڈر کر پورا حق لکھوائے آیت مبارکہ کا یہی منشا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۸۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۴۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۸۴۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۵۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۱۲۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۸)

﴿۱۳﴾ مُحَرِّر مدیون مُقِر کے اقرار کا مضمون لکھے نہ کہ اس کی عین عبارت' کیونکہ مُقِر کی عبارت اکثر بے ڈھنگی ہوتی ہے' مُحَرِّر دین کی جنس' وصف' قدر اور مدت کو واضح عبارت میں اس طرح لکھے کہ فریقین میں سے کسی کا حق ضائع نہ ہو' مشتری یا بائع کو نقصان پہنچانے کے لئے محض قانونی شکنجہ میں جکڑنے کی بے جا کوشش نہ کرے' یہی حکم ہر دین کا ہے' مثلاً مہر موجل' قرض' اجارہ' بیع سلم وغیرہ۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۳' ۱۳۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۸)

﴿۱۴﴾ عقود اور معاملات کی تحریر کرنا یا تحریر کرانا واجب نہیں مستحب ہے۔ مگر جب تحریر کرے یا کرائے تو واجب ہے کہ تحریر صاف واضح اور انصاف کے ساتھ ہو' تاکہ آئندہ جھگڑا یا شک نہ پڑے' اس کی مثال یہ ہے کہ نفل عبادت ادا کرنا واجب نہیں مگر جب ادا کرے تو عبادت کی شرائط کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے' نفل عبادت کے واجبات بیان کرنا علماء پر واجب ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وصحبہ وبارک وسلم کے زمانہ مقدس میں معاملات اور عقود کی تحریر بالعموم نہ ہوتی تھی' صحابہ کرام' سلف صالحین' ائمہ مجتہدین اور علمائے کاملین کے سامنے لین دین بغیر تحریر ہوتا رہا' یہ حضرات اس سے واقف رہے مگر کسی نے انکار نہیں کیا' یہ بات اس امر کی دلیل ہے کہ معاملات اور عقود کی تحریر صرف مستحب ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۳' ۴۰۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

﴿۱۵﴾ جس معاملہ اور عقد میں تنازع کا حدشہ ہو اس کا لکھ لینا ہی بہتر ہے' جس طرح زمین' مکان' دکان وغیرہ کی رجسٹری' یہ عقد خواہ نقد ہو یا دین۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)

﴿۱۶﴾ کاتب کے لئے لازم ہے کہ وہ تحریر اور اس سے متعلقہ امور سیکھ لے' تحریر کے مسائل سیکھنا فرض کفایہ ہے' یعنی اگر قوم کا ایک فرد بھی سیکھ لے فرض ادا ہو جائے گا' ورنہ تمام گناہگار ہوں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۸۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳ ص ۵۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۷)

﴿۱۷﴾ کاتب متعاقدین کے سامنے بیٹھ کر تحریر کرے اور اس پر متعاقدین اور گواہوں کے دستخط کروالے تاکہ انکار کی گنجائش نہ رہے' آیت مذکورہ میں: **وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ...... الآية** سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۳۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۳۸۲۔)

﴿۱۸﴾ کاتب کے لئے تحریر کی اجرت لینا جائز ہے' عالم کو مسئلہ بتانے کی اجرت لینا حرام ہے' کیونکہ لکھنا مستحب اور مسئلہ بتانا فرض ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۳۸۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۳۸۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۴۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۴۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۳۴)

﴿۱۹﴾ فرض عین اور حرام پر اجرت لینا حرام ہے' اور اگر اجرت لے گا تو اس کی ملک نہ ہو سکے گی' اس کا لوٹانا فرض ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۸۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۳۸۵)

﴿۲۰﴾ جہاں اجرت لینا حرام ہے وہاں اجرت دینا بھی حرام ہے' مثلاً داڑھی منڈانے کی اجرت لینا دینا حرام' حرام تماشا دکھانے کی اجرت لینا دینا حرام' شراب پلانے کی اجرت لینا دینا حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۸۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۳۸۵)

﴿۲۱﴾ ایسے کاتب کا انتخاب کیا جائے جو دیانت دار' سمجھ دار اور تحریر کے جملہ مسائل سے بخوبی واقف ہو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۲۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)

﴿۲۲﴾ مدیون اگر دین کی تحریر لکھوانے سے معذور ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے تحریر کروادے' مثلاً مدیون بے وقوف' احمق یا بے عقل ہے' بچہ یا ضعیف ہے' گونگا یا زبان سے ناواقف ہے تو اس کا قریبی رشتہ دار دین کی تحریر کرادے' تحریر یوں کروائے کہ میں اپنے فلاں عزیز کی طرف سے یہ عقد کر رہا ہوں اور اس کے حقوق میرے ذمہ واجب الادا ہیں' ولی کارکن' مترجم کمی بیشی کے بغیر لکھوائے' آیت مبارکہ میں اس کی صراحت ہے' اسی طرح غیر حاضر' پردہ نشین عورت' قیدی اور بیمار کی طرف سے ان کا ولی اقرار کرسکتا ہے اور ان کی طرف سے دین کی تحریر کرسکتا ہے' یہ تحریر بمنزلہ اقرار کے ہے' **فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ** سے یہی مستنبط ہوتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۷۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ' ج ۲' ص ۱۲۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۸)

﴿۲۳﴾ مخبوط الحواس' احمق وغیرہ کے تصرفات ولی کی اجازت سے مشروط ہیں' اس کے بغیر ان کے تصرفات فاسد ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ' ج ۲' ص ۱۲۲)

﴿۲۴﴾ مسلمان کا متولی' وکیل اور مترجم کافر بھی ہوسکتا ہے' وصی ذمی اور فاسق نہیں ہوسکتا۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۷)

﴿۲۵﴾ معذور اور یتیم کے ذمہ حقوق کے بارے میں ولی کا اقرار مقبول ہے' خواہ تحریری ہو یا زبانی۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۱)

﴿۲۶﴾ زنا کے سوا باقی معاملات' عقود' حقوق مالیہ' حقوق بدنیہ اور حدود میں دو عاقل بالغ غیر فاسق مردوں کی گواہی کافی ہے۔

آیت مبارکہ مذکورہ میں......

"وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ"

میں یہی مسئلہ واضح طور پر بیان ہوا ہے۔

ثبوت زنا کے لئے چار عاقل بالغ مردوں کی عینی گواہی لازمی ہے۔

اس سلسلہ میں ارشاد ربانی ہے۔

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ☆

(سورۃ النور' ۱۳)

اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۴۹۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۵۱)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۳۸۹)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۶)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۳۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۲۲۱)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱ ص ۲۲۱)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۷ ص ۳۳۵)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۵۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷ ص ۱۱۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲ ص ۱۳۷)

﴿۲۷﴾ اپنے معاملات' حقوق مالیہ اور بدنیہ میں دو گواہ بنا لینا مستحب ہے تاکہ تنازع کے وقت ان کی گواہی سے حقوق ضائع نہ ہوں' مدت ہو یا نہ ہو۔

رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ (اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو) (سورۃ البقرۃ آیت' ۲۸۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ ص ۳۳۶)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۵۸)

﴿۲۵﴾ گواہ کی دو حیثیتیں ہیں۔

(ا) کسی واقعہ کا گواہ بننا' جسے تحمل شہادت کہتے ہیں۔

(ب) کسی واقعہ کی گواہی دینا' جسے ادائے شہادت کہتے ہیں۔

تحمل شہادت کے لئے عاقل بالغ مرد ہونا کافی ہے' لیکن ادائے شہادت کے لئے غیر فاسق یا کم از کم مستور الحال ہونا لازمی ہے۔

ارشاد ربانی: مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ ...... الآیۃ میں یہ مسئلہ بیان ہوا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۳۸۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۲۲۱)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل

﴿۲۹﴾ شہادت کا معیار تین امور ہیں۔

(ا) عدالت

(ب) نفی تہمت

(ج) تیقظ (حفظ اور قلت غفلت)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۹۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۸)

﴿۳۰﴾ متقی گواہ وہ مسلمان ہے جو کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو' صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو' کیونکہ صغیرہ پر اصرار کرنا گناہ کبیرہ بن جاتا ہے' مثلاً جھوٹ بولنا اور بار بار داڑھی منڈانا یا حد شرع سے کم کرنا صغیرہ سے کبیرہ بن جاتا ہے' مروت کے خلاف نہ کرتا ہو' مثلاً بازار میں چلتے پھرتے کھانا' رذیل امور سے اجتناب کرتا ہو' ایسے متقی آدمی کی گواہی دیگر شرائط سے مقبول ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۹۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۳)

﴿۳۱﴾ جھوٹی گواہی دینا سخت ترین گناہ کبیرہ ہے۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ

☆ (رواہ البخاری عن انس' بحوالہ
☆ بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
☆ مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱' ص ۸۸)

اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' کسی جان کو ناحق قتل کرنا' والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی سب سے بڑے گناہ ہیں۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)

﴿۳۲﴾ تنازع کے وقت فیصلہ کا مدار گواہی پر ہے نہ کہ دستاویز پر' دستاویز تو گواہوں کو یاد دلانے کے لئے ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۱۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۹)

﴿۳۳﴾ مقبول گواہی کی دس شرطیں ہیں' سب پائی جائیں گی تو شہادت تسلیم کی جائے گی۔

(ا) آزاد ہونا۔

(ب) مسلمان ہونا۔

(ج) بالغ ہونا۔

(د) تقویٰ۔

(ہ) واقعہ سے واقفیت ہونا۔

(و) گواہ کا نفع نہ ہونا۔

(ز) اس سے دفع ضرر نہ ہونا۔

(ح) غلط گوئی اور بے مروتی میں شہرت نہ ہونا۔

(ط) مشہود لہ کا بیٹا یا غلام نہ ہونا۔

(ی) مشہود علیہ کا دشمن نہ ہونا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۹۴)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۱۲۲)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۵۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۳۲)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۳)

﴿۳۴﴾ خنثیٰ مشکل کی گواہی قبول نہیں، گواہ کا مرد ہونا لازم ہے، آیت مبارکہ میں "**مِنْ رِّجَالِکُمْ**" (مردوں سے ہو) واضح ہدایت موجود ہے۔

خنثیٰ مشکل اگر فوت ہو جائے تو اس کو مرد یا عورت غسل نہ دے بلکہ تیمم کرایا جائے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۰۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۹۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۳۷)

﴿۳۵﴾ اولاد کی گواہی والدین کے حق میں مقبول نہیں، والدین کی گواہی اولاد کے حق میں مقبول نہیں، بیوی اور خاوند کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں مقبول نہیں، دشمن کی گواہی دشمن کے خلاف مقبول نہیں، اولاد کی گواہی والدین کے خلاف مقبول ہے، اجیر کی مستاجر کے حق میں مقبول نہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا مَجْلُوْدَةٍ وَّلَا ذِيْ غَمَرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا مَجَرَّبٍ عَلَيْهِ شَهَادَةُ زُوْرٍ وَّلَا التَّابِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا الظَّنِيْنَ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ

☆ (جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) ج ۲ ص ۶۵ عن عائشۃ)

☆ (سنن ابن ماجہ از امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) ص ۱۷۱ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

وفی روایۃ ولاذی غمر لاخنۃ

خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت کی گواہی قبول نہیں، جس مرد یا عورت کو حد میں کوڑے لگے ہوں ان کی گواہی مقبول نہیں، اپنے بھائی سے دشمنی رکھنے والے کی گواہی دشمن بھائی کے خلاف قبول نہیں، جھوٹی

گواہی دینے میں شہرت والے کی گواہی مقبول نہیں' خاندان کے کسی ایسے فرد کی گواہی مقبول نہیں جو اس کا تابع ہو' اپنے نسب اور قرابت میں غلط بیانی کرنے والی کی گواہی مقبول نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ص ۵۰۳' ۵۰۹ و مابعد)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)

﴿۳۶﴾ ہر مسلمان جس کا صالح ہونا ظاہر ہو اور اس کا فسق ظاہر نہ ہو' یا مستور الحال ہو شہادت کے سلسلہ میں وہ عادل ہے' اگر مشہود علیہ اس کی عدالت پر اعتراض کرے تو قاضی اس کے حالات پوشیدہ طور پر دریافت کرے' ورنہ حاجت نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۹۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)

﴿۳۷﴾ مسلمان کے خلاف کافر کی گواہی قبول نہیں' البتہ کافر کی کافر کے خلاف گواہی قبول ہے' اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خطاب فرماتے ہوئے گواہوں کی صفت میں فرمایا: **مِنْ رِّجَالِكُمْ** ...... الآیۃ (یعنی وہ تم مسلمانوں میں سے ہوں) گواہ کا مسلمان ہونا لازمی ہے۔

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۸)

﴿۳۸﴾ ادائے شہادت کے پیش نظر ایسے گواہ تلاش کرنا بہتر ہے جن کی گواہی قاضی اسلام کے ہاں مقبول ہو' یعنی وہ متقی اور عادل ہوں' فاسق نہ ہوں' ارشاد ربانی ...... **مِمَّنْ تَرْضَوْنَ** ...... الآیۃ میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۲' ۱۲۳)

﴿۳۹﴾ نابالغ بچے' دیوانے' خنثی مشکل' کافر' غلام اور فاسق کی گواہی مسلمان کے خلاف مقبول نہیں' اسی طرح شطرنج کھیلنے والے' جوئے باز' کبوتر باز' جھوٹی قسمیں کھانے میں شہرت والے' نماز پنجگانہ چھوڑنے والے' بدعتی' خوارج اور فسق عقائد والے کی گواہی مقبول نہیں' کیونکہ گواہی کی صفت میں: **مِنْ رِّجَالِكُمْ** الآیۃ اور **مِمَّنْ تَرْضَوْنَ** وارد ہے۔

فاسق کے بارے میں حکم ربانی یوں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ☆

(سورۃ الحجرات آیت ۹)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

لہٰذا مذکورہ بالا افراد گواہوں کی صف سے خارج ہوگئے۔

اسی پر اجماع امت ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۹۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۲۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۳)

﴿۴۰﴾ حدود اور قصاص میں محض مردوں کی گواہی مقبول ہے، عورتوں کی گواہی اس ضمن میں معتبر نہیں، اجماع امت اسی پر واقع ہے۔

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۲۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۰۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۵۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۹)

﴿۴۱﴾ عورتوں کے مخصوص حالات، جن پر مرد اطلاع نہ پاسکیں وہاں ایک عورت کی گواہی مقبول ہے، مثلاً عورت باکرہ ہے یا ثیبہ، عورتوں کے اندرونی عیوب، طلاق کی عدت، بچہ کی پیدائش وغیرہ۔

حدیث شریف میں ہے:

لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَآءِ وَحْدَهُنَّ اِلَّا عَلٰی مَالَایَطَّلِعُ عَلَیْهِ اِلَّاهُنَّ مِنْ عَوْرَاتِ النِّسَآءِ وَمَایُشْبِهُ ذٰلِکَ، مِنْ حَمْلِهِنَّ وَحَیْضِهِنَّ

☆ (رواہ عبد الرزاق فی الجامع عن ابن عمر، بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۷ ح ۱۷۷۸۰)

محض عورتوں کی شہادت جائز نہیں سوائے ان امور کے جن پر صرف عورتیں ہی اطلاع پاسکیں، مثلاً عورتوں کے عیوب، حمل، حیض وغیرہ۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۰۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۵۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۳۱)

﴿۴۲﴾ مالی حقوق کے علاوہ نکاح، طلاق، وصیت، حوالہ، وقف اور صلح وغیرہ میں اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو واضح طور پر بیان فرمادیا ہے۔ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۲۵، ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۳۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۱)

﴿۴۳﴾ بلاوجہ عورتوں کو گواہ کے طور پر پیش کرنا مناسب نہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۵۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۹)

﴿۴۴﴾ محض عورتوں کی گواہی عقود مالیہ اور بدنیہ میں معتبر نہیں خواہ زیادہ ہوں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۲۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۹)

﴿۴۵﴾ مدعی علیہ شہادت کو تسلیم کرلے اور قاضی کا فیصلہ نافذ ہونے دے، ممکن ہے گواہ جھوٹے ہوں مگر نص قرآنی کے مطابق گواہوں کی گواہی پر فیصلہ ہوگا، آیت مذکورہ میں رفع تنازع کے لئے گواہوں کی گواہی کو ٹھہرایا گیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۲۶)

﴿۴۶﴾ مالی اور غیر مالی عقود اور معاملات میں مدعی کے ایک گواہ اور اس کی قسم کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جائے گا، مدعی دو گواہ پیش کرے یا مدعی علیہ سے قسم لی جائے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ اِلَّا فِی الْقَسَامَۃِ

☆ (رواہ البیہقی وابن عساکر عن ابن عمر، بحوالہ......)
☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۱۵۲۸۲)

گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعی علیہ کے ذمہ ہے، مگر صدقہ کے مال میں۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو کچھ لوگ لوگوں کے خون اور مال کا دعویٰ کرنے لگیں، لیکن قسم مدعی علیہ پر ہے۔

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ، بحوالہ......)
☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۶، ح ۱۵۲۸۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۱۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۹۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ص ۱۲۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۳)

﴿۴۷﴾ گواہی میں لفظ "شہادت دیتا ہوں" ضروری ہے۔

گواہوں کے بارے میں رب کریم کا ارشاد ہے:

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ...... الآية (آیت مذکورہ)

اور اپنے مردوں میں دو گواہ بنالو کہ وہ گواہی دیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۳۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۸۰)

﴿۴۸﴾ معاملات قرض میں گواہ کا موقعہ معاملت میں موجود ہونا لازم ہے آیت مبارکہ میں "شَهِيدَيْنِ" کا کلمہ اس پر شاہد ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۳۵)

﴿۴۹﴾ ہر گواہی میں گواہ کا واقعہ دیکھنا شرط نہیں بعض اوقات شہرت ہی گواہی کی بنیاد بنتی ہے مثلاً عورت اور مرد بطور خاوند اور بیوی کے رہتے ہوں اور ان کی نکاح کے شہرت پائی جاتی ہو تو ان کے نکاح کی گواہی دینا جائز ہے اسی طرح طلاق نسب اوقاف اور محبوبان الٰہی کے تبرکات کی شہرت کی بنا پر گواہی دینا جائز ہے اس کے لئے کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۹۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۹۶)

﴿۵۰﴾ عورتوں کی روایت حدیث محدثین کرام شکر اللہ سعیھم کے نزدیک مقبول ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ راوی روایت سے کسی مسلمان پر کسی حکم کا لزوم نہیں ہو جاتا مسلمانوں پر تو پہلے ہی سے احکام الٰہیہ کی پابندی لازم ہے اس کو صرف احکام کی طلب ہوتی ہے اور علم کے راستہ کا طلب گار ہوتا ہے اب اگر کسی یقینی طریقہ سے اس کو علم ہو گیا تو اس حکم کا یقین ہو بھی گیا اس پر وہ عمل بھی بطریق یقین کرتا ہے اور اگر کسی ظنی طریق سے اس کو حکم کا علم ہو تو اس کو یقینی علم حاصل نہیں ہوتا ظنی ہوتا ہے مگر وہ طلب ثواب کی امید یا عذاب کے خوف سے اس پر عمل کرتا ہے بشرطیکہ کسی دوسرے قوی طریق روایت سے اول حکم کے خلاف کوئی دوسرا حکم اس کو نہ پہنچا اور یہ بات تقاضائے عمل کے موافق ہے پھر نصوص قطعیہ اور اجماع امت سے بھی احادیث آحاد کا موجب عمل ہونا ثابت ہے اس لئے اخبار آحاد کے ظنی العلم ہونے کے باوجود عمل کرنا واجب ہے یہی وجہ ہے کہ روایت احادیث میں وہ شرطیں ضروری نہیں جو شہادت کے لئے لازم ہیں یعنی آزاد ہونا مرد ہونا تعداد وغیرہ۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۰۸،۵۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۲۶)

﴿۵۱﴾ حاکم کو اگر واقعہ کا علم یقینی ہو تو اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کرسکتا ہے' شہادت تو علم حاصل کرنے کے لئے ہے' شہادت سے حاصل ہونے والا علم ظنی ہوتا ہے' گمان غالب کے مقابلہ میں اس کا علم یقینی ہوتا ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بحیثیت امیر المؤمنین خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے باغ فدک کے دعویٰ کے خلاف ایک حدیث کی رو سے فیصلہ کردیا' یہ حدیث انہوں نے حضور سید عالم ﷺ سے خود سنی تھی۔

حدیث شریف یہ ہے: **لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ**

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۱ ص ۵۲۶ عن عائشہ)
☆ (رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ وابوداؤد والنسائی عن عمر وعن عثمان وسعد وطلحۃ والزبیر وعبدالرحمٰن بن عوف)
☆ (رواہ احمد والبخاری ومسلم عن عائشہ)
☆ (ورواہ مسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۱ ح ۳۰۴۵۸)

ہم گروہ انبیاء کسی کو وارث نہیں بناتے جو ہم ترکہ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۴۰)

﴿۵۲﴾ حاکم اپنا حق خود وصول کرسکتا ہے اسے گواہوں کی حاجت نہیں' البتہ حاکم اگر اپنا مقدمہ کسی اور حاکم کے سامنے پیش کرے تو اسے گواہوں کی حاجت ہوگی۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا' بعد ازاں اعرابی نے گھوڑا دینے سے انکار کردیا اور کہا کہ میں نے آپ سے کوئی سودا نہیں کیا' آپ نے فرمایا کہ تو نے گھوڑے کا سودا مجھ سے کیا ہے' اتفاق سے اس وقت کوئی گواہ موجود نہ تھا' حضور ﷺ نے بغیر گواہ کے اپنا حق وصول فرمایا' تنازع پر حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے گواہی دی' حالانکہ وہ عقد کے وقت موجود نہ تھے' حضور مختار عالم ﷺ نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر کردیا' یہ تو حضور اکرم ﷺ کا اختیار تھا۔

☆ (رواہ ابوداؤد والنسائی والبخاری ج ۲ ص ۷۰۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۴۰)

﴿۵۳﴾ نابینا کی شہادت مقبول نہیں کہ وہ معاملہ یا عقد کا معائنہ نہیں کرسکتا' البتہ اس کی خبر اور روایت حدیث معتبر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۹۸'۵۰۰)

﴿۵۴﴾ دیہاتی اور شہری کی گواہی برابر ہے یعنی جس طرح شہری کی گواہی مقبول ہے دیہاتی کی گواہی بھی مقبول ہے۔

حضور سید الانبیاء علیہ السلام کے روبرو ایک اعرابی نے رمضان المبارک کے چاند ہونے کی گواہی دی' حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ منادی کریں کہ وہ کل صبح رمضان المبارک کا روزہ رکھیں' رویت ہلال میں حضور ﷺ نے بدوی کی گواہی قبول فرمالی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۵۰)

﴿۵۵﴾ گواہ کی عدالت غلبہ ظن سے ثابت ہو جاتی ہے' گواہ کی عدالت کے ثبوت کے لئے حقیقی علم لازم نہیں' اگر ایسا ہو تو امور دین و دنیا معطل ہو جائیں گے' حقوق' املاک' انساب' خون اور فروج کی حرمت ضائع ہو جائے گی' ان کا علم ظنی ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے' لہٰذا غلبہ ظن ہی موجب حکم ہے' یہی وجہ ہے کہ امام کا معصوم ہونا لازم نہیں' قیاس کی نفی کرنے والوں کا قول اسی وجہ سے باطل ہے' اگر قیاس اور کثرت رائے کی نفی کر دیں تو اکثر حقوق ضائع ہو جائیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۸)

﴿۵۶﴾ گواہ دینے میں ہر گواہ کے لئے ایک حکم ہے' جس کی تقسیم اس طرح ہے۔

(ا) حدود اور قصاص میں گواہ کو گواہی دینے نہ دینے کا اختیار ہے' بلکہ گواہی دینا افضل ہے کہ لوگوں کے گناہ پر پردہ ڈالنا بہتر ہے' بشرطیکہ اس سے کسی کا حق ضائع نہ ہو۔

(ب) حقوق کی گواہی مدعی کے طلب پر واجب ہے' اگر گواہی نہ ہو گی حق ضائع ہو جائے گا۔

"**وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ...... الآية**" میں اسی کا بیان ہے۔

(ج) حقوق شرعی کی گواہی خود بخود دینا لازم ہے اس میں بلانے کی حاجت نہیں' جیسے رمضان' شوال وغیرہ کے چاند کی رؤیت' رضاعت کی شہادت' اس طرح کہ اگر ایسا نکاح ہونے والا ہو کہ جس میں طرفین میں رشتہ رضاعت ہو اور اس کا علم صرف اسی کو ہے ایسی صورت میں بلا طلب گواہی دینا لازم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۶)

﴿۵۷﴾ مدعی پر لازم ہے کہ وہ گواہ کا احترام کرے' اس کا اعزاز بجا لائے' بے جا سے تکلیف نہ دے' قاضی تک پہنچنے میں اگر اسے سواری پر سفر کرنا پڑے تو اس کا زاد راہ مدعی کے ذمہ ہے' "**اِذَا مَا دُعُوْا ...... الآية**" میں اس کا اشارہ ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے۔

اَكْرِمُوا الشُّهُوْدَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَسْتَخْرِجُ بِهِمُ الْحُقُوْقَ وَيَدْفَعُ بِهِمُ الظُّلْمَ

☆ (اخرجہ الباناسی فی جزء و الخطیب البغدادی و ابن عساکر عن ابن عباس بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان ج ۷' ح ۱۷۷۳۳)

گواہوں کی عزت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے حقوق دلواتا ہے اور ان کے ذریعے ظلم روکتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۳۷)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۲)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)

﴿۵۸﴾ دینی یا دنیوی مجبوری کی صورت میں گواہ گواہی دینے سے معذرت کرسکتا ہے' مثلاً اس قدر بیمار یا لاغر ہے کہ قاضی کے ہاں حاضر نہیں ہوسکتا۔

اگر کوئی گواہ اپنی معذوری کے باعث حاکم تک نہ جاسکتا ہو مگر اس کی گواہی لازمی ہو تو حاکم خود اس کے پاس آکر گواہی لے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۳۶)

﴿۵۹﴾ تجارت اگر دست بدست ہو خریدار اور فروخت کرنے والا عوضین پر موقعہ پر ہی قبضہ کرلیں تو اس عقد کی تحریر اور اس پر گواہ بنالینا ضروری نہیں البتہ اگر تحریر کرلی جائے تو افضل ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں اس کی وضاحت ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۵۲۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۳۴)

﴿۶۰﴾ گواہ اور کاتب کے لئے لازم ہے کہ متعاقدین میں کسی کا نقصان نہ کریں' کہ کم وبیش لکھ دیں' یا زیادہ مانگیں' جانبداری سے کام لیتے ہوئے غلط گواہی دیں' اور متعاقدین کے لئے لازم ہے کہ گواہ اور کاتب کا نقصان نہ کریں' اس طرح کہ کاتب کو اس کی اجرت نہ دیں اور گواہ کو سفر کا خرچ نہ دیں' یا گواہی دینے میں اس کے کاروبار کا نقصان نہ کریں' گواہ' کاتب یا متعاقدین میں اگر کوئی دوسرے کو نقصان پہنچائے گا تو وہ فاسق ہوگا' آیت مقدسہ نے واضح طور پر بیان فرمادیا

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۵۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۷)

﴿۶۱﴾ سفر وحضر میں کاتب ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں رہن رکھنا جائز ہے' حضور سید عالم ﷺ نے کچھ غلہ کے عوض اپنی ذرہ ابوشحم یہودی کے ہاں گروی رکھی تھی۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۵۲۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۰۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ ص ۳۳۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۳۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۲۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱ ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۵)

﴿۶۲﴾ خریداری کے وقت قیمت ادھار ہونے کی صورت میں کوئی شیٔ گروی رکھنا جائز اور مستحب ہے' واجب نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲' ص ۱۴۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) 'ج ۱' ۲۲۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'ج ۱' ص ۳۳۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۵)

﴿۶۳﴾ اصطلاح شرع میں رہن ایسی شیٔ کو کہتے ہیں جس کو کوئی شخص اپنے حق کے عوض جائز طور پر روک لے' تا کہ وہ اپنا حق وصول کر سکے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۰۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۱' ص ۱۴۱)

﴿۶۴﴾ رہن پر جب تک قبضہ نہ ہو مکمل نہیں ہوتا۔

قرآن مجید میں "مَقْبُوضَةٌ" کی وضاحت سے یہ مسئلہ اخذ ہوا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۱۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) 'ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲' ص ۱۴۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۵)

﴿۶۵﴾ وہ مشترک شیٔ' جس کے ہر جزو میں شرکت ہو اور تقسیم اجزاء نہ کی گئی ہو وہ شیٔ منقسم ہو یا غیر منقسم' اس کا رہن جائز نہیں کیونکہ اس کے تمام اجزا پر قبضہ مکمل نہیں ہوتا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۱۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲' ص ۱۴۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۰)

﴿۶۶﴾ گروی کرنے والا جب تک گروی رکھنے والے کے ایک روپیہ کا بھی قرض دار رہے گا اپنی مرہونہ شیٔ واپس لینے کا حقدار نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲' ص ۱۴۱)

﴿۶۷﴾ جب مرتہن مال مرہون پر قبضہ کرلے تو اس کا قبضہ تسلیم کیا جائے گا مگر مال مرہون گروی کرنے والے کی ملک رہے گا' مرتہن مال مرہون سے نفع نہیں لے سکتا' اگر جانور سواری کا ہو تو اس پر سواری نہیں کر سکتا' کپڑا ہو تو پہن نہیں سکتا' مکان میں رہ نہیں سکتا' زمین کی پیداوار نہیں لے سکتا' مرہون کی پیداوار اور منافع مرتہن کے پاس بطور رہن رہیں گے' ان کو اصل رہن کا حکم حاصل ہوگا' وہ پیداوار اور منافع راہن کی ملک میں ہوں گے' مرتہن ان سے نفع لے گا تو سود شمار ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۱)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱' ص ۶۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۳' ۱۴۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۱)

﴿۶۸﴾ مرتہن اگر مال مرہون سے نفع اٹھائے یا اس کی پیداوار یا منافع حاصل کرنا چاہے تو نفع اور پیداوار کی قیمت کو اصل رہن کی ضمان سے کم کرتا رہے' جب اس کا قرض پورا ہو جائے تو رہن کو چھوڑ دے' اسے بیع بالوفا کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۴)

﴿۶۹﴾ مال مرہون میں راہن کا ہر تصرف ناجائز ہے' کیونکہ وہ مرتہن کے قبضہ میں ہے' لیکن اگر اس نے کوئی تصرف کرلیا تو بجائے خود ہو جائے گا' مگر اس کا نفاذ مرتہن کی اجازت یا مال مرہون کی واگذاشت پر موقوف رہے گا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۳)

﴿۷۰﴾ قابل قسمت چیزوں کا ہبہ بغیر قبضہ مکمل نہیں ہوتا اور جو شئی ناقابل تقسیم ہے جیسے جائیداد زمین' مکان وغیرہ' اس کا ہبہ بغیر قبضہ کے ہو جائے گا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۳)

﴿۷۱﴾ آپس کی اصلاح اور رفع تنازع کے باعث مجہول تجارتیں حرام ہیں' کیونکہ ان سے عداوت اور تنازع واقع ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جوا' شراب نوشی وغیرہ حرام ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ☆

(سورۃ المائدہ آیت' ۹۱)

شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں' اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے' تو کیا تم باز آئے۔

اللہ کی حرام کردہ اشیاء سے روکنے میں جو بھلا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کھول کر بیان فرماتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۚ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ☆

(سورۃ النساء آیت' ۶۶)

اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے تو اس میں ان کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۴۱۶)

﴿۷۲﴾ مقروض اگر کوئی ہدیہ کرے تو قرض خواہ نہ لے سواری پر سوار کرے نہ ہو اگر قرضہ سے پہلے ان کے تعلقات ہوں تو ہدیہ لینے میں ہرج نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۱۹)

﴿۷۳﴾ مرتہن جب راہن کی اجازت سے مرہون شی کو اجرت پر دے یا راہن مرتہن کی اجازت سے مرہون کو اجرت پر دے تو رہن ختم ہو جائے گا اور مال مرتہن کے قبضہ سے نکل جائے گا قبضہ چونکہ رہن کی شرط ہے جب قبضہ ختم ہوا رہن ختم ہوا رہن کے بارے میں رب تعالیٰ کا ارشاد ” فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ “ اس کی واضح دلیل ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۱،۵۳۲)

﴿۷۴﴾ مستعار شیٔ پر قبضہ نہیں ہوتا عاریہ دینے والا جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۲)

﴿۷۵﴾ رہن کرتے وقت اگر راہن کہے کہ اتنی مدت مثلاً ایک ماہ تک رقم ادا نہ کروں تو اسے بیع سمجھا جائے چونکہ رہن معلق بشرط نہیں ہوتا یہ رہن بیع کے حکم میں ہے اور شرط باطل ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۳)

﴿۷۶﴾ دین کی مقدار کے بارے میں اگر اختلاف ہو تو اس کا قول معتبر ہے جس پر دین ہے رب کریم نے تحریر کا اسے حکم دیا ہے جس پر قرض ہو لہٰذا اسی کا قول معتبر ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا (سورہ بقرۃ آیت ۲۸۲)

اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے۔

حدیث شریف میں ہے۔ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

گواہ مدعی کے ذمہ ہیں اور مدعی علیہ کے ذمہ قسم ہے۔

☆ (رواہ الترمذی عن ابن عمر بحوالہ......)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ ج ۱ ص ۲۲۰)

اگر مدعی گواہ نہ پیش کر سکے تو مدعی علیہ کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۴،۴۸۱)

﴿۷۷﴾ مہر موجل، عقد اجارہ، بدل صلح، عقد خلع، قتل عمد کی دیت، بدل کتابت وغیرہ تمام دُیُون مثل دین بیع کے ہیں، یعنی ان پر بھی گواہ بنانا، لکھ لینا اور ان کے بدلے رہن رکھنا مستحب اور جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۴۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۸۳، ۴۸۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۷۵)

﴿۷۸﴾ مال مرہون مرتہن کے ہاتھ میں مضمون ہے امانت نہیں، یعنی اگر اس کے پاس مال مرہون ہلاک ہو گیا تو اس کی ضمان دی جائے گی، اگرچہ تلف اس کے تصرف سے نہ ہوا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۶، ۵۲۸ وما بعد)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۴۵)

﴿۷۹﴾ مرتہن اگر مال مرہون پر راہن کی اجازت سے خرچ کرے تو راہن پر قرض ہو گا اور اگر بغیر اجازت خرچ کرے تو ایک قسم کا احسان ہو گا، قرض نہ ہو گا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۸)

﴿۸۰﴾ قرض مال مرہون کی قیمت کا ہو یا برابر یا اس سے کم، تو مال مرہون کے تلف ہو جانے کی صورت میں قرض بھی ساقط ہو جائے گا اور جتنا مال مرہون قرض سے زائد ہو وہ امانت سمجھا جائے گا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۴۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۶)

﴿۸۱﴾ اگر راہن مر جائے تو گروی مال راہن کے قرض خواہوں کو نہیں دیا جائے گا، بلکہ بیچ کر مرتہن کا قرض ادا کیا جائے گا، کیونکہ مرہون کا قبضہ تو مرتہن کے پہلے ہی حاصل ہے صرف ملکیت باقی ہے، حق ملکیت میں وہی زیادہ حق دار ہے جو قابض ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۴۵)

﴿۸۲﴾ رہن اگر کسی عادل کے پاس رکھا جائے تو جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۵)

﴿۸۳﴾ مقروض قرض کو وقت مقرر پر ضرور ادا کر دے کیونکہ قرض خواہ نے اسے امین جان کر بغیر تحریر کے اسے قرض دیا تھا، تا کہ اس کی امانت کا اعتبار باقی رہے، انسان پر فرض ہے کہ وہ امانت دار رہے اور ہر حال میں اس حیثیت کو برقرار رکھے۔ حدیث شریف میں ہے۔ **لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ** جو امانت دار نہیں اس کا دین مکمل نہیں۔

☆ (رواہ الطبرانی وعبد الرزاق، بحوالہ......)
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۲۴۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۴۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۸۶)

﴿۸۴﴾ امانت کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔

☆ کسی کے پاس کوئی شئ بطور حفاظت رکھی' امانت ہے۔

☆ کوئی گری پڑی شئ مل گئی' امانت ہے۔

☆ وفات پانے والے کا کل مال اور اس کی اولاد ہمارے پاس امانت ہے۔

☆ کسی کو اپنے عقد یا معاملہ پر گواہ بنالیا' گواہی امانت ہے۔

☆ کسی کو اپنا راز بتایا' امانت ہے بشرطیکہ وہ راز کسی ظلم کا نہ ہو۔

☆ کوئی یتیم ہماری پرورش میں آگیا' امانت ہے۔

☆ بادشاہ اپنی رعایا کا امین ہے۔

غرضیکہ امانت کی بہت سی صورتیں ہیں' ان سب میں حکم یہی ہے کہ امانت کی حفاظت کرے اور حق دار کو حق پہنچادے'

آیت مقدسہ...... فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَه وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّه (آیت مذکورہ)...... میں امانت کی تمام صورتیں شامل ہیں۔

﴿۸۵﴾ حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت طیبہ میں آپ کا امین ہونا بدترین کفار کو بھی مسلّم تھا' وہ دشمنی کے باعث آپ کی امانت کے معترف تھے' آپ کو'' مُحَمَّدُ الْاَمِيْنُ '' کہہ کر یاد کرتے' شب ہجرت کفار کی جو امانتیں آپ کے پاس تھی ان کی ادائیگی کے لئے حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مکہ معظمہ میں ٹھہرایا'

آج بھی گنبد خضرا میں مواجہ شریف کی جالی پر تحریر ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ

گویا امانت دار ہونا ایک سچے مسلمان کی علامت ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج'۲'' ص ۱۴۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۶)

﴿۸۶﴾ امانت ضائع ہونے میں امین پر تاوان نہیں' ہاں اگر امین اس میں تصرف کرے یا عمداً اہلاک کردے تو تاوان واجب ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج'۲' ص ۱۴۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۶)

﴿۸۷﴾ گواہ اور کاتب کو تکلیف دینا منع ہے اگر حق ضائع ہوتا ہو اور دوسری طرف گواہ اور کاتب کو تکلیف دینا لازم آتا ہو تو حق ضائع نہ کرے اور گواہ یا کاتب کو تکلیف دی جائے' گواہ اور کاتب سے معذرت کرلی جائے یا ان کا نقصان پورا کردیا جائے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۷)

﴿۸۸﴾ تقوی اختیار کرنا علم نافع کے مزید ملنے کا سبب بنتا ہے

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ☆

(سورہ بقرۃ آیت ۲۸۲)

اور اللہ سے ڈرو اور تمہیں اللہ سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

آیت مبارکہ کے کلمات کی ترتیب بڑی حسین اور بلیغ ہے' پہلے تقوی کا حکم ہوا' پھر علم نافع کا اور آخر میں اللہ تعالی کی صفت علم کا ذکر ہے۔

سیدنا امام ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ
فَاَرْشَدَنِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
وَ اَعْلَمَنِیْ بِاَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ
وَ نُوْرُ اللّٰہِ لَایُھْدٰی لِعَاصِیْ

میں نے امام وکیع سے اپنی یادداشت کی کمزوری کا شکوہ کیا' آپ نے مجھے گناہ ترک کرنے (پرہیزگاری اختیار کرنے) کا حکم دیا' اور مجھے بتایا کہ علم اللہ کا نور ہے' اور اللہ کا نور گناہگار کو نہیں دیا جاتا۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج اص ۱۳۲)

﴿۸۹﴾ آخرت کی اصلاح' اصلاح دنیا پر منحصر ہے اگر دنیوی معاملات احکام خداوندی کے مطابق سنور جائیں تو آخرت سنور جانے کی قوی امید ہے' آیت مبارکہ مذکورہ بالا میں دنیوی معاملات' لین دین کی اصلاح کے لئے کتنے حکم دیئے گئے' گواہ بنالو' لکھ لو' رہن رکھ لو' امانت اور قرض ادا کرو' پھر فرمایا' اللہ یعنی اپنے رب سے ڈرتے رہو' احکام میں حسن ترتیب نے اس مسئلہ کو واضح کر دیا۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج اص ۱۳۲)

﴿۹۰﴾ مال فی نفسہ محمود ہے بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کیا ہو اور جائز ذریعہ پر خرچ کیا گیا ہو' اس لئے مال کی حفاظت کا سب سے زیادہ اہتمام کیا گیا ہے' کتابت' گواہ اور رہن وغیرہ مال کی حفاظت کے ذرائع ہیں' اگر مال فی نفسہ محمود نہ ہوتا اس کی حفاظت کا اتنا اہتمام نہ ہوتا' اللہ تعالی نے مال کو کلمہ ''خیر'' سے تعبیر فرمایا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَاحَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرًا ۨ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ☆

(سورہ بقرۃ آیت ۱۸۰)

تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیز گاروں پر۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پا جاؤ'

(سورۃ الجمعۃ آیت'۱۰)

اللہ کے فضل سے مراد حلال مال کی طلب ہے' جس کا اللہ نے حکم دیا ہے' یہ امر اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ مال فی نفسہ حلال ہے' اس کی حفاظت اہم فرض ہے' اس کی حفاظت اتنی اہم ہے کہ اس کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جانے والا شہید ہے۔

حضور سید الکونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

☆ (رواہ الائمہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان عن سعید بن زید' بحوالہ...)
☆ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
☆ مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲' ص ۳۱۰)

جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے' جو آدمی پنی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے' جو آدمی اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے۔

﴿۹۱﴾ مذموم مال وہ ہے جو ناجائز ذرائع (مثلاً چوری' غصب' ملاوٹ' سود' جوا' رشوت' غبن فاحش' حرام تجارت' حرام پیشے وغیرہ) سے حاصل کیا جائے' اور جو مال نیکی کے رستہ پر خرچ نہ ہو وہ مال بھی مذموم ہے۔

رب قدیر کا ارشاد کریم ہے:

اَلَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ☆ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ☆ (سورۃ الھمزۃ آیت'۲'۳)

جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا...... کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔

مال کو بحیثیت مال کثرت سے طلب کرنا بھی مذموم ہے اس سے یاد الٰہی سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔

اس بارے میں رب کریم کا ارشاد مقدس ہے۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ☆

(سورۃ التکاثر آیت'۱)

تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے۔

﴿۹۲﴾ جب دین اور دنیا کے معاملات درپیش ہوں تو دین کے معاملے کو ترجیح دی جائے، تحریر معاملہ کے فوائد شمار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے ارشاد فرمایا:

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْا...... الآیۃ (سورہ بقرۃ آیت ۲۸۲)

یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھہرے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے۔

حسن ترتیب میں اللہ تعالیٰ کا ذکر مقدم ہے اور دنیوی معاملہ بعد میں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۱۲۵)

﴿۹۳﴾ حلال مال کی حفاظت فرض ہے، رزق حلال طلب کرنا اور اسے بربادی سے بچانا فرض ہے، رزق حلال تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ اور آخرت کا توشہ ہے، اس بارے میں قرآن مجید میں متعدد احکام ہیں۔

عبادات اور معاملات کے احکام قرآن مجید میں مختصر عبارات میں ہیں، مگر حفاظت مال کی مذکورہ بالا قرآن مجید کی طویل ترین آیت ہے، اس میں حفاظت مال کے احکام کو مکرر سہ کرر بیان کیا گیا ہے۔

لین دین کے معاملہ میں مال کی حفاظت کے لئے......

اوّلاً حکم ہوا: " فَاكْتُبُوْهُ " یعنی اسے تحریر کرلو تاکہ یاد رہے۔

پھر ارشاد ہوا: " وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ " یعنی کوئی کاتب تمہارا معاملہ لکھ دے۔

پھر حکم ہوا۔" وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ " لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے۔

پھر فرمایا: " فَلْيَكْتُبْ " تو اسے لکھ دینا چاہیئے۔ ایک ہی حکم کو ایک ہی آیت میں چار بار دہرایا۔

پھر فرمایا: " وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ " جس پر حق آتا ہے (مقروض) وہ لکھواتا جائے۔

پھر فرمایا: " وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ " اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے۔

اس آیت میں اسم ذاتی کے ساتھ اس کا صفاتی نام بھی ذکر فرمایا۔

پھر فرمایا: " وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا " اور حق میں کچھ رکھ نہ چھوڑے۔

پھر فرمایا کہ مقروض کسی عذر کی وجہ سے تحریر نہ کروا سکے:

" فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ " تو اس کا ولی انصاف سے لکھوائے۔

پھر فرمایا کہ معاملہ کو پختہ کرنے اور اسے ضائع ہونے سے بچانے کے لئے موقعہ کے گواہ بنالو۔

" وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ " اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے۔

پھر فرمایا کہ رفع تنازع کے لئے جب گواہوں کو بلایا جائے تو آنے سے گریز نہ کریں۔

"وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوا"

پھر فرمایا کہ معاملہ لکھنے میں یہ خیال مانع نہ بنے کہ وہ معمولی ہے' بلکہ ہر معاملہ لکھ لو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا' کیونکہ بعض اوقات چھوٹا معاملہ ہی بڑے فساد کا موجب بنتا ہے۔

" وَلَا تَسْئَمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ "

اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو۔

پھر فرمایا کہ گواہ بنالینے میں بڑے فائدے ہیں۔

" ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْا "

ایسا کرنا اللہ کو پسند ہے اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے پھر اس سے گواہی ٹھیک رہتی ہے' اس سے شبہ نہیں پڑتا۔

پھر فرمایا کہ اگر معاملہ لکھنے میں سہولت نہ ہو تو کوئی شئ قرض کے عوض گروی رکھ دو۔

" فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ " تو گروی ہو قبضہ میں دیا گیا۔

پھر فرمایا: معاملات لین دین میں انصاف اور اصول کو مدنظر رکھو' اللہ سے ڈرتے رہو' گواہی نہ چھپاؤ' ایسا کرنے سے حق دار کا حق ضائع ہو جائے گا' اور گواہی چھپانے والا گناہگار ہوگا۔

مال کی حفاظت کی تاکید در تاکید اس کی فرضیت اور اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۱۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۵۸' ۳۶۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۳۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۱)

﴿۹۴﴾ اسلام مکمل دین ہے اس میں دین اور دنیا کے تمام معاملات کی واضح ہدایات موجود ہیں' مسلمان کو کسی اور دین یا ازم کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔

﴿۹۵﴾ تمام عبادات اور معاملات کی اصل خوف الٰہی اور تقوی ہے' تقوی اور اخلاص سے تمام کام درست ہو جاتے ہیں' آیت کو حکم تقوی پر ختم فرمایا گیا۔

☆☆☆☆☆

باب (۵۵) :

محاسبہ اور مواخذہ

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ۚ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۴)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا' اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حل لغات:

"لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ" : لِلّٰہِ میں لام تملیک کا ہے۔

سماوات اور ارض (آسمانوں اور زمین) کا ذکر اس لئے ہوا کہ وہ ہمارے مشاہدہ میں ہیں' رب تعالیٰ کی ملکیت صرف ان دو میں منحصر نہیں وہ تو زمین' آسمانوں اور ان میں جو کچھ ہے اور اس کے علاوہ بے شمار عالم جو ہمارے مشاہدہ میں نہیں' ان کا بھی مالک ہے وہی ان کا خالق اور رب ہے' اس کی صفت "رب العالمین" ہے۔

تمام جہانوں میں کوئی شئی رب تعالیٰ کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ تمام جہانوں میں اس کی رحمت کا جلوہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۱)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۳)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۴)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)

"**مَافِیۡ اَنۡفُسِکُمۡ**" : جو تمہارے دلوں میں ہے۔

مَا سے مراد بُری چیزیں ہیں اور **اَنۡفُس** سے مراد دل یا نفس امارہ ہے۔

دل میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ بُری شئ جو تمہارے دل میں اس طرح راسخ ہو جائے اور اس میں سما جائے کہ وہ گویا دل کی صفت بن جائے' یعنی دل کے پختہ برے ارادے اور عیوب نفس جو تم لوگوں پر ظاہر کرو۔

نفسانی اور قلبی بیماریاں بہت سی ہیں' مثلاً نفاق' ریا' بے جا تعصب' دنیا کی محبت' کتمان شہادت' غرور' غصہ' پندار' آرزو' حرص' ترک توکل' ترک صبر' حسد' کینہ وغیرہ' غرضیکہ ملکاتِ ردّیہ اور اخلاق ذمیمہ سب اس میں شامل ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۴ ومابعد)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۲)

"**یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ**" : اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے افعال بدن اور قلبی بیماریوں کا حساب لے گا۔

محاسبہ سے مراد یہ ہے کہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔ یہ بھی معنی بیان کیا گیا ہے کہ مومن کو گناہ صغیرہ بتائے جائیں گے جب بندہ مومن ان کا اقرار کرلے گا رب تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو معاف فرما دے گا۔ اس صورت میں محاسبہ سے مراد صرف خبر دینا ہوگا۔

حساب لینے پر فرشتے مقرر ہیں' اللہ کے حکم سے حساب لیں گے' مگر حساب لینے کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے' یعنی محبوبان بارگاہ ایزدی اور مقبولان رب العزت کے افعال کو رب تعالیٰ اپنے افعال فرماتا ہے' قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم تمام مخلوق کا مالک ہے' تمام مخلوق اسی کی پیدا کی ہوئی ہے' سب کا رب وہی ہے' کائنات میں کوئی شئ ایسی نہیں جو اس کی مِلک میں نہ ہو' اشیاء خواہ مادی ہوں یا غیر مادی' ہمارے مشاہدہ میں آئیں یا نہ آئیں' ہمارے علم میں ہوں یا نہ ہوں' وہی مالک کائنات ہے' قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں بے شمار واضح نصوص اس پر دلالت کرتے ہیں۔

ارشاد ربانی میں اسی کا بیان ہے۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ ط اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ☆

(سورہ الاعراف آیت'۵۴)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے' جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور اس سورج اور چاند تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا' بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔

چونکہ کائنات میں سے زمین اور آسمان اور ان کی بعض اشیاء ہی ہمارے احاطہ احساس میں ہیں اس لئے استدلال صرف انہی کا بیان ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کریم جل مجدہ کی مخلوق کا شمار مخلوق کے علم میں نہیں آسکتا۔

ارشاد ربانی ہے:

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِکَۃً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَھُمْ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ وَّالْکٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا ط کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ ط وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ط وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ ط وَمَا ھِیَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْبَشَرِ ☆

اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو اس لئے کہ کتاب والوں کو یقین آئے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے

اور دل کے روگی اور کافر کہیں اس اچنبے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ تو نہیں مگر آدمی کے لئے نصیحت۔

(سورۃ المدثر آیت ۳۱)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۷)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۳۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۱۳۳)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۴)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۳)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۵۰)

﴿۲﴾ **اللہ رب العزت مالک حقیقی جل مجدہ الکریم نے اپنی مخلوق کو بعض اشیاء کا مالک بنا دیا ہے مثلاً فلاں زمین زید کی مِلک ہے فلاں مکان کا انور مالک ہے فلاں مُلک کا بادشاہ نور الدین ہے رب تعالیٰ نے اموال اور جانوں کو بندوں کی مِلک فرمایا۔**

مومن کی شان میں وارد ہوا:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ☆

(سورہ حجرات آیت ۱۵)

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں۔

مومن کو ارشاد ہوا:

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو۔

(سورہ توبہ آیت ۴۱)

یہودیوں کے عیوب کے معرض بیان میں ارشاد ربانی ہے۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ☆

(سورہ النسآء آیت ۱۶۱)

اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کئے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ان آیات میں اور ان جیسی کثیر آیات اور احادیث میں مال وجان کو لوگوں کی مِلک قرار دیا گیا ہے' یہ ملک مجازی اور اللہ کی عطا کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مِلک کی حصر کی آیات اور ان آیات میں کوئی تضاد نہیں' حقیقی اور مجازی' ذاتی اور عطائی کا فرق ملحوظ رکھنے سے مسئلہ آسانی سے سمجھ آجاتا ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ معطی ہے اس نے اپنے محبوبوں کو علم' قدرت اور اختیار جیسی صفات عطا فرمائی ہیں' محبوبان رب العزت کی صفات عطائی ہیں' اگر ذاتی اور عطائی' حقیقی اور مجازی نسبت کا لحاظ نہ رکھا جائے تو دنیا میں کوئی کسی شیٔ کا مالک نہ ہو' جو بداہۃً خلاف عقل ونقل ہے۔

﴿۳﴾ نسخ احکام میں ہوتا ہے' اخبار میں نہیں ہوتا' خبر سے اگر حکم شرعی مفہوم ہو تو اس کا نسخ جائز ہے۔

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت مبارکہ محکم ہے کیونکہ اس میں خبر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)

﴿۴﴾ حشر' حساب وکتاب برحق ہے' مالک ومولیٰ جل وعزاسمہ اپنے بندوں سے حساب لے گا' نیکوں کو ان کے نیک اعمال کی بہتر جزا اور نافرمانوں کو اپنے کرتوتوں کی سزا ملے گی' حساب وکتاب کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے' اس کی قطعیت کا انکار کفر ہے' صدہا آیات مقدسہ میں اس کا بیان ہے' مذکورہ بالا آیت میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صادی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۵)

﴿۵﴾ قیامت کا محاسبہ دو نوعیت کا ہوگا۔

(ا) محاسبہ یسیر

(ب) محاسبہ عسیر۔

(ا) محاسبہ یسیر یعنی آسان محاسبہ' اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے محاسبہ یسیر فرمائے گا' انہیں ان کے نارواافعال کی خبر دے گا' بندہ مومن کانپتے ہوئے اقرار کرے گا اور اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تجھے رسوا نہ کیا' تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اب میں نے تیرے گناہ اپنے فضل سے معاف فرمادیئے ہیں' یہ حساب یسیر ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ☆ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ☆ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ☆

(سورۃ الانشقاق ۷ ۹)

تو وہ جو اپنا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا...... اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا۔

اس مفہوم کو حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُدْنِیُ الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْهِ کَنَفَهٗ وَسَتْرَهٗ مِنَ النَّاسِ وَیُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اِیْ رَبِّ حَتّٰی اِذَا قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَکَ قَالَ : فَاِنِّیْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَکَ الْیَوْمَ ثُمَّ یُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِهٖ بِیَمِیْنِهٖ وَاَمَّا الْکَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالروف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱ ص ۱۲۹)

اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو قریب کرے گا اس پر سایہ رحمت فرمائے گا اور اسے لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ کر دے گا' اس کے گناہوں کا اعتراف کرائے گا' فرمائے گا' کیا تو فلاں فلاں گناہ کو جانتا ہے' (جو تو نے کئے) بندہ مومن عرض کرے گا' ہاں اے میرے رب' یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرلے گا اور محسوس کرے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے' رب تعالیٰ فرمائے گا' بے شک میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اور آج میں وہ گناہ معاف فرماتا ہوں' پھر اسے نیکیوں کا دفتر اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا' کافر اور منافق کو برسر عام کہے گا یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی تکذیب کی تھی' خبردار: ظالموں پر اللہ کی پھٹکار۔

(ب) محاسبہ عسیر یعنی سخت حساب یہ ہے کہ بندہ نافرمان کو اس کے گناہوں' نافرمانیوں' کفر' فسق اور سرکشیوں کے بدلے سخت ترین عذاب دیا جائے گا' یہ محاسبہ کافروں' فاسقوں' ظالموں اور نافرمانوں سے لیا جائے گا' مذکورہ بالا حدیث شریف میں اس کا ذکر ہے۔

اس کی کیفیت کا بیان ارشاد ربانی میں موجود ہے:

وَکَانَ یَوْمًا عَلَی الْکَافِرِیْنَ عَسِیْرًا ☆ وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ☆

(سورۃ الفرقان آیات ۲۶' ۲۷)

اور وہ دن کافروں پر سخت ہے' اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا کہ ہائے: کسی طرح سے میں نے اس رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی۔

نیز ارشاد ربانی ہے۔

فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ☆عَلَی الْکٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ☆ (سورۃ المدثر آیات ۹'۱۰)

تو وہ دن کڑا دن ہے کافروں پر آسان نہیں۔

محاسبہ عسیر اور مواخذہ ایک ہی کیفیت کے دو نام ہیں' بخلاف محاسبہ یسیر کہ اس میں مواخذہ لازم نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۵۷۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ا' ص ۲۲۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ا' ص ۳۴)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اگر چاہے تو کبیرہ گناہ بھی بخش دے اور اگر چاہے تو صغیرہ گناہ پر مواخذہ فرمالے' اس پر کوئی شئ لازم نہیں' اس کا عدل یہ ہے کہ اعمال کی جزا بقدر اعمال دے گا' البتہ کافر اور مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔

رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا☆

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔ (سورۃ النسآء آیت ۴۶)

نیز ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً بَعِیْدًا☆

اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے دور کی گمراہی میں پڑا۔ (سورۃ النسآء آیت' ۱۱۶)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ا' ص ۲۲۴'۲۲۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ۱۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ا' ص ۳۴۰)

﴿۷﴾ قصد کے چند مراتب ہیں' ہر ایک کا حکم الگ ہے۔

ہاجس' خاطر' حدیث نفس' ھم (ارادہ) عزم۔

قصد کے آخری مرتبہ عزم پر مواخذہ ہے' گناہ کا عزم اگرچہ عمل میں نہ آیا تاہم اس پر بھی مواخذہ ہوگا' گناہ کے تصور پر مواخذہ نہیں' مواخذہ حقیقۃً عزم گناہ پر ہے' وسوسے اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا کہ ان پر بندہ کو اختیار نہیں۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِہٖ اَنْفُسُہَا مَالَمْ تَتَکَلَّمْ بِہٖ اَوْ تَعْمَلْ بِہٖ

☆ (رواہ الائمۃ البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ والنسائی والترمذی عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن عمران بن حصین بحوالہ۔۔۔)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱' ص ۱۱۵)

بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کے وسوسوں کو معاف فرمادے گا جب تک منہ سے اس کا اظہار نہ کریں یا اس پر عمل نہ کریں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۴)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۴)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی' ص ۱۷۷)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صادی از علامہ احمد بن محمد صادی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)

﴿۸﴾ خاطر نفس دو قسم پر ہیں' ایک وہ جو زائل ہو جائے اسے وسوسہ کہتے ہیں' دوسرے جس کے کرنے پر قصد پختہ ہو جائے یہ عزم ہے' مواخذہ عزم پر ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ☆

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے' ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۵)

آیت مبارکہ نے واضح فرمادیا کہ مواخذہ عزم صمیم پر ہے' محض خاطر نفس پر نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان ج ۷' ص ۱۳۴)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۲)

﴿۹﴾ کفر کا عزم مسلمان کو مرتد بنا دیتا ہے' کیونکہ عزم کفر' کفر ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۴)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)

﴿۱۰﴾ اخفاءِ شہادت گناہ ہے اس پر مواخذہ ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۴۲۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۵۰)

﴿۱۱﴾ کافروں سے دوستی اور اس کا عزم گناہ ہے اس پر مواخذہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ...... الآیۃ (سورہ آل عمران آیت ۲۸)

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۵۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۴۲۳)

﴿۱۲﴾ اگر کوئی بات جی میں ہو مگر اس کا اظہار زبان سے نہ ہو اس پر حکم نافذ نہیں ہوتا مثلاً دل میں طلاق کا ارادہ ہے جب تک زبان سے تلفظ نہ کرے گا حکم طلاق نہ ہوگا اسی طرح عتق بیع صدقہ ہبہ وغیرہ۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۴۲۲)

﴿۱۳﴾ نیکی کے ارادہ پر نیکی لکھی جاتی ہے اور برائی کے ارادہ پر برائی نہیں لکھی جاتی جب تک برائی کر نہ لے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ☆ (سورۃ الاحقاف آیت ۱۶)

یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمالیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگذر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۳۹)

﴿۱۴﴾ روز حساب ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار ہوں گے وہ بھی بلا حساب جنت میں جائیں گے اس کے بعد اللہ رب کریم تین لپ بھر کر جنت میں بلا حساب داخل فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے لپ کا اندازہ کسی کو نہیں پہلی مرتبہ داخل ہونے والے وہ ہوں گے جو خود کامل تھے اور دوسروں کو مکمل فرماتے تھے دوسرے لپ میں کامل داخل ہوں گے تیسرے لپ میں اللہ کے محبوب ہوں گے بلا حساب جنت میں داخل ہونے والے اہل تصوف ہوں گے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۵۳ و مابعد)

﴿۱۵﴾ قیامت کو محاسبہ کے دن کی مقدار ایام دنیا میں سے نصف یوم ہوگی۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۲)

☆☆☆☆☆

باب (۵۶) :

﴿تکلیف مالایطاق‘ خطا اور نسیان﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَ اعۡفُ عَنَّا وَ اغۡفِرۡ لَنَا وَ ارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۶)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر‘ اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی‘ اے رب ہمارے: ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں‘ اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ‘ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا‘ اے رب ہمارے! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو‘ اور ہمیں معاف کر اور بخش دے‘ اور ہم پر مہر کر‘ تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

حل لغات :

"لَا یُکَلِّفُ" : تکلیف سے بنا ہے‘ اس کا مادہ **کُلۡفَۃ** ہے‘ جس کا معنی ہے مشقت‘ تکلیف سے مراد بھاری احکام ہیں‘ اصطلاح شرع میں کسی کے ذمے کچھ احکام لازم کردینے کو تکلیف کہتے ہیں‘ چھوٹے بچوں کو غیر مکلّف اسی لئے کہتے ہیں کہ ان کے ذمے کوئی شرعی حکم نہیں‘ شرعی تکلیف کے لئے عاقل بالغ ہونا شرط ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)‘ ص ۴۳۹)
☆ (مصباح المنیر‘ ج ۲‘ ص ۹۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۳‘ ص ۴۲۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج ۳‘ ص ۶۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)‘ ج ۱‘ ص ۲۲۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)‘ ج ۱‘ ص ۲۲۶)

"اِلَّا وُسْعَهَا": وُسع کے دو معنی ہیں، ممکن، آسان، یعنی جو کیا جا سکے اگرچہ مشقت سے ہو، دوسرا جو آسانی سے کیا جا سکے، آیت میں دوسرے معنی مراد ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۵۲۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۴۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۴۲۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۶۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۲۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۲۲۶)

آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو ان احکام کا مکلف کرتا ہے جو وہ آسانی اور سہولت سے ادا کر سکے، وہ احکام فرض نہیں کرتا جو بندے کی وسعت سے زیادہ ہوں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۳۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۶۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۴۲۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۴۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۵۹)

"لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ":

کسب کا معنی ہے ظاہری عمل کرنا، کمائی کرنا۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ **کَسَبَ** اور **اِکْتَسَبَ** میں کوئی فرق نہیں، بعض نے فرمایا کہ اکتساب اہتمام سے کام کرنا اور کسب عام ہے، خواہ اہتمام ہو یا بغیر اہتمام کے۔ چونکہ نفس گناہ بڑے اہتمام اور خوشی سے کرتا ہے اس لئے گناہ کی اکتساب کی طرف نسبت کی گئی ہے اور نیکی چونکہ بالعموم مجبوراً کرتا ہے اس لئے اسے کسب کہا گیا ہے۔

لَهَا میں لام نفع کے لئے اور **عَلَيْهَا** میں **عَلٰی** وبال اور بوجھ کے لئے ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۴۳۰)

آیت کا معنی یہ ہے کہ بندہ جو نیکی کا کام کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کے لئے ہے اور جو گناہ کماتا ہے اس کا بوجھ وہ اٹھائے گا، کوئی دوسرا اس کے گناہ کے عوض ماخوذ نہ ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۸۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۳۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۶۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۲۲۶)

"اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا":

نسیان دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) بھولنا' اس کا مقابل ہے ذِکر یعنی یاد کرنا۔

(۲) چھوڑنا' اس کا مقابل ہے فِعل یعنی کرنا۔

نسیان بمعنی چھوڑنا' اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ☆

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا بے شک منافق وہی پکے بے حکم ہیں۔

(سورۃ التوبۃ آیت' ۶۷)

نسیان بمعنی بھولنا دو طرح سے ہے۔

(۱) اپنی کوتاہی سے بھولنا' اسے بھلا دینا کہتے ہیں۔

(۲) اتفاقاً بھول جانا۔

اس آیت میں نسیان سے مراد ترک کرنا یا اپنی کوتاہی سے بھلا دینا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن' مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۴۹۱)

☆ (المصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۲۳)

خَطَاءٌ کا معنی ہے غلطی' بھول چوک۔

اس کا استعمال کئی وجوں پر ہے۔

(۱) انسان جسے اچھا جانے اس کے خلاف ارادہ سے کام کرنا' یہ خطاء تام ہے' اسی پر انسان سے مواخذہ ہوتا ہے۔

قرآن مجید سے اس کی مثال یوں ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا☆

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے' ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی' بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔

(سورہ بنی اسرائیل آیت' ۳۱)

انسان اپنی اولاد کی حفاظت کرنا اچھا جانتا ہے لیکن اس کے خلاف انسان اگر اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل کر دے تو یہ بڑی غلطی ہے۔ (عزل اور آبادی کو کم رکھنے والے منصوبہ ساز اس آیت سے درس عبرت لیں)

(۲) انسان جسے اچھا جانے اس کے فعل کا ارادہ کرے مگر غلطی سے خلاف ارادہ واقع ہو جائے' اس صورت میں انسان اپنے ارادہ میں درست ہوگا مگر فعل میں غلطی ہوگی۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۚ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا☆

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(سورۃ النساء آیت ۹۲)

یہی معنی اس حدیث شریف میں مراد ہے۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِيْ الْخَطَأُ وَالنِّسْيَانُ وَمَااسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ

میری امت کی غلطی اور بھول معاف کردی گئی ہے اور وہ فعل بھی معاف ہے جس پر اسے مجبور کیا گیا (سوائے قتل اور زنا کے)

☆ (رواہ الطبرانی عن ثوبان' بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)' ج ۲' ص ۳۸)

(۳) انسان غیر مستحسن فعل کا ارادہ کرے مگر اس کا فعل اس کے خلاف واقع ہو' یہ شخص اپنے ارادہ میں خطاکار ہوگا مگر اس کا عمل درست ہوگا' اس کا ارادہ مذموم اور فعل محمود ہوگا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' ص ۱۵۱)

فقہاء کی اصطلاح میں......

''نسیان'' یہ ہے کہ کام ارادہ سے کیا جائے اور مانع کا خیال نہ رہے' جیسے روزہ یاد نہ رہا اور کچھ کھا پی لیا'

''خطاً'' یہ ہے کہ مانع تو یاد رہا مگر فعل بلا ارادہ ہو گیا' مثلاً روزہ دار وضو کے دوران کلی کر رہا تھا کہ پانی حلق میں اتر گیا۔

یاد رہے کہ ارادہ گناہ میں ہماری جہالت اور نسیان شامل ہے'

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا☆

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

لہٰذا اسی نسیان اور خطا میں ارادہ گناہ بھی شامل ہے اور مسلمان اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ اگر ہم کوئی نیکی کرنا بھول جائیں یا غلطی سے گناہ کر بیٹھیں تو اے رب ہمارے، تو ہم پر مواخذہ نہ فرما۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۹۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۵۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۷۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ بندے کو وہ حکم نہیں دیتا جو بندے کے اختیار میں نہ ہو، رب تعالیٰ کے احکام بقدر طاقت ہیں، جہاں طاقت ختم ہوئی حکم اٹھالیا گیا، مامور بہ قدرت ممکنہ یا میسرہ سے مشروط ہے، اور ہر فرض بقدر طاقت، جہاد فرض ہے مگر اس پر جو اس کی قدرت رکھتا ہو، بچے، بوڑھے، ضعیف، بیمار، اپاہج اور معذور پر جہاد فرض نہیں، نماز میں قیام فرض ہے اور جو قیام کی طاقت نہیں رکھتا اس سے قیام ساقط ہے، نماز کے لئے طہارت شرط ہے جو آدمی طہارت کے لئے پانی استعمال کرنے پر قادر نہ ہو یا پانی دستیاب نہ ہو وہ بجائے پانی کے مٹی سے تیمم کرے، یہی حکم تمام اوامر و نواہی اور زواجر میں ہے۔

آیت مذکورہ بالا میں یہی مسئلہ ارشاد ہوا۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۔ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۔ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ☆

.... کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ سمجھ کر کرو اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۰)

اللہ تعالی نے اپنے محبوب آخری نبی ہمارے آقا حضور سید المرسلین ﷺ کو آسان شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔
آپ کی شان میں خود ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ☆

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں وہ رسول، جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں، مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۱۲۸)

خود اس رحمۃ للعالمین نبی ﷺ نے امت کو سہولت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جتنی تمہاری طاقت ہے اتنا بجالاؤ۔

☆ (رواہ البخاری ج ۲ ص ۱۰۸۶۔ و مسلم والنسائی و ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

دین اسلام اور شریعت مصطفوی علی صاحبہا افضل الصلوات و اکمل التسلیمات تمام کی تمام سہولت پر مبنی ہے۔
خود شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

الدِّينُ يُسْرٌ (دین سراپا سہولت ہے)

☆ (رواہ البیہقی عن ابی ھریرۃ، بحوالہ.....)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی و شرکاہ، ج ۲، ص ۲۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۶۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۳۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۴۲۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۴۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۶)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۵۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۸۹)

﴿۲﴾ کلام الٰہی میں خبر بمعنی انشا (امر) ہوتی ہے، اس کی تعمیل امر کی طرح لازم ہوتی ہے، بشرطیکہ اس کے بعد ممانعت وارد نہ ہو، خبر بمعنی امر کا وقوع کثیر ہے،
مثلاً ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ☆

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے،

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۶۰)

﴿۳﴾ رذائل نفس کا مواخذہ اعمال بدنیہ کے مواخذہ سے سخت ہوگا۔ (العیاذ باللہ) اور طاقت سے زیادہ انسان مکلف نہیں لہٰذا انسان کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی امکانی کوشش اور مجاہدہ کے ذریعہ امراض نفسانی دور کرے اس کے لئے فقراء کے دامن سے وابستہ ہو جائے صوفیہ کرام کے طریق پر چلنا ایسا ہی لازم ہے جیسا کلام اللہ کی تلاوت کرنا اور اس کے احکام سیکھنا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۶۱)

﴿۴﴾ افعال میں بندے کا کسب شامل ہے البتہ اپنے افعال کا خالق نہیں کسب کی وجہ سے بندہ سے مواخذہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے کسب اعمال کو بندوں کی طرف مضاف کیا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۴۳۱)

﴿۵﴾ انسان سے اپنے اعمال کا محاسبہ اور مواخذہ ہوگا دوسرے کے گناہ اس کے ذمہ نہ ڈالے جائیں گے اسی طرح انسانی وسوسوں کا مواخذہ بھی نہ ہوگا کیونکہ مواخذہ کا تعلق کسب سے ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ☆

تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ تمہیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے۔

(سورہ انعام، آیت ۱۶۴)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ☆

جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰی حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰی لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ☆

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو اے محبوب! تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

(سورہ فاطر آیت ۱۸)

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنۡكُمۡ وَلَا يَرۡضٰى لِعِبَادِهِ الۡكُفۡرَ ۚ وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَكُمۡ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ☆

اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تم سے اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کرتے تھے بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

(سورہ زمر آیت، ۷)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۹)

﴿۶﴾ ہر فرض کا بھولنے والا اس کی قضا کرے گا' نماز وقت پر ادا کرنا بھول گیا' جب یاد آئے اس کی قضا کرے' نماز میں کلام نہ کرنا فرض ہے اگر کوئی جان بوجھ کر یا بھول کر نماز میں کلام کرے گا نماز فاسد ہو جائے گی' اس کی قضا لازم ہے' نماز کے لئے طہارت فرض ہے' اگر کوئی بھول کر نماز بغیر طہارت ادا کرے اس کی قضا لازم ہے' کہ فرض کا بھول جانا اسے ساقط نہیں کرتا' اسی طرح اگر کوئی اپنا قرض ادا کرنا بھول گیا اس سے قرض معاف نہیں ہوتا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۳۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۶۳)

﴿۷﴾ جانور ذبح کرتے وقت اگر کوئی مسلمان تسمیہ پڑھنا بھول گیا ذبیحہ حلال ہے' اور اگر قصداً تسمیہ ترک کیا تو ذبیحہ حرام ہے' بحیثیت مسلمان کوئی بھی بوقت ذبح تسمیہ ترک کرنے کا ارادہ نہیں کرتا' یہ بھول معاف ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَذْبَحُ وَيَنْسٰى اَنْ يُّسَمِّىَ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم اِسْمُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (وَفِىْ رِوَايَةٍ) اِسْمُ اللّٰهِ عَلٰى فَمِ كُلِّ مُسْلِمٍ

(رواہ الدار قطنی عن ابی ہریرۃ' ج ۴' ص ۲۹۵)

ایک آدمی نے حضور سید الانبیاء ﷺ سے سوال کیا' یارسول اللہ: اگر کوئی آدمی ہم میں سے ذبح کرے اور تسمیہ بھول جائے (اس کا کیا حکم ہے) حضور نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا' اللہ کا مبارک نام ہر مسلمان کے دل میں (یا زبان پر) ہر وقت رہتا ہے' (متروک التسمیہ ناسی کا ذبیحہ حلال ہے)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۹)

﴿۸﴾ اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو خطا سے قتل کر دے مثلاً وہ شکار کر رہا تھا کہ گولی کسی مسلمان کو جا لگی اور وہ مر گیا' تو قاتل پر دیت اور کفارہ لازم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۹)

﴿۹﴾ رمضان المبارک میں اگر کوئی روزہ دار دن کے وقت بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اس کی قضا بھی نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

مَنْ نَسِیَ وَھُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہ' فَاِنَّمَا اَطْعَمَہ' اللّٰہُ وَسَقَاہُ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ' بحوالہ ...)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲' ص ۳۱۸)

جو روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۹)

﴿۱۰﴾ گناہ مانند زہر کے مہلک ہے' زہر کو قصداً کھانے والا بھی ہلاک ہوگا اور بھول کر کھانے والا بھی' اسی طرح گناہ پر مواخذہ ہوگا خواہ غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر' گناہ کے زہر کا تریاق توبہ اور استغفار ہے' توبہ سے گناہ مٹ جاتا ہے' اللہ کریم جل مجدہ وعز شانہ نے بندوں کو دعا کی تعلیم فرمائی۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں کثیر انداز میں دعائیہ کلمات وارد ہیں' مسلمان کے لئے لازم ہے کہ حسب حال ان کلمات طیبات سے اپنے گناہوں سے استغفار کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' مطبوعہ دار المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی' ص ۱۷۸)

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

صلی اللہ تعالی علی حبیبہ الکریم وآلہ العظام وصحبہ الکرام

وبارک وسلم - فقیر قادری محمد جلیل الدین عفی عنہ

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ

استدعا

''احکام القرآن'' کی تدوین وترتیب میں ہر لحہ اس فقیر حقیر غفرلہٗ القدیر کو یہ احساس شدت سے دامن گیر رہا کہ اس کی علمی بے مائیگی' ناپختہ کاری' ناتجربہ کاری اور بے ہنری اتنے عظیم اور مبارک کام کی اہلیت اور استعداد نہیں رکھتی' بارہا سوچا کہ اس کام سے دست کش ہو جاؤں' مگر جید علمائے کرام' ممتاز مشائخ عظام اور محترم احباب نے ہر بار حوصلہ دیا اور ہمت بندھائی مولیٰ کریم جل وعلا انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

''احکام القرآن'' کی پہلی جلد سورہ بقرہ کی چند منتخب آیات (جن کا تعلق براہِ راست عملی احکام سے ہے) سے مستنبط قریبًا بارہ سو احکام پر مشتمل آپ کے پیش نظر ہے' یہ احکام عملی زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق ہیں' عبادات' معاملات' اخلاق' کردار' سیاست' تجارت' اور عملی زندگی کے دیگر عنوانات اس میں شامل ہیں۔

علمائے کرام اور اہل دانش وبینش سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس کتاب میں درج ہونے والے احکام کی اغلاط سے مطلع فرمائیں تاکہ ان کی اصلاح کی جا سکے۔

نیز تمام قارئین حضرات سے استدعا ہے کہ وہ اس کتاب سے استفادہ کے بعد فقیر جامع الحروف کے مشائخ عظام' اساتذہ کرام کے لئے بالعموم اور......

☆ ولی نعمت' ذخری لیومی وغدی نبراس المحدثین حضرت علامہ الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد قدس اللہ اسرارنا بسرہ النوری محدث اعظم پاکستان' فیصل آباد'

☆ والد ماجد عمدۃ السالکین حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہٗ' اور

☆ والدہ ماجدہ مدظلھا...... کے رفعت درجات کے لئے خصوصی طور پر دعا فرمائیں۔

یہ فقیر ان کی تربیت اور نظر عنایت سے ہر لحہ مستفیض ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۔ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ☆

خاک پائے صاحبدلاں

فقیر قادری عفی عنہ

ماخذ و مراجع

کتب تفاسیر و علوم القرآن

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،
نوٹ، تفسیر کبیر کا مندرجہ بالا نسخہ ہمارے زیر استعمال ہے، اس جلد میں (مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان) سہواً لکھ دیا گیا۔
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، یوپی
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ، مصر
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم، ایران
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ)
☆ حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفٰی قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ استنبول ترکی
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی
☆ فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) مطبوعہ مطبع انوری آگرہ
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان
☆ الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

☆ احکام القرآن از شیخ ظفر احمد عثمانی دیوبندی' مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی

☆ الاحکام فی اصول الاحکام از امام علی بن محمد آمدی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان

☆ تفسیر حسینی از مولانا سید حسین الواعظ الکاشفی الہروی' مطبوعہ مطبع کریمی' بمبئی

☆ فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی از علامہ ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی' مطبوعہ دار الاشاعت تفسیر حقانی' دہلی

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری' مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت' لبنان

☆ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

☆ فتح الرحمٰن ترجمہ قرآن از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' مطبوعہ مطبع کریمی بمبئی

☆ تفسیر ابن عباس' مطبوعہ قم ایران'

☆ خفاجی حاشیہ بیضاوی

کتب احادیث وشروح احادیث

☆ صحیح بخاری از امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مبوعہ خان بک ڈپو لاہور'

☆ صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی'

☆ سنن ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی'

☆ سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'

☆ جامع ترمذی از امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دہلی و...... مطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ سنن نسائی از امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ قدیم کتب خانہ کراچی'

☆ موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۳۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

☆ البحر الزخار المعروف بمسند البزار از امام احمد عمرو بن عبدالخالق بزار (م ۲۹۲ھ) مطبوعہ موسسۃ القرآن بیروت' لبنان

☆ مسند ابو یعلی موصلی از امام احمد بن علی المثنی التمیمی (م ۳۰۷ھ) مطبوعہ دار المامون تراث' لبنان

☆ شرح مشکل الآثار از امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت' لبنان

☆ المستدرک از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ

☆ مشکوۃ المصابیح از امام ولی الدین محمد بن عبداللہ (م ۷۴۲ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ نصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) مطبوعہ مجلس علمی سورت' ہند

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت' لبنان

☆ فتح الباری از حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور

☆ عمدۃ القاری از حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

☆ شرح معانی الاثار از امام ابو جعفر بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ صحیح ابن خزیمہ از امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۳۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت' لبنان

☆ المصنف فی الاحادیث والاثار از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی (م ۲۳۵ھ)
مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان

☆ المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت' لبنان

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان از امام امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی
مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت' لبنان

☆ اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ

☆ نوٹ: جلد ہذا میں تمام حوالہ جات الجامع الصغیر مصنفہ علامہ حافظ جلال الدین سیوطی کے ہیں' ہمارے زیر استعمال
جامع صغیر کا نسخہ علامہ مناوی کی شرح............

الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' مصر............

کے ساتھ ہے' بایں وجہ اس نام سے حوالہ دیا گیا ہے

☆ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ جامع المسانید از امام ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت' لبنان

☆ ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الحدیث از شیخ عبدالغنی نابلسی‘ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت‘ لبنان

☆ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول‘ مطبوعہ دار الفکر بیروت‘ لبنان

☆ مفتاح کنوز السنۃ از محمد فواد عبدالباقی‘ مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ‘ (المکتبۃ التجاریۃ مکۃ المکرمۃ)

☆ التمہید از حافظ ابوعمر ابن عبدالبر مالکی (م ۴۶۳ھ) مطبوعہ مکتبۃ القدوسیہ لاہور

☆ نووی شرح صحیح مسلم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی‘

☆ مسند ابن ابی شیبہ

☆ سنن بیہقی

☆ صحیح البہاری

☆ مشکوۃ المصابیح از ولی الدین محمد بن عبداللہ‘ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ المسند از ابوبکر عبداللہ بن زبیر مطبوعہ مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ‘

☆ ارشاد الساری‘ از حسین بن محمد‘ مطبوعہ دار الفکر بیروت‘ لبنان‘

☆ الادب المفرد‘ از محمد بن اسماعیل المعروف بہ امام بخاری‘ مطبوعہ مکتبہ اثریہ‘ شیخوپورہ‘

کتب فقہ وفتاوی

☆ فتاویٰ قاضی خان از علامہ حسین بن منصور بن محمود اوز جندی (م ۲۹۵ھ) مطبوعہ حافظ کتب خانہ کوئٹہ

☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت‘ لبنان

☆ الھدایہ از علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۹۳ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور

☆ البحر الرائق شرح کنز الدقائق از علامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ ایچ‘ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ کنز الدقائق ....

☆ فتاوی حامدیہ از علامہ حامد بن علی قونوی رومی (م ۹۷۵ھ)

☆ الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور

☆ فتاوی عالم گیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ) مطبوعہ لکھنو
☆ ردالمحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر با بن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان
☆ جدالممتار علی ردالمحتار المعروف بہ حاشیہ شامی از علامہ امام احمد رضا قادری حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ مجمع اسلامی مباک پور انڈیا
☆ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) جلد اول مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور
☆ شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
☆ حاشیہ الطحطاوی علی الدرالمختار از علامہ سید احمد طحطاوی حنفی مطبوعہ مکتبہ عربیہ کوئٹہ
☆ غمز عیون البصائر از علامہ سید احمد بن محمد حموی (م ۱۰۹۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان
☆ لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ سنی دارالاشاعت فیصل آباد
☆ الحجۃ المؤتمنۃ از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ بریلی
☆ الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) قلمی نسخہ
☆ التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۰۴ھ) مطبوعہ مبارک پور
☆ شرح فقہ اکبر از علامہ ملا علی قاری مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی
☆ الحق المجتلی فی حکم المبتلی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ)
☆ منیر العین فی تقبیل الابہامین از امام احمد رضا قادری بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور
☆ ماثبت من السنۃ ماالنعم علی الامۃ از شاہ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ ادارہ معینیہ رضویہ لاہور
☆ احسن الوعاء لاداب الدعا مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور
☆ صغیری شرح منیۃ المصلی ابراہیم بن محمد حلبی مطبوعہ مطبع ناصری لاہور (۱۲۸۲ھ)
☆ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی المعروف بہ کبیری مطبوعہ مطبع احمدی لاہور (۱۳۱۰ھ)

کتب عقائد وکلام

☆ شرح عقائد نسفی معہ نبراس از علامہ عبدالعزیز پرہاروی

☆ تمہید از علامہ ابوشکور سالمی‘ مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور

☆ تحفہ اثنا عشریہ از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی‘ مطبوعہ ترکی

کتب تاریخ‘ سیرت وفضائل

☆ الصواعق المحرقہ از علامہ احمد بن حجر مکی شافعی (م ۹۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ القاہرہ

☆ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ‘ از علامہ قاضی عیاض مالکی‘ مطبوعہ دارالفکر بیروت‘ لبنان‘

☆ جذب القلوب الی دیار المحبوب از علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مکتبہ تعمیر چوک دالگراں لاہور۔

کتب لغت

☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی‘ مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

☆ مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی‘ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

☆ صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی‘ مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی (مولفہ علامہ احمد بن محمد بن علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ

کتب متفرقہ

☆ المعتقد المنتقد معہ المستند المعتمد بنا نجاۃ الابد از امام احمد رضا خان قادری‘ مطبوعہ ترکی‘

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد چہارم طبع اول‘ مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور‘